پسینے سے شرابور چہرہ وہ تکیے پر دائیں بائیں ہلا رہی تھی اس کی آواز سنتے ہی چہرے پر خوف مزید بڑھ گیا تھا اب بھی وہ اسی خوف کے زیرِ اثر تھی

تم نے کیا ہی کیوں ایسا ؟؟؟ کیسے کر سکتی ہو تم ؟؟

وہ اس کے کان کے قریب چیخا تو وہ لرز اٹھی جیسے جسم سے ابھی کے ابھی روح علیحدہ ہونے ہی والی ہو وہ سختی سے آنکھیں میچتی اپنی خیر کی دعا دل ہی دل میں مانگنے لگی

تم نے بہت برا کیا ہے میرے ساتھ اب تو میں تمہیں چھوڑنے والا نہیں ہوں ایسی سخت سزا دوں گا پھر کبھی ایسا کرنے کی سوچو گی بھی نہیں ابھی آنکھیں !!! کیوں بند کی ہیں دیکھو مجھے

وہ اس کا بازو سختی سے پکڑتا اسے وارن کرنے کے ساتھ ساتھ آنکھیں بند کرنے پر غصّہ ہوا جو اسے سخت برا لگتا تھا

مم میں نے کک کچھ نن نہیں کیا!!! وہ آنکھیں کھولتی ہکلا کر بولی اس کی سرخ آنکھوں کی طرف پھر بھی نہ دیکھ سکی جیسے وہ اسے کچا ہی کھا جائے گا

اگر تم نے کچھ نہیں کیا تو مجھ سے چھپتی کیوں ہو ؟؟ وہ اس کا چہرہ دبوچتا ایک بار پھر غرایا تو درد کے مارے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے چہرے پر تکلیف آثار صاف دکھائی دینے لگے لیکن اب کی بار اس نے اس کے سامنے بولنے کی غلطی نہیں کی

جتنا تم مجھ سے چھپ رہی ہو اتنا ہی میرے غصّے کو ہوا دے رہی ہو جانتی ہو کتنی نفرت ہے مجھے تم سے !!! وہ اسے جھٹکے سے چھوڑتا چیخا تھا جس پر وہ سہم گئی تھی

مم میں نن نے نن نہیں !!! وہ اس کے خوف سے ہکلائی

چپ ایک دم چپ میرے سامنے اپنا منہ بند ہی رکھا کرو !! وہ پھر سے دھاڑا تو وہ لرزتی ہوئی اسی کا گریبان تھام گئی جو اگلے انسان کو وحشی بننے پر مجبور کرنے لگا

یہ غلطی کر کے تم نے اپنے ساتھ برا کیا ہے لڑکی!!! وہ اس کے کان کے پاس سرگوشی میں بولا تو وہ جھٹکے سے اس سے دور ہونے لگی لیکن اس کی گرفت سے نکلنا اس کے لیے بہت ہی مشکل تھا

اب مجھ سے بچ کے دکھاؤ ذرا !!! یہ بولتے ہی وہ اس کے چہرے پر جھکنے لگا تبھی وہ چیخ مار کے اٹھ بیٹھی

اوہ نہیں !!!!! یا اللہ شکر!! یہ خواب تھا افففف !!! یہ خواب تو میری جان لے کر چھوڑے گا !!! وہ چہرے کو تھپتھپاتی گہری گہری سانس لینے لگی

یااللہ رحم کر مجھ پر کیوں وہ شخص آتا ہے خواب میں جس کو میں جانتی تک نہیں ہوں میری غلطی کیا ہے کیوں اذیت میں ہوں میں ؟؟؟ یہ کہتے ساتھ ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی دور کہیں فجر کی اذان کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ اپنے آنسو صاف کرتی وضو کرنے چل دی کچھ ہی دیر میں وہ جائے نماز بچھائے نماز ادا کرنے میں مصروف ہو گئی اور خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی نماز پڑھ کر وہ سیدھا فریحہ بیگم کے کمرے میں گئی جہاں وہ اسی کی منتظر تھیں

آ گئی میری پیاری بیٹی !!! ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جو اس کو دیکھ کر ہی آتی تھی

جی امی !! چلیں آپ کو وضو کروا دوں پھر ناشتے کی تیاری بھی کرنی اور آج تو !!!جاب کے لئے جانا ہے بس دعا کیجیئے گا مجھے کوئی اچھی سی جاب مل جائے وہ زبردستی مسکرا کر ان کو بتانے لگی جن کی مسکراہٹ ایک دم سے اس کی جاب کا سن کر ہی غائب ہو چکی تھی

کیا ہوا امی آپ ایک دم سے سنجیدہ کیوں ہو گئیں ؟؟ وانیہ نے اپنی ماں کی مسکراہٹ کو غائب ہوتے بڑی شدّت سے محسوس کیا تھا اس لئے پوچھ بیٹھی

کچھ نہیں میں شرمندہ ہوں کہ بھائی کے ہوتے ہوئے تمہیں جاب کرنی پڑے گی کاش میرا بیٹا ایسا نہ ہوتا تو آج یہ نوبت نہ آتی !!!! فریحہ بیگم اپنی قسمت کو کوستی رونے لگ گئیں خرم کا ذکر سن کر وانیہ کا چہرہ فق ہوا تھا لیکن پھر خود کو سنبھال کر وہ فریحہ بیگم کو اپنی باہوں میں چھپا گئی

ارے امی روتی کیوں ہیں میں ہوں نا سب ٹھیک ہو جائے گا بس اب رونا بند کریں بس ایسا سمجھ لیں میں ہی آپ کا بیٹا ہوں اوکے ڈن !!! اس کے اس انداز پر ہی فریحہ بیگم ہنس پڑیں تھیں

یہ ہوئی نا بات چلیں اب وضو کروا دوں !!! یہ کہتے ساتھ ہی وہ ان کو وضو کروانے لگی ساتھ ہی اپنے خواب کو لیے پریشان بھی تھی جو دن بہ دن بڑھ رہے تھے یہ بات اس کے لیے پریشانی لیے ہوئے تھی

ایسا ہر بار ہی ہوتا تھا جب جب وہ اس شخص کی صورت دیکھتی تھی اسے رات میں ایسے ہی خواب آتے تھے جس کی وجہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی نہ ہی اس نے فریحہ بیگم سے کبھی اس چیز کا ذکر کیا تھا وہ اب آنے والے کل سے انجان تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور یہ خواب اصل میں کیا تعبیر پانے والا تھا

کلموہی ارے او کلموہی

کہاں مر گئی تو جلدی لے کر آ میرا پراٹھا کیا مجھے بھوکا مارے گی نحوست کی ماری !!!

راشدہ خاتون کی زبان قینچی کی طرح بس شروع ہو چکی تھی وہ جو کچن میں کھڑی اپنی تائی اور باقی گھر والوں کے لئے ناشتہ بنا رہی تھی اپنے لیے ایسے الفاظ سنے تو دل جیسے چیر گیا ہو

آ رہی ہوں تائی !!! یہ بس آپ کا پراٹھا بننے میں دیر ہو گئی !!! وہ ممنا کر بولی تو راشدہ خاتون نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا

دفع ہو اب اپنی کالی شکل لے کر سارا دن تیری نحوست سے گزرے گا !!! نکل اب یہاں سے !!! راشدہ خاتون مزے سے اپنا ناشتہ کرتے اسے سنانے لگی جس

نے آنسو سے بھری نظروں سے ان کو دیکھا لیکن ضبط کرتی وہاں سے اپنے کمرے میں آ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی

یہ تو اب روز کا ہی کام تھا بات بات پر اس کو ایسے طعنے سننے کو ملتے تھے چاہے وہ بے قصور ہی کیوں نہ ہو بس ان سب کی باتیں خاموشی سے سننا مجبوری تھی اس کیاور ان کے علاوہ اس دنیا میں تھا بھی کوئی نہیں ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی جن کی کار حادثے میں وفات ہو گئی تھی بہت چھوٹی عمر سے وہ اپنے تایا کے گھر رہ رہی تھی جن کو اس کی کوئی فکر تھی ہی نہیں تائی تو اس کو بوجھ سمجھتی تھی اسی وجہ سے گھر کی نوکرانی بنا کر رکھا ہوا تھا پڑھائی کرنا بھی اپنی کمائی پر کرتی تھی کیوں کے اسے پڑھنے کا بہت شوق تھا

خوب اچھے سے رو کر وہ اٹھی اور کالج جانے کی تیاری کرنے لگی آج پہلا دن تھا کالج کا وہ کسی طور پر بھی لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن تائی کو علم تھا آج کالج جائے گی تبھی اس کو اپنے کاموں میں ایسا مصروف کیا کہ وہ اچھی خاصی لیٹ ہو چکی تھی اب وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی جانا بھی پیدل ہی تھا وہ جلدی سے تیار ہو کر نکلی تو تائی کی آواز نے قدم روک دیے

خیر سے کالج جا رہی ہو؟؟ تائی نے وہیں سے اس کو اوپر سے نیچے دیکھا جس نے عبایا پہنا ہوا تھا اور اچھے سے نقاب کیا ہوا تھا

جی تائی کالج ہی جانے والی ہوں !!! وہ دھیرے سے بولتی ان کو آگ ہی لگا گئی

سن تو جا تو رہی ہے اگر تیری کوئی شکایت آئی تو تیری ہڈیاں سیک دوں گی یاد رکھنا میری بات دیکھ نائلہ کیسے اپنے ماں باپ کی عزت کا خیال رکھتی ہے کچھ سیکھ لے اپنی بیٹی کا حوالہ دیتی اس وقت اسے زہر ہی لگی تھیں لیکن وہ سر ہلانے کے علاوہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی اور چپ چاپ گھر سے نکل آئی وہ جیسے ہی گھر سے نکلی تو سکون کی سانس اس نے لی

حد ہے اب میں ان کی بیٹی سے سیکھوں ؟؟ توبہ استغفار اللہ معاف کرے کیا کچھ وہ کرتی ہے وہ سب تو میں کبھی نہ سیکھوں ایسی ماں باپ کی عزت رکھنے سے !!!! اچھا بندہ مر ہی جائے

پیدل چلتے چلتے وہ اپنے آپ سے ہی باتیں کرتی تائی کی باتوں کا غبار نکالنے لگی جو وہ اکثر خود سے ہی باتیں کرتے ہوئے نکالتی تھی خود سے باتیں کرتے ہوئے وہ

کالج تک پہنچ گئی تھی سانس بری طرح پھولا ہوا تھا اپنے ہی دھیان میں وہ کالج گیٹ سے انٹر ہونے ہی لگی تھی کہ وہ بائیک سوار کو دیکھ نہ سکی اور زوردار ہٹ اسے لگ چکی تھی جس کے نتیجے میں وہ زمین بوس ہوئی تھی

اندھی ہو کیا دیکھ کر چل نہیں سکتی اب یہیں زمین پر پڑے رہنے کا ارادہ ہے کیا ؟؟ وہ اس تصادم پر پہلے ہی تپ گیا تھا اور اگلی کسر اس کے نہ اٹھنے نے پوری کر دی تھی جس پر اس کا غصّہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا

پہلے تو وہ کچھ سمجھ ہی نہ سکی اس کے ساتھ آخر ہوا کیا ہے لیکن جیسے ہی مردانہ آواز اس کے کانوں میں گئی وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی ٹانگ میں اٹھتی ٹھیسوں کو وہ بڑی مشکل سے برداشت کر رہی تھی جیسے ہی وہ کھڑی ہوئی نظر سیدھی اس شخص پر گئی جو اسے سرخ آنکھوں سے گھور رہا تھا وہ اس سے سہم سی گئی تھی

تبھی جلدی سے رخ موڑتی دور ہوئی اور قدم آگے بڑھایا لیکن درد کی وجہ سے سی کر کے رہ گئی

اس کے دور ہٹتے ہی وہ انسان اس کے پاس سے ہی اپنی بائیک بھگا لے گیا جس پر وہ اسے برے برے القابات سے نوازنے لگی

کھڑوس بدتمیز جاہل انسان میری کلاس لیٹ کروا دی خود دیکھ کر چلا نہیں سکتا تھا لے کر مجھے مار دی اپنی منحوس بائیک !!! اپنا عبایا جھاڑتی غصّے میں اسے بھی کوس رہی تھی تبھی اپنی کلاس کا یاد آتے ہی وہ جلدی سے کالج انٹر ہوئی اور ٹانگ کا درد نظر انداز کرتے ہوئے جلدی سے اپنی کلاس کی طرف دوڑی

جیسے ہی اپنی کلاس کے پاس آئی وہاں کی خاموشی اسے بتا چکی تھی کہ لیکچر شروع ہو چکا ہے اور وہ لیٹ ہو چکی ہے

سر مے آئی کم ؟ دھیمے لہجے میں بولتی وہ اگلے شخص کو چونکا گئی تھی جو بورڈ پر کچھ لکھ رہا تھا ساری کلاس چپ چاپ بیٹھی تھی جیسے ہی اس کی آواز سنی وہ اس کی جانب پلٹا اور اس کو دیکھ کر ماتھے پر بل پڑ چکے تھے امرحہ نے اسی بائیک سوار کو اپنے سامنے دیکھا تو روہانسی ہو گئی کہ اب پتا نہیں کیا بنے اس کے ساتھ

یہ ٹائم ہے آپ کے آنے کا ؟؟؟ سیر سپاٹوں سے فرست ہو تو وقت پر آیا کریں نیکسٹ ٹائم آپ لیٹ نہیں ہو گی اوکے جائیں اپنی جگہ پر !!!!! اس کو اچھا خاصا بے عزت کر کے وہ دوبارہ بورڈ پر لیکچر لکھنے لگا جب کہ وہ کلاس کے سامنے

اپنی بے عزتی پر اپنے آنسو کنٹرول کرنے لگی اور خاموشی سے اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی اور گود میں اپنے ہاتھ رکھے مسلسل ان کو دیکھنے لگی ابھی ایک آنسو اس کے ہاتھ پر گرا تو وہ جلدی سے ہوش میں آئی اور اپنا دھیان لیکچر کی طرف کر گئی جہاں وہ اس کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا نظر ملتے ہی وہ نظریں چرا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے کلاس سے ہی نکل گیا جب کے وہ حیران پریشان تھی اس کی اس حرکت پر کہ ایک دم اس کو کیا ہوا اور سارا دن اسی بات کو لے کر پریشان ہوتی رہی ---

---

اللہ کرے یہاں جاب مل جائے لگ تو اچھی کمپنی رہی ہے اب انٹرویو میں پتا نہیں کیا کچھ پوچھیں گیں !!!!! اپنے دھیان میں چلتی وہ کمپنی میں انٹر ہو گئی

بنا کمپنی کا نام دیکھے جہاں اس کے لئے مصیبت کھڑی تھی اب آگے کیا ہونے والا تھا اس کے وہم و گمان میں نہ تھا وہاں بہت رش کش لگا ہوا تھا بہت سے لوگ انٹرویو کے لئے آئے ہوئے تھے جو ایک سے بڑھ کے ایک ڈریس اپ کیے ہوئے تھے جب کے وہ سیدھا سادہ سا سوٹ پہنے ہوئے تھی اب اس کو جاب ملنا بہت ہی مشکل لگ رہا تھا اپنے اوپر افسوس ہو رہا تھا کہ وہ یہاں آئی ہی کیوں اپنی اسی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی کہ ایک آواز اسے ہوش میں لے آئی

وانیہ رحمان اب آپ کی باری ہے جائیں اندر !!! وہ لڑکی اس کو کہہ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی جب کہ وہ مرے مرے قدموں سے آفس میں انٹر ہوئی

سر میں اندر آ جاؤں ؟؟؟ وانیہ کے اس طرح کا انداز اندر بیٹھے میراب شاہ کو چونکا گیا تھا تبھی اس لڑکی کو دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگی تھی جس کو اس نے کمال مہارت سے چھپا لیا تھا ساتھ ہی وہ بہت کچھ سوچ بیٹھا تھا اب اس نے کرنا کیا تھا

جی جی بلکل آپ اندر آ سکتی ہیں آیئے بیٹھیں !!!! اپنے سامنے چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اب اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا جو کنفیوز سی لگ رہی تھی اس کے بیٹھتے ہی اس نے موبائل پر کسی کو جلدی سے کچھ ٹائپ کر کے بھیجا اور آرام سے چیئر کی بیک سے ٹیک لگا کر اس کو غور سے دیکھنے لگا جو اب اس کے یوں دیکھنے پر پزل ہو رہی تھی

آپ نے کہیں اور جاب کی تھی ؟؟؟ جو اس کے دماغ میں چل رہا تھا اب زبان سے بھی ادا ہوا

!!! نن نہیں سر !!! پہلی بار انٹرویو دینے آئی ہوں

اوکے ٹھیک ہے آپ سلیکٹ ہو چکی ہیں آپ یہاں کے اونر کی سیکیٹری ہیں آج سے جیسا وہ آپ کہے گا آپ کو کرنا پرے گا کیوں کہ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے ہوپ سو آپ کو سمجھ آ گئی ہو گی !!! اس کو گہری نظروں سے دیکھتا وہ اس شخص کے بارے میں سوچ بیٹھا تھا کہ اس کو کیسے زیر کرنا تھا

کک کون اونر ؟؟ آآآپ نہیں ہیں اونر ؟؟؟ ہمت کرتی وہ پوچھ ہی بیٹھی تھی جو جاب لگ جانے پر بہت خوش ہوئی تھی لیکن میراب کی اگلی بات نے بہت زور کا جھٹکا دیا تھا

وہ آپ کو کل اچھے سے پتا لگ جائے گا ابھی آپ جائیں کل سے آپ جاب سٹارٹ کریں !!!!!! وہ اس کو صاف انکار کرتا جانے کا کہنے لگا تبھی وہ جلدی سے اٹھتی آفس سے باہر آ گئی

عجیب ہی سر ہیں اب پتا نہیں کون اونر ہیں جس کا سر بول رہے خیر مینوں کی مجھے تو جاب مل گئی نا گھر جا کر امی کو خوشخبری دوں گی آج تو شکر ہے کچھ اچھا ہوا میرے ساتھ ۔ یا اللہ تیرا شکر !!!!! کمپنی سے نکلتی ہی وہ میراب کے بارے میں اپنی رائے قائم کر چکی تھی جب کہ جس کے بارے میں سوچنا چاہیے تھا

اس کو تو فراموش کر چکی تھی جو اس کی زندگی بھر کی بڑی غلطی تھی اب قسمت اپنی ہی چال چلنے والی تھی جس کی لپیٹ میں وانیہ رحمان سر فہرست تھی -----

---

!!! آخر کس سے پوچھ کر تم اپنی بیٹی کی شادی اس بڈھے سے کر رہے تھے ؟؟؟ تمہیں کیا لگتا تھا کہ مجھے پتا نہیں لگے گا کہ تم اپنی بارہ سال کی بیٹی جس کی عمر اسکول جانے کی ہے اس کو چند پیسوں کے عوظ بیچ رہے تھے تمہیں شرم نہ آئی ایسی غلیظ حرکت کرتے ہوئے ؟؟؟

اس کی دھاڑ سے پوری حویلی گونج اٹھی تھی جس کے نتیجے میں سب ملازمین پر دہشت طاری ہو چکی تھی تبھی حویلی میں افراتفری مچ گئی تھی

شاہ صاحب معاف کر دیں دوبارہ ایسی غلطی نہیں ہو گی !!!! وہ اس کے قدموں میں گرا معافی مانگ رہا تھا جب کے اس کا غصّہ سوا نیزے پر تھا سرخ چہرہ اس بات کا گواہ تھا کہ وہ کسی کو بھی بخشنے پر راضی نہیں تھا

میں زاور شاہ کبھی بھی ایسی غلطی اپنے گاؤں میں برداشت نہیں کر سکتا کہ یہاں معصوم بہن بیٹیوں کے ساتھ ظلم ہو اور جو ایسا کرے گا اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی بس بول دیا میں نے !!!! بڑی شان سے وہ بولتا ہوا کرسی پر بیٹھا اور اپنے سامنے احمد کو اشارہ کیا کہ اسے بیسمنٹ میں لے جائے باقی باتیں وہیں کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

شاہ صاحب معاف کر دیں ایسا نہیں ہو گا پھر سے !!! وہ اب باقاعدہ گڑگڑانے لگا تھا

تم کیا میری شکل دیکھ رہے ہو لے جاؤ اس منحوس کو میری نظروں سے دور ورنہ میں ابھی اس کی جان لے لوں گا !!!! وہ ایک دم اٹھتا احمد پر چیخا تھا تبھی اس کے خوف سے احمد اسے زبردستی کھینچ کر لے گیا اب اس کا انجام بیسمنٹ میں ہی ہونے والا تھا

زاور شاہ اب غصّے سے ٹہل رہا تھا غصّے سے برا حال تھا سانس بری طرح سے پھول چکا تھا خود کو پر سکون کرنے کی بڑی کوشش کرنے لگا لیکن اب اس کے بس میں نہیں تھا ٹہلنے سے بھی اس کے غصّے میں فرق نہ آیا اسی دوران اس کا سیل فون بجنے لگا میراب کا نمبر دیکھتے ہی وہ مسکرایا اور کال اٹھا لی

!!!!کیسا ہے ؟؟کہاں ہے تو ؟؟؟ کب سے غائب ہے کوئی حال احوال نہیں اس کے کال اٹھانے پر اگلے نے جلدی سے ایک ہی سانس میں پوچھا

حویلی آیا ہوں رات سے ؟؟؟ اتنا کہہ کر وہ لب بھینچ گیا

اوہ اچھا یعنی آج پھر کسی کی شامت آئی ہے ؟؟؟؟ وہ ہنس کر بولا

ہمممم !!! زاور شاہ اب چپ ہو گیا تھا

کل آفس آ جانا ایک لڑکی رکھی ہے سیکیٹری کے طور پر تو بھی آ کر دیکھ لینا !!!! اتنا کہہ کر میراب شاہ خاموش ہو گیا لیکن اس کی بات پر زاور شاہ کو پتنگے ہی لگ گئے تھے

افففف میرو تم نے کیوں کسی لڑکی کو رکھ لیا تمہیں اچھے سے پتا مجھے لڑکیاں نہیں پسند تو پھر کیوں رکھی ؟؟؟؟ ایک دم سے وہ اس پر بگڑا تھا

!!!! کچھ نہیں ہوتا یار ایک دفع دیکھ تو سہی اس کو کیا پتا اس کا کام تجھے اچھا لگے

نہیں مجھے لڑکی رکھنی ہی نہیں تھی لیکن اب تو نے رکھ لی تو کل آ کر دیکھ لوں گا اور اسے چلتا کروں گا کیوں کہ مجھے اپنے آفس میں کوئی لڑکی نہیں چاہیے سمجھے

یہ کہہ کر زاور شاہ کال کٹ کر گیا جب کہ میراب شاہ اپنے پلان میں !!! کامیاب ٹھہرا تھا

تو ایک دفع آ تو سہی پھر د دیکھتے ہیں !!!! میراب اپنی ہی بات پر خوب ہنسا تھا اسے پتا تھا کہ زاور شاہ کو کیسے قابو کرنا ہے کیسے اس سے اپنی بات منوانی ہے تبھی اس نے یہ گیم کھیلی تھی ------

---

آ گئی مہارانی کوئی ہوش ہے کہ کھانا بنانا ہے ؟؟؟

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی تھی تائی کی طنز میں ڈوبی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھکن سے برا حال تھا اس کا روز پیدل آنا جانا کوئی آسان تو نہ تھا پھر بھی وہ اپنی پڑھائی کی خاطر اپنے آپ کو مشکل میں ڈالے ہوئے تھی

ابھی بنا دیتی ہوں کھانا !!! یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف جانے ہی لگی تھی کہ تائی کی بات پر رک گئی

رک ذرا میں ذرا جا رہی ہوں نائلہ کی دوست کی شادی پر تیرے تایا بھی ساتھ جا رہے ہیں ابھی فٹا فٹ کھانا بناؤ بھوک لگ رہی ہے مجھے ---!!! تائی تو بول کے اندر چلی گئی

!!! جی ٹھیک ہے

امرحہ نے ایک نظر کرسی پر بیٹھی نائلہ پر ڈالی جو اپنے ڈائی کیے ہوئے بالوں کے ساتھ بہت ہی بری لگ رہی تھی اور اب بے فکری سے نیل پینٹ لگا رہی تھی اسے افسوس تھا اس پر

کیا تھا اگر نائلہ کھانا بنا لیتی پر نہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ گھر کا کام کر لے حد ہے تائی کو یہ نظر نہیں آتا بس مجھے ہی کوستے رہنا ہے !!!! کمرے میں آتے ہی وہ اپنی بھڑاس نکالنے لگی وہ پہلے ہی تھکی ہوئی تھی لیکن اس کا خیال کرنے والا کوئی نہ تھا

کھانا بنا کر وہ نماز ادا کرنے کمرے میں آئی تبھی باہر شور سا اٹھا یعنی گھر کے فرد شادی پر جانے کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے وہ جانتی تھی ابھی باہر گئی تو تائی

نے طنز کر کر کے اس کا جینا حرام کر دینا تھا پہلے کون سا وہ اسے بخشتیں تھیں جو اب اسے آرام سے رہنے دیتی بھلائی اسی میں تھی کہ وہ کمرے میں ہی رہتی

ابھی وہ سر کے لیکچر کو ہی سمجھنے میں لگی تھی کہ ایک دم سے اس کے سامنے اس کی غصے سے بھری آنکھیں آ گئیں

افففف اب یہ کیا مصیبت ہے کیوں مجھے آرام سے نہیں رہنے دے رہی یہ آنکھیں جیسے کچا ہی کھا جائے گی !!! جب تک وہ کالج میں تھی اسے ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ آنکھیں اسے دیکھ رہی ہیں پتا نہیں اسے کیسا خوف تھا لیکن وہ ہر بار اپنا وہم سمجھ کر اگنور کرتی رہی لیکن پھر سے اس پر اس آنکھوں کا خوف طاری ہو چکا تھا تبھی وہ جلدی سے کتاب بند کرتی لیٹ گئی تبھی باہر گیٹ

کی آواز آئی یعنی سب شادی پر چلے گئے تھے رات کے نو بج رہے تھے وہ آرام سے اٹھی اور اپنے لئے کھانا ڈال کے لے آئی ابھی ایک نوالہ منہ میں ڈالا تھا کہ باہر گیٹ کی آواز آئی جو زور زور سے بج رہا تھا

یہ لوگ اتنی جلدی کیسے آ گئے !!! حیرانگی سے وہ اٹھی اور جلدی سے باہر بھاگی جہاں لگتا تھا کہ گیٹ اب توڑ دیا جائے گا باہر موسم بھی خراب ہو چکا تھا بارش بہت تیز ہونا شروع ہو چکی تھی

کھول رہی ہوں دروازہ صبر تو کریں !!! وہ بارش میں بھیگ چکی تھی تبھی گیٹ کھول گئی جہاں افضل کو دیکھ کر اس کا چہرہ فق ہوا

!!!! افضل بھائی آپ ؟؟؟ گھر پر کوئی نہیں ہیں شادی پر گئے ہیں سب

مجھے سب پتا ہے اب مجھے بھائی مت بولنا سمجھی آج تو موقع ملا ہے !!!! خباثت سے بولتا اسے زہر لگا تبھی وہ خطرہ محسوس کرتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی لیکن افضل نے اسے فرار نہ ہونے دیا سختی سے اس کا بازو پکڑتا اپنے کمرے کی طرف لے جانے لگا

پلیز چھوڑو مجھے ایسا نہ کرو !!! امرحہ مزاحمت کر رہی تھی اور اس کی منتیں کر رہی تھی کہ وہ اسے چھوڑ دے جس کا کو ئی اثر اس شیطان صفت انسان پر نہیں ہو رہا تھا

افضل بھائی پلیز میں آپ کی بہن کی طرح ہوں پلیز اللہ کا واسطہ میرے ساتھ !!! ایسا نہ کریں

چپ ایک دم چپ !!! افضل کا تھپڑ اس کے گال پر پڑا تھا جو اس کی مزاحمت پر سیخ پا ہوا

تم میری بہن نہیں ہو میری رکھیل بنو گی اب سے کتنا تڑپا ہوں اس موقع کی تلاش میں اب تم میرے ہاتھ لگ گئی جی بھر کے مزے لوٹوں گا ہاہاہا اس کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا وہ روتی ہوئی دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی دل ہی دل میں اللہ سے اپنی عزت بچ جانے کی دعا کر رہی تھی رو رو کر اس کا برا حال ہو چکا تھا تبھی اس کا دھیان موبائل پر دیکھ کر وہ کمرے سے باہر جانے لگی لیکن اس کی قسمت ہی خراب تھی تبھی افضل نے اسے کھینچ کر بیڈ پر پھینکا

تمہیں شرافت کی زبان سمجھ نہیں آتی اب دیکھنا میں کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ !!!

نن نہیں پلیز اللہ کا واسطہ مجھ سے دور رہو !!! وہ اس سے دور ہٹنے لگی جس نے اس کا دوپٹا دور پھینکا تھا اب اسے اپنا بچنا نہ ممکن لگ رہا تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش ترک نہ کی اسی چھینا جھپٹی میں اس کی قمیض بازو سے پھٹ چکی تھی وہ درندہ بنا اس پر حاوی ہونا چاہتا تھا تبھی باہر گیٹ بجنے کی آواز آنے لگی جو امرحہ کے لئے کسی نعمت سے کم نہ تھی جب کہ افضل کے چہرے پر گھبراہٹ صاف واضح تھی کہ وہ اپنا آپ کیسے بچائے

!!! امرحہ دروازہ کھولو !!! بارش تیز ہے بھیگ گئے ہیں ہم

!!!!کیا ہو گیا یہ امرحہ کی بچی دروازہ کیوں نہیں کھول رہی

تائی کی آواز اب اونچی ہو رہی تھی وہ تینوں ہی گیٹ بجا رہے تھے تبھی تائی کی نظر چھوٹے دروازے پر پڑی

ارے یہ کیا یہ تو کھلا ہوا ہے بند نہیں کیا تھا کسی نے ؟ امرحہ نے کھلا کیوں چھوڑا ہے ؟؟؟

ایک دم ان سب کو افضل کی آواز سنائی دی جو امرحہ پر چیخ رہا تھا جب کہ بچاری امرحہ آنسوؤں بھری آنکھوں سے اس کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی جو سارا کا سارا الزام اس پر ڈال رہا تھا

یہاں کیا ہو رہا ہے ؟؟؟ تائی نے گھور کر امرحہ کو دیکھا جس کی حالت بہت بری ہوئی پڑی تھی

مم میں نے کک کچھ نہیں کیا میرا یقین کریں !!! امرحہ اپنی صفائی دیتی رو پڑی تھی

جھوٹ بول رہی ہے امی یہ اس نے خود مجھے بلایا اور مجھے کہہ رہی تھی کہ آج کوئی نہیں گھر پر موقع اچھا ہے میرا کوئی قصور نہیں میں تو آپ لوگوں سے ملنے آیا تھا گھر پر کوئی تھا ہی نہیں اسی لئے یہ اپنی اوقات دکھا رہی تھی !!!! افضل نے بڑی چلاکی سے سارا ملبہ اس معصوم پر ڈال دیا تھا جس کی روح فنا ہو گئی تھی اس کا یہ بیان سن کر

نن نہیں نہیں میں نے ایسا نہیں کیا تائی میرا یقین کریں !!! افضل بھائی خود مجھے اپنے کمرے میں لائے ہیں میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہے تھے میں ایسی نہیں ہوں پلیز میرا یقین کریں !!!! امرحہ نے ان کے ہاتھ تھامنے چاہے لیکن یہ کیا انہوں نے اتنی زور کا اسے تھپڑ رسید کیا کہ وہ اپنے تایا کہ قدموں میں جا گری ہونٹ پھٹ چکا تھا جس سے خون رسنے لگا تھا لیکن اس کی حالت پر کسی کو ترس نہ آیا

تو کمینی اپنی اوقات آخر دکھا ہی دی !!! تائی نے اس کے بال زور سے پکڑ کے کھینچے جس پر اس کی چیخیں نکلنے لگی تھپڑوں سے اس بچاری کا برا حال ہو چکا تھا تبھی پاس پڑی افضل کی بیلٹ پر تائی کی نظر پڑی

آج تو میں اس حرام زادی کو چھوڑوں گی نہیں میرے بیٹے پر ڈورے ڈالے گی
یہ کمینی میرے بیٹے پر الزام لگائے گی تجھے اس قابل چھوڑوں گی ہی نہیں میں
دیکھنا میں کرتی کیا ہوں تیرے ساتھ !!! ان پر تو خون سوار تھا بیلٹ کو ہاتھ
میں لپیٹ رہیں تھیں امرحہ یہ دیکھ کر خوف زدہ ہو گئی تھی

چھوڑ راشدہ کیا کر رہی ہے ؟؟ فرقان صاحب نے اس کو ایسا کرنے سے منع کیا
لیکن وہ باز کہاں آنے والی تھیں نائلہ نے بھی کوشش کی کہ وہ رک جائیں
لیکن ان کے سامنے کسی کا زور نہ تھا

ہٹ جاؤ میرے سامنے سے سب آج یہ نہیں رہے گی زندہ !!! انہوں نے بیلٹ
امرحہ کی کمر پر مارنے شروع کر دیے پورے کمرے میں اس کی چیخوں کی آواز
گونجنے لگی جب کہ افضل اس کو مار کھاتا دیکھ کر کمینی ہنسی ہنس رہا تھا فرقان

صاحب بھی اپنے کمرے میں چلے گئے تھے ان کی پہلے کب چلی تھی جو آج چل جاتی نائلہ نے اپنی ماں کو اس سے دور کیا لیکن وہ پھر اس کی طرف مارنے کو لپکی تھیں

اب یہ یہاں نہیں رہے گی چل نائلہ اس کو باہر نکال !!! راشدہ خاتون نائلہ کی مدد سے اس بچاری کو گھسیٹ کر باہر لائیں اور اس کو باہر گیٹ کے پھینک دیا اور گیٹ بند کر کے اندر چلی گئیں وہ دونوں جیسے اپنی آخرت بھول بیٹھی تھیں بلکہ اس گھر کے تمام مکین

امرحہ کے جسم میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ ان کی منت ہی کر لیتی بارش کا زور بڑھ چکا تھا جسم پر زخموں سے خون رس رہا تھا اس کی تکلیف سننے والا وہاں کوئی نہ تھا جیسے تیسے کر کے وہ وہاں سے اٹھی ہمت کرتے ہوئے وہ

لڑکھڑاتی مین سڑک تک آئی آنسوؤں سے چہرہ بھیگ چکا تھا مسلسل اس کے قیمتی آنسو زمین بوس ہو رہے تھے

چلتے چلتے وہ کہاں سے کہاں آ گئی رات کا وقت اور تیز بارش جسم میں اٹھتی درد کی ٹھیس ایک چیز سے وہ بے نیاز بے حس بنی چل رہی تھی دماغ میں وہی الفاظ گھوم رہے تھے جو اس کی تائی نے اس کی کردار کشی کی تھی دور سے ایک گاڑی کی لائٹ نظر آ رہی تھی جب کہ امرحہ بے دھیانی میں سڑک کے بیچ و بیچ چل رہی تھی اب گاڑی ہارن بجاتی ہوئی اس کے سر پر آ گئی لیکن وہ مسلسل سست روی سے چلتی جا رہی تھی گاڑی کے اندر موجود شخص کو اس کے نہ ہٹنے پر غصّہ چڑھ چکا تھا لگاتار گاڑی کا ہارن بجاتے وہ غصّے میں گاڑی سے نکلا

او مس خود کشی کا ارادہ ہے تو کہیں اور جا کر کرو یہاں لوگوں کو پریشان تو نہ کرو اس کے اتنے غصّے سے بولنے پر بھی اس پر اثر نہ ہوا بس چلتی جا رہی تھی !!!! زرغم نے اس کو آگے چلتے ہوئے دیکھا تو اپنے آپ کا نظر انداز کرنا اسے تپا گیا تھا

اوئے ہیلو میں تم سے مخاطب ہوں !!! زرغم نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کیا تو اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے

امرحہ ؟؟؟ لفظ ٹوٹ کر اس کے ہونٹوں سے ادا ہوئے تھے جب کے امرحہ نے اس کی طرف دیکھا تو آنسو کی وجہ سے کچھ بھی صاف دکھائی نہ دیا اور وہ درد سے بے حال ہوتی ہوش گنوا بیٹھی تھی زرغم نے اسے جلدی سے اپنی باہوں میں لیا

امرحہ یار کیا ہوا آنکھیں تو کھولو !!! اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا لیکن وہ تو اب بے ہوش ہو چکی تھی زرغم کی نظر اس کے حلیے پر پڑی تو غصّے سے ہونٹ بھینچ گیا اب اسے سب معاملہ سمجھ آ گیا تھا آج ہی تو اس نے اس کی انفارمیشن نکالی تھی لیکن یہ اسے نہیں پتا تھا کہ ایسے اور اس حال میں اسے مل جائے گی بارش میں وہ دونوں ہی بھیگ چکے تھے زرغم نے اس کو اپنے سہارے اپنی گاڑی میں ڈالا اور تیز ڈرائیو کرتا ہوا اپنے فلیٹ پر پہنچا اپنے روم میں اس کو لیٹا کر اس کے زخم صاف کر کے بینڈیج کرتا گیا لیکن اب مسئلہ باقی جسم پر پڑے زخموں کا تھا کہ وہ اب کیسے مرہم لگائے تبھی اس نے اپنے دوست کو کال کی جس کی وائف لیڈی ڈاکٹر تھی اس کے کال کرتے ہی وہ دونوں اس کے پاس آ گئے تھے جن کو اس نے سب سچ بتا دیا تھا کہ کیسے اور کس حال میں اس کو ملی

میں نے اس کے کپڑے چینج کر دیے ہیں اور مرہم بھی لگا دیا ہے لیکن اس کے جسم پر زخم ہیں جیسے اسے بیلٹ سے مارا گیا ہو خیر میں نے انجیکشن لگا دیا

ہے کچھ میڈیسن بھی میں نے رکھ دی ہے جیسے ہی اسے ہوش آ جائے تو اس کو لازمی کھلانی ہے !!! ڈاکٹر حائفہ نے روم سے باہر آ کر اسے سب بتا دیا جس کو سن کر اس کا چہرہ سرخ ہوا

اچھا چل میں چلتا ہوں پھر آؤں گا !!! عمر نے اس سے اجازت مانگی تو زرغم نے سر ہلایا ان کے جاتے ہی وہ روم میں آیا جہاں امرحہ سکون سے سو رہی تھی چہرے پر سوجن تھی زرغم سرخ چہرے سے اس کا معائنہ کر رہا تھا اور اپنا ارادہ بھی بنا رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہے------

---

وانیہ بیٹا آرام سے ناشتہ کرو !!! فریحہ بیگم نے اس کو جلدی جلدی نوالے چباتے ہوئے دیکھا تو ٹوکا

ارے امی لیٹ ہو گئی ہوں میں!!! آج میرا پہلا دن ہے آفس میں سر سے ڈانٹ ہی نہ پڑ جائے !!! وانیہ نے اچھے سے اسکارف لیا اور دو پٹے کو اپنے ارد گرد لیا اور فریحہ بیگم کا گال چوم کر باہر کی طرف بھاگی

!!! خیال سے جانا وانیہ

!!!اوکے امی !!! اللہ حافظ

فریحہ بیگم نے اس کے یوں جانے پر افسوس سے سر ہلایا۔ وانیہ آفس میں آ کر اپنے کیبن میں کام کر رہی تھی جو اسے وہاں سکھایا گیا تھا تبھی پورے آفس میں

ہلچل مچ گئی ہر کوئی بھاگ بھاگ کر اپنے کیبن کی طرف جا رہا تھا وانیہ ان سب کو دیکھ کر حیران تھی کہ آخر ایسا کیا ہوا ہے

مس ماریہ یہاں کیا ہو رہا ہے ؟؟؟ اس نے پاس سے گزرتی ماریہ سے پوچھا

ارے یار آفس کے اونر آ چکے ہیں آفس اسی لئے سب الرٹ ہو گئے ہیں کیوں کہ وہ بہت سخت قسم کے انسان ہیں کسی قسم کی غلطی برداشت نہیں کرتے فٹ آفس سے نکال دیتے ہیں !!!! ماریہ فراٹے بھرتی اس کو وہاں کی انفارمیشن دینے لگی جس پر وانیہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اس کمپنی کے مالک کا سخت نامہ سن کر

تو یہاں کے اونر کون ہیں ؟؟ وانیہ نے جلدی سے اس سے پوچھا

پاگل تمہیں نہیں پتا یہاں کہ او نر زاور شاہ ہیں !!! اچھا اب میں جا رہی اپنے کیبن یہی نہ ہو کہ میری شامت آ جائے !!!! وہ تو اسے بتا کر غائب ہو گئی تھی لیکن جس کو نام بتایا تھا وہ سکتے میں آ گئی تھی چہرہ خوف سے پیلا پڑ گیا تھا ٹانگیں الگ سے کپکپانے لگ گئی تھیں اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کرے ہوش میں آتے ہی وہ اپنا بیگ ٹیبل سے اٹھانے لگی ارادہ اس کا آفس سے بھاگ جانے کا تھا لیکن برا ہو مس راحیلہ کا جو اس کے لئے پیغام لے آئی تھیں

وانیہ آپ کو سر زاور شاہ اپنے آفس بلا رہے ہیں جلدی جائیں ان کے آفس وہ پھر !!! لیٹ جانے پر غصّہ کریں گے

مم مجھے کک کیوں بلا رہے ہیں ؟؟؟ وانیہ کے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے جس پر مس راحیلہ نے اس کو گھورا

آپ کو یاد ہو تو میڈم وانیہ آپ ان کی سیکٹری کی جاب پر رکھی گئی ہیں !!! مس راحیلہ نے اس کو اچھے سے باور کروایا تو وہ تھوڑا شرمندہ سی ہو گئی

جج جی جی میں جا رہی سر کے آفس !!! یہ کہہ کر بے دھیانی میں باہر کی طرف جانے لگی اس کا خوف ہی کچھ ایسا تھا کہ اس کی سدھ بدھ جیسے کھو گئی ہو

وانیہ سر زاور کا آفس سر میراب کے آفس کے ساتھ ہے آپ تو آفس سے باہر جا رہی ہیں !!!! مس راحیلہ نے اس کا بازو پکڑ کر آفس کی طرف موڑا جس پر وہ اور شرمندہ ہوئی

جی جی جا رہی ہوں !!! وانیہ کے منہ سے پھنسی پھنسی سی آواز نکلی تھوڑی دیر میں ہی وہ زاور کے آفس کے باہر کھڑی تھی اور آنکھیں بند کر کے دعائیں مانگنے لگ گئی تھی یہ جانے بنا کہ اس کی آواز بلند ہو گئی تھی

!!! یا اللہ پلیز مجھے اس جلاد انسان سے بچا لے پلیز پلیز

اب وہ اتنا بھی جلاد نہیں ہیں کچھ نہیں کہے گا آپ کو !!!! میراب کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ اچھی خاصی شرمندہ ہو گئی میراب نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی تھی اس کے یوں دعا مانگنے پر

جائیں آپ اندر ورنہ آپ اور لیٹ ہو گئیں تو پھر کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کیا کرے!!! میراب نے اسے اور خوف زدہ کیا تھا کانپتے ہوئے اس نے آفس کا دروازہ اوپن کیا اور اندر داخل ہو گئی

زاور شاہ اپنی رعب دار شخصیت کے ساتھ چیئر پر براجمان تھا اور لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ تھا

اپنی سی وی لے کر یہاں آیئے !!! اندر آنے کی آہٹ وہ جان چکا تھا تبھی اپنی گھمبیر آواز میں بولا وانیہ تو اس کی آواز سنتے ہی اپنی جگہ پر اچھل پڑی تھی خوف سے چہرہ سفید پڑ چکا تھا اور ٹانگوں میں ہمت جواب نہ رہی

جب زیادہ وقت گزرا تو زاور نے سر اٹھا کر آنے والے کی طرف غصّے سے دیکھا لیکن وہاں دروازے کے پاس وانیہ رحمان کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں پل بھر میں چمک ابھری تھی لیکن بس کچھ دیر میں ہی اس کے چہرے پر سختی چھا گئی تھی

یہاں آؤ وانیہ !!!! زاور نے چئیر سے ٹیک لگا کر اسے پکارا لیکن وانیہ کی تو سیٹی ہی گم گئی تھی اس کو اپنے سامنے دیکھ کر

یہاں آتی ہو یا میں آؤں وہاں ؟؟!!!! زاور شاہ غصّے سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا وانیہ نے فٹ سے آنکھیں بند کی تھی جیسے وہ آنکھیں بند کرنے سے اس کے سامنے سے غائب ہو جائے گی

ایسے کام ہی کیوں کرتی ہو ؟؟؟ جس کا خمیازہ بعد میں بھگتنا پڑے !!! اس کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ اس سے دور ہٹنے لگی لیکن زاور شاہ نے اس کا یہ ارادہ کینسل کر دیا تھا اور زبردستی اس کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا جس پر وہ سر جھکا گئی تھی آنسو اب گال پر پھیل گئے تھے جس کو وہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی

یوں سر جھکانے سے کیا ہو گا وانیہ تم میری مجرم ہو سمجھی مجھے تم سے نفرت ہے نفرت !!! زاور نے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا اور اس پر چیخا تھا جس پر وہ ڈر کر دور ہوئی تھی لیکن زاور کی گرفت اس کی کمر پر بڑھتی جا رہی تھی

مم مجھے درد ہو رہا پلیز چھوڑیں !!!! وانیہ درد سے بے حال ہوتی اس کے سینے پر ہاتھ رکھ گئی تھی جس پر زاور شاہ پل بھر میں ساکت ہوا تھا اس کا لمس اس کو پاگل کرنے کو کافی تھا اب وانیہ کا برا حال ہی ہونے والا تھا۔

درد ہو رہا ہے واہ واہ جو تم نے میرے ساتھ کیا اس کا جواب کون دے گا ہاں ؟؟؟ زاور شاہ نے اسے جھٹکے سے اپنے قریب کیا تو اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی آنسو اب موتیوں کی صورت گال پر گر رہے تھے جن کو دیکھ کر زاور کا دل زور کا دھڑکا تھا اسی کیفیت میں وہ اس کے چہرے پر جھکنے ہی لگا تھا کہ وانیہ کی سسکی اس کے کانوں میں پڑی جس پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور جھٹکے سے اس کو اپنے آپ سے دور کیا جس کے نتیجے پر وہ دیوار سے بہت زور سے ٹکرائی تھی وانیہ نے بڑی مشکل سے خود کو گرنے سے بچایا تھا

دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے نفرت کرتا ہوں میں تم سے سنا تم نے نفرت کرتا ہوں !!!! زاور شاہ اپنے جذبات کو قابو کرتا ہوا چیخا تھا جس پر وانیہ نے حیران آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا جو اسی کو گھور رہا تھا

ایک بار ہی سنائی نہیں دیتا تمہیں ؟؟ نکلو یہاں سے دفع ہو جاؤ !!!!! زاور شاہ نے آگے بڑھتے اس کا بازو دبوچا اور کھینچتا ہوا اس کی آفس کے دروازے سے باہر دھکیل گیا وانیہ وہاں سے بھاگتی ہوئی اپنے کیبن میں آئی شکر تھا کسی نے اس کو اس بگڑی حالت میں نہیں دیکھا تھا وہ جلدی سے اپنی حالت درست کرتی وہاں سے گھر کے لئے نکل گئی تھی آنسو پھر بھی اس کے آنکھوں سے جاری تھے جن کو بڑی بے دردی سے رگڑتی وہ گھر کی جانب چل پڑی

جب کہ زاور شاہ نے غصّے میں آ کر مکا شیشے کی ٹیبل پر مارا جس سے وہ کرچی کرچی ہو گیا ساتھ میں اس کے ہاتھ سے خون بہنے لگا جہاں سے اتنا گہرا زخم پڑ گیا تھا لیکن اسے ذرا سا بھی درد محسوس نہیں ہو رہا تھا

آخر کیوں تم کیوں ایسا کرتی ہو کیوں میرے جذبات جگا کر بھاگ جاتی ہو ؟؟ زاور شاہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ پورا آفس گونج اٹھا تھا ساتھ والے آفس میں پریشانی میں ٹہلتا میراب اس کے دہاڑنے پر چونکتا اس کے آفس کی طرف بھاگا

کیا ہوا زاور تم ایسے ؟؟؟ آفس کا دروازہ جیسے ہی اس نے کھولا تو نظر سامنے اس کے زخمی ہاتھ پر پڑی تو باقی لفظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے

یہ کیسے ہوا افففففف زاور !!!! میراب نے اس کا ہاتھ تھاما جہاں سے خون کا فوارہ نکل رہا تھا

ہٹو کچھ نہیں ہوا مجھے دور رہو مجھ سے !!!! زاور نے سختی سے اس سے اپنا ہاتھ چھڑوایا میراب نے سنجیدگی سے اس کے غصّے سے لال پڑتے چہرے کی طرف دیکھا تبھی وہ اٹھا اور میڈیسن بوکس کو اٹھا کر اس کے پاس بیٹھا اور جلدی جلدی اس کی بینڈیج کرنے لگا اب کی بار زاور شاہ نے اس کو کچھ نہ کہا بس لب بھینچے اس کو گھورنے لگا

میراب جانتا تھا کہ وہ اسے کیوں گھور رہا ہے لیکن ایسا کرنا بھی ضروری تھا جس کو زاور اگنور کرتا آیا تھا

زاور یار میں چاہتا تھا تم دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہو جائیں تبھی اس کو یہاں جاب پر رکھا ہے !!! میراب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنی بات کہی جب کہ زاور نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا اس کا غصّہ اب بھی سوا نیزے پر تھا

تم جان بوجھ کر اس کو میرے سامنے لائے ہو یہ جانتے ہوئے کہ میں اس سے کتنی نفرت کرتا ہوں !!!! زاور نے نظریں چراتے ہوئے اپنی گھمبیر آواز میں اس کو جتلایا

اگر تم اس سے نفرت کرتے تو مجھ سے یوں نظریں نہ پھیر رہے ہوتے مسٹر زاور شاہ!!! تمہیں میں اچھی طرح جانتا ہوں رگ رگ سے واقف ہوں !!! میراب نے

اپنی ہنسی دبا کر اس کو کہا تو زاور نے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا جیسے کہہ کہہ رہا ہو کہ واقعی ایسا ہی ہے

پر اس نے مجھے دھوکا دیا ہے میرو جو زاور شاہ کبھی بھی معاف نہیں کر سکتا کبھی بھی نہیں !!! یہ کہتے ساتھ ہی وہ مظبوط قدموں سے چلتا آفس سے ہی نکل گیا پیچھے میراب نے اس کو افسوس بھری نظروں سے دیکھا

خود بھی خوار ہو رہا ہے اس بچاری لڑکی کو بھی سکون نہیں لینے دے رہا حد ہے پاگل پن کی !!!! میراب یہ الفاظ بڑبڑاتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگا -----

وہ جیسے ہی گھر آئی تو امل کو فریحہ بیگم کے پاس بیٹھے دیکھا جس پر اسے جی بھر کے غصّہ آیا اسی کی وجہ سے تو وہ شخص اس پر مسلط ہوا تھا جس سے وہ بے انتہا ڈرتی تھی

تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟؟ دفع ہو جاؤ میرے گھر سے سمجھی !!!! وانیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے اٹھا کر پھینک دیتی

وانیہ بیٹا آرام سے دوست ہے تم سے ملنے آئی ہے !!!! فریحہ بیگم نے نا سمجھی سے پہلی بار اس کا ایسا رویہ دیکھا تھا جب کہ امل اپنے کیے پر شرمندہ سی تھی

وانیہ یار آئم سو سوری میں شرمندہ ہوں پلیز مجھ سے ناراض نہ ہو معاف کر دو مجھے پلیز !!!! امل اٹھ کر اس کے پاس آئی جب کہ وانیہ نے غصّے سے اس کی طرف دیکھا

میں نے کہا دفع ہو جاؤ !!! وہ حلق کے بل چلائی تھی تبھی امل نے اس کا بازو پکڑنے کی کوشش کی جس پر وانیہ نے اس کو دھکا دیا اور بھاگ کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی فریحہ بیگم نے پریشانی سے اس کا یوں جانا دیکھا پھر امل کی طرف

اس کو کیا ہوا ؟؟ یہ تو ایسی نہ تھی ؟؟؟ فریحہ بیگم نے امل سے پوچھا

کچھ نہیں آنٹی مجھے لگتا کام کی وجہ سے تھک گئی ہے اوکے میں پھر آؤں گی
بائے !!!! امل جلدی سے ان کے سوال کو ٹالتی وہاں سے رفو چکر ہوئی تھی کیوں
کہ اسے اپنی غلطی کا اچھے سے پتا تھا کہ وہ کیا کر بیٹھی ہے ------

---

یہ ان دنوں کی بات تھی کہ وانیہ نے نیا نیا کالج جانا شروع کیا تھا جہاں پر اس
کی دوستی امل سے ہوئی تھی امل بہت ہی بولڈ قسم کی لڑکی تھی جب کہ وانیہ
ڈرپوک سی تھی امل اس کو اپنے ہر کام میں ساتھ رکھتی تھی یوں کہنا زیادہ بہتر ہو
گا کہ وہ وانیہ کا فائدہ اٹھاتی تھی اس کو کسی طرح اپنے شیشے میں اتارا ہوا تھا وہ
نہیں جانتی تھی کہ جو اس کی خاص دوست ہونے کا ناٹک کرتی ہے وہی اس کی
جڑیں کاٹ رہی ہے اصل میں امل ایک مافیہ کے لئے کام کرتی تھی بہت سی

ڈرگز اسی نے کالج کے زریعے سپلائی کیے تھے جس کا وانیہ کو ذرا برابر بھی علم نہ تھا گرمیوں کی چھٹیوں میں کالج ایک ٹرپ پر جا رہا تھا جس کے لئے امل نے فریحہ بیگم سے خصوصی اجازت لی تھی کہ وہ وانیہ کو بھی ساتھ جانے دیں اور ایسا ہی ہوا فریحہ بیگم نے امل کے بھروسے پر اجازت دے دی تھی جب کہ وانیہ کا دل بہت ڈرا ہوا تھا اس کا دل جانے کو کر ہی نہیں رہا تھا مجبوری میں وہ امل کے ساتھ ٹرپ پر گئی تھی جہاں وہ لوگ ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے امل تو بہت خوش تھی کہ وہ آج ایک اور مقصد میں کامیاب ہو جائے گی اور اس کے بدلے اسے بہت سا پیسا ملنے والا تھا

وانیہ یہ بیگ کمرہ نمبر سولہ میں دے آؤ مجھے میم نورین نے کہا تھا تو ابھی مجھے باتھ لینا ہے ایسا کرو ان کو دے آؤ بہت ضروری چیزیں ہیں اس میں ان کی جاؤ شاباش دے آؤ !!! وانیہ اس کی چلاکیوں سے کوسوں دور تھی تبھی وہ چھوٹا سا بیگ اٹھائے راہداری کی طرف آ گئی جہاں قطاروں میں کمرے بنے ہوئے تھے وہ

چلتی ہوئی تھوڑا آگے آئی تو وہاں دیوار میں نصب بڑے ایکوریئم پڑ اس کی نظر پڑی جہاں بہت خوبصورت مچھلیاں تیر رہی تھی وہ ان کی خوبصورتی میں ڈوبی ہوئی تھی کہ وہ بھول بیٹھی تھی کہ کس کام کے لئے وہ جا رہی تھی تبھی اس کے موبائل پر امل کی کال آئی وہ چونک کر ہوش میں آئی اور کال اٹینڈ کر گئی

کہاں ہو تم بیگ دیا یا نہیں ؟؟ امل نے بے چینی سے پوچھا جس پر وانیہ نے سر پر ہاتھ مارا

ہاں ہاں دے رہی ہوں کمرے کے پاس ہی ہوں !!! وانیہ نے فٹ کہا جب کہ امل اس کے جواب پر پر سکون ہوئی تھی

اوکے دے کر جلدی آؤ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں !!! امل نے یہ کہتے ساتھ ہی کال کاٹ دی جس پر وانیہ نے اپنے موبائل کو گھورا اور جلدی سے بنا دیکھے ساتھ والے روم میں چلی گئی جہاں اس کی آنکھیں کھلنے والی تھی کہ آج اس کے ساتھ ہوا کیا ہے

یہاں تو کوئی بھی نہیں ہیں اب کیا کروں ؟؟ یہیں رکھ دوں بیگ یا نہیں ؟؟؟ وہ خالی روم کو دیکھتے ہوئے حیران ہوئی تھی تبھی وہ کچھ سوچتی بیگ کو بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر واپس مڑی تھی

رک جاؤ کون ہو تم ؟؟؟ اور یہاں کیا کر رہی ہو ؟؟؟ مردانہ آواز پر وانیہ اچھل پڑی

امل نے تو کچھ اور کہا تھا یہ کون تھا ؟؟؟ منہ ہی منہ میں وہ بڑبڑائی تھی اور ڈر بھی رہی تھی کہ اب وہ کیا کرے

کیا بڑبڑا رہی ہو ذرا پلٹو تم ہو کون ؟؟؟؟ اس نے غصّے سے پوچھا جس پر وانیہ کی ٹانگیں کانپنے لگی تھیں ڈر کے مارے منہ سے کچھ نکل ہی نہیں رہا تھا نہ ہی وہ مڑ رہی تھی جیسے پیچھے دیکھا تو سزا ملے گی

بہری ہو کیا سنائی نہیں دیتا تمہیں میں پوچھ رہا ہوں یہاں کیا کر رہی ہو ؟؟؟ زور سے چیختا وہ لمبے لمبے قدم بھرتا اس کے قریب آیا اور اس کا بازو سختی سے پکڑ کر اپنی جانب اس کا رخ کیا تو اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے

تم یہاں ؟؟؟ زاور شاہ نے گھورا

مم میں یہاں بیگ دینے آئی تھی میں نہیں جانتی کسی کو بھی !!! وانیہ نے اپنا بازو چھڑوایا اور دروازے کی طرف بھاگی جہاں پولیس کا شور اٹھ رہا تھا اس کا چہرہ پل بھر میں فق ہوا زاور نے اس کو پیچھے سے پکڑ کر دور کیا اور اس کو گھورنے لگا جس پر وانیہ نے ڈرتے ڈرتے اسے دیکھا زاور یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جیسے بہت دنوں بعد اس کو نظر آئی ہو

مم مجھے جج جانے دیں پلیز !!! وانیہ ہکلا کر بولتی اس کی گرفت میں کسمسائی جس کا زاور شاہ پر رتی برار بھی اثر نہ ہوا تھا

چھوڑو مجھے !!! وانیہ نے اب کی بار اس کو دھکا دیا جس پر وہ دو قدم اس سے دور ہوا تھا اور ہوش میں آیا تبھی اس کا موبائل زور و شور سے بجنے لگا زاور نے ایک نظر موبائل پر ڈالی اور ایک نظر وانیہ پر جو باہر نکلنے کے پر تول رہی تھی

تم تو یہاں آؤ ذرا !!! زاور نے اس کا ہاتھ زبردستی پکڑا وانیہ کی برداشت اب جواب دے رہی تھی آنسو اب نکلنے ہی والے تھے

ہاں بولو احمد !!!! اس نے کال اٹھاتے ہوئے بولا لیکن مقابل کی بات سنتے ہی اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے ساتھ ہی اس نے وانیہ کو غصّے سے دیکھا جو اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کر رہی تھی

اچھا تم گاڑی تیار رکھو میں آ رہا ہوں !!!! زاور نے اتنا کہہ کر کال کاٹ دی

وانیہ رحمان یہاں کیا کرنے آئی تھی ؟؟؟ زاور نے غصّے سے اس کو پکڑ کر پوچھا جو پہلے ہی اس کی گرفت دے نڈھال تھی اب اس کے یوں غرانے پر زور سے آنکھیں میچ گئی

مم یہ بیگ دینے آئی تھی !!! وانیہ نے فٹ بول کر اپنی جان بچانی چاہی لیکن ایسا ممکن کہاں تھا

یہ بیگ جو تم دینے آئی ہو کس روم میں دینے آئی تھی ؟؟؟ زاور نے دانت پیستے اس سے پوچھا

روم نمبر سولہ !!! اب کی بار وہ نظریں جھکا گئی تھی اس کی غصّے سے بھری سرخ آنکھوں میں دیکھنا محال تھا

مس وانیہ آپ روم نمبر پندرہ میں آئی ہیں !!! زاور کا بولنا اس کو شرمندہ کر گیا تھا

نکلو اب میرے ساتھ ورنہ یہاں پھس جاؤ گی تم !!! زاور نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچا جس پر وہ مزاحمت کرنے لگی

!!! میں کہیں نہیں جاؤں گی مجھے بس واپس جانے دو

شٹ اپ وانیہ !! یہاں کوئی مذاق نہیں ہو رہا اتنا بھی کیا بیوقوف ہونا !!! زاور اس کی ضد پر تپ سا گیا تھا

!! یہاں آؤ ذرا بیگ کو کھولو

میں کہہ رہا ہوں کھولو اور خود دیکھو تم کتنی بیوقوف ہو !!! اسے اپنی جگہ سے ہلتے نہ دیکھ کر وہ غصّے سے غرایا تو وانیہ نے اس کے ڈر سے اس بیگ کو اپنے ہاتھوں میں لیا جس کو کچھ دیر پہلے وہ بڑی آسانی سے اٹھائے یہاں تک آئی تھی اور اب اس بیگ کی زپ کھولتے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ آخر اس کے ساتھ ہوا کیا ہے

لیکن اب بیگ کی زپ کھولتے اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے اتنا بڑا دھوکا اس کے ساتھ --- اس نے جلدی سے اس بیگ کو پھینکا جس لے نتیجے میں وہاں سفید پاؤڈر پھیل چکا تھا اور الگ ہی بدبو اٹھنے لگی تھی

!!! مم میں نہیں جانتی یہ بیگ وہ وہ امل نے دیا سچ میں مم میرا قصور نن نہیں وانیہ کی آنکھوں آنسو بہہ نکلے تھے روتی ہوئی اور پیچھے کو مڑتی وہ دیوار

سے ٹکرائی زاور کو اس کی حالت کا اچھے سے اندازہ تھا تبھی اس کے پاس گیا اور اپنی باہوں میں تھام لیا

مم سچ کہہ رہی ہوں !! وانیہ اس کی قمیض سختی سے پکڑتی بھیگی آواز میں بولی جس پر زاور نے گہرا سانس بھرا

ہاں مجھے پتا ہے تمہیں استعمال کیا گیا ہے !!! زاور نے اس کو اپنے سینے سے لگایا جہاں وانیہ اب ہوش سے بیگانہ ہو چکی تھی زاور نے اسے قیمتی سرمایہ کی مانند اپنی باہوں میں اٹھایا اور دروازے کی جانب بڑھا جہاں اس کا خاص بندہ اسی کے انتظار میں تھا

احمد باقی تم سنبھال لینا اوکے میں جا رہا ہوں !!! سختی سے کہہ کر وہ اس ہوٹل سے نکلتا چلا گیا جب کہ احمد نے اس کے جانے کے بعد فٹا فٹ کمرے سے سارے ثبوت مٹا دیے تھے -----

---

کیا ؟؟؟ وہ نہیں آئی تمہارے پاس ؟؟؟

!!! ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں نے اسے اچھے سے سمجھا کہ بھیجا تھا یار

امل اب پریشانی سے بولی تھی اسے اب اپنی فکر ستا رہی تھی کہ وانیہ نے بیگ کھول کے دیکھ نہ لیا ہو اتنے میں اس ہوٹل میں ریڈ پر چکی تھی جس کا ڈر تھا اسے وہی ہوا اب وہ اپنی جان بچانے کے بہانے ڈھونڈ رہی تھی کہ کسی طرح وہ یہاں سے آسانی سے نکل جائے تبھی اس کی نظر کھڑکی پر پڑی جس کو دیکھ کر وہ ہنس پڑی

یہ ہوئی نہ بات !!! یہ کہہ کر وہ اپنا ضروری سامان اٹھاتی اس کھڑکی سے کود گئی تھی جو پچھلے حصے میں کھلتی تھی جہاں کسی کا شک بھی نہیں پڑ سکتا تھا

------- دوسری طرف زاور وانیہ کو اپنی گاڑی میں لیٹا کر ہوسپٹل پہنچا تھا جہاں اس کی اچھے سے دیکھ بھال کی گئی تھی زاور اس کی حالت سے مطمئن ہوتا ایک ضروری کال کرنے باہر گیا تھا لیکن پیچھے سے بے خبر تھا کہ وانیہ کو ہوش آ گیا تھا

یہ میں کہاں ہوں !!! اٹھ کر بیٹھتی وہ اپنا سر تھام گئی جو بری طرح چکرا رہا تھا تھوڑی ہی دیر میں اسے سب کچھ یاد آ گیا تھا خوف سے زرد پڑتی وہ جلدی سے ہوسپٹل کے بیڈ سے اٹھی لیکن لڑکھڑا گئی

افف میرا سر !!! وہ اپنے سر تھامتی گرنے لگی تھی لیکن وہ ہمت کرتی وہاں سے نکلنے لگی بہت مشکل سے وہ چلتی ہوئی ہوسپٹل سے باہر آئی تھی اسے جلد سے جلد اپنے گھر جانا تھا وہ اس حادثے سے بہت ڈر گئی تھی اسے بس یاد تھا تو اتنا کہ زاور اس کو معاف نہیں کرے گا جس کو وہ صفائیاں دیتی آئی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ زاور اس کو پولیس کے حوالے کر دے گا جس پر وہ اسی ڈرتی وہاں سے بھاگ نکلی زاور کال سن کے جیسے ہی روم میں آیا خالی روم اس کو منہ چڑا رہا تھا

یہ کہاں گئی ؟؟؟ وہ حیران ہوتا ہوا ڈاکٹر کے پاس گیا اور ان سے پوچھنے لگا جنہوں نے لا علمی کا اظہار کیا

وہ پورا ہوسپٹل چھان چکا تھا لیکن وہ کہیں بھی دکھائی نہ دی

وانیہ یہ حرکت تمہیں بہت مہنگی پڑے گی تم نے فرار ہو کر میرے غضب کو آواز دی ہے اب تمہیں میرے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا تمہیں ڈھونڈ کر رہوں گا !!!! زاور شاہ نے اپنے خیالوں میں وانیہ کو وارن کیا تبھی اس کا موبائل بج اٹھا کھا جانے والی نظروں سے اس نے موبائل کی طرف دیکھا اور غصّے سے کال پک کی

کیا بکواس ہے ایسا کیسے ہو سکتا ؟؟ تم لوگ مر گئے تھے جو شاہ ظل کی یہ حالت ہوئی ؟؟؟ وہ غصّے سے پاگل ہونے لگا تھا اب جس نے یہ حرکت کی تھی وہ تو کم از کم اب زندہ نہیں بچنے والا تھا

اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھول کر ارد گرد کا جائزہ لینے لگی کہ وہ کہاں ہیں تبھی اپنے ساتھ کی گئی زیادتیوں پر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی جہاں زرغم نے اسے گھورا

آرام سے امرحہ !!! اس نے سختی سے وارن کیا جس پر اس نے سامنے نظر کی تو حیران سی رہ گئی اور پھر جلد ہی اس پر سے نظر ہٹا گئی جو زرغم کو طتیش دلا گئی تھی لیکن وہ بڑے ضبط سے کنٹرول کر گیا

ابھی اور اسی وقت ہمارا نکاح ہے خود کو جتنا جلدی ٹھیک کر سکتی ہو کر لو میں کوئی بھی فضول بات سننے کے موڈ میں نہیں ہوں !!! وہ اسے گھور کر اپنی بات کرنے لگا

لل لیکن کیوں ؟؟؟ امرحہ نے حیران ہوتے ہوئے اس عجیب شخص کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

کیوں کا کیا جواب اتنا کافی ہے کہ میں تمہیں بول رہا ہوں !!! وہ بولتا ہوا اس کے قریب آنے لگا جس پر امرحہ ڈر کر پیچھے کی طرف کھسکی

سٹوپ امرحہ !!!!!!! زرغم غصّے سے دہاڑا تو وہ کمبل کو مضبوطی سے تھام گئی تھی اور چہرے پر خوف سے پسینہ بھی آ چکا تھا

تم مجھ سے نکاح ابھی اسی وقت کرو گی سمجھی اگر زیادہ ہوشیاری دکھانی کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا یاد رکھنا اب میری یہ بات !!! زرغم نے اس کے ماتھے پر انگلی ماری تو وہ جلدی سے آنکھیں میچ گئی ڈر سے مسلسل کپکپانے لگی تھی جس پر زرغم نے اس کی یہ حالت دیکھی تو مسکرائے بنا نہیں رہ سکا اور پھر جلدی سے روم سے نکل گیا تاکہ وہ نکاح کی تیاری کر سکے آدھے گھنٹے بعد باہر شور کی آوازیں آنے لگی لیکن وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی تبھی اس کے روم میں ایک خوبصورت سی لڑکی انٹر ہوئی جس نے خوبصورت سا سوٹ اٹھایا ہوا تھا

کیسی ہو سویٹ گرل ؟؟؟

اب طبیعت کیسی ہے ؟؟؟ کہیں درد تو نہیں ہو رہا ؟؟؟ وہ اسے مسکرا کر دیکھنے لگی جس پر امرحہ نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی لیکن بولی کچھ بھی نہیں

ارے پریشان نہ ہو میں ڈاکٹر ہوں کل رات میں تمہیں چیک کر چکی ہوں تبھی تم سے پوچھ رہی ہوں ویسے میرا نام حائفہ ہے تمہارے ہونے والے شوہر کے دوست کی بیوی ہوں !!!! وہ مسکرا کر اس کو تفصیل بتانے لگی لیکن امرحہ نے بلکل چپ سادھ لی تھی

!!! چلو اٹھو تیار ہو جاؤ خاص تمہارے شوہر نے آرڈر دیا ہے کہ تمہیں سجایا جائے
حائفہ نے شوخی اس کو آنکھ ماری تو امرحہ نظریں پھیر گئی جس پر حائفہ کی
مسکراہٹ سمٹی اور گہرا سانس بھر گئی

دیکھو جو ہونا تھا ہو گیا وہ تمہارا ماضی تھا اب آنے والے کل کے بارے میں سوچو
زرغم بہت اچھا ہے تم کو بہت خوش رکھے گا

پر مجھے نکاح نہیں کرنا !! امرحہ نے اس کی بات کاٹ کر کہا جس پر حائفہ یک
دم چپ ہوئی تھی

!!!!! دیکھو میری بات سمجھو

سنائی نہیں دیا آپ کو مجھے یہ نکاح نہیں کرنا تو نہیں کرنا !!!! وہ اب کی بار چیخی تھی باہر زرغم تک اس کی چیخ اچھے سے پہنچ گئی تھی تبھی وہ دھاڑ سے دروازہ کھول کر داخل ہوا

آپ جائیں بھابھی میں اس کو قابو کر لوں گا یہ صرف میرے ہی قابو آ سکتی ہے زرغم نے ایک نظر امرحہ کو غصّے سے دیکھ کر دانت پیستے حائفہ کو کہا جس !!! پر وہ سر ہلاتی روم سے چلی گئی

اب بولو کیوں میرا دماغ خراب کر رہی ہو ؟؟ ہاں ؟؟؟ زرغم نے اس کا بازو جھٹکے سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس پر وہ اس کے سینے آ لگی تھی ایک دم ہی وہ سٹپٹائی تھی اس کی اس حرکت سے

بولو اب چپ کیوں ہو سانپ سونگھ گیا ہے کیا ؟؟؟ وہ اس کے کان کے پاس غرایا تو وہ اس کی گرفت میں کسمسائی

آپ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے تو نکاح کیوں کر رہے ہیں ؟؟؟ امرحہ نے بھیگی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا جو اسے گھور رہا تھا اس کے اس سوال پر وہ سختی سے لب بھینچ گیا اور خود کو نارمل کرنے لگا اس کی گرفت اب بھی امرحہ پر تھی جس سے وہ نکلنے کی بھر پور کوشش کر رہی تھی

امرحہ میرے ضبط کو مت آزماؤ ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی سمجھی !!! زرغم نے اس کی کمر پر اپنی گرفت تیز کی تو اس کی سسکی نکل گئی جسم ابھی تک درد کر رہا تھا اوپر سے زرغم کی پکڑ اسے تکلیف دے رہی تھی چہرے پر بھی تکلیف

کے آثار تھے جو زرغم کی آنکھوں سے مخفی نہ رہ سکے تبھی وہ اپنی گرفت اس پر ہلکی کر گیا

میں اتنا پاگل بیوقوف تو بلکل بھی نہیں مجھے تمہارے بارے میں کچھ پتا ہی نہ ہو سب خبر رکھتا ہوں میں تمہاری اب جلدی سے تیار ہو جاؤ ہری اپ !!! وہ اس کے گال کو سہلاتے ہوئے بولا تو امرحہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا

مجھے پھر بھی نکاح نہیں کرنا مجھے یہاں سے !!! امرحہ نے اب کی بار ضد پکڑی تھی لیکن اس کی بات ابھی پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ زرغم کا اٹھا ہاتھ اس کا گال سرخ کر گیا تھا

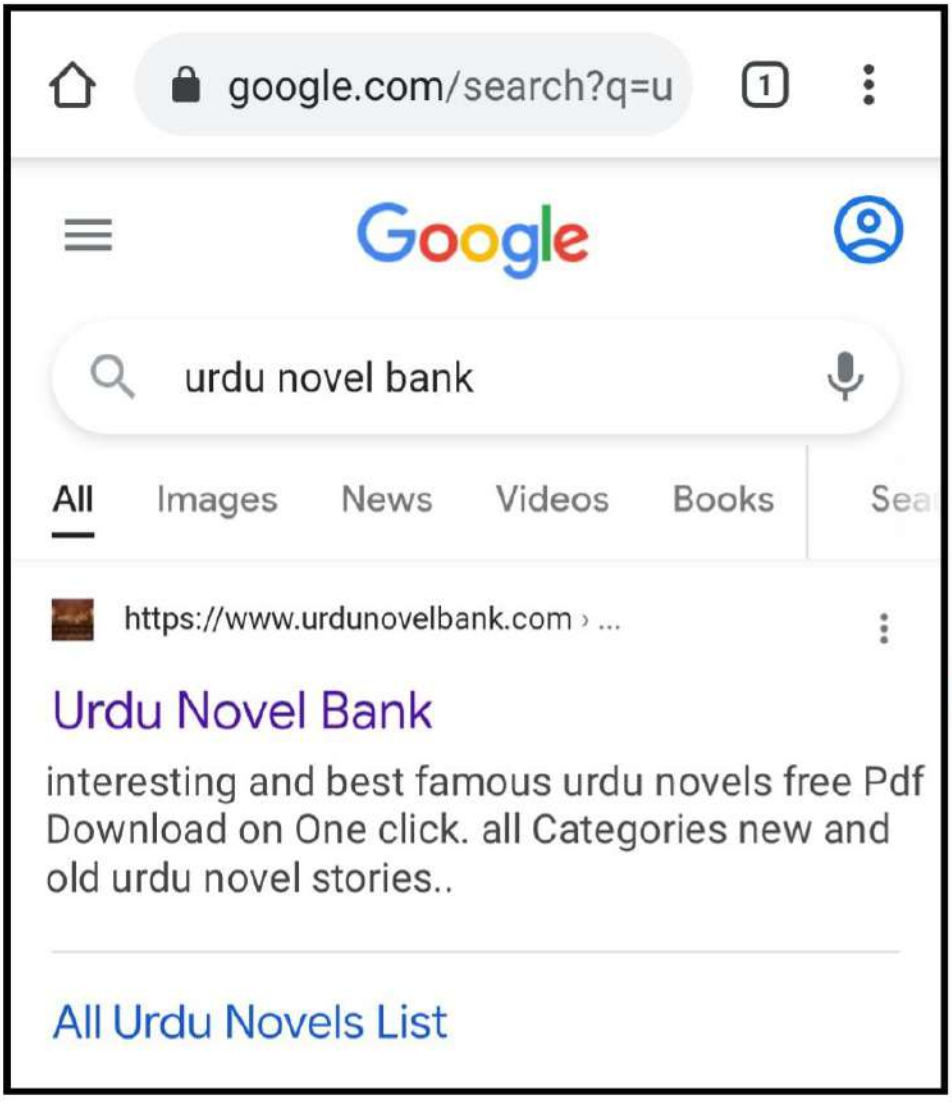
شٹ اپ امرحہ !!!! ابھی اور اسی وقت نکاح ہو گا اگر تم نکاح کے بغیر رہنا چاہتی ہو تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں لیکن انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی سمجھی !!! اس کا بازو دبوچتا وہ غرایا تھا امرحہ تو اس کے پڑنے والے تھپڑ سے ہی خاموش ہو گئی تھی اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ سوں سوں کرتی وہ تیار ہونے چل دی تھی جب کہ زرغم نے اسے یوں دیکھ کر اپنی ہنسی دبائی تھی

کچھ دیر بعد ہی وہ اس کے نکاح میں آ گئی تھی جس پر زرغم کی مسکراہٹ غائب ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی جب کہ امرحہ روٹھی روٹھی سی بیٹھی تھی جس پر زرغم نے اسے کچھ نہ کہا تھا اس کا جو مقصد تھا وہ تو پورا ہو گیا تھا اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا

اور پھر یونہی دن گزرتے رہے امرحہ کے زخم بھی اب بھر رہے تھے جس کی وجہ زرغم خان ہی تھا امرحہ کا خیال ہی اتنا رکھتا تھا کہ اسے جلد ٹھیک ہونا ہی پڑا تھا زرغم نے اسے تنگ نہیں کیا تھا کیوں کہ اسے پتا تھا کہ امرحہ کس مشکل حالات سے گزری ہے اس نے امرحہ کا کالج جانا بھی دوبارہ سے شروع کروایا جس پر وہ ذرا بھی راضی نہ تھی لیکن زرغم کے غصّے سے ڈر کر وہ بلاآخر اسی کے ساتھ کالج آتی جاتی تھی زرغم اسے کسی اور طرف دیکھنے ہی نہ دیتا تھا جس پر امرحہ کو بہت غصّہ بھی آتا تھا اور وہ اپنے آپ کو کوستی بھی رہتی تھی لیکن زرغم کے کسی فیصلے سے انکار بھی نہیں کر سکتی تھی اور پھر اسی آنکھ مچولی میں دن گزرتے ہی چلے گئے -------

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے

اور اچھے معیاری ناول

تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے

ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں

مکمل ناول مفت میں

وانیہ وہاں سے بھاگ تو آئی تھی لیکن اب زاور شاہ کا جنون بن گئی تھی جس سے وہ انجان تھی امل بھی اس حادثے کے بعد اس سے ملنے آئی تھی جس پر اس صاف صاف ملنے سے انکار کر دیا امل اس کے رویے سے بہت پریشان بھی تھی لیکن خود پر اسے پورا بھروسہ تھا کہ وہ وانیہ کو دوبارہ اپنی چال میں جکڑ لے گی لیکن وہ اب یہ نہیں جانتی تھی کہ وانیہ کے پیچھے ایک مضبوط ہاتھ تھا جو اسے کچھ بھی ہونے نہیں دے سکتا چاہے کچھ بھی ہو جائے

وانیہ باہر آؤ !!!! خرم کی گرجدار آواز اس گھر میں گونجی جہاں وانیہ اپنے روم میں بخار سے پھنک رہی تھی اس دن کے بعد سے اس کا بخار اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا کیوں کہ وہ بہت زیادہ ڈر چکی تھی جب کہ فریحہ بیگم کو لگتا تھا اسے

کسی کی نظر لگ گئی ہے تھوڑی دیر پہلے ہی وہ اس پر دم کر کے اس کی دوائی لینے قریبی میڈیکل تک گئیں تھیں گھر پر کوئی نہ تھا تبھی خرم آدھمکا تھا

سنائی نہیں دے رہا کب سے آواز دے رہا ہوں اور تم ہو کہ یہاں آرام فرما رہی ہو خرم بدتمیزی سے بولتا اس کے کمرے میں آگیا !!!

آرہی تھی بھائی !!! نقاہت سے اس کی آواز بھی نکل نہیں رہی تھی

اچھا اپنے ڈرامے بند کرو مجھے پیسے لا کر دو جلدی !!!! خرم نے اکتا کر کہا

بھائی میرے پاس پیسے نہیں ہیں ابھی تک تنخواہ نہیں ملی مجھے !!! وانیہ نے پریشانی سے کہا

مجھے پیسے چاہیے ابھی کے ابھی !!! وہ چیخا تھا اس کے انکار پر

مم میں کہاں سے لاؤں پیسے ؟؟؟ وانیہ نے ڈبڈباتی آنکھوں سے اس کو دیکھا جو کہنے کو اس کا سگا بھائی تھا لیکن مکمل طور پر بے حس تھا اسے کسی کا بھی خیال نہ تھا

مجھے پیسے دو ابھی کے ابھی !!! خرم نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا جس پر وہ بیڈ سے نیچے گری تھی

آہ افففف !!! اس کے منہ سے سسکی نکلی

بھائی یقین کریں میرے پاس پیسے نہیں ہیں !!!! اپنی صفائی دیتے ہوئے وہ روہانسی ہو گئی

تم ایسے نہیں مانو گی !!! خرم نے اس کے بال زور سے پکڑے اور اس کے گال پر زور سے دو تین تھپڑ مارے جب اس سے بھی سکون نہ ملا تو اس نے تیش میں آتے اس کا سر دیوار پر دے مارا وانیہ تو پہلے ہی تھپڑوں سے نڈھال تھی دیوار پر سر لگنے پر چیخ اٹھی ماتھے پر زخم بن چکا تھا جس سے خون بہہ کر اس کا چہرہ بھگونے لگا خرم اس کو وہیں چھوڑ کر الماریاں چھاننے لگا جہاں سے اس کو کچھ بھی نہ ملا تبھی وہ غصّے سے جاتے جاتے ٹیبل پر پڑا شیشے کا گلاس زمین پر مار کر گھر سے نکل گیا یہ دیکھے بنا کہ وہ گلاس ٹوٹ کر وانیہ کا پاؤں بری طرح زخمی

کر گیا تھا وانیہ کا سر بری طرح درد کر رہا تھا اتنی تکلیف وہ برداشت نہ کر پائی اور بے ہوش ہو گئی

فریحہ بیگم جیسے ہی گھر آئیں تو گیٹ کھلا دیکھ کر ان کو کسی انہونی کا احساس ہوا پورا گھر پھیلا ہوا تھا جیسے یہاں تلاشی لی گئی ہو جلدی سے وہ وانیہ کے کمرے کی طرف بھاگیں وانیہ پر نظر پڑتے ہی ان کا دل دھڑکنا بھول گیا

وانیہ میرے بچے یہ کس نے کیا ؟؟؟ اپنی آغوش میں اس کو لیتی پوچھنے لگیں لیکن وہ ہوش میں ہوتی تو جواب بھی دیتی فریحہ بیگم نے اس کو پڑوسی کی مدد سے قریبی کلینک لے کر گئیں جہاں اس کی بینڈیج کی گئی

تھوڑا سا تو پی لو !!! فریحہ بیگم کب سے اسے سوپ پلانے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن وہ ضد پر اڑ گئی تھی

امی نہیں پینا پلیز !!! یہ کہتی وہ کروٹ لے گئی فریحہ بیگم نے اسے بے بس نظروں سے دیکھا اسی کی ضد پر کلینک سے گھر لے آئیں تھی اب کچھ بھی نہیں کھا رہی تھی فریحہ بیگم کو اچھے سے اندازہ تھا کہ یہ حالت کس نے کی ہے تبھی اپنے درست اندازے پر کلس کر رہ گئیں تھیں خرم پر ان کو بے تحاشا غصّہ آ رہا تھا

رات کا نجانے کون سا پہر تھا وانیہ کی نیند اس سے کوسوں دور تھی فریحہ بیگم نے بہت کہا کہ اسی کے پاس سو جاتیں ہیں لیکن وانیہ کو ان کی طبیعت کا احساس تھا تبھی وہ ان کی بات نہ مانی اور ان کو زبردستی ان کے کمرے میں بھیج

دیا اور تب سے وہ کروٹ بدل رہی تھی تھک ہار کر وہ چھت کو گھورنے لگی جیسے یہ سب چھت کا ہی قصور ہو

وہ چھت کو گھورنے میں مصروف تھی تبھی کھڑکی پر ایک سایہ سا لہرایہ جس پر وانیہ نے ڈرتے ہوئے اس کھڑکی کی طرف دیکھا تھا اسی وقت لائٹ بھی چلی گئی تھی وانیہ کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی تھی وہ کمبل کو تھامتی مسلسل کھڑکی کی جانب ڈرتے ہوئے دیکھ رہی تھی جہاں سے چاند کی روشنی کمرے میں آ رہی تھی تبھی ایک ہیولہ کھڑکی کے راستے کمرے میں داخل ہوا وانیہ کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

!!!کک کون

کک کون ہیں وہاں ؟؟؟ ہمت کرتی وہ پوچھ بیٹھی تھی اور دیکھ کھڑکی کی طرف رہی تھی

میں ہوں جانم !!!! بہت پاس اس کی گھمبیر آواز گونجی تو وہ کانپ سی گئی تھی

تت تم کک کون ہو ؟؟؟ یہاں کیا کر رہے ہو ؟؟؟ وانیہ نے اس سے دوری بنائی جو اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا جو مکمل نقاب پوش ہی لگ رہا تھا صرف آنکھیں دکھائی دے رہی تھی جو بے حد سرخ ہو رہی تھی وانیہ کو ان آنکھوں سے وحشت سی محسوس ہونے لگی اور وہ نظریں چرا گئی

میں خاص ہوں تمہارے لئے اب چپ چاپ وہ کرو جو میں بولوں گا !!! اس کو گھور کر وہ بولا

پر میں کیوں مانوں تمہاری بات ؟؟ وانیہ نے بے بسی سے اس کی جانب دیکھا جو اسی کو بڑی فرصت سے دیکھ رہا تھا وانیہ نے اپنے پاؤں کی جانب دیکھا جو بری طرح سوج چکا تھا ورنہ وہ کب کی وہاں سے بھاگ کر فریحہ بیگم کے پاس پناہ ڈھونڈ لیتی

یہاں سے تم ہل بھی نہیں سکتی میری جانم !!! یہ کہہ کر وہ ہنسا تھا تبھی وہ اٹھا وانیہ نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جو کمرے سے چپ چاپ نکل گیا تھا جس پر وانیہ نے آنکھیں بند کر کے پر سکون سانس بھری تھی

ابھی کہاں سکون آئے گا اب تو بہت دیر ہو گئی جانم !!!!! کان کے پاس اس کی آواز گونجی تو وہ فٹ آنکھیں کھول بیٹھی اور ڈر کر اس کی جانب دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا

ابھی کے ابھی یہ سوپ ختم کرو ورنہ اپنی شامت کے لئے تیار ہو جاؤ جانم !!!! پر اسرایت سے بولتا اس کا سکون غارت کر گیا

دیکھ کیا رہی ہو پیو اس کو !!! اب کی بار اس کی برداشت جواب دے گئی اور وہ غصّے سے دھاڑا وانیہ اس کی دھاڑ پر ہل سی گئی تھی تبھی چپ چاپ سوپ پینے لگی وہ مطمئن سا اس کو دیکھ رہا تھا جو سوپ پینے میں لگی ہوئی تھی ایک غلط نگاہ بھی اس کی طرف نہ کی تھی جب وہ سوپ ختم کر گئی تب وہ برتن اٹھا کے باہر لے گیا اور جب وہ آیا تو وہ دروازے کی جانب ہی تک رہی تھی

میڈیسن لو اب جلدی !!! اس کا عجلت بھرا لہجہ اس کو بہت کچھ باور کروا رہا تھا

یعنی تم ایسے نہیں مانو گی !!! وہ مضبوط قدموں سے چلتا ہوا اس کے قریب آنے لگا تو وانیہ ہڑبڑا کر حرکت میں آئی اور جلدی سے میڈیسن کھانے لگی جس پر مقابل سکون سے کھڑکی کی جانب جانے لگا

تم کون ہو ؟؟؟ وانیہ نے جلدی سے کہا تو وہ رک سا گیا پھر مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا جو بے صبری سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

بہت جلد تمہیں پتا لگ جائے گا جانم پھر تم پچھتاؤ گی مجھے جان کر !!! اتنا کہہ کر وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی وہاں سے غائب ہو گیا اس کے جاتے ہی گھر بھر میں

لائٹ آ گئی تھی وانیہ اس کے الفاظ میں کھوئی ہوئی تھی کہ آخر اس نے ایسا کیوں بولا یہی سوچ سوچ کر وہ کب نیند کی وادیوں میں گم ہوئی اسے پتا بھی نہ چل سکا ------

---

تو نے بس اس کو مارنا ہے اس کے بدلے منہ مانگا پیسا ملے گا !!!!وہ جو کوئی بھی تھا خرم کو اپنی چال میں جکڑ رہا تھا

لیکن امجد میں نے کسی کا آج تک قتل نہیں کیا!!! خرم نے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے کہا

سوچ یار اتنا پیسا آئے گا تو عیش کرے گا ملک سے باہر چلے جانا جہاں جو مرضی کرتے رہنا کوئی کچھ کہے گا نہیں نہ ہی پولیس کا ڈر ہو گا !!! وہ مسلسل خرم کی برین واشنگ کرنے لگا جس پر خرم ہنسنے لگا تھا

پھر کیا سوچا تم نے ؟؟ وہ بے صبری سے پوچھنے لگا

چل ٹھیک ہے مجھے سمجھا دے کیسے اور کس کو مارنا ہے !!! خرم بے پیسے کی لالچ میں حامی بھر لی تھی جس پر امجد بھی ہنس پڑا تھا ------

زاور کیا ہوا تمہیں اتنے بے چین سے کیوں گھوم رہے ہو ؟؟؟ میراب جو کب سے اسے ٹہلتے ہوئے دیکھ رہا تھا آخر پوچھ بیٹھا

کچھ نہیں میرو !!! یہ کہہ کر وہ ریسپشن پر کال کر کے اپنی سیکیٹری کا پوچھنے لگا مقابل کی بات پر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے

آپ کے پاس جسٹ فائف منٹس ہیں مس وانیہ کو جلدی سے آفس بلائیں اوکے ورنہ خود بھی کل سے آفس آنے کی زحمت مت کرنا !!!! وہ تو وانیہ کی غیر حاضری پر پاگل سا ہو رہا تھا غصّہ اور پروان چڑھا تھا میراب چپ بیٹھا اس کی یہ حرکت دیکھ رہا تھا

اس کو کیوں بلا رہا ہے ؟؟؟ تجھے تو اس سے نفرت نہیں ؟؟؟ میراب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

تجھے کوئی مسئلہ ؟؟؟ زاور نے اسے گھور کر دیکھا

ہاں نا مسئلہ ہے نہ !!! میراب نے اپنی ہنسی دبا کر کہا اور اس کے غصّے سے لال ہوتے چہرے کو دیکھا جو اب اور لال ہو رہا تھا

شٹ اپ میرو !!! زاور نے غصّے سے کہا تو میراب اب کھل کے ہنسنے لگا تھا جس پر زاور نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دکھا

دفع ہو جاؤ میرے آفس سے !!! زاور نے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو میراب تو اور پھیل کے بیٹھ گیا

میں تو یہاں سے نہیں جانے والا آج تو پورا سین دیکھ کر جاؤں گا کب سے میری حسرت تھی !!!! میراب نے معصومیت سے کہا تو زاور اس کی اگنور کرتا ہوا اپنے لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگا اسے پتا تھا میراب اس کی جان اتنی آسانی میں چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

فریحہ بیگم سبزی لینے گھر سے نکلی ہی تھیں کہ کچھ لوگ ان کو گھیر کر کھڑے ہو گئے

ککون ہو تم لوگ !!!! فریحہ بیگم کے چہرے پر پسینے چھوٹ پڑے

خرم کہاں ہیں ؟؟؟ ایک ہٹا کٹا آدمی آگے آ کر پوچھنے لگا

میں نہیں جانتی وہ کہاں ہیں وہ تو کئی دنوں سے گھر ہی نہیں آیا !!! فریحہ بیگم نے جلدی سے وضاحت دی ان کو خطرے کی بو محسوس ہو گئی تھی کہ کچھ بہت برا ہونے والا ہے

دیکھ مائی ناٹک نہ کر ہمارے ساتھ آئی سمجھ !! تیرا بیٹا ہمارے پیسے لے کر بھاگا ہے اب اسے بول جلدی واپس دے ہمارا پیسا ورنہ بہت برا ہو گا !!!! وہ آدمی

غصّے سے بولنے لگا جس پر فریحہ بیگم کے پیروں کے نیچے سے زمین ہی کھسک گئی تھی خرم کا یہ کارنامہ سن کر

چل بلو!! دوبارہ آئیں گے ابھی استاد کو بولتے ہیں کہ یہاں خرم نہیں ملا !!! وہ لوگ کب کے جا چکے تھے لیکن فریحہ بیگم کو سکون نہیں آیا تھا بار بار گلی میں جھانک جھانک کر تسلی کر رہی تھیں جیسے ہی تسلی ہوئی تو گھر میں واپس آ گئیں اور سیدھا وانیہ کے کمرے میں گئیں جہاں وانیہ کا موبائل کب سے بج رہا تھا

وانیہ بیٹا اٹھو دیکھو موبائل کب سے بج رہا ہے کوئی ضروری کال بھی ہو سکتی ہے فریحہ بیگم اس کے پاس بیٹھی اس کو اٹھانے لگی جو کب سے سو رہی تھی !!! شاید دوائیوں کا اثر تھا

افففف ایک تو یہ موبائل !!! وانیہ با مشکل آنکھیں کھولتی کال پک کر گئی تھی لیکن اگلے انسان کی بات سن کر جھٹ سے اٹھ بیٹھی تھی نیند جیسے اڑ ہی گئی تھی زاور شاہ کا نام سن کر

جج جی آ رہی ہوں میں !!! وانیہ نے جلدی سے کہہ کر کال کاٹ دی اور خود بیڈ سے اٹھنے لگی درد سے بے حال تھی لیکن اپنی جاب کی وجہ سے مجبور بھی تھی زاور جیسے انسان سے کچھ بھی متوقع کیا جا سکتا تھا

کیا ہوا وانیہ کہاں جا رہی اٹھ کر ؟؟؟ فریحہ بیگم نے اس کی پھرتی دیکھی تو پوچھے بنا نہ رہ سکیں

امی آفس سے کال تھی بلا رہے ہیں کام ہے بہت !!! وانیہ نے آدھا سچ آدھا جھوٹ بول کر ان کو بتایا

لیکن بیٹا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیسے جاؤ گی ؟؟؟ فریحہ بیگم کو اس کی فکر ہوئی

کچھ نہیں ہوتا امی چلی جاؤں گی آرام سے اگر آج نہ گئی آفس تو سر اتنے سخت ہیں کہ مجھے ڈر ہے کہ نکال ہی نہ دیں !!!! وانیہ یہ کہہ کر واش روم چلی گئی جب کہ فریحہ بیگم کچھ سوچنے لگیں

کیا ہوا کس سوچ میں گم ہیں ؟؟ پریشان سی دکھ رہی ہیں !!!! وانیہ کب سے واش روم سے نکل کر تیار ہو رہی تھی اور بار بار فریحہ بیگم کی طرف بھی دیکھ رہی

تھی جو نہ جانے کس سوچ میں گم تھیں اس کے کہتے ہی وہ ہوش میں آئیں تھیں

کچھ نہیں بس ایسے ہی تم ایسے نہ چلی جانا رکو تمہارے لئے ناشتہ لے کر آتی ہوں وہ اٹھ کر جانے لگیں تو وانیہ فٹ سے بولی !!!

امی رہنے دیں آفس میں کچھ کھا لوں گی ابھی بہت لیٹ ہو گئی ہوں !!!! ان کا گال چوم کر وہ آہستہ قدموں سے چلتی گھر سے آفس کے لئے نکل گئی -----

---

کیا سر غصّے میں ہیں ؟؟؟ اس نے ڈرتے ہوئے ماریہ سے پوچھا تو ماریہ نے باقاعدہ سر ہلایا جس پر وانیہ کی سیٹی گم ہوئی تھی

جاؤ ایسا نہ ہو کہ جاب سے نکال دیں !!! اس کو وہیں بت بنے دیکھ کر ماریہ نے کہا تو وہ مدد طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگی

میں کچھ نہیں کر سکتی اس معاملے میں سوری !!! اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی تو نہ چاہتے ہوئے بھی وانیہ کو زاور شاہ کے آفس جانا پڑا

آفس کے باہر بہت سی قرآنی آیات پڑھتی وہ اس جلاد سے بچنے کی دعائیں کرنے لگی تبھی ہمت کرتے وہ آفس میں داخل ہوئی

سس سر میں آ جاؤں ؟؟؟ اس کی ڈرتی ہوئی آواز زاور شاہ کے کانوں میں پڑی تو اس نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ ڈری سہمی سی کھڑی تھی چہرے پر

زخموں کے نشان تھے اور ماتھے پر بینڈیج کی ہوئی تھی میراب نے بھی یہ بات نوٹ کی تھی جب کہ زاور شاہ کو یہ دیکھ کر اور تپ چڑھی تھی

جی مس وانیہ آیئے یہاں بیٹھیں !!!! میراب نے شکایتی نظروں سے زاور شاہ کو دیکھا جو اب غصّے سے وانیہ کو دیکھ رہا تھا جس پر وہ بہت کنفیوز ہو رہی تھی

معلوم کرو میرو یہ سب کس نے کیا ہے !!! اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی زاور نے دھیمے لہجے میں غراتے ہوئے کہا وانیہ تک تو آواز بھی نہ گئی تھی لیکن میراب باآسانی اس کی بات سمجھ گیا تھا

کول ڈاؤن زاور میں پتا کروا لوں گا تم کنٹرول رکھو خود پر !!! میراب نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دی جس پر زاور شاہ لب بھینچ گیا نظریں اب بھی

وانیہ کے چہرے پر تھیں اب اس کی برداشت جواب دے گئی تھی تبھی وہ مٹھیاں زور سے بھینچتا اپنی چئیر سے اٹھ کھڑا ہوا جس پر وانیہ نے پریشان نظروں سے میراب کی جانب دیکھا اور مدد طلب کرنے لگی میراب سمجھ گیا تھا تبھی آنکھوں سے اس کو تسلی دیتا زاور کے پاس آیا

یار کہا نہ سب ٹھیک ہو جائے گا کیوں خود کو تکلیف دے رہا ہے ؟؟؟ میراب نے آہستہ سے کہا تا کہ وانیہ نہ سن لے

سس سر مم میں جاؤں ؟؟؟ وانیہ کو اپنا آپ آکورڈ لگ رہا تھا تبھی ڈرتے ہوئے اجازت لینے لگی

جی نہیں آپ کہیں نہیں جا سکتی جب تک میں نہ بولوں !!! زاور نے مڑ کر اسے آگ اگلتی نظروں سے دیکھ کر کہا جس پر وہ سہم گئی تھی میراب نے افسوس سے دیکھا اسے لگ رہا تھا زاور اب اپنا ہوش کھو بیٹھے گا ہوا بھی کچھ یونہی

!!!! میرو نکاح کا بندوبست کرو ابھی اسی وقت میرا نکاح وانیہ کے ساتھ ہو گا وانیہ کے سر پر جیسے کسی نے بم مارا ہو وہ بچاری نہ سمجھی سے کبھی زاور تو کبھی میراب کو دیکھ رہی تھی میراب نے حیرت سے زاور کے سختی بھرے چہرے کی طرف دیکھا جہاں صاف دکھ رہا تھا وہ اپنے فیصلے سے نہیں ہٹنے والا

زاور میری بات تو سن لے پہلے !!! میراب نے اس کو سمجھانے کی کوشش کی جس پر زاور نے اس کی جانب غصّے سے دیکھا

میں جو بول رہا ہوں وہ کرو آگے میرا مسئلہ ہے !!!! زاور نے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا تو وہ سمجھتا ہوا نکاح کا بندوبست کرنے لگا جب کہ وانیہ میراب کے نکلتے ہی خود بھی آفس نکل جانا چاہتی تھی اس کو بہت ڈر لگ رہا تھا اس انسان سے جو اسے نگاہوں سے ہی مارنے والا تھا

تم کہاں جا رہی ہو ؟؟؟ اس کو اٹھتا دیکھ کر زاور نے سینے پر ہاتھ باندھ کر دلچسپی سے اسے دیکھا جو اب خوف سے سفید پڑ گئی تھی اس کے اس طرح پوچھنے پر

مم میں گھر جانا چاہتی ہوں !!! وانیہ نے ممنا کر کہا

چلی جانا اتنی بھی جلدی کیا ہے نکاح تو ہونے دو !!! زاور شاہ چلتا ہوا اس کے قریب آنے لگا جس پر وانیہ کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑنے لگیں

ابھی تو بہت سے حساب رہتے ہیں مس وانیہ ایسے کیسے جانے دوں ابھی تو ہاتھ لگی ہو میرے !!! زاور نے اس کا بازو سختی سے اپنی جانب کھینچا جس پر وہ اس کے سینے لگ چکی تھی

پلیز مجھے جانے دو !!! وانیہ اس کی گرفت میں کسمساتی ہوئی روہانسی ہوئی جس پر زاور کو بہت غصّہ آنے لگا

کہا نہ مجھ سے دور جانے کی بات مت کیا کرو ورنہ بہت برا ہو گا ابھی چپ چاپ نکاح کرو ورنہ تمہارے گھر والوں کے ساتھ ایسا کچھ کروں گا کہ سات نسلیں تمہاری یاد رکھے گی سمجھی !!! اس کا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچتے اس کے چہرے پر پھنکارا تو وہ بری طرح سے ڈر گئی تھی اور یہی تو زاور شاہ چاہتا تھا کہ وہ اس سے ڈرے اسی کھینچا تانی میں وانیہ کا پاؤں بری طرح سوج گیا تھا زخم سے ایک بار پھر خون بہنے لگا تھا وانیہ کی ہمت اب یہی تک تھی وہ درد سے چیختی نیچے بیٹھتی گئی زاور اس کی چیخ پر چونکا اور اس کی نظر اس کے پاؤں پر گئی تو غصّہ پھر سے اس کے چہرے پر چھانے لگا لیکن اب کی بار وہ کنٹرول کر رہا تھا تبھی فٹا فٹ وانیہ کو صوفے پر بیٹھایا اور اس کے قدموں میں بیٹھ کر اس کے پاؤں کی بینڈیج کرنے

لگا وانیہ درد کو برداشت کرتی اس کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی جو کچھ دیر پہلے اس پر غصّہ ہو رہا تھا اور اب اسی کے قدموں میں بیٹھ کر اس کی بینڈیج کر رہا تھا اب کے زاور شاہ میں اور پہلے والے زاور شاہ میں زمین آسمان کا فرق تھا

کیا ہوا زیادہ درد ہو رہا ہے ؟؟؟ زاور نے اسے اپنی جانب تکتے دیکھ کر پوچھا تو وانیہ نے معصومیت سے سر ہاں میں ہلایا جس پر زاور شاہ کے ہونٹ ذرا سا مسکرائے تھے لیکن اسے کمال مہارت تھی اپنے جذبات کو کنٹرول کرنے میں تبھی مسکراہٹ بھی اب غائب ہو چکی تھی

بس اب آرام آ جائے گا !!! زاور روڈ سا بول کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور کچھ ہی دیر میں ان کا نکاح ہوا جس میں میراب بھی شامل تھا وانیہ نے بڑی کوشش کی کہ وہ وہاں سے بھاگ جائے لیکن زاور کو اچھے سے پتا تھا اسی لئے ایک لمحے کے لئے بھی اس کو اکیلا نہیں چھوڑا نکاح ہونے تک اور پھر وانیہ روتی ہوئی نکاح قبول کر گئی دل ہی دل میں وہ اس شخص سے بہت خفا تھی بلکہ اسے گالیوں سے بھی نوازتی رہی منہ پر تو بولنے کی ہمت نہ تھی بس دل ہی دل میں اسے برا بھلا بولنے لگی نکاح کے بعد زاور نے کوئی بات بھی اس سے نہ کی بلکہ اس کو اپنی گاڑی میں گھر ڈراپ کرنے چلا گیا جہاں فریحہ بیگم اس کو دیکھ کے چونک سی گئیں تھیں یہ چونکنا زاور شاہ نے بہت اچھی طرح نوٹ کیا تھا وانیہ تو اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اسے اب ڈر تھا کہ کیسے اپنے نکاح کا فریحہ بیگم کو بتائے

دوسری جانب فریحہ بیگم نے زاور شاہ کو کھانے پر روکنے کی بات کی جس پر وہ بہت اچھے طریقے سے معذرت کر گیا تھا دوبارہ آنے کا وعدہ کرتا وہ ان سے

اجازت لیتا وہاں سے نکل آیا جب کے فریحہ بیگم اس کے چہرے میں کسی اپنے کو کھوجنے کی کوشش کر رہی تھیں پھر اپنے ہی خیال کو ذہن سے جھٹکتی وانیہ کے پاس گئیں جو بیڈ پہ بیٹھی اپنے پاؤں کو دیکھ رہی تھی

کس نے کی بینڈیج ؟؟؟ بینڈیج چینگ دیکھ کر فریحہ بیگم نے پوچھا

سر نے کی تھی !! مختصر سا جواب دے کر وہ نظریں چرا گئی جب کے فریحہ بیگم نے حیرانگی سے اس کی خاموشی کو محسوس کیا

کیا کوئی بات ہوئی ہے ؟؟

نن نہیں تو ایسا کچھ نہیں بس تھک گئی ہوں !!! وانیہ نے جلدی سے کہہ کر ان کو ٹالنا چاہا جس پر فریحہ بیگم مطمئن سی اٹھ گئیں لیکن اگلی صبح ان کے لئے کسی قیامت سے کم نہ تھی وہی لوگ اب گھر میں گھس آئے تھے اور بہت سی دھمکیاں دینے لگے لیکن اب کی بار جو دھمکی دی تھی اس پر فریحہ بیگم کا دل چیر گیا تھا ان لوگوں کی نظر اب وانیہ پر تھی جن کے استاد نے کہا تھا اگر پیسا نہیں تو لڑکی کو اٹھا کے لے آؤ فریحہ بیگم تو اب اپنی قسمت کو رونے لگی تھیں کاش انہوں نے غلطی نہ کی ہوتی تو آج ان کو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا کافی سوچنے پر ان کو ایک ہی انسان ذہن میں آیا جو ان کی مدد کر سکتا تھا وانیہ میڈیسن کے اثر میں ابھی تک سو رہی تھی انہوں نے ایک نظر اس کو دیکھ کر فیصلہ کیا اور چادر اوڑھ کر گھر کو تالہ لگا کے مطمئن سی وانیہ کے آفس چل پڑی ان کو پتا تھا وانیہ جلدی نہیں اٹھے گی اس کے اٹھنے سے پہلے وہ گھر آ چکی ہوں گیں آفس میں زاور اور میراب ان کی آمد پر حیران تھے جو ان کے سامنے بیٹھیں ان سے مدد مانگ

رہی تھیں زاور اور میراب نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا لیکن ان کی اگلی بات پر زاور غصّے سے چیخا تھا ------

---

کیا ؟؟؟؟ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ؟؟؟ ایسا کیا ہوا ہے جو آپ کو اتنا سب کرنے کی ضرورت پڑ گئی ؟؟؟ اب اس کے ماتھے پر غصّے سے بل پڑ گئے تھے جس سے اس کے غصّے میں ہونے کا پتا چل رہا تھا اس کو تو سہی معنوں میں تپ ہی چڑھ گئی تھی ایسا سن کر ہی کہ فریحہ بیگم کوئی ایسا کرنے پر مجبور کر رہا تھا

ایسا کون ہے جو آپ کو مجبور کر رہا ہے ؟؟؟ زاور نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا میراب بھی اب پریشان ہو چکا تھا اسے کچھ تو سمجھ آ ہی گئی تھی

میرا بیٹا بہت غلط لوگوں کے ہتھے چڑھ گیا ہے اسے کسی چیز کا بھی خیال نہیں رہتا اچھے برے کی تمیز وہ بھول چکا ہے پتا نہیں ایسا کیوں ہو رہا !!!! فریحہ بیگم کے آنسو اب رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے جسے دیکھ کر زاور اور میراب کو بہت دکھ ہو رہا تھا

میں آپ کی مدد کروں گا بس جو میں آپ سے پوچھوں گا وہ سب کچھ سچ سچ مجھے بتانا ہو گا !!! زاور کے اس طرح کہنے پر فریحہ بیگم نے حیران ہو کر اسے دیکھا جب کے میراب اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کرنے لگا جس میں کافی حد تک وہ کامیاب بھی تھا

تم کیا پوچھنا چاھتے ہو مجھ سے ؟؟ فریحہ بیگم نے حیران ہو کر اسے دیکھا جو اب کچھ دراز میں سے نکال رہا تھا جب وہ چیز اس نے ان کے سامنے رکھی تو ان کا چہرہ سفید پڑ گیا بے یقین نظروں سے انہوں نے اسے دیکھا جو اب انہی کو کافی غور سے دیکھ رہا تھا جیسے ان کے چہرے سے کچھ جانچنا چاہتا ہو اور پھر جو وہ دیکھنا چاہتا تھا ان کا سفید پڑتا چہرہ دیکھ کر سب سمجھ گیا

ان کو جانتی ہیں آپ ؟؟ حشمت شاہ کو پہنچاتی ہیں ؟؟؟ زاور نے ٹھہر ٹھہر کر اپنے لفظ ادا کیے میراب بھی یہ کاروائی چپ کر کے دیکھ رہا تھا

تم کیوں پوچھ رہے ہو ؟؟ فریحہ بیگم نے پسینے سے تر چہرہ صاف کرتے جھجھکتے ہوئے کہا

کیوں کہ میں ان کا بڑا پوتا ہوں ظفر شاہ کا بیٹا !!! اب کہ زاور نے ان کے سوال پر ریلیکس ہو کر جواب دیا !!!! فریحہ بیگم نے اسے یوں دیکھا جیسے اس نے بہت ہو کوئی انہونی بات کر دی ہو

کیوں کیا ہوا آپ کو یقین نہیں آ رہا ؟؟؟ زاور نے ان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور واپس جانے لگیں تبھی زاور کی آواز نے ان کے قدم روک لئے

آپ ایسے نہیں جا سکتیں پھپھو !! زاور کی سخت آواز آفس میں گونجی وہ بھی اپنی جگہ پر ایک لمحے میں لرز گئیں تھیں

بیٹھ جائیں پلیز آپ یوں نہیں جا سکتیں اب بات کھل ہی چکی ہے تو اب سب کچھ کلئیر ہو جانا چاہیے !!! دو ٹوک انداز میں ان سے کہتا ان کو واپس بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا جب وہ کچھ سوچتے واپس بیٹھ گئیں تھیں

آپ میرے ساتھ حویلی چلے گیں !!! زاور نے ان کو بیٹھتے دیکھ کر اپنی بات کہی

لیکن میں کیسے جا سکتی ہوں بیٹا !! فریحہ بیگم نے ہچکچاتے ہوئے کہا حلانکہ ان کا دل اندر ہی اندر دل بہت چاہ رہا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ سے ایک بار مل لیں لیکن حشمت شاہ کے ڈر سے کبھی وہ ملنے نہیں جا سکیں تھیں

آپ کیوں نہیں جا سکتیں ؟ آپ کی اپنی حویلی ہے سب بہت خوش ہوں گے آپ سے مل کر اور ویسے بھی آپ کو ابھی جو مسئلہ ہے اس کا حل بھی یہ ہی

ہے !!! زاور نے اپنی بات اب غصّے سے کہی تھی جب کہ میراب نے اسے گھورا تھا کہ وہ ایسا نہ بولے لیکن وہ کب باز آنے والا تھا

لیکن بیٹا میں وہاں کیسے جاؤں جہاں میرا جانا منع ہے بابا میری شکل کبھی بھی دیکھنا نہیں چاہتے تھے اور اب میں جاؤں گی تو وہ بہت غصّہ ہوں گے تم نہیں سمجھ سکتے میری مجبوری میں ان کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کرتی جو کچھ میں ان کے ساتھ کر چکی ہوں میرے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا کہ میں اپنوں کے لئے ساری زندگی تڑپوں !!! یہ کہتے ساتھ ہی انہوں نے زارو قطار رونا شروع کر دیا جس پر وہ دونوں ہی بوکھلا گئے تھے

ارے پھپھو جان آپ رونا بند کریں جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا اب کچھ نہیں ہے زاور فوراً اپنی جگا سے اٹھا اور ان کو اپنے حصار میں لیتا چپ کروانے لگا !!!

خالہ جانی زاور ٹھیک کہہ رہا ہے اب سب کچھ بدل چکا ہے !! میراب بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے پاس آ کر ان کے آنسو صاف کرنے لگا فریحہ بیگم نے ٹھٹھک کر اس کی طرف دیکھا

تت تم تم صبیحہ کے بیٹے ہو نا ؟؟ میراب کا چہرہ تھامیں لرزتی آواز میں بولیں

جی خالہ جانی میں ان کا بیٹا میراب جاوید شاہ ہوں !!! مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کرانے لگا تب وہ اس کا ماتھا چومتیں زاور کی طرف مڑی

تم میرے لالا کے بیٹے ہو !! ماشاءاللہ گبرو جوان ہو گئے سب کے سب !!! زاور کا ماتھا چومتی حسرت سے اسے دیکھنے لگیں ان کی خواہش تھی کہ وہ ان کی بیٹی سے شادی کرتا اور اب وہ حویلی لے جانے کی بات کر رہا تھا

ایسے نہ دیکھیں یہ آپ کا ہی داماد ہے خالہ جانی !! میراب نے زاور کو چھیڑتے ہوئے اس کا بھانڈا پھوڑا تو زاور اسے گھور کے رہ گیا

کیا ؟؟ کیا بول رہے تم ؟؟ فریحہ بیگم نے بے یقین ہو کر اسے دیکھا یہ خبر ان کے سر پر بم بن گری تھی

بلکل ٹھیک کہہ رہا ہوں آپ بیشک خودی ان صاحب سے پوچھ لیں !!! میراب نے زاور کی طرف اشارہ کیا ساتھ میں زاور کو سمائل پاس کرتے آنکھ بھی ماری جس پر زاور کا دل کیا اس کا منہ ہی توڑ دے فریحہ بیگم نے اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ ٹھنڈی سانس بھرتا ان کو چیئر پر بیٹھا کر خود ان کے قدموں میں بیٹھ گیا میراب اسے دلچسپی سے دیکھنے لگا کہ اب وہ کیا کرنے والا تھا

پھپھو یہ سچ ہے کہ وانیہ سے میں نے نکاح کر رکھا ہے لیکن اس میں بھی وانیہ کی بھلائی ہے آپ سمجھ سکتی ہیں کہ اب حالات کس طرف جا رہے اور آپ خود میرے پاس اسی لئے آئی ہیں یہ میں جانتا تھا کہ ایسا ہو گا میں نے آپ لوگوں پہ نظر بی جان کے کہنے پر رکھی آپ مجھ پر اعتبار کریں وانیہ کو ایک خراش تک آنے نہیں دوں گا میرا آپ سے وعدہ ہے اور جو میں بولتا ہوں وہ میں کر کے رہتا ہوں اب آپ جو بولیں گیں ویسا ہو گا اور مجھے امید ہے آپ وانیہ کی بھلائی ہی چاہتی ہیں !!! زاور ان کے ہاتھوں کو پکڑے اپنے نکاح کی وضاحت دینے لگا دور کھڑا

میراب تو عش عش کر اٹھا اس کا یہ روپ دیکھ کہاں وہ زاور جو ذرا ذرا سی بات پر پاگل ہو جاتا تھا اور اب کتنا ٹھنڈے مزاج کا لگ رہا تھا میراب کو یقین تھا اس ٹھنڈے پن پر بھی ایک طوفان چھپا ہے ضرور یہ طوفان وانیہ کی وجہ سے تھا وہ اس کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ چکا تھا لیکن اس وقت خاموش رہنا ہی بہتر تھا

میں تو چاہتی تھی کہ تمہیں بولوں کیوں کہ وہ لوگ مجھے یہ ہی دھمکی دے کر گئے کہ خرم نہ ملا تو وانیہ کو اٹھا لیں جائیں گے اسی لئے یہاں آئی ہوں لیکن یہاں آ کر مجھے اپنوں سے ہی اللہ پاک نے ملا دیا میرے لئے تو بہت ہی خوشی کا دن ہے !!! اپنے آنسو پونچھتے وہ مسکرائیں

تو پھر کب آپ چل رہی ہیں حویلی؟؟ زاور نے پر امید نظروں سے ان کو دیکھا اس کو یقین تھا کہ وہ انکار نہیں کرے گیں

لیکن زاور بیٹا بابا !!! ابھی وہ بول ہی رہی تھیں کہ زاور نے ان کی بات کاٹی

دادا جان خود آپ کو بہت یاد کرتے ہیں کسی سے کہتے کچھ نہیں لیکن سب کو نظر ضرور آتا ہے کہ وہ آپ سے کتنا پیار کرتے ہیں آپ کا ذکر کرتے وقت وہ غمگین ہو جاتے اور بی جان سے تو آپ کے بچپن کی باتیں ہی کرتے رہتے ہیں اب ان کی طبیعت بہت بگڑ چکی ہے تبھی آپ کی تلاش میں نکلا تھا !!! زاور نے ان کا ڈر ختم کیا فریحہ بیگم تو باپ کی بیماری کا سن کر ہی پھر سے رونے لگیں

خالہ جانی یہ وقت رونے کا نہیں ہے ابھی آپ کو نانا جان کے پاس ہونا چاہیے میری مانے تو ابھی ہی چلتے ہیں ان کے پاس !!! میراب بھی ان کو تسلی دیتا اسی وقت حشمت شاہ کے پاس جانے کی ترغیب دینے لگا

ٹھیک ہے میں وانیہ کو ساتھ لے کر ان کے پاس جاؤں گی !!! فریحہ بیگم نے حامی بھری تو ان دونوں نے سکھ کا سانس لیا

لیکن میری ایک شرط ہے پھپھو جان !!! زاور نے اپنی رعب دار آواز میں کہا دونوں نے ہی چونک کر اسے دیکھا

وہ کیا شرط ؟؟؟ فریحہ بیگم کو تجسس ہوا

آپ وانیہ کو میرے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گی کہ میں کون ہوں اس کے لئے صرف سر ہی رہنا چاہتا ہوں باقی آپ سمجھ سکتی ہیں اس لئے آپ اس کو بھنک بھی نہ پڑنے دینا اور حویلی ابھی میں گاڑی بھجواتا ہوں آپ کو میرا ڈرائیور حویلی لے جائے گا میراب اور میں بعد میں آئے گے کیوں کہ یہاں ایک میٹنگ بھی اٹینڈ کرنی ہے !!!! اپنی بات کہہ کر ان کو اپنی شرط بھی اچھے سے سمجھا گیا فریحہ بیگم نہ سمجھی سے میراب کو دیکھنے لگیں تبھی وہ ان کے کان میں بولا

یہ بعد میں بتاؤں گا خالہ ورنہ یہ ابھی میری جان نکال دے گا !!! میراب ابھی بول ہی رہا تھا کہ کمر پر زاور کے ہاتھ کا مکا پڑا

افف ظالم انسان توڑ دی میری کمر اب میری شادی کیسے ہو گی !!! میراب کمر پر ہاتھ رکھتا درد سے بے حال ہوتا دہائیاں دینے لگا فریحہ بیگم دونوں کی نوک جھوک

دیکھ کر مسکرا رہیں تھیں آج کافی دن بعد وہ ایسے کھل کر ہنسیں تھیں زندگی کی تلخیوں نے ان کے چہرے کی رونق چرا لی تھیں خرم نے تو جینا حرام کیا ہوا تھا انہوں نے ایسا کبھی سوچا نہ تھا کہ ان کی اپنی اولاد ایسی بے غیرت نکلے گی جس نے ہر جگہ ان کو رسوا ہی کیا تھا وانیہ تو ڈرپوک سی بچی تھی جو وہ بولتیں وہی کرتی تھی جب بڑی ہوئی تو باپ کا سایہ اٹھ گیا بھائی اس قابل نہیں تھا کہ گھر کی ذمہ داری اٹھاتا تب وانیہ نے ہمت کر کے نوکری کرنی چاہی لیکن جس طرح ڈر ڈر کر وہ نوکری کرتی تھی یہ زاور بہت اچھے سے جانتا تھا یہ ہی بات زاور کو بھاتی تھی اور اس کی کمزوری کا فائدہ اٹھاتا اسے ڈراتا بھی تھا لیکن اب وہ وانیہ کے لئے کچھ اور ہی سوچ کے بیٹھا تھا جس میں میراب نے بہت سمجھانا چاہا لیکن وہ اب ٹھان چکا تھا اور جب وہ ٹھان لے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں امی کہاں رہ گئیں ہیں پہلے کبھی اتنی دیر نہیں ہوئی !!! وانیہ کافی دیر سے ان کا انتظار کر رہی تھی لیکن اب زیادہ وقت گزرنے پر اسے تشویش ہوئی ساتھ والی پڑوسن کو گھر میں بہت ضروری کام تھا تو وہ جا چکی تھی اور اب وانیہ گھر پر اکیلی تھی اسے ڈر بھی لگ رہا تھا لیکن ہمت دکھاتی وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی بیڈ سے ایک قدم بھی اس نے نیچے نہیں رکھا تھا زاور کی وارنگ ابھی تک اسے اچھے سے یاد تھی تبھی کمبل میں دبکی فریحہ بیگم کا بے صبری سے انتظار کرنے لگی

اب وہ قرآنی آیات کا ورد کرنا شروع کر چکی تھی اتنے میں باہر گیٹ کھلنے کی آواز بے صبری سے وہ اٹھ بیٹھی فریحہ بیگم کو دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی

کہاں رہ گئیں تھیں امی آپ ؟؟ کب سے اانتظار کر رہی ہوں آپ کا !!! وہ منہ بناتی اپنی ناراضگی ظاہر کرنے لگی تبھی فریحہ بیگم نے مسکرا کر اس کا ماتھا چوما

میری جان بس آ گئی ہوں نہ اب جو میں کہہ رہی ہوں دہیان سے سننا ہم ابھی اور اسی وقت یہ گھر چھوڑ رہے ہیں اور تم مجھ سے کچھ نہیں پوچھو گی اوکے چلو اب میں جو جو ضروری سامان ہے وہ پیک کر لوں !!! اتنا بول کر فریحہ بیگم جلدی جلدی سامان پیک کرنے لگیں جب کے وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کو دیکھ رہی تھی جب ان کی بات اسے سمجھ آئی تب وہ بولی

امی آپ کیا کہہ رہی ہیں ؟؟ ہم کیوں یہ گھر چھوڑ رہے ؟؟ وانیہ نے الجھ کر پوچھا

وانیہ میں نے کہا تھا نہ کہ کوئی سوال نہیں فلحال میں پیکنگ کر رہی ہوں ابھی مجھے تنگ نہ کرو !!! فریحہ بیگم نے اسے اچھے سے ڈانٹ دیا جس پر وہ منہ بنانے لگی

اٹھو اب جلدی یہ چادر اوڑھو !!! فریحہ بیگم نے پیکنگ کے بعد اسے چادر تھمائی لیکن وانیہ نے حیران ہو کر دیکھا

اتن جلدی کہاں جائیں گے امی ؟؟

کہا نہ سوال نہیں کرو وقت نہیں ہے ہمارے پاس دیکھو باہر گاڑی بھی آ گئی ہے !!! گاڑی کا ہارن سنتیں فریحہ بیگم نے جلدی سے کمروں کو تالا لگایا اور اسے باہر لا کھڑا کیا جو الجھتی ہوئی اپنی ماں کی کاروائی دیکھ رہی تھی

چلو جلدی باہر گاڑی انتظار میں کھڑی ہے !!! اپنے سہارے اسے چلاتی گھر سے باہر لے آئیں باہر اتنی مہنگی گاڑی کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرانگی سے اور پھیل گئی تھیں جب کے فریحہ بیگم آرام سے گھر کے گیٹ کو تالا لگا رہی تھیں محلے والے بھی سب حیرانگی سے ان کو دیکھنے لگے لیکن فریحہ بیگم کو اب کسی کی پرواہ نہیں تھی

بی بی جی آپ بیٹھ جائیں !!! ڈرائیور نے ادب سے اسے کہا جیسے وہی اس کی مالکن ہو اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے

چلو وانیہ بیٹھو گاڑی میں کس کا انتظار ہے !!! پاس آ کر انہوں نے اسے سخت لہجے میں بولا تب وہ ہوش میں آتی گاڑی میں بیٹھی فریحہ بیگم کے بیٹھتے ہی ڈرائیور

نے کار سٹارٹ کر دی تب ہی وانیہ نے کچھ بولنا چاہا فریحہ بیگم نے اسے بولنے سے ہی روک دیا

وانیہ میں کسی بھی سوال کے لئے تیار نہیں ہوں جب منزل پر پہنچ جائیں گے تو !!!! تمہیں ہر سوال کا جواب مل جائے گا اس لئے خاموش رہو

ان کی بات سنتی وہ کچھ بولنے کے لائق ہی نہیں بچی تب ہی چپ چاپ بیٹھی رہی اور کار اپنی سپیڈ سے چلتی ہوئی اپنی منزل کی طرف رواں تھی وانیہ کو بھی اب غصّہ آ رہا تھا لیکن وہ ضبط کر کے بیٹھی رہی وہ بھی ٹھان چکی تھی اپنی ماں سے سب پوچھ کر ہی رہے گی لیکن ابھی اسے یہ نہیں پتا تھا کہ زندگی اس کے ساتھ اور کتنا بڑا مذاق کرنے والی تھی کچھ حقیقتیں ایسے آشکار ہونی تھی کہ وہ

شاید سہہ نہیں پاتی اسی کا نام قسمت ہے اسے گھوم گھوما کر وہیں لے کے جا رہی تھی جہاں اس کی ضرورت تھی اور جہاں اس کا بخت تھا ------

---

چلو شکر ہے یہ کام بھی بہت اچھے سے ہو گیا !!! میراب نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا

ہاں یار اچھے سے میٹنگ ہو گئی اب اور کام آسان ہے ہمارا !!! ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے وہ بولا

لیکن میں میٹنگ کی بات نہیں کر رہا یار !!! میراب نے جھنجھلا کر خفگی سے اسے کہا

تو تم کس بارے میں بات کر رہے ؟؟؟ گاڑی کو سٹارٹ کرتے ہوئے وہ حیرانگی سے اسے دیکھ کر بولا

یار خالہ جانی والے مسئلے کا کہہ رہا ہوں تم تو ایسے انجان بن رہے جیسے تمہارا کوئی تعلق ہی نہ ہو ان سے !!! میراب نے اچھی خاصی اس کی واٹ لگا دی تب وہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا

پاگلوں کی طرح کیوں ہنس رہے ہو ؟؟؟ میراب نے اسے آنکھیں دکھائیں

!!! دیکھ رہا ہوں تمہیں کس بات کی آگ لگ رہی ہے جو مجھے اتنی سنا رہے ہو
زاور نے اطمینان سے مسکرا کر اسے دیکھ کر کہا تب میراب نے اسے کھا جانے
والی نظروں سے گھورا

تم اتنے کول کیوں ہو ؟؟ جب کے تم جانتے ہو خالہ جانی کو ہماری ضرورت ہے
اور ہم ابھی تک حویلی نہیں پہنچے اب تو تمہاری بیوی بھی ان کے ساتھ ہیں اور تم
ایسے شو کر رہے ہو جیسے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا !!!! اچھی خاصی اسے سنا کر
وہ شیشے سے باہر دیکھنے لگا زاور نے اس کی ناراضگی دیکھی وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ
کیوں ناراض ہو رہا ہے

اب زیادہ منہ مت بناؤ ورنہ یہیں تمہیں چھوڑ کر خود حویلی چلا جاؤں گا !!! آرام
سے بولتا وہ اسے حیران کر چکا تھا

کیا مطلب ؟؟ اب ہم کہاں جا رہے ہیں ؟؟ میراب نے سیدھا ہو کر پوچھا

حویلی !!! یہ کہہ کر وہ زیر لب مسکرایا جب کے میراب کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آئی زاور نے ایک نظر اسے دیکھ کر سر جھٹکا

ویسے مجھے پتا تھا تم کیوں حویلی جانا چاہتے ہو پھپھو کا تو بہانہ ہے اصل میں تم بے تاب ہو اپنی جان کے لئے !!! زاور نے اسے چھیڑا تو میراب اس کی بات سنتا ہنسنے لگا

جب تمہیں پتا ہے کہ میں حویلی جانے کو بے تاب ہوں تو کیوں بن رہے تھے ؟؟ تیکھے لہجے میں بولتا اسے قہقہہ لگانے پر مجبور کر گیا

اس لئے کہ اپنی بہن کا بھی بھلا کر دوں جو بہانے بہانے سے تمہاری خیریت پوچھتی اور ویسے بھی میں نے وہاں سب کچھ بتا دیا ہے پھپھو کے بارے میں بی جان سب سنبھال لیں گیں بس تمہاری خیر نہیں ہے اب یہ بے تابی بی جان کے سامنے دکھانا !!!!! زاور نے اس کی چوری پکڑی تو وہ مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

ان کی گاڑی اب گاؤں کی طرف رواں تھی جہاں سب ان کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے خاص کر بی جان کو زاور کا انتظار تھا جنہوں نے زاور کے پیچھے سب سنبھالنے کا وعدہ کیا ہوا تھا لیکن وہ یہ بھی چاہتی تھیں کہ جب فریحہ بیگم وہاں موجود ہوں تو وہاں زاور ضرور ہو کیوں کہ اب سب بدل جانے کے بعد ایک وہی تھا جو اپنا رعب رکھتا تھا اور زیادہ تر اس کے فیصلے ہی مانے جاتے تھے۔

ایک جھٹکے کے ساتھ گاڑی رکی تھی وہ تھوڑی دیر پہلے ہی نیند کی وادی میں گم ہوئی تھی کہ جھٹکا لگنے سے اس کی آنکھ کھل گئی وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور چونک کر اس نے فریحہ بیگم کو دیکھا جو اپنے آنسو صاف کر رہیں تھیں وہ اور الجھ گئی تھی ان کو روتا دیکھ کر گاڑی ایک خوبصورت حویلی کے پاس رک چکی تھی اور اب ڈرائیور ہارن پہ ہارن بجا رہا تھا تبھی کچھ پل میں ہی کالے رنگ کا بڑا گیٹ دروازہ کھل گیا گاڑی دیر نہ کرتے ہوئے اندر کی جانب بڑھی

وانیہ کی حیرت سے آنکھیں کھل گئیں اتنی خوبصورت حویلی زندگی میں کبھی بھی اس نے نہیں دیکھی تھی صرف فلموں اور ڈراموں میں ہی اکثر دیکھا تھا لیکن اسے سمجھ اب بھی نہیں آئی تھی کہ آخر فریحہ بیگم اسے یہاں کیوں لے کر آئیں ہیں

امی یہ کس کا گھر ہے ؟؟ اور ہم یہاں کیوں آئے ہیں ؟؟ وانیہ نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا

یہ میرا گھر ہے میرا میکہ !!! فریحہ بیگم کے لہجے میں حویلی کا ذکر کرتے ہوئے پیار ہی پیار تھا ایک الگ ہی مسکراہٹ ان کے چہرے پر موجود تھی جب کہ اسے تو مسلسل جھٹکے مل رہے تھے کبھی بھی فریحہ بیگم نے اس سے اپنے گھر کی بات نہیں کی تھی

لیکن امی آپ نے تو کہا تھا آپ کا کوئی نہیں تو ایک دم سے آپ کے گھر والے کیسے آ گئے !!! وانیہ ان کے سہارے چلتی ہوئی پوچھنے لگی

فلحال چلو اندر باقی بعد میں بتاؤں گی !!! فریحہ بیگم اسے ٹال کر اندر جانے لگیں جہاں بی جان بے صبری سے ان کا انتظار کر رہی تھیں فریحہ بیگم کا دل دھڑک رہا تھا اتنے سالوں بعد وہ اپنے گھر والوں سے ملنے والی تھیں جیسے ہی اندر وہ دونوں اندر آئیں تو بی جان خوشی سے روتیں ہوئیں فریحہ بیگم کی جانب بڑھیں فریحہ بیگم بھی جلدی سے ان کے گلے لگ گئیں تھیں اور اب دونوں ماں بیٹی رونے لگیں جب کہ وانیہ حیران پریشان کالی چادر لئے ان کے ملاپ کو دیکھ رہی تھی سب ملازمین بھی احترام میں کھڑے تھے وانیہ نے دور کھڑی خاتون کو دیکھا وہ بھی رونے میں مصروف تھیں جب کہ ان کے ساتھ کھڑی خاتون ناک منہ ہی چڑھا رہی تھیں وانیہ نے دونوں کو دیکھا کتنا تضاد تھا ان دونوں خاتونوں میں ابھی وہ ان

کے بارے میں اور بھی سوچتی اور جائزہ لیتی کہ ان خاتون کی آواز پر ہوش میں آئی جو اب فریحہ بیگم کو چھوڑ کر اس کی طرف بڑھیں

یہ تمہاری بیٹی ہے فری ؟ بی جان نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور وانیہ کا ماتھا چوم کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا وانیہ بھی زبردستی مسکراتی ہوئی ان سے ملی

ہم سے نہیں ملو گی فری ؟؟؟ ساجدہ بیگم آگے آئیں اور فریحہ بیگم کے گلے لگ گئیں

کیسی ہیں بھابی آپ اور لالہ کیسے ہیں ؟؟ !!! فریحہ بیگم نے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا

تمہارے لالہ بس آنے والے ہیں تمہارا سنا تھا جب سے بہت خوش تھے ابھی کسی کام سے باہر گئے ہیں عمر بھائی کے ساتھ اور میں تو ٹھیک ہوں لیکن فری تم تو بہت کمزور ہو گئی ہو ایسا کیا ہوا ہے ؟؟؟ ساجدہ بیگم نے پریشان ہو کر کہا

ارے ساجدہ کیا یہیں کھڑے کھڑے سب پوچھوں گی سفر سے آئی ہے میری بچی کھانے پینے کا بندوبست کرو ان کو لے جاؤ ان کے روم میں !!! بی جان نے ہنستے ہوئے کہا تو ساجدہ بیگم بھی مسکرا پڑیں دور کھڑی نازیہ بیگم کو تو آگ ہی لگ گئی تھی فریحہ بیگم کے آتے ہی نہ وہ ان سے ملی اور نہ ہی خوش ہوئیں اور خونخار نظروں سے ان سب کا ملنا دیکھ کر اپنے کمرے میں بند ہو گئیں فریحہ بیگم نے افسوس سے اسے دیکھا وہ آج بھی نہیں بدلیں تھیں بی جان اور ساجدہ بیگم اس کی اس حرکت پر بہت شرمندہ سی تھیں جب ہی وانیہ کی درد بھری آواز پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئیں

آہ افففف !!! وانیہ وہیں ایک صوفے پر درد سے کرہاتی بیٹھ گئی

کیا ہوا میرے بچے !! بی جان فکر مندی سے بولیں جب کے فریحہ بیگم سمجھ چکی تھی کہ اس کو پاؤں میں درد ہو رہا ہے

اس کے پاؤں میں چوٹ آئی ہے اور زیادہ دیر سفر میں رہنے اور اب کھڑے رہنے سے شاید اس کو درد ہو رہا ہے !! فریحہ بیگم نے درد کی وضاحت کی تبھی ساجدہ بیگم نے مہمل کو آواز دی جو اپنے کمرے سے نکل کر یہیں ان کے پاس آ رہی تھی ملازمہ کے بتانے پر وہ جلدی سے باہر آئی تھی

جی امی !! مہمل پاس آ کر بولی جب کہ پر شوق نظر وانیہ پر تھی

یہ تمہاری پھپھو ہیں ملو ان سے !! مہمل خوشی سے چہکتی ان سے ملی فریحہ بیگم کو وہ بہت ہی پیاری لگی تھی

یہ تمہاری پھپھو کی بیٹی ہے وانیہ !!! مہمل نے مسکرا کر اس کو دیکھا تب ہی وانیہ بھی زبردستی مسکرائی اس کے چہرے پر درد واضح نظر آ رہا تھا

فکر نہیں کرو ابھی مہمل دیکھ لے گی اس کو ڈاکٹر ہے میری پوتی !!! بی جان نے اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا فریحہ بیگم بھی اس کی ڈاکٹری کا سن کر بہت خوش ہوئیں

لے جاؤ مہمل وانیہ کو اچھے سے مرہم پٹی کرو تب تک میں کھانے کا بندوبست کرتی ہوں !!! ساجدہ بیگم مہمل کو تاکید کرتی خود کچن چلی گئیں جب کے فریحہ بیگم تو اپنی ماں کو پا کر اتنی خوش تھیں کہ انہیں کسی چیز کا کوئی ہوش ہی نہ تھا

آؤ وانیہ میرے کمرے میں چلتے ہیں !!! مہمل نے اسے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی اسے چلنے میں مدد کی تھی وہ بھی چپ چاپ اس کے ساتھ چل دی کیوں کہ اب درد حد سے زیادہ ہو رہا تھا اور اس سے برداشت تو بلکل بھی نہیں ہو رہا تھا درد

کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں جب کے نازک ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے ساتھ کالج تو چلی گئی تھی لیکن سارا دن ہی اس کی نظروں سے خائف رہی اور پھر سونے پہ سہاگہ اسے اپنے آفس میں ہی بلا لیا یہ چیز امرحہ کو بہت پریشان کر رہی تھی کہ اب کالج میں کیا کیا خبریں پھیل جائیں گی لیکن زرغم کو تو جیسے کسی کی پرواہ ہی نہیں تھی چھٹی کے وقت تک اسے اپنے سامنے بیٹھا کر پتا نہیں کون کون سے کام لیپ ٹاپ پر کرتا رہا جب بھی امرحہ اٹھنے کی کوشش کرتی تو اسے زبردست گھوری سے نوازتا جس سے وہ چپ چاپ واپس بیٹھ

جاتی دل ہی دل میں وہ تلملا رہی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا سر پھاڑ دے

جب کہ زرغم اس کی جھنجھلاہٹ سے بہت لطف اندوز ہو رہا تھا عنابی لبوں کو سختی سے مسکرانے سے روکا ہوا تھا اس کا تپا تپا چہرہ اسے مزہ دے رہا تھا

آخر آپ کب گھر چلیں گے ؟؟ بلا آخر وہ بول ہی پڑی تھی جب کہ وہ اس کے انداز پر دل کھول کر ہنسا تھا امرحہ نے گھور کر اسے دیکھا لیکن اسے اپنی جانب دیکھتے ہوئے پایا تو نظریں چرا گئی

ٹھیک سے حجاب لو ابھی !! کام ختم کرتا وہ اٹھا اور اس کے پاس آ کھڑا ہوا وہ بوکھلا کر کھڑی ہوئی لیکن تب تک وہ اس کا حجاب کھول کر دوبارہ سیٹ کرنے

لگا امرحہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر نظر ہٹا لی اس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں تھی اس میں اس کی آنکھوں کے رنگ اسے کنفیوز کر دیتے تھے

زرغم اس کی لرزتی پلکیں دیکھ کر دلکش انداز میں مسکرایا اور اس کی جانب تھوڑا جھکا تب ہی سرگوشی میں بولا

میں نے کچھ کیا بھی نہیں تم تو ابھی سے ہی گھبرا گئی !!!! زرغم کی سرگوشی سے اس کے گال تپنے لگے تبھی وہ اس سے دور ہوا

ماسک پہنو !!! اسے ہدایت کرتا اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا آفس سے باہر جانے لگا وہ جلدی جلدی ماسک پہنتی اس کے پیچھے بھاگی کیوں کہ وہ تو تیز گام کی طرح چل رہا تھا اور امرحہ کو اس کے ساتھ چلنے کے لئے بھاگنا پڑ رہا تھا

افففف ایک تو یہ جلاد چلتا کتنا تیز ہے !!! اس کے پیچھے تیزی سے چلتی وہ بڑبڑائی جب کے اس کی آواز سنتا مسکرا پڑا

چلو بیٹھو !! بائیک کو سٹارٹ کرتا وہ اسے اپنے پیچھے بیٹھنے کو کہنے لگا

بیٹھ تو جاؤں لیکن پلیز آپ آہستہ چلانا !! منمنا کر کہتی اسے اسے قہقہہ ضبط کرنے پر مجبور کر گئی

اچھا تم بیٹھو تو سہی !!! زرغم نے مسکرا کر کہا تب وہ بھی اللہ کا نام لیتی بیٹھ گئی کیوں کہ صبح وہ اس کے بائیک چلانا دیکھ چکی تھی ہر دو منٹ بعد ڈر کے مارے اس کا کلیجہ منہ کو آ جاتا تھا تب وہ چیخ مار کر اس سے لپٹ جاتی تھی

زرغم یہ سب اسے تنگ کرنے کو کر رہا تھا لیکن اب اس کے ڈر کی وجہ سے اچھے سے بائیک چلاتا اسے فلیٹ ڈراپ کیا اسے تھوڑی دیر میں آنے کا کہہ کر خود وہاں سے بائیک اڑا لے گیا جب کہ وہ حیران پریشان اسے جاتا دیکھتی رہی

فلیٹ کے اندر آ کر بھی اس کا دہیان اسی کی طرف تھا کہ آخر اتنی جلدی میں اسے یہاں چھوڑ کر کہاں چلا گیا ملازمہ کھانے کا پوچھنے آئی تو اس نے اسے منع کر دیا اور خود نماز پڑھ کر سونے لیٹ گئی عجیب سی اسے تھکاوٹ ہونے لگی تھی جلد ہی وہ نیند میں چلی گئی مسلسل تین گھنٹوں کی نیند لینے کے بعد اس کی آنکھ کھڑپڑ کی آواز سے کھلی وہ مندی مندی آنکھوں سے کمرے کا جائزہ لیتی کھڑپڑ ہونے کی وجہ تلاش کرنے لگی تب ہی اس کی نظر زرغم پر پڑی جو کبرڈ سے اپنے کپڑے نکال کر ایک بیگ میں رکھ رہا تھا حیرانگی سے امرحہ کی آنکھیں کھل گئیں

آپ کہاں جا رہے ہیں !!! امرحہ نے حیرت سے اسے کہا تب زرغم اس کی آواز پر متوجہ ہوا اس کو جاگتا پا کر سکون کا سانس لیتا واپس اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا لیکن اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر اس کی طرف مڑا

ہو گئی نیند پوری بہت کم نیند لی ہے تھوڑا اور سو جانا تھا ؟؟ جلے کٹے لہجے میں اس پر طنز کرتا بیگ بند کرنے لگا جب کے امرحہ حیرانگی سے اس بات سنی جب اس کی بات سمجھ میں آئی تو شرمندگی سے سر جھکا گئی وہ نیند کی رسیا تھی جب بھی نیند لیتی تو گھنٹوں سوتی تھی اب بھی ایسا ہوا جب زرغم گھر آیا تو وہ سوئی ہوئی تھی ملازمہ سے معلوم ہوا تھا کہ وہ کھانا کھائے بغیر ہی سو گئی تھی تب سے زرغم کو اس پر غصّہ تھا اور جب وہ نیند سے نہ اٹھی اور دیر تک سوتی رہی تو وہ اور اس کی نیند پر تپ گیا تھا تبھی اس کے جاگنے پہ اس پر طنز کر گیا

اب سٹیچو بن کے کیوں بیٹھی ہو اٹھو کھانا کھاؤ احسان کرو مجھ پر !!! زرغم اسے غصّے سے گھورتا بولا تب وہ اس کو خفگی سے دیکھتی روم سے باہر چلی گئی لیکن کچن میں جو خبر ملازمہ نے اسے سنائی وہ سن کر تو اس کی بھوک مر چکی تھی کھانے سے منع کرتی وہ واپس روم میں آئی زرغم کھڑکی کے پاس کھڑا سگریٹ پی رہا تھا اور بہت ہی گہری سوچ میں تھا وہ جیسے ہی روم میں آئی تھی اس کی آہٹ پہچان گیا تھا جب کہ وہ اس کشمکش میں تھی کہ اس سے بات کرے یا نہ کرے

کھڑی کیوں ہو جو بات کرنی کرو !!! اس کی گھمبیر آواز گونجی تو وہ چونک پڑی وہ ویسے ہی کھڑکی کے پاس کھڑا سگریٹ پی رہا تھا

ان کو کیسے پتا کہ میں ہی روم میں آئی ہوں !!! دل ہی دل میں وہ حیران تھی جب وہ کچھ نہ بولی تو زرغم نے مڑ کر اسے دیکھا اور مضبوط قدموں سے چلتا اس کے پاس آیا وہ اسے دیکھ کر گھبراتی مسلسل ہاتھ مسل رہی تھی وہ اس کی بے چینی دیکھ رہا تھا اور اس کے چہرے کے تاثرات نوٹ کرنے لگا

بولو کیا بات ہے ؟؟ کیوں بے چین سی ہو !!! امرحہ کی ایک دم آنکھیں بھیگیں تھیں رونا نہیں چاہتی تھی لیکن پھر بھی اندر کا غبار آنکھوں کے رستے بہنے کو تیار تھا

آپ کہاں جا رہے ہیں ؟؟؟ با مشکل بھیگیں آواز میں بولتی وہ زرغم کا ضبط آزما رہی تھی گہری سانس بھرتا خود کو وہ پر سکون کر کے اسے بازوؤں سے تھامتا بیڈ پر بٹھانے لگا

یہاں بیٹھو اور میری بات دھیان سے سننا !! اسے بیڈ پر بٹھا کر خود بھی پاس ہی بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیتا مسکرا کر اسے دیکھنے لگا جب کے وہ حیران تھی کہ وہ بتا کیوں نہیں رہا

میں سب سمجھ رہا ہوں جو تم سوچ رہی ہو اور کیا کہنا چاہ رہی ہو لیکن مجبوری ہے مجھے کسی کام سے شہر سے باہر جانا ہے ایک دن کی بات ہے میں واپس آ جاؤں گا تب تک یاسمین تمہارے پاس ہی رہے گی تمہیں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہو گی !!! اس کے ہاتھوں پر مضبوط گرفت کرتا اپنی بات کی وضاحت دینے لگا جب کہ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی وہ کیا کہہ رہا ہے سمجھنے کی کوشش کرنے لگی جب اس کی بات سمجھ آئی تو جھٹکے سے اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالتی خفگی سے اسے دیکھنے لگی جب کے وہ اس سے نظریں چرانے لگا

میں بھی ساتھ جاؤں گی آپ کے مجھے یہاں اکیلے نہیں رہنا !!! وہ بے بسی سے بولی

کیسے لے جاؤں یار تمہیں وہاں کہاں رکھوں گا وہاں اور بھی مرد ہوں گے پلیز میری بات سمجھو !!! زرغم جھنجھلاتے ہوئے بولا اسے پتا تھا کہ وہ جس طرح ڈری ہوئی ہے کبھی بھی اس کی بات نہیں مانے گی تبھی اپنی سی کوشش کرنے لگا لیکن اس کا انکار سن کر اس کی بھی ہمت جواب دینے لگی تھی ساتھ میں غصّہ بھی آنے لگا تھا

وہ اب بہت مشکل سے رونا برداشت کر رہی تھی تبھی اس کی آنکھ سے آنسو نکلتا گال پر پھسل گیا اور یہاں ہی زرغم کی بس ہوئی تھی

رونا نہیں ہے یار امرحہ !!! اس کے آنسو صاف کرتا اسے سختی سے منع کرنے لگا
وہ اسے نم آنکھوں سے دیکھتی سر جھکا گئی

یار ایسے کرو گی تو میں کیسے جا پاؤں گا !!! اتنا اہم کام ہے وہ میرے لئے میں نہ
گیا تو سب بنا بنایا کام خراب ہو جائے گا !!! صرف ایک رات کی بات ہے میں
کل رات تک تمہارے پاس ہی ہوں گا !!! اسے تسلیاں دیتا اسے حوصلہ دے رہا
تھا جب کے وہ منہ بناتی وہاں سے اٹھ گئی جب کے زرغم نے غصّے سے اس کی
خالی جگہ کو گھورا تھا تب ہی باہر بیل بجی اور زرغم کا دھیان باہر کی طرف گیا

گیٹ کھولنے گیا تو اسی کا دوست عمر موجود تھا اسے اندر ہی لیے آ گیا

کہاں ہیں بھابی ؟؟ عمر نے آتے ساتھ ہی بولا عمر زرغم کا بہترین دوست تھا تبھی اسے جب نکاح کی خبر ہوئی تو روز ملنے کو کہتا تھا اور آج وقت نکال کر آ ہی گیا تھا

سانس تو لو تم ابھی آتی ہے وہ !!! اسے لاؤنج میں بیٹھا کر وہ یاسمین کو کہہ کر امرحہ کو بلانے لگا کچھ دیر میں ہی وہ اچھے سے چادر لیتی ہوئی نقاب میں باہر آئی عمر اسے دیکھ کر احترام میں کھڑا ہو گیا جب کے زرغم اسے یوں پردے میں دیکھ کر بہت خوش ہوا

السلام علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ ؟؟

وعلیکم السلام بھائی الحمداللہ ٹھیک ہوں آپ کیسے ہو ؟؟ زرغم کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھتی وہ عمر سے بولی

بلکل فٹ ہوں میں !!! کافی دن سے میں آنے کی کر رہا تھا جب سے اس خبیث کے نکاح کا معلوم ہوا میری بیوی تو روز کہتی کے زرغم کے گھر جانا ہے لیکن کوئی نہ کوئی کام ضرور آن پڑتا تھا اب بھی وہ ریحان کے پاس تھی اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی لیکن میں زرغم کو آنے کا بول چکا تھا تو میں آ گیا وقت نکال کر وہ بھی آئے گی انشاءاللہ !!!! عمر بہت ہی باتونی تھا امرحہ اس کے انداز پر ہی ہنس پڑی تھی

یہ میرا دوست ہے عمر اور عمر یہ میری پیاری سی وائف !!! امرحہ کے پاس بیٹھتے وہ دونوں کا تعارف کروانے لگا امرحہ تھوڑا بہت جھجھک رہی تھی لیکن بہت جلد ہی عمر کی باتوں نے یہ جھجھک بھی دور کر دی تھی اب وہ بھی بڑے آرام سے بات کر رہی تھی زرغم اس کے پاس ہی بیٹھا اس کا پر اعتماد انداز دیکھ رہا تھا دل ہی دل میں بہت خوش بھی تھا کہ اس کا ڈر زیادہ نہیں تو تھوڑا بہت تو کم ہوا تھا

امرحہ کو بچے بہت پسند تھے تبھی وہ عمر سے اسی کی باتیں کرنے لگی اور اگلی بار ریحان کو لانے کا کہنے لگی زرغم ان دونوں کو باتیں کرتا چھوڑ کر روم میں آیا اور تیاری کرنے لگا اسے عمر کے ساتھ ہی اسلام آباد جانا تھا تبھی وہ ملنے بھی آ گیا

امرحہ عمر کے لئے چائے بنانے کچن جانے کی بجائے وہ روم میں آئی اور زرغم کو نظر انداز کر کے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کی دراز سے چاکلیٹ نکالی اور جانے لگی زرغم چئیر پر بیٹھا اپنے جوتے پہن رہا تھا ساتھ ساتھ اس کی کاروائی بھی دیکھے جا رہا تھا

سنو !!!!!!! وہ جاتے جاتے رک گئی وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا اور بولا

کبرڈ میں اور بھی چیزیں رکھی ہوئی ہیں جو تمہارے استعمال کی ہیں وہ سب تمہارے لئے ہی لایا تھا !!! امرحہ نے صرف سر ہلایا تو وہ بے بسی سے بولا

یار مان جاؤ اب !!! تم کیوں ناراض ہو ؟؟؟ نہیں لے کے جا سکتا مجبوری ہے میری !!!! امرحہ کچھ نہ بولی بس مسلسل اسے اگنور کر رہی تھی ابھی وہ جانے ہی لگی تھی کہ زرغم کو اس کے اگنور کرنے پر بے تحاشہ غصّہ آیا اور اسے ایک جھٹکے سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس پر وہ اس کے سینے آ لگی اور بوکھلاتی ہوئی اس سے دور ہونے لگی اس جس نے اپنی پکڑ اور مضبوط کر دی تھی اس کی اس حرکت پر وہ گھبرا سی جاتی تھی اب بھی وہی ہوا تھا

اب بتاؤ کیوں اگنور کر رہی ہو مجھے !!! اس کا چہرہ سامنے کرتا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تو وہ نظریں چرا گئی

چھوڑیں مجھے !! اس سے دور ہونے لگی جب کے دل میں بولی

آپ ساتھ نہیں لے کے جا رہے !!! وہ مزاحمت کرتی دل ہی دل میں بولتی اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی اور اب آواز بھی اس کی بھیگ گئی تھی لیکن زرغم نے اس کی کوشش نا کام بنا دی جس پر اس نے تھک ہار کر اپنی مزاحمت روک دی

بتاؤ مجھے یہ بیکار کی کوششیں کرنا بند کرو !! وہ اس کے کان کے پاس غرایا تو وہ کانپ سی گئی تھی اس کی آواز پر ہی

بتاؤ اب بولتی کیوں بند ہو گئی !! اس کو ایک جھٹکا دیتا زور سے پکڑتا بولا اور وہ آہ کر کے رہ گئی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے لیکن وہ اس کے سامنے بہانہ نہیں چاہتی تھی

مم مجھے ساتھ لے کر جاؤ !! وہ ضدی لہجے میں بولی تو زرغم اسے گھورنے لگا

تمہیں میری بات سمجھ نہیں آتی ؟ جب کہہ رہا ہوں کہ نہیں لے کر جا سکتا تو کیوں ضد کر رہی ہو ؟؟ وہ اور غصّے سے بولا تو اسے بھی اب تپ چڑھ گئی تھی

اوکے مت لے کے جاؤ بس مجھے میرے گھر چھوڑ کے آؤ ابھی کے ابھی !! امرحہ بھی چڑ کر بولی تو زرغم اسے گھورتا اسے ایک جھٹکے سے چھوڑ کر باہر جانے لگا

مجھے چھوڑ کے آؤ ورنہ عمر بھائی کو بتاؤں گی آپ کی یہ حرکت !! اس کا بولنا تھا کہ زرغم کو تو آگ ہی لگ گئی تھی غصّے سے اس کے پاس آتا اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کرتا اس کے چہرے پر جھک گیا اچانک حملے پر امرحہ اس

کی گرفت میں پھڑپھڑا کر رہ گئی کچھ دیر بعد ہی وہ اس کو آزاد کرتا اسے دوبارہ سے گھورنے لگا جو اب اپنا سانس نارمل کر رہی تھی

آج کے بعد تم مجھ سے ایسی کوئی ضد نہیں کرو گی جس پر میرا ضبط جواب دے جائے آئی سمجھ !!

مم مجھے گھر !! با مشکل ہی لفظ اس کے منہ سے نکلے تھے کہ زرغم کی گرفت مضبوط سے مضبوط ہو گئی اور وہ اس کو غصّے سے تکتے پا کر لب بھینچ گئی اور سر جھکا کر کھڑی رہی کیوں کہ اب اس کے بولنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا

کیا بولا ابھی میں نے تمہارے منہ سے ایسا کچھ بھی نہ نکلے ورنہ میں برا بننے میں لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا

اب اچھے بچوں کی طرح چلو میرے ساتھ باہر !!! اس کے ماتھے پر لب رکھتا روم سے باہر نکلنے لگا امرحہ تو اس کے لمس پر ہی کانپ اٹھی تھی جب اسے احساس ہوا کہ امرحہ نے قدم تو بڑھائے ہی نہیں تو حیرانگی سے مڑ کر زرغم نے امرحہ کو دیکھا

افف امرحہ تم کیوں اتنی ضدی ہو ؟؟ وہ پھر سے اس کے پاس آیا ابھی اور بھی کچھ کہنے لگا تھا کہ امرحہ اسے دہکیلتی نظر انداز کر کے روم سے باہر چلی گئی اور وہ ہکا بکا اس کی یہ حرکت دیکھتا رہ گیا اتنی ہمت اس میں کیسے آ گئی وہ حیران ہو کر سوچتا منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

رات کو بتاؤں گا تمہیں میں فضول کی ضد باندھی ہوئی ہے اب مسلسل اگنور کر رہی !!!!! آ کر علاج کروں گا تمہارا !!!! اپنے آپ کو کول کرتا اس کی طبیعت صاف کرنے کی ٹھان چکا تھا جو امرحہ پر بہت ہی بھاری پڑنے والا تھا ابھی اسے جلدی تھی ورنہ ابھی اس کے مزاج ٹھکانے لگا دیتا بعد پر اپنا پلان چھوڑتے وہ ضروری کام کے لئے گھر سے نکل گیا جب کے امرحہ اسے یوں جاتے دیکھ کر تپ گئی تھی جو کچھ دن پہلے اس کے لئے خوش فہمی پالی تھی سب ہوا ہو چکی تھی ---

---

مہمل اسے ایک روم میں لے آئی جو بہت ہی بڑا اور بہت ہی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا وانیہ حیرت سے دیکھتی روم کی تھیم سے مرعوب ہوئی جو کے بلیک اور کریمی کلر میں تھا ہر چیز ہی ان ہی کلر کی دکھائی دے رہی تھی جو روم کو اور خوبصورت بنا رہا تھا

مہمل اس کے پاؤں کی مرہم پٹی کرتی اس سے گپ شپ بھی کرنے لگی مہمل ایک بہت اچھی ڈاکٹر تھی اور گاؤں کے ہی ہوسپٹل میں کام کر رہی تھی یہ سب سن کر وانیہ کو بہت اچھا لگ رہا تھا

فریحہ بیگم تو اپنی ماں کے ساتھ ہی لگی ہوئیں تھیں بہت سے سوال وانیہ کے دماغ میں چل رہے تھے لیکن وہ اپنی ماں سے اکیلے میں پوچھنا چاہتی تھی لیکن فلحال اسے ایسا کوئی بھی موقع نہیں مل رہا تھا مہمل اس کے لئے روم میں ہی کھانا لے آئی تھی وہ بہت تھکی ہوئی تھی کھانا کھاتے ہو سونے لگی مہمل اسے نیند میں جاتا دیکھ کر مسکراتی ہوئی اس پر کمبل ٹھیک کرتی روم کی لائٹ بند کر کے باہر چلی گئی اسے وانیہ اپنے بھائی کے لئے بہت ہی پسند آئی تھی اب وہ زاور کو تنگ کرتی رہتی تھی جب سے ہی اسے نکاح کا علم ہوا تھا زاور کو مسلسل تنگ کیے ہوئے تھی وہ بھی اس کی باتیں اس کا چھیڑنا سب کچھ انجوائے کرتا تھا

رات کا وقت ہو چکا تھا گاؤں میں اب خنکی کے ساتھ ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی تھی اسی وقت زاور اور میراب حویلی پہنچے تھے دونوں کی پیشی اب بی جان کے کمرے میں لگ چکی تھی اور گھر کے تمام افراد وہیں موجود تھے سوائے حشمت صاحب اور شاہ ظل کے جب کے نازیہ بیگم تو ایسے کاموں سے دور ہی رہتی تھیں ان کو بی جان کے پاس بیٹھنا بھی پسند نہیں تھا اور اسی لئے اب وہاں موجود نہ تھیں زاور نے ظفر اور ساجدہ کو نکاح کا بتا دیا تھا جب کے بی جان سے وہ بہت پہلے ہی اجازت لے چکا تھا ابھی اس کے نکاح کی باتیں ہو رہی تھیں اور اب شادی کا بھی ذکر چھڑ چکا تھا وانیہ کو سرے سے ہی اس روم کی کاروائی کا علم نہ تھا اگر ہوتا تو ضرور وہ احتجاج کرتی چونکہ فریحہ بیگم بھی وہیں تھیں تو ان کو کسی بھی بات سے کوئی اعتراض نہیں تھا وہ تو خوش ہی بہت تھیں جب ان کے بھائیوں نے انہیں گلے لگایا تھا اور بہت خوشی کا اظہار کیا تھا اب وہ ہر فیصلہ زاور شاہ پر چھوڑ چکی تھیں اور زاور نے بہت ہی اچھی پلاننگ کر رکھی تھی رخصتی

کا تو وہ کہہ چکا تھا کہ ہو چکی ہے اور کسی جھنجھٹ میں وہ پڑنا نہیں چاہتا بی جان اور ساجدہ بیگم اس کی بات پر سر پیٹ کر رہ گئیں تھیں کہ لڑکا کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھا

ظفر صاحب بھی اپنے بیٹے کی بات پر پریشان تھے کہ وہ کیا کر رہا تھا میراب اور مہمل تو زاور کی واٹ لگتے دیکھ کر بہت ہی خوش تھے ایسے موقع کم کم ہی ان کو دیکھنے کو ملتے تھے اب بھی وہ بڑے مزے سے زاور کی درگت بنتا دیکھ رہے تھے آ جا کر سب کی بات ایک چھوٹی سی تقریب پر ٹھہر گئی تھی سب ہی اس بات سے متفق تھے رات بہت ہو چکی تھی سب ہی سونے چلے گئے فریحہ بیگم بھی ایک نظر وانیہ کو دیکھ کر مطمئن ہوتیں بی جان کے پاس چلیں گئیں بہت سی باتیں ان کو اپنی ماں سے کرنی تھیں باپ سے تو فلحال نہیں مل سکتیں تھیں زاور نے وعدہ کیا ہوا تھا بہت جلد ہی ان کو حشمت شاہ سے ملوانے والا تھا

کمرے میں آتے ہی اس نے وانیہ کو دیکھا اپنی تسلی کرتا اس کو بڑے پیار سے دیکھتے وہ اس کے ماتھے پر جھک کر اپنے پیار کی مہر ثبت کرتا ہٹ گیا اور کبرڈ سے اپنے کپڑے نکال کر واش روم فریش ہونے چلا گیا

فریش ہونے کے بعد وہ سیدھا وانیہ کے پاس ہی آ کر لیٹ گیا ماتھے پر گرے بالوں سے ابھی تک پانی گر رہا تھا جس کو اس نے ہٹانے کی زحمت تک نہ کی تھی عجب ہی اس کی دیوانگی تھی کوئی بھی اسے ایسے دیکھ لے تو بے ساختہ یہ ہی لفظ اس کے منہ سے نکلے کہ یہ تو پاگل ہے اور وہ اس پاگل پن میں بہت خوش تھا آج تو جیسے اسے دنیا بھر کا خزانہ مل گیا ہو وہ اسے دیوانوں کی طرح

دیکھتے اس کا ہر نقش ازبر کرتے اپنے اندر سکون کی لہریں محسوس کر رہا تھا یہ ہی سکون اب اس کے چہرے پر بھی دکھائی دینے لگا اور اس کے لب جو سختی سے بھینچے ہوئے تھے مسکراہٹ میں ڈھل گئے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کا گال چومتا اسے اپنی بانہوں میں بھرتا سونے کی کوشش کرنے لگا کم از کم آج کی رات تو اسے نیند نہیں آنے والی تھی ساری رات اس کی اسے دیکھنے میں ہی کٹ جانی تھی اس کی دیوانگی اب جنون کو چھونے لگی تھی -----

---

رات کے کسی پہر اس کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو کسی کے حصار میں پایا وہ ڈرتی دور ہوئی تو نظر پاس لیٹے زاور شاہ پر گئی جو کافی گہری نیند سو رہا تھا وہ حیران ہوتی ارد گرد دیکھنے لگی

میں یہاں ان کے پاس کیسے آئی ؟؟ یہ تو وہ کمرہ ہے جہاں مہمل مجھے لائی تھی تو !! پھر یہ یہاں کیا کر رہے ہیں اور ان کو میرا کیسے علم ہوا کہ میں یہاں ہوں ذہن میں یہ سوال اٹھا تو وہ پھر سے زاور شاہ کو دیکھتی سوچنے لگی کہ وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی پر جب اس نے اٹھ نے کی کوشش کی تو اس کے گرد اس کی گرفت اور سخت ہو گئی جس پر اس نے بے بسی سے زاور شاہ کو دیکھا جو ابھی بھی سو رہا تھا اس نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی پر گرفت پہلے سے زیادہ سخت ہو گئی جس پر اس کی آہ نکلی

!! آہ !! افف !! کیا کھاتا ہے یہ جو اتنا وزنی بازو ہے ہٹنے کا نام نہیں لے رہا اپنے آپ سے بولتی وہ اس کا بازو ہٹانے کی تگ و دو میں لگ گئی پر کوئی فائدہ نہ ہوا ناکامی اس کا منہ بری طرح چڑا رہی تھی وہ اب رونے والی ہو گئی تبھی اس کا کندھا ہلا کر اسے اٹھانے لگی

سنیں سر !! مجھے اٹھنا ہے بازو ہٹائیں میرے اوپر سے !! وہ کتنی بار ہی اسے بول کر دیکھ چکی پر وہ اٹھنے کا نام ہی نہیں دے رہا تھا اب باقاعدہ وہ رونے لگ گئی تھی سوں سوں کی آواز سے ساتھ لیٹے زاور شاہ کی آنکھ کھل گئی اور جب اسے روتے دیکھا تو پریشانی سے اٹھ بیٹھا

کیا ہوا ہے وانیہ !! رو کیوں رہی ہو !! وہ اسے تھام کر بولا تو وانیہ کے تو ہوش ہی اڑ گئے

کک کچھ نن نہیں!! وہ نظریں چراتی اس سے دور ہٹ گئی ساتھ ہی زاور شاہ کو غصّہ بھی دلا گئی جس پر وہ اس کا بازو سختی سے دبوچتا اسے جھٹکے سے اپنے سامنے کیا تو وہ اس کی اتنی سخت گرفت میں کراہ کے رہ گئی

تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا ہے کہ مجھ سے دور جانے کی کبھی کوشش بھی مت کرنا ایسا کر کے تم اپنے لئے مسئلہ پیدا کر رہی ہو آئی سمجھ اور اب تو پاس رہنے کا حق بھی ہے مجھے میرے نکاح میں ہو تم ابھی رخصتی بھی کروا چکا ہوں اب تو تمہارا یہ بہانہ بھی میں نے ختم کر دیا ہے مانتی ہو نہ پھر جان من جو بولتا ہوں کر کے دکھاتا ہوں !! اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتا غصّے سے
غرایا تو اس کا تو رنگ ہی فق ہو چکا تھا

کک کیا رخ رخصتی ؟؟ اس کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی جس پر زاور شاہ کی نظریں تھیں-----

ساتھ ساتھ وہ اس کی کمر پر ہاتھ پھیرتا اس کو اور کنفیوز کر رہا تھا جس کے نتیجے پر وہ اب کپکپانے لگی تھی زاور شاہ اس کا لرزتا وجود دیکھ کر مسکرا پڑا اور اسے ایک دم ہی اپنی پناہوں میں بھینچ لیا جس پر وانیہ اس کے سینے لگ کر گہرے گہرے سانس لینے لگی وہ اس کی بات پر ابھی تک شاک کی کیفیت میں تھی وہ جانتی تھی اس کی طبیعت خرابی پر اس پاگل شخص نے طوفان برپا کیا ہو گا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اب اس کے پاس تھی جس سے وہ ہمیشہ ڈرتی اس کی قربت اسے بوکھلا کے رکھ دیتی تھی

کیا ہوا جان من ایسے چپ چپ کیوں ہو ؟؟ اس کی پیٹھ سہلاتا وہ مسکرا کر بولا

اس کا لمس محسوس کرتے ہی اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی اور وہ باقاعدہ اس کی دھڑکنوں کی آواز سن رہا تھا جس پر اس نے اسے اپنے الگ کیا اور اس کے بال چہرے سے ہٹائے

یار کچھ نہیں ہوا جو تم اتنا گھبرا گئی ہو جیسے میں تمہیں کچا کھا جانا ہو ؟؟ ریلیکس میری جان کچھ نہیں کروں گا جب تک تم راضی نہیں ہو جاتی بس میں بے بس تھا مجھ سے رہا نہیں گیا تمہیں اس حال میں دیکھ کر تو رخصتی کروا لی !! اس کی بات سنتے اس نے حیران ہو کر اسے دیکھا جو مسکراتا اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ اسے ڈر تھا کہ اس کی ہی نظر نہ لگ جائے جس پر اس نے بے ساختہ نظریں چرا لیں زاور نے اس کا یہ انداز دیکھا تو دل و جان سے اس پر فدا ہی ہو گیا

لیکن امی اور پھر آپ کے گھر والے کیسے مانے ؟؟ وہ ہاتھ مسلتی سوال کرنے لگی پر اسے دیکھنے کی غلطی نہ کی وانیہ کے سوال پر اس کے چہرے کے زاویے بگڑنے لگے وہ کسی صورت بھی اس بات کا ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے اسے غصّہ آتا وہ بہت کچھ پلان بنا چکا تھا اور وہ معصوم جان اس کا غصّہ برداشت

نہیں کر سکتی تھی اسی لئے اپنے ہونٹوں کو سختی سے بھینچے خاموش رہا اس کے ہاتھ مٹھی کی صورت اختیار کر گئے جیسے وہ اپنا غصّہ کنٹرول کر رہا ہو

میں نے کچھ پوچھا آپ سے !! آپ یہاں کیسے آئے اور میرا آپ کو کیسے علم ہوا کہ میں یہاں ہوں ؟؟؟ وہ اب سر اٹھا کر اس سے بولی پر اس پر نظر پڑتے ہی وہ سہم سی گئی اور اس سے دور ہٹنے لگی پر زاور شاہ نے اسے دور نہ جانے دیا پل بھر کا کھیل تھا وہ اس کے قبضے میں تھی اور بری طرح ڈری ہوئی تھی

زاور شاہ نے اس کا چہرہ انگلی کی مدد سے اوپر اٹھایا اس کے ایسا کرنے پر وانیہ سختی سے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی وہ اسے دیکھتا پاگل ہو رہا تھا تبھی جھکتے ہی اس کے لب اپنے لبوں میں قید کیے ہر چیز بھول گیا یاد رہا تو صرف یہ کہ اپنی محبّت اپنی ضد کو وہ حاصل کر چکا ہے محبّت سے تو انکاری تو اب بھی تھا لیکن در

حقیقت وہ محبّت کر چکا تھا اور اس سے کبھی دور جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا اس کی گرفت سخت سے سخت ہونے لگی جس پر وانیہ نے اسے اپنے سے دور دھکیلا پر ذرا سا بھی وہ اس سے دور نہ ہوا تھک ہار کر وانیہ نے مزاحمت کرنا بند کر دیا جس پر زاور شاہ نے اسے آزاد کیا اس کی بگڑتی سانسیں دیکھ کر دلکشی سے مسکرایا اور اسے اپنے ساساتھ لیٹا کر اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرنے لگا تا کہ وہ نارمل ہو جائے اور ہوا بھی ایسا ہی وہ سکون محسوس کرتی جلد ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی زاور نے اسے سوتا دیکھا تو خود بھی اس کا ماتھا چومتا اسے اپنے ساتھ لگائے سونے لگا جلد وہ بھی گہری نیند میں چلا گیا-------

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس کی بانہوں میں تھی پہلے تو اس کا ذہن کچھ نہ سمجھا جب کل رات کی اس کی باتیں یاد آئی تو شرم سے سرخ ہی ہو گئی اور ایک دم سے اٹھ بیٹھی وہ جو اس پر بازو رکھے سو رہا تھا اس کے یوں اٹھنے پر نیند سے جاگ گیا

صبح صبح کرنٹ کیوں مار رہی ہو ؟؟ وہ اس کے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں بل دے کر بولا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی جس پر اس کی گھوری کا خاک اثر ہونا تھا اس نے اسے مسکرا کر دیکھا اور ایک دم سے اپنے اوپر کھینچ لیا جس پر وہ ایک جھٹکے سے اس کے اوپر گر پڑی اور شرم سے لال ہوتی اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی دور ہونے لگی پر جتنا وہ دور ہونے کی کوشش کرتی اتنی ہی اس کی گرفت سخت سے سخت ہونے لگی جس پر اس نے بے بس ہوتے مزاحمت چھوڑ دی اور تھک ہار کے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا زاور اسے اپنے سینے سے لگے دیکھ کے دلکشی سے مسکرایا اور اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا

جان من جب تمہیں پتا ہے کہ تمہاری نہیں چلے گی تو ویسے ہی مان جایا کرو اتنی محنت کیوں کرتی ہو اور اپنے آپ کو ہلکان کرتی ہو جب کے تمہیں اچھی طرح پتا ہے کہ مجھ سے جیت نہیں سکتی اپنے آپ کو ہی مشکل میں ڈالتی ہو ایسا کر کے !!

وہ اس کی کمر کو سختی سے پکڑتا چہرہ اوپر کرتا اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جو ایک نظر اسے دیکھ کر نظریں جھکا چکی تھی زاور زیر لب مسکراتا ہوا اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا جس پر وہ حواس باختہ ہو چکی تھی کچھ لمحوں بعد اسے اپنی قید سے آزاد کیا تو وہ اس کے سینے پر زور سے مکا مارتی اس سے دور بھاگتی واش روم میں بند ہو گئی اور اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو معمول پر لانے لگی جب کے وہ اس کے یوں بھاگنے پر دل کھول کر ہنس رہا تھا جس میں سکون ہی سکون تھا اسے اپنے ساتھ دیکھ کر وقت بیتا کر بہت اچھا لگ رہا تھا کہنے کو وہ اس کی ضد تھی لیکن

اب وہی ضد عشق بننے والی تھی وہ خود بھی بے بس تھا یاد تھا تو صرف یہ کہ وانیہ کو وہ چھوڑ نہیں سکتا کسی قیمت پر بھی نہیں اب اگے وہ اس کے لئے کیا کچھ کرنے والا تھا اسے کیسے محفوظ رکھنا تھا وہ سب کچھ سوچ کے بیٹھا تھا تبھی ریلیکس بھی تھا اسی لئے تو میراب اس کے انداز پر حیران ہوتا تھا کہ وہ ظاہر کچھ کرتا ہے اور اندر ہی اندر سے معاملہ سنبھالے ہوئے ہوتا ہے -----

---

کب سے وہ روم میں ہی بند تھی سب گھر والوں سے ناراض تھی زاور شاہ سے بھی بات نہیں کی تھی بلکہ اس سے چھپتی پھر رہی تھی وہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ کر گاؤں کے دورے پر چلا گیا تھا وہ اسے کچھ وقت دینا چاہتا تھا کہ خود سوچ کر وہ اس رشتے کو نبھائے لیکن وانیہ تو یہ سوچ کر ہی ڈری جا رہی تھی کہ

فریحہ بیگم کو کیسے اپنی وضاحت دے گی فریحہ بیگم وانیہ کی نانو کے ساتھ یعنی بی جان کے ساتھ باہر بیٹھیں اسی کا انتظار کر رہی تھیں وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ وہ ان سے ناراض ہے لیکن وہ مان بھی جائے گی بہت جلد اس بات کا ان کو یقین بھی تھا اور ہوا بھی کچھ یوں ہی جب وہ باہر آئی تو فریحہ بیگم کو اپنی راہ تکتے پایا وہ منہ بسورتی ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا

امی آپ نے مجھ سے پوچھا تک نہیں !!!! آپ نے غلط کیا میرے ساتھ کوئی ایسا کیسے کر سکتا اس جلاد کے سنگ رخصت ہی کر دیا میری مرضی تک نہ پوچھی ؟؟؟ نکاح کیسے ہوا وہ بھی آپ نے جاننے کی کوشش نہ کی ؟؟

بری بات بیٹا وہ تمہارے لئے پاگل ہے اور تم اسے جلاد کہہ رہی ہو ؟؟ اب وہ تمہارا شوہر ہے کچھ عزت کرنا سیکھ لو !!! اور رہی نکاح والی بات تو وہ مجھے سب

کچھ بتا چکا ہے میرے ہی بھائی کا بیٹا ہے !!! انہوں نے اچھی خاصی جھاڑ پلائی اور ساتھ میں وضاحت بھی دی یہ بات تو وانیہ کے لئے کسی جھٹکے سے کم نہ تھی تو وہ ان کو خفگی سے دیکھنے لگی

ایسے کیا دیکھ رہی ہو تم کو خود بھی اندازہ ہے نہ وہ کتنا تمہارے لئے پاگل ہے اور یہ پاگل پن ابھی سے نہیں بچپن سے ہے وہ تمہیں چاہتا ہے اب تم اس کے جذبات کو ایسے مجروح نہ کرو تو ہی اچھا ہے ورنہ جیسے وہ جذباتی ہے نہ پھر میں نہیں بچا سکتی اس سے تمھیں !!! ! صاف بول رہی ہوں وہ تمہارے لئے کچھ بھی کر جائے گا !!!! یہ بات میں اس کی آنکھوں میں تمہارے لئے جذبات دیکھ کر ہی کر رہی ہوں !!!! انہوں نے اسے زاور شاہ سے ڈرایا تو وہ ان کی بات سمجھتی سر جھکا گئی تھی جس پر ان کو بے تحاشہ پیار آیا

تم اس کی سنگت میں بہت خوش ہو تمہاری آنکھوں کی چمک سب بیان کر رہی ہے بیٹا جانی !! انہوں نے اسے چھیڑا تو وہ ایک دم بلش کر گئی

ایسا کچھ نہیں امی !! آپ بھی نہ بس !!! آپ کو نہیں پتا وہ بہت کھڑوس ہے بات بات پر غصّہ کرتا ہے اور آپ نے اس کے ساتھ رخصت کر دیا !!!! وہ منہ بسورتی ساتھ ان کے بھتیجے کی شکایت بھی لگانے لگی جب کے تسبیح پڑھتی بی جان کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی وہ ان ماں بیٹی کے درمیان کچھ نہ بولیں تھیں جانتی تھیں اپنی بیٹی کو کہ وہ وانیہ کو راضی کر ہی لیں گیں اور اب ہوا بھی کچھ ایسے ہی تھا

وہ جیسا بھی ہے تمہارا شوہر ہے اور میں تمہیں اس سے جھگڑتے ہوئے نہ دیکھوں اور ہاں مجھے یاد آیا کہ زاور جاتے ہوئے کہہ کر گیا تھا کہ تم تیار رہنا اس کے دوست نے انوائیٹ کیا ہے تو وہیں جانا ہے اب جاؤ تیاری کرو ایسا نہ ہو تمہیں اس حالت میں دیکھ کر وہ غصّہ کرنے لگ جائے !!! واپسی پر تقریب کے لئے شاپنگ بھی کروانے کا کہہ رہا تھا

امی آپ پہلے بتا دیتی نا اب پتا نہیں وہ کب آئے میں تو جا رہی !! وہ بوکھلاتی ہوئی روم میں لنگڑاتی ہوئی چلی گئی پیچھے وہ اس کی جلد بازی اور گھبراہٹ پر ہنس پڑیں جب کے دور کھڑی نازیہ بیگم دانت پیس کر رہ گئی اپنے منصوبے کو ناکام دیکھ کے وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھیں فریحہ بیگم کو تو اپنے پلان کے مطابق گھر سے نکال چکیں تھیں لیکن دوبارہ سے فریحہ بیگم کا آنا ان کو برداشت نہیں ہو رہا تھا اب وہ کچھ اور پلان کرنے کا سوچ رہی تھیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ زاور کی محبّت وانیہ ہے اس کا جنون ہے جس کی خاطر وہ کچھ بھی کر جائے گا

لیکن وہ اپنے انتقام میں یہ تک بھول گئیں تھیں کہ یہ سب وہ اپنے گھر کے فرد کے ساتھ کر رہی ہیں اتنا گھناؤنا کھیل جو وہ کھیلنے کا سوچ رہی تھیں انہیں اندازہ نہیں تھا کہ جب ان کی اصلیت بیٹے پر کھلے گی تو کیا ہو گا -------

---

زرغم عمر کو باہر چھوڑتا مین گیٹ بند کر کے اندر آیا کیوں کہ عمر کو کسی کام سے جانا تھا تو زرغم کو رات میں ایک ساتھ نکلنے کا کہہ کر چلا گیا تب تک عصر کا وقت ہو چکا تھا عصر کی نماز کے لیے وضو کیا اور نماز پڑھنے لگا جیسے ہی وہ دعا مانگ کر اٹھا نظر سامنے کھڑی امرحہ پر گئی جو اسے غصّے سے گھورے جا رہی تھی اور مسلسل بے چینی سے ہاتھ مسل رہی تھی یہ بات وہ شروع دن سے ہی نوٹ کر چکا تھا کہ ایسا وہ تب کرتی ہے جب کوئی اسے پریشانی ہو اس کی پریشانی وہ سمجھ بھی چکا تھا لیکن مجبور بھی تھا اس کا جانا بھی بہت ضروری تھا

ایسے کیوں کھڑی ہو ؟؟؟ خیر تو ہے ؟؟ امرحہ نے خفگی سے اسے دیکھا جو اب سینے پر بازو باندھے اسے تک رہا تھا

مجھے بھی ساتھ لے کر جاؤ بس !! زرغم نے چونک کر اس کے ضدی انداز کو دیکھا

اب ایسا کیسے ممکن ہے ؟؟ زرغم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

مجھے نہیں پتا بس آپ مجھے یہاں چھوڑ کے مت جائیں !! وہ ضد اور ناراضگی سے بولی زرغم جائے نماز تہ کر کے اسے اس کی جگہ پر رکھتا امرحہ کے سامنے کھڑا ہو

گیا اور اسے غور سے دیکھنے لگ گیا جس پر امرحہ اس کی نظروں سے بری طرح ڈسٹرب ہوتی اپنی نظریں جھکا لیں

یار ایک دن کی بات ہے کچھ بھی نہیں ہو گا جان زرغم !! پہلے بھی میں جاتا رہتا تھا وہاں رہتا بھی تھا لیکن اب تو میرا گھر ہے بیوی ہے جلد بچے بھی ہوں جائیں گے مجھے احساس ہے لیکن میں ساتھ نہیں لے کے جا سکتا !!! زرغم نے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

تو آپ کا جانا لازمی ہے کیا !! میں کیسے اکیلے رہوں گی ؟؟؟ پہلے تو اس کے مخاطب کرنے کے انداز سے ہی بلش کر گئی پھر وہ منہ پھلاتی بیڈ پر بیٹھ گئی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اپنی بات زر غم کو کیسے سمجھائے اور اپنا ڈر اسے

بتا سکے زرغم اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا

آج جانا لازمی ہے میری جان میں تمہیں میسج کرتا رہوں گا نا !!! پھر تم اکیلی کیسے ہوئی ؟؟ اور یاسمین بھی تمہارے پاس ہو گی باہر تم نکلنا مت بس جب تک میں نہ آ جاؤں !!!

وہ یونہی سر جھکا کر بیٹھی رہی تو زرغم اسے یوں خاموش بیٹھا دیکھ کر بولا

ناراض ہو ؟؟

امرحہ نے ہاں میں سر ہلایا تو زرغم اس کے انداز پر مسکرا پڑا جب کہ امرحہ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی جو اس کے مضبوط ہاتھوں میں قید تھے اسے اپنے دل کی کیفیت سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے غصّہ کرنا چاہتی تھی لیکن اس کے سامنے بے بس سی تھی آنسو تھے کہ پل بھر میں بہنے کو تیار تھے

بیلنس ہے موبائل میں ؟؟ زرغم نے یونہی پوچھا تو اگے سے جواب نفی میں آیا وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا مہلب اس کے ہنسنے پر چونک کر اسے دیکھتی آخر میں پھٹ پڑی

ہاں ہاں ہنسو بیوقوف ہوں نہ میں !!! آنسو اس کے گالوں پر پھسل پھسل کر گرنے لگے زرغم نے آنسو صاف کرنے کے لئے ہاتھ اگے بڑھایا تو اس نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور اٹھ کر کچن چلی گئی

افففف یار امرحہ !!! وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا کچن میں گیا تو وہ اسے روتی ہوئی دکھائی دی اب زرغم کو سخت غصّہ بھی آنے لگا تھا اس کی ضد اسے غصّہ کرنے پر مجبور کر رہی تھی

امرحہ !!! غصّے سے بولتا اس کے پاس آیا اور اس کے بازو سختی سے تھامتا اسے روم لے جانے لگا جب کے یاسمین کچن کے اندر جانے لگی تبھی وہ ان دونوں کو حیرانگی سے دیکھنے لگی زرغم کی نظر اس پر پڑی تو اسے گھور کر بولا

جاؤ کام کرو اپنا !!! تب وہ اس کے ڈر سے بھاگتی کچن گھس گئی اور امرحہ اسے غصّے میں دیکھ کر اب بھی سوں سوں کر رہی تھی

روم میں لاتا وہ اسے اب غصّے سے دیکھ رہا تھا روم کو لاک کرتا اس کے پاس آتے ہی اسے کمر سے سختی سے پکڑ کر اپنے قریب کرتا اس کے چہرے پر غرایا

کیا مصیبت ہے کیوں رونا مچایا ہوا ہے جب بول رہا ہوں کہ ایک دن کی بات ہے تو کیوں ضد لگائی ہوئی ہے ؟؟

رونا بند کرو ابھی کے ابھی !! اس کو سختی سے بولتا اس کو اور قریب کرنے لگا وہ اس کے غصّے سے ہی رونا بھول گئی تھی اب ڈر سے اس کی رنگت سفید پڑ گئی اس کے ڈر سے گالوں پر سے آنسو صاف کرتی وہ اسے بہت ہی کیوٹ لگی کے اس کا غصّہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

کیوں کرتی ہو ایسے ؟؟؟ جب تمہیں ڈر لگتا مجھ سے تو ایسی ضد بھی مت کیا کرو بول تو رہا ہوں بس ایک دن کی بات ہے پھر کہیں نہیں جاؤں گا ایسے اور !!! ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تم زرغم خان کی بیوی ہو کوئی تم تک پہنچ بھی نہیں سکتا اس لئے اپنے دل سے یہ ڈر نکال دو اب اوکے !!! اس کے گالوں کو چومتا اس کو نرم لہجے میں سمجھاتا اس کی سانس بند کرنے لگا زرغم نے اسے یوں بنا سانس لئے سختی سے آنکھیں میچتے دیکھا تو اس کی حرکت پر مسکرا دیا

یوں سانس کیوں بند کر لیتی ہو جان زرغم !!! اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتا اسے اور کپکپانے پر مجبور کر گیا اس کی گرفت میں کسمساتی دور ہونے لگی شرم سے گال سرخ ہو گئے زرغم کو اس سے زیادہ حسین منظر کوئی نہ دکھا تھا تبھی اس پر جھک گیا کچھ دیر بعد اس سے دور ہوا تو امرحہ اس سے نظریں چرانے لگی جب کے وہ دلکش انداز میں مسکراتا اس کو کنفیوز کر رہا تھا

یوں ہی دن گزر گیا اور رات ہو گئی کھانا کھا کر اسے سلانے کے بعد کافی دیر تک وہ اس کے پاس بیٹھا دیکھتا رہا پیاس تھی کہ اس کی بجھ ہی نہیں رہی تھی اس کو دیکھتے رہنے سے عجب سکون مل رہا تھا وہ یوں ہی بیٹھا اسے دیوانوں کی طرح دیکھتا رہا جب تک عمر نہ آ گیا جب عمر آیا تب وہ بامشکل اس کے پاس سے اٹھا اس کے ماتھے پر لب رکھتا دل کو مضبوط کرتا اس کے پاس سے چلا گیا جب کے وہ نیند کی وادی میں غرق تھی -------

---

روم میں تو وہ آ گئی تھی لیکن اب وہ اسے تنگ کرنے کا سوچ چکی تھی اس کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا اپنی اس کارستانی کا سوچ کر ہی دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی لیکن نہیں جانتی تھی کہ ایسا کر کے وہ اپنی شامت خود بلوانے والے کام کر رہی ہے

روم میں آتے ساتھ ہی وہ دوبارہ سے بیڈ پر بستر میں گھس گئی اور سونے لگی جلد ہی نیند کی وادی میں گم بھی ہو گئی تھی باہر سب یہ ہی سمجھ رہے تھے کہ وہ لنچ میں جانے کے لئے تیار ہو رہی ہے لیکن کوئی بھی اس کی کارستانی نہیں جانتا تھا ایک دو بار مہمل آئی لیکن اسے سوتا دیکھ کر چلی گئی اسے بھی جلدی تھی اس لئے وہ ہوسپٹل کے لئے نکل گئی

دوپہر کو ایک بجے زاور شاہ تھکا ہارا گھر آیا بہت ہی تھکا دینے والا دن تھا بہت اسے خود جا کر معاملات دیکھنے تھے اور اب لگاتار کام نے اسے بہت تھکا دیا تھا لیکن دوست کی طرف جانا بھی ضروری تھا اسی لئے بی جان اور فریحہ بیگم کے زریعے وانیہ کو پیغام پہنچا دیا تھا اب صرف وہ فریش ہو کر دوست کی طرف نکلنا چاہتا تھا روم میں جیسے انٹر ہوا پورے کمرے کو اندھیرے میں پایا لائیٹ جیسے ہی اس نے آن کی اس کا پارہ اسے سوتے دیکھ کر ہائی ہو چکا تھا ہر بار وہ اس کو

غصّہ دلا کر اپنے لئے عذاب لے آتی تھی اب بھی وہ غضب ناک ہوتا اسے غصّے سے دیکھ رہا تھا جو بڑے آرام سے سو رہی تھی

وہ کچھ دیر تو اسے دیکھتا رہا پھر کچھ سوچ کر واش روم چلا گیا فریش ہو کر نکلا بالوں کو سیٹ کیا اور پرفیوم اپنے اوپر چھڑکتا وہ مسلسل لب بھینچے ہوئے تھا جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اپنے غصّے کو بہت مشکل سے ضبط کر رہا تھا وہ بنا اسے دیکھے روم سے نکلتا چلا گیا

نیچے بی جان اور فریحہ بیگم بیٹھیں ان دونوں کا ہی ویٹ کر رہی تھیں لیکن زاور کو غصّے سے جاتا دیکھ کر وہ کچھ بھی نہ پوچھ سکیں اس کے غصّے سے
سب ہی ڈرتے تھے مہمل جو کے ہاسپٹل نکلنے والی تھی وہ بھی بی جان کے ساتھ بیٹھی اپنا پریکٹیکل اٹھا رہی تھی زاور شاہ کے غصّے سے وہ بھی ڈرتی تھی

فریحہ بیگم نے کچھ سوچتے ہوئے زاور کے کمرے کا رخ کیا جہاں وانیہ نے سو کر زاور کو مایوس کیا تھا فریحہ بیگم نے اسے سوتے دیکھ کر اپنا ماتھا پیٹ لیا

!!!! افف یہ لڑکی !! کب عقل آئے گی اس کو

اٹھو وانیہ !! فریحہ بیگم نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا جس پر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور مندی مندی آنکھوں سے سمجھنے کی کوشش کرنے لگی جس پر فریحہ بیگم نے اسے ایک جھانپڑ رسید کیا

یہ کیا ؟؟؟ میں نے کیا کیا ہے ؟؟ وہ روہانسی ہوئی

یہ پوچھو کہ تم نے کیا نہیں کیا !! وہ غصّے سے بولیں

تم نے بہت غلط کیا ہے وانیہ !! مجھے بہت ہی مایوس کیا ہے میں نے ایسی تو تربیت نہیں کی تھی تمہاری جو تم نے ایسا کیا !!! تم کو اچھی طرح پتا تھا کہ زاور کے ساتھ جانا ہے لنچ پر لیکن تمہیں اپنی نیند پیاری تھی ؟؟ اس کا ایک بار بھی نہ سوچا تم نے ؟؟ بہت ہی افسوس ہوا مجھے یہ سب دیکھ کر !!! میری تربیت ایسی تو نہ تھی جو تم نے ایسا کیا !!! غصّے سے کہتیں وہ روم سے باہر جانے لگیں

سوری امی !!!! اس کی آنسو سے بھیگی آواز ان کو آئی لیکن نرمی کر کے اسے اور سر نہیں چڑھا سکتی تھیں یہ ہی وقت تھا اسے درست کرنے کا

مجھے سوری کرنے سے کچھ نہیں ہو گا جس کا دل دکھایا ہے اسے سوری بولو اگر وہ معاف کر دیتا ہے تو میں بھی معاف کر دوں گی ورنہ مجھ سے اب کوئی امید نہ رکھنا !!!! یہ کہتے ساتھ ہی وہ روم سے نکل گئیں پیچھے وہ ہچکیوں سے روتی خود کو ملا مت کرنے لگی اسے تو اس بات کا اندازہ ہی نہ تھا کہ اس کا مذاق اتنا بھیانک روپ لے لے گا اب اسے کسی طرح بھی زاور شاہ سے معافی مانگنی تھی ورنہ فریحہ بیگم اس سے خفا ہی رہتیں خود بھی وہ اچھا محسوس نہیں کر رہی تھی اسے بھی اب زاور سے اپنے غلط رویے کا احساس ہو رہا تھا جس پر آنسو بہانے کے علاوہ اب کچھ نہیں کر سکتی تھی کافی دیر وہ روتی رہی کسی نے اس سے کھانے تک کا بھی نہ پوچھا کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی تھی

زاور رات بارہ بجے کے قریب گھر آیا لیکن کسی سے بھی بات کیے بغیر وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا جہاں وہ ابھی تک بیڈ پر بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی زاور روم میں آیا کھٹکے کی آواز پر وانیہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا زاور اسے روتے

دیکھ کر صوفے پر بیٹھ کر اپنے جوتے اتارنے لگا اسے مکمل طور پر نظر انداز کر رہا تھا جیسے کوئی اور روم میں نہ ہو جس پر وانیہ کی آنکھوں سے آنسو پھر سے بہنے لگے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے اسے منائے ہاتھوں کو مسلسل مسلتی وہ اسے امید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی لیکن وہ تھا کہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہا تھا اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم میں گیا اور چینج کرتا باہر آیا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنے بالوں کو سیٹ کرتا وہ اسے بھی دیکھ رہا تھا رو رو کر اسکی آنکھیں سوجھ تھیں لمحہ بھر اس کے دل کو کچھ ہوا پر پھر دل پر مضبوطی قائم کر لی تھی اب کسی طور پر بھی وانیہ سے نرمی نہیں برت سکتا تھا اسے اب اچھا خاصا سبق سکھانے کا وہ پکا ارادہ کر چکا تھا تبھی وہ اسی کے سامنے اس کو بری طرح اگنور کر رہا تھا وہ جو اس کی توجہ کی عادی تھی اب خود کا نظر انداز کیا جانا بری طرح تکلیف دے رہا تھا مسلسل اب رونا سٹارٹ ہو چکا تھا جس پر زاور جزبز ہوتا اسے گھورنے لگا

افف یہ لڑکی سچ میں مجھے پاگل کر دے گی!!! آخر کیوں میں اتنا بے بس ہو جاتا ہوں اس کے سامنے!!!

عمر کی امی کے ساتھ وقت گزارتے اسے پتا بھی نہ چلا کہ کتنا وقت ہو گیا ہے زرغم تو آج جاتے ہی عمر کی امی کو اس کے ڈر کی وجہ سے اس کے پاس چھوڑ گیا اب زرغم آرام سے کام ختم کر کے ہی آنے والا تھا اس لئے اسے کوئی فکر نہ تھی رات کا کھانا کھاتے ہوئے عمر کی امی نے اس سے ضروری ضروری سوالات کیے تھے جس پر امرحہ نے اپنی زندگی کی تلخ حقیقت ان کو بتا دی تھی جس پر مہناز بیگم افسوس ہی کر کے رہ گئیں

کھانے کے بعد مہناز بیگم کو ان کو روم دکھا کر وہ کچن چلی گئی جب کہ امرحہ کھانے کے برتن دھو کر اچھی طرح کچن صاف کرتی ساتھ میں دو کپ چائے بنا کر روم میں لے آئی

یہ لیں آنٹی چائے میرے ہاتھ کی !!! مہناز بیگم تسبیح پڑھتے ہوئے امرحہ کی بات پر ہنس پڑیں اور چائے پینے لگیں جو سچ میں بہت ہی مزے کی بنی تھی

امرحہ بیٹا چائے تو بہت ہی اچھی بنائی ہے !! انہوں نے سچے دل سے اس کی تعریف کی جس پر وہ جھینپ گئی تھی

ان سے گپ شپ کرتے ہوئے اسے زرغم کی بات اچانک یاد آئی اور اس یاد آتے ہی موبائل ڈھونڈنے لگی جو اسے بیڈ پر پڑا ہوا دکھائی دیا امرحہ نے جلدی سے

اپنا موبائل چیک کیا زرغم نے اسے پیکج کروا دیا تھا تب ہی اس پر زرغم کے بہت سارے میسجز آئے ہوئے تھے جسے دیکھ کر امرحہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں

!!ہائے اب کیا ہو گا وہ تو ناراض ہو جائیں گے

میں کمرے میں ہوں" !! یہ لکھ کر بھیجا تو زرغم کا فٹ ہی ریپلائے بھی آ گیا"

"کہاں تھی تم اتنے میسجز کیے"

میں کام کر رہی تھی ابھی فری ہوئی ہوں" امرحہ نے چائے پیتے ہوئے میسج" لکھا اور اسے بھیج دیا جس پر زرغم کا جواب اوکے ہی آیا امرحہ مطمئن ہوتی آنٹی سے باتوں میں مشغول ہو گئی باتوں میں ہی وہ بھی نیند سے جھول رہی تھی مہناز بیگم نے دیکھا تو بولیں

!!!! امرحہ بیٹا تم سو جاؤ تمہیں بھی نیند آ رہی ہے

!!! نہیں آنٹی آپ سو جائیں !! عشاء کی نماز پڑھ کر میں بھی سو جاؤں گی مہناز بیگم اس کی بات سمجھتی سونے لگ گئیں تب امرحہ لاؤنج میں آ گئی موبائل ہاتھ میں ہی پکڑا ہوا جس پر زرغم کے میسجز آنے لگے اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا وہ بھی اسے ریپلائے دیتی رہی بات کرتے اسے نیند کا جھونکا آتا تو وہ

نیند میں چلی جاتی تب زرغم اسے سونے نہ دیتا مس بیل دے کر اس کو جگا کر رکھ دیتا جس پر امرحہ دانت پیس کر رہ گئی تھی

اپنا کام مکمل کرتے کرتے بہت ٹائم ہو چکا تھا عمر اس کے ساتھ ہی تھا کہنے کو وہ ایک دن وہاں رکنا چاہتا تھا لیکن امرحہ کا چہرہ اس کے سامنے آ رہا تھا اور اب تو فجر کی اذان بھی ہونے والی تھی اپنی ٹیم کے ساتھ کام ختم کرتے سب دوستوں کی گیدرنگ تھی جس پر زرغم اچھا محسوس نہیں کر رہا تھا وہ گھر جانے کی بات کر رہا تھا جس پر عمر اور سمیر اسے روک رہے تھے

یار ادھری رک جا !! آرام سے یہیں سو جاؤ !! سمیر نے اسے روکا تو وہ جھنجھلا سا گیا

یار میری بیوی بچے گھر پر انتظار کر رہے ہیں سمجھو نہ کیسے رک جاؤں میں پہلے کی بات اور تھی اب تو میں شادی شدہ مرد ہوں آگے تم لوگ بہتر جانتے ہو عمر تم تو مل چکے ہو اپنی بہن سے تم زیادہ اچھی طرح جانتے ہو اس کو جو مجھے گھر گھسنے بھی نہیں دے گی اگر گھر نہیں گیا پہلے ہی وہ ناراض تھی مجھے ساتھ لے کر جاؤ !!! ضد کر رہی تھی اب رک جاؤں گا تو اس کا غصّہ الگ ہو گا

ہمیں پتا ہے تم کیوں بے تاب ہو رہے ہو گھر جانے کے لئے !! جاؤ اجازت ہے بیٹا کیا یاد کرو گے کس سختی سے پالا پڑا ہے !!! سمیر نے مسخرے پن سے کہا تو عمر بھی ہنس پڑا جو کب سے زرغم کی بے تابی دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ وہ کتنا پیار کرتا ہے امرحہ سے ان دونوں کے لئے دل سے ہی دعا گو تھا کہ ان کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو جائے زرغم ان دونوں سے ملتا باہر آ گیا اور بائیک سٹارٹ کرنے سے پہلے امرحہ کو کال ملائی جو کب کی نیند کی وادی میں گم ہو

چکی تھی صوفے پر آدھی بیٹھی آدھی لیٹی الگ ہی نمونہ لگ رہی تھی جب وہ بیل کی آواز پر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور کال رسیو کی تب وہ بولا

میں گھر آ رہا ہوں سونا مت اوکے !!!! یہ کہہ کر فون بند کر دیا وہ غصّے سے دانت کچکچا کر رہ گئی

حد ہی ہو گئی فضول میں خود بھی جاگ رہا ہے اور مجھے بھی بلا وجہ ساتھ جگا رکھا !!! ہے ساری نیند خراب کی میری اب اتنی دور گیا ہے تو وہیں رہ بھی جائے ابھی وہ اسے کوس ہی رہی تھی کہ پھر سے اس کی کال آنے لگ گئی وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ پہنچ گیا ہے وہ نیند میں ہی جھومتی ہوئی گیٹ تک آئی اور گیٹ کھولا زرغم نے بائیک اندر کی اور اسے دیکھنے لگا جو گیٹ بند کر رہی تھی لیکن اس

سے بند نہیں ہو رہا تھا اوپر سے وہ نیند میں بھی تھی زرغم ہنستا ہوا قریب آیا جب ہی اس کی آواز کانوں میں پڑی

او ہو کیا مصیبت ہے بند ہی نہیں ہو رہا !!! وہ غصّے سے بڑبڑائی

آنکھیں کھولو گی تب ہی تو کچھ نظر آئے گا نا !! مسکرا کر کہتا وہ خود آگے بڑھ کر گیٹ بند کرتا اندر جانے لگا وہ بھی آنکھیں مسلتی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی نیند دوبارہ سے غالب آ رہی تھی تبھی چلتے چلتے اس کی پیٹھ سے ٹکرا گئی زرغم سمجھ چکا تھا تبھی اسے جلدی سے تھام گیا تا کہ وہ گر ہی نہ جائے

تم نے کچھ الٹا سیدھا تو نہیں کھا لیا جو ایسے جھوم رہی ہو !! زرغم نے پریشانی سے اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر بولا تبھی وہ نفی میں سر ہلانے لگی

مم مجھے نیند آ رہی ہے !! یہ کہتی وہ اس کے سینے میں منہ چھپا گئی جس پر زرغم کو کرنٹ سا لگ گیا حیرت سے امرحہ کو اپنے سینے لگتے دیکھ رہا تھا دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا خوشی سے پاگل ہونے والا تھا کچھ سوچتے ہی زرغم نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا جس پر وہ ہلکا سا چلائی

ارے میں گر جاؤں گی چھوڑو مجھے !!! زرغم نے اس کی ایک بھی نہ سنی اور سیدھا روم میں لے آیا امرحہ نے بہت کوشش کی کہ اس کی گرفت سے نکل جائے لیکن اس کی کوشش بھی کمزور تھی جس پر کچھ بھی نہ ہو سکا اس نے اسے کرسی پر بیٹھا دیا جس پی وہ اسے غصّے سے گھورنے لگی لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا مسکراتا ہوا واش روم چلا گیا امرحہ پھر سے نیند میں گم ہو گئی زرغم وضو کر کے نکلا تو اسے دیکھ کر دلکش انداز سے مسکرایا جو بہت ہی معصوم لگ رہی تھی وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور اسے کافی دیر سے دیکھنے لگا اس کا چہرہ کچھ

اور دیکھنے ہی نہیں دے رہا تھا بہت مشکل سے اس کے سحر سے نکلتا ٹھنڈی سانس بھرتا ہوش میں آیا اور اس کا کندھا ہلا کر اسے بولا

اٹھو امرحہ یار اذان ہو رہی ہے نماز نہیں پڑھنی کیا ؟؟ وہ اس کی آواز سے کسمسائی اور نیند میں ہی بولی

پڑھتی ہوں ابھی !! اس کا اور بھی سونے کا موڈ تھا جسے دیکھ کر زرغم اسے کندھوں سے پکڑتا اسے جھٹکے سے کھڑا کر گیا جس پر وہ چیخ پڑی

چیخو مت جاؤ وضو کرو نماز پڑھو پھر سو جانا !!! وہ آنکھیں کھول کر اگے بڑھی پر واش روم جانے کی بجائے دیوار سے ٹکرا گئی

یار دہیان سے امرحہ !!!! زرغم کی بھاری آواز اسے ہوش میں لے آئی وہ اسے دیکھتی جلدی سے واش روم میں گھس گئی وہ اس کی جلد بازی پر مسکرایا وہ وضو کر کے نکلی تو زرغم اسی کا انتظار کر رہا تھا دونوں نے مل کر نماز ادا کی صبح کے وقت ٹھنڈ زیادہ ہو جاتی تھی وہ ہیٹر آن کرتی بیڈ پر آ کر لیٹ گئی کمبل لینے کی بھی زحمت نہ کی نیند کی دیوانی دوبارہ سے نیند میں غرق ہو چکی تھی زرغم نے اسے اس حال میں دیکھا تو افسوس سے سر ہلایا اس پر اچھے سے کمبل ٹھیک کرتا خود بھی ساتھ آ کر لیٹ گیا اور اسے دیکھتے ہی مطمئن ہو کر سونے کی کوشش کرنے لگا کہ اتنے میں امرحہ کا ہاتھ اس کے سینے پر آ گیا زرغم کے دل کی دھڑکن ایک دم سے تیز ہوئی آج اسے شاک پہ شاک ہی مل رہے تھے اس نے حیرانگی سے امرحہ کو دیکھا جو گہری نیند میں تھی زرغم نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھاما اور چوم کر واپس اپنے سینے پر رکھ دیا خوشی اس کے انگ انگ سے ظاہر ہو رہی تھی اگر امرحہ جاگ رہی ہوتی تو وہ اپنی اس حرکت کر خود کو سو بار کوستی اور

ڈر سے اس کی طرف دیکھتی بھی نہ بلکہ تھر تھر کانپنے لگ جاتی لیکن وہ نیند میں گم تھی وہ اسے دیکھتے دیکھتے خود بھی سو گیا اسے پتا بھی نہ چلا

دونوں کو کچھ خبر نہ تھی نیند میں ہی ایک دوسرے کے قریب آچکے تھے زرغم کا بازو اس کی کمر کے گرد تھا اور وہ خود اس کے سینے لگی پر سکون ہو کر سو رہی تھی سردی بھی زیادہ تھی اور دونوں کی قربت بھی انتہا پر تھی امرحہ اگر یہ دیکھ لیتی تو کرنٹ ضرور کھا جاتی پر سردی سے بچنے کے لئے دونوں نے ایک دوسرے میں پناہ ڈھونڈ لی تھی

صبح کے نو بج رہے تھے زرغم کی اچانک آنکھ کھلی تو امرحہ کو اپنے سینے لگے ہوئے پایا اور خود کا ہاتھ اس کی کمر پر تھا زرغم مسکراتا اور اس کے قریب ہو گیا اور اپنی گرفت اس پر مظبوط کر دی جس پر وہ کسمساتی اٹھ گئی جب اپنی حالت دیکھی تو اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی پر وہ اسے دور ہونے ہی نہیں دے رہا تھا جب بھی وہ دور ہوتی وہ اپنی گرفت اس پر مضبوط کرتا اسے اپنے ساتھ لگا لیتا جس پر وہ غصّے سے اسے گھورتی جو اب سونے کی ایکٹینگ کرنے لگا تھک ہار کر اپنی مزاحمت رد کرتی وہ بول اٹھی

!!! سر اٹھیں نا !! آنٹی اٹھ گئی ہوں گی

یار تھوڑی دیر لیٹ جاؤ پاس پھر چلی جانا !! زرغم کی گمبھیر آواز اس کے کان کے پاس گونجی تو وہ کانپ کر رہ گئی امرحہ نے اپنے گرد اس کے بازو کو دیکھا

اور بے بسی سے زرغم کے چہرے کو دیکھ کر کانپتی ہوئی اس کے سینے پر سر رکھ دیا زرغم نے جھٹ سے آنکھیں کھول دی اور اسے اپنے ساتھ دیکھ کر اسے بھینچے بغیر نہ رہ سکا وہ اس کی سخت گرفت محسوس کر رہی تھی تبھی زرغم نے بے خودی میں اس کا گال چوم لیا جس پر وہ شرم سے سرخ پڑتی وہ اس سے الگ ہوئی زرغم نے اسے گھور کے دیکھا جسے نظر انداز کرتی وہ بیڈ سے بھی اتر گئی اور اس کے اوپر سے بھی کمبل کھینچ لیا جس پر وہ چلایا

!!کیا کر رہی ہو ظالم لڑکی مجھے تو سونے دو

نہیں کوئی ضرورت نہیں آئے کیوں تھے رات لیٹ ؟؟ خود بھی جاگے مجھے بھی جگایا اب میں نہیں سو رہی تو آپ بھی نہیں سو سکتے بس کہہ دیا !! غصّے سے بولتی وہ اس کے دل میں اتر گئی وہ بڑے مزے سے اس کے غصّے کو انجوائے کر رہا تھا اسے اچھا لگ رہا تھا اس کا پر اعتماد لہجہ تب ہی اس کے انداز سے محفوظ ہوتے ہوئے اس نے سگریٹ سلگا کر اسے دیکھا جو اب اسے غصّے سے

بڑبڑا رہی تھی اس کی نظروں کی تپش سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا امرحہ نے روم میں بو محسوس کی تو نظر زرغم کی طرف گئی جو سگریٹ سے شغل فرما رہا تھا وہ غصّے سے آگے بڑھی اور اس کے منہ سے سگریٹ نکال کر پھینک دیا زرغم مسکراہٹ ضبط کرتا اس کی کاروائی دیکھ رہا تھا جو اب اس کے سگریٹ کا پیکٹ بھی ڈسٹ بین کے نظر کر رہی تھی اور اب اسے گھور رہی تھی

کیا ہوا !! وہ جانتے بوجھتے انجان بنا

خبردار جو آئندہ یہ منحوس چیز کو ہاتھ بھی لگایا !!! وہ ڈانٹ کر بولی تو زرغم فٹ بولا

تو تمہیں لگا لیتا ہوں !!! یہ کہہ کر معصوم سی شکل بنا کر اسے دیکھنے لگا جو اب اور غضب ناک ہو گئی تھی اسے گھورتے وہ روم سے ہی نکل گئی تھی وہ اس سے سخت ناراض تھی یہ وہ اچھی طرح جانتا تھا اپنے پیچھے اس نے زرغم کا زندگی

سے بھرپور قہقہہ سنا تھا جس پر وہ بھی مسکرا پڑی تھی اب وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ زرغم کا چھونا اپنے پاس رکھنا پیار کرنا کچھ بھی اسے برا نہیں لگتا تھا بلکہ وہ اب ایک سکون سا محسوس کرتی تھی یہ ہی وجہ تھی کہ وہ دن بہ دن زرغم کے قریب ہو رہی تھی اسے اچھا لگتا تھا زرغم کی توجہ لینا اسے اپنے لئے پاگل دیکھنا لیکن اس سب میں وہ بھول بیٹھی تھی جس چیز سے وہ انکاری تھی اب وہ عشق بن کر اس کی رگوں میں دوڑنے لگے گا -----

وہ مہناز بیگم کے پاس آئی تھی ان کو جاگتا دیکھ کر سلام کرتی ان سے ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگی

آنٹی آپ فریش ہو جائیں تب تک میں ناشتہ تیار کرتی ہوں !!! یہ کہہ کر وہ اپنے روم میں واپس آئی جہاں زرغم دوبارہ سے نیند کے مزے لوٹ رہا تھا اس نے

غصّے سے اس کے اوپر سے کمبل اتارا زرغم کروٹ بل سو رہا تھا مڑ کر دیکھا تو امرحہ دوبارہ سے کمبل تہہ کر رہی تھی وہ بہت ہی جھنجھلایا اس وقت اسے بہت ہی سخت نیند آ رہی تھی لیکن وہ اچھا بدلہ لے رہی تھی اس سے

افف ہو یار کتنی ظالم ہو سردی دیکھو اس ظالم بیوی کا ظلم !!! امرحہ اس کی بات پر صرف مسکرا کر رہ گئی

سر اٹھ جائیں اب !!! بہت نیند پوری کر لی !!! وہ خود بھی حیران تھی اپنے آپ پر کہ وہ زرغم سے اب ڈرتی نہیں تھی بلکہ بلا جھجھک اس سے بات کرنے لگی تھی شاید اس میں زیادہ تر کمال زرغم کا ہی تھا جو اسے اپنے آپ میں ہی الجھائے رکھتا تھا

تمہیں کیا مسئلہ ہے ؟؟ میں اچھا نہیں لگ رہا لیٹے ہوئے ؟؟ زرغم نے اسے گھورا تو وہ بھی گھورتے ہوئے بولی

ناشتے کا سامان کون لائے گا سر ؟؟ کمر پر ہاتھ رکھتی وہ اسے دیکھنے لگی

اچھا اٹھتا ہوں ظالم لڑکی !!! زرغم نا چاہتے ہوئے بھی اٹھا اور اسے دیکھ کر اس کے پاس آیا جو اسے نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی

بلکل ماسیوں والا سٹائل ہے بیگم کا !!!! یہ کہتا ہی بھاگ کھڑا ہوا پیچھے امرحہ کو کیا سوجھی کہ پاس پڑا کشن اسے کھینچ مارا جو دروازے کو لگتا نیچے گر گیا اس کا غصّے میں آنا پہلی بار زرغم دیکھ رہا تھا ہنستا ہوا وہ وہاں سے رفو چکر ہو گیا

ٹی وی لاؤنج میں آئی تو عمر کی امی وہیں بیٹھی ہوئی تھیں زرغم کی کارستانی وہ بھی سمجھ گیئں تھی تبھی وہ امرحہ کو مسکرا کر دیکھ رہی تھیں

لگتا بہت تنگ کرتا ہے تمہیں !!! ان کی بات پر وہ جھینپ سی گئ

جی آنٹی سر کھڑوس ہیں ایک نمبر کے !!! وہ اس کو کھڑوس کہنے سے باز نہیں آئی تھی مہناز بیگم نے حیرانگی سے اسے دیکھا ان کی حیرت کم ہونے کو نہیں آ رہی تھی کہ امرحہ زرغم کو ایسا بول سکتی ہے

سوری آنٹی بس وہ ہیں ہی ایسے تو منہ سے نکل جاتا ہے !!! اپنی بات کی وضاحت کرتی شرمندگی سے لال ہو چکی تھی مہناز بیگم کو اس پل وہ بہت ہی معصوم سی لگی

ارے نہیں بیٹا مجھے برا تو نہیں لگا زرغم بہت اچھا انسان ہے بس تھوڑی سخت طبیعت کا ہے لیکن تمہارے ساتھ وہ الگ ہی موڈ میں ہوتا ہے یہ میں بہت بار نوٹ کر چکی ہوں مجھے اچھا لگا کہ وہ اب نارمل لائف کی طرف آیا ورنہ تو وہ بہت دور بھاگتا تھا شادی کے نام سے ہی لیکن تمہاری وجہ سے وہ مسکراتا ہے اور اب جیسے وہ چینج ہوا ہے وہ ہم سب کے لئے بہت حیرانگی کا باعث ہے !!!! وہ سنجیدگی سے زرغم کے بارے میں اسے بتانے لگی جو کافی غور سے اس کے متعلق سن رہی تھی اسے زرغم کی باتیں سننا اچھا لگ رہا تھا خود اپنی کیفیت سے انجان تھی کہ ایسا آخر ہو کیوں رہا ہے

ناشتے کے بعد مہناز بیگم اسے بہت ساری دعائیں دیتیں چلیں گئیں تھیں پیچھے وہ اب زرغم کا سامنا کرتے ہوئے عجیب سا فیل کر رہی تھی ابھی وہ کچن سے

لاؤنج میں آ کر بیٹھی ہی تھی کہ روم سے زرغم کی اونچی اونچی آواز آنے لگی اس کی دھاڑنے کی آواز پر وہ پوری کی پوری کانپ گئی

پتا نہیں کس پر وہ غصّہ ہو رہا ہے !!! اچھا ہے میں روم میں نہیں گئی ورنہ مجھ پر بھی غصّہ کرنے لگ جاتے !!! صوفے پر بیٹھی وہ شکر منا رہی تھی تبھی زرغم کی زور دار آواز آئی

امرحہ !!!! وہ بوکھلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اپنے نام کی پکار پر وہ گھبراتی اندر کی طرف بھاگی جہاں وہ اب غصّے سے ٹہل رہا تھا

جج جی !! وہ اندر تو آ گئی تھی لیکن دروازے کے پاس ہی کھڑی رہی زرغم اسے دیکھتا کہنے لگا

سوٹ پریس کر دو میرا جلدی ابھی چاہیے !!! غصّے سے سخت بولتا اسے لرزنے پر مجبور کر رہا تھا

جی اچھا !!! تابعداری سے سر ہلاتی وہ کبرڈ میں اس کے کپڑے دیکھنے لگی اس کے کپڑوں سے الجھتی اس کشمکش میں تھی کہ کون سا سوٹ نکال کے پریس کرے چور نظروں سے زرغم کو ایک نظر دیکھ کر بے بسی سے کبرڈ کی طرف دیکھنے لگی

وہ مسلسل ٹہل کر فون پر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا اس کی حرکتوں سے لگ رہا تھا کہ وہ بہت زیادہ غصّے میں اور پریشان تھا کچھ سوچتی ہوئی وہ ہمت کرتے ہوئے اس سے بولی

سر !!! زرغم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ کیا مصیبت ہے وہ ہاتھوں کو مسلتے ہو ئے گھبرا کر بولی

کون سا سوٹ نکالوں !!! دہیمے سے بولتی اسے اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی

یار کوئی بھی نکال دو اب اس میں بھی تمہیں سمجھانا پڑے گا ؟؟؟ بیزاریت سے بولتا اسے شرمندہ کر گیا سرخ چہرہ لئے وہ بھی غصّے سے کبرڈ کو دیکھنے لگی اور پھر سوچتے ہوئے کالے رنگ کا شلوار قمیض نکال کر پریس کرنے لگی جب کے زرغم اب فریش ہونے چلا گیا تھا

پتا نہیں سمجھتا کیا ہے خود کو اکڑو نہ ہو تو !!! کیسے ایک منٹ میں بے عزتی کر کے رکھ دی !!! پریس کرتے ہوئے وہ مسلسل اسے کوس رہی تھی اپنے دل کا غبار نکالتے ہوئے یہ بھول چکی تھی کے وہ واپس واش روم سے نکلے بھی گا لیکن وہ بس اس کے خلاف بولنے میں مصروف تھی

اتنی سی بات پر روڈ ہو گیا پیار سے بھی تو بول سکتا تھا نہ لیکن نہیں جلاد کو کبھی پیار سے بولنا تھوڑی آئے گا ایک نمبر کا کھڑوس انسان ہے !!! زرغم اس کے پیچھے کھڑا اپنے بارے میں سب کچھ سن چکا تھا تبھی اس کی کمر کو پیچھے سے اپنے ساتھ لگاتا اسے خوف زدہ کر گیا

کیا کہہ رہی تھی تم ؟؟ میں کیسا ہوں ذرا میرے منہ پر بھی بول دو میں بھی تو سنوں کے میری بیوی میرے بارے میں کیا سوچتی ہے !!! اس کے کان میں سرگوشی کرتا اسے اچھا خاصا کنفیوز کر چکا تھا

ہمم بولو بھی کیا کہہ رہی تھی !!! اس کی کمر پر اپنی گرفت سخت کرتا اسے بولنے پر اکسانے لگا

کک کچھ بھی نہیں کک کچھ بھی تو نہیں !! اس کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی

ہو گیا پریس سوٹ !!! اس کو چھوڑ کر وہ ڈریس لے کر واش روم میں بند ہو گیا جب کے وہ کھل کر سانس لینے لگی عجیب ہی کیکپی اس پر چھائی ہوئی تھی

اب بھی کھڑوس نہ بولوں تو کیا بولوں ؟؟ ایسے بولتا ہے جیسے کچا ہی کھا جائے گا اپنے خیالات ظاہر کرتی وہ باہر جانے لگی تبھی واش روم سے اس کی آواز آئی !!!

میں سن رہا ہوں تمہیں اچھی طرح !!! اس کی آواز سنتی فق چہرہ لئے روم سے ہی بھاگ گئی ------

---

!!!کہاں ہوتے ہو ؟؟؟ تم لگتا گھر کا رستہ ہی بھول گئے ہو

نن نہیں بابا میں ذرا بزی ہوتا ہوں بزنس میں تو وقت نہیں ملتا !!! اپنی بات کی وضاحت کرتا ان کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گیا جب کے وہ حیرانگی سے اپنے موبائل کو گھور کر رہ گیا

!!!!میں تمہارا باپ ہوں بیٹا جی اچھی طرح پتا ہے مجھے کہ تم کہاں ہوتے ہو ہنستے ہوئے وہ بولے وہ ان کی بات پر حیران ہوا

کیا مطلب بابا !!! اپنی حیرت پر قابو پاتے وہ سنجیدہ ہو کر بولا

میری بہو کو کب لا رہے ہو گھر ؟؟؟ ان کی اس بات پر دو منٹ تک تو وہ کچھ بول ہی نہ پایا

آپ کو کیسے پتا چلا ؟؟؟ بامشکل وہ بولا

بیٹا جانی میں باپ ہوں اور مجھے ہی پتا نہ چلے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا اب شرافت سے میری بہو کو گھر لے آؤ میں بھی اپنی بہو سے ملنا چاہتا ہوں اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا کس کے لئے اتنا پاگل ہو چکا ہے !!!!! ان کی بات پر وہ ہنسنے لگا

بابا میں کل ہی آ رہا ہوں گھر تیاری کر لیں پھر !!! شرمندہ ہونا تو اس نے سیکھا ہی نہ تھا ڈھیٹ بن کر ان کو تیاری کا بول رہا تھا وہ بھی ہنستے ہوئے کال بند کر گئے جب کے وہ مسلسل اسے سوچنے لگا اس کا گھبرایا ہوا روپ اس کی آنکھوں کے سامنے آ گیا تبھی اس کا دل بے چین ہو کر فلیٹ جانے کو مچلنے لگا وہ بھی دل کی بات پر لبیک کہتا آفس سے نکل آیا

جیسے ہی فلیٹ میں آیا تو ہر طرف خاموشی کا راج تھا وہ حیران ہو کر روم میں گیا جہاں وہ میڈم نیند کی وادیوں کی سیر کر رہی تھی اس کی بے چین نظروں کو اسے دیکھتے ہی سکون ملا تبھی وہ فریش ہو کر واپس آ کر اس کے پاس ہی لیٹ گیا اور اسے دیکھنے لگا اس کا سانولی رنگت اسے بہت پسند تھی اس کو اپنی آنکھوں میں بساتا کافی دیر سے اسے ہی دیکھنے میں مصروف رہا اس کی نظروں کی تپش ہی تھی کہ وہ نیند میں کسمسائی جیسے اسے مقابل کی یہ حرکت پسند نہ آئی ہو

زرغم نے اس کا یہ انداز دیکھا اور جھک کر اس کے گال پر اپنے لب رکھے تبھی وہ نیند سے جاگ گئی جب اسے کچھ سمجھ آیا تو اس سے دور ہونے لگی زرغم نے موقع پاتے ہی اسے اپنی طرف کھینچا اور اپنی گرفت اس پر سخت کر دی

چپ چاپ سو جاؤ فضول کی کوشش کرنا بیکار ہے !!! اس کی مزاحمت کی طرف اشارہ کرتا اسے اپنے سینے لگاتے سلانے لگا کچھ دیر وہ اس سے ہٹنے کی کوشش کرنے لگی لیکن جب اس کی گرفت سے نہ نکل پائی تو روہانسی ہوئی

آپ کیا کھاتے ہو ؟؟ اس کے عجیب سوال پر وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

کیا مطلب ؟؟؟ اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتے ہوئے وہ کڑے تیوروں سے پوچھنے لگا

کک کچھ نہیں بس ویسے ہی !!! اپنی بات کہتی اس کے ڈر سے ہی اسی کے سینے میں چہرہ چھپا گئی جب کے وہ اس کے انداز پر مسکرایا

ڈرتی بھی مجھ سے ہو اور مجھ سے ہی بچ کر میری پناہوں آتی ہو !!! کیا ہی کہنے میری بیگم کے !!! اس کو اپنے سینے میں بھینچتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا وہ بھی سکون سے اس کو اپنے ساتھ لگے دیکھ کر گہرا سانس بھرتا سونے کی کوشش کرنے لگا ----

اس کی بھیگی آنکھیں زاور شاہ کا سکون برباد کر رہی تھیں تبھی وہ سگریٹ سلگاتا اس کو مکمل نظر انداز کرتا کھڑکی کے پاس جانے لگا اس کی سوں سوں کی آواز ابھی بھی اسے سنائی دے رہی تھی جو اسے بہت بری طرح بے چین کیے ہوئے تھا زاور نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے اب اس کا ضبط جواب دینے لگا تھا

شٹ اپ وانیہ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ ؟؟؟ کیوں مجھے ڈسٹرب کر رہی ہو رونا ہے تو کہیں اور جا کے رو میرا دماغ خراب مت کرو !!! سخت لہجے میں بولتا اس کو اور رونے پر مجبور کر گیا

اب اگر ایک آنسو بھی تمہاری آنکھ سے نکلا تو میں تمہیں باہر پھینک دوں گا اور تم اچھی طرح جانتی ہو میں کیا کچھ کر سکتا ہوں اب اٹھو جلدی تمہاری وجہ سے سب

کچھ خراب ہوا ہے !!! اس کا ہاتھ پکڑتے زبردستی کھڑا کرتا اس کو گھورنے لگا وہ بچاری اس کے غصّے کو دیکھ کر ہی سانس روک گئی

سانس لو ڈفر !!! اس کو گم سم دیکھتا وہ اس پر غرایا تبھی وہ ڈرتی سانس لیتی سر جھکا کر کھڑی ہو گئی زاور اسے ایک نظر دیکھ کر اس کا نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں جکڑتا باہر کی طرف بڑھا وہ حیران پریشان سوں سوں کرتی اس کے ساتھ چلنے لگی جو اسے زبردستی کہیں لے جا رہا تھا

باہر لاؤنج میں فریحہ بیگم اور بی جان بیٹھے ان کو جاتا دیکھتی رہ گئیں فریحہ بیگم تو وانیہ کے انداز پر ہی مسکرا پڑی تھیں غصّے میں اسے ساتھ لے جاتا زاور اور روتی ہوئی اس کے ساتھ چلتی وانیہ نے بی جان کو بھی مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا وہ

دونوں ہی ان کو بہت پیارے لگ رہے تھے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتی ان کے اچھے نصیب کی دعا کرنے لگیں-----

---

ڈاکٹر مہمل نور !!! آپ کو کوئی ملنے آیا ہے

نرس اس کو پیغام دیتی اپنی ڈیوٹی کرنے لگی وہ حیران ہوتی ویٹنگ ایریا کی جانب گئی آج تک اس سے کوئی ملنے نہیں آیا تھا اسی لئے اس کا حیران ہونا جائز بھی تھا

وہ جیسے ہی اندر آئی لیکن اپنے سامنے میراب کو دیکھ کے اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی تھیں

آپ یہاں ؟؟؟ وہ بے یقین تھی

جی ہاں جانِ میراب شاہ !!! کیوں خوشی نہیں ہوئی مجھے یہاں دیکھ کر ؟؟

نن نہیں تو !! ایسی تو کوئی بات نہیں !!! اس کے طرز مخاطب پر بلش کرتی اسے گھور کر رہ گئی جب کے میراب اس کے سرخ گالوں کو بڑے غور سے دیکھنے لگا

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں !!! اس کی اپنی جانب محویت نوٹ کرتی وہ ذرا کنفیوز ہوئی جب کہ وہ مسکراتا ہوا اس کے قریب کھڑا ہو گیا

چلو کہیں بیٹھ کر کافی پیتے اور بات بھی ہو جائے گی !!! سنجیدگی سے کہتا اسے پریشانی میں ڈال چکا تھا

کیا ہوا ہے ؟؟ سب خیریت ؟؟ وہ اس کے انداز پر بوکھلا گئی تھی تبھی میراب کے ماتھے پر بل پڑے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑتا اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا جب کہ یہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی کہ آخر اسے آج ہوا کیا ہے جو ایسا رویہ دیکھنے کو ملا

گاڑی میں بھی مسلسل خاموشی ہی رہی ہاسپٹل سے دور اسے شہر کی طرف لے آیا ایک کافی شاپ پر گاڑی روک کر اپنے اور اس کے لئے کافی کا آرڈر دیتے ہوئے بھی وہ سنجیدہ ہی تھا اب مہمل نور کی بس ہوئی تھی وہ اس کا یہ روپ زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکی

میرو !!! اسے پکارتی اس کا دھیان اپنی طرف کر گئی میراب اسے اب بھی غور سے تکنے لگا جب کے مہمل یہاں وہاں دیکھتی اس کی نظروں سے بچنے کی کوشش کرنے لگی

کیا ہوا ہے آپ یوں مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں ؟؟؟ ہمت کرتی اب پوچھ چکی تھی میراب نے اس کا گھبرانا نوٹ کیا تو اس کا بازو پکڑتا اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا وہ اچانک حملے کے لئے تیار نہیں تھی اس کا سر اس کے سینے پر آ لگا بوکھلا کر پیچھے ہونا چاہا پر میراب نے ایسا نہ کرنے دیا

کیوں کیا تم نے ایسا مہمل نور ؟؟؟ تم تو میرے جذبات سے آگاہ تھی نہ تو کیوں انکار کیا ؟؟؟ اس کی سخت پکڑ اسے گھبرانے پر مجبور کر رہی تھی

کک کیا کیا میں نے ؟؟؟ اب بھی وہ حیرت سے میراب کو دیکھنے لگی اس کے یوں پورا نام لینے پر ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ اس سے سخت ناراض ہے میراب اس کی حیرانگی نوٹ کرتا اور طیش میں آیا اس کا بازو اور سختی سے پکڑتا اس پر چیخنے لگا

کیوں انکار کیا شادی سے ؟؟ اتنے سال صبر کیا میں نے کیا یہ کم تھا جو تم اب !!! انکار کی صورت مجھے اور تکلیف دے رہی ہو

پر میں نے شادی سے تو انکار نہیں کیا !!! میں نے بی جان کو کہا تھا کچھ مہینے بعد شادی رکھ لیں کیوں کہ ہاسپٹل کے لئے لندن سے ڈاکٹرز نے ویزٹ کرنا ہے صرف اتنی سی بات تھی !!! حیرت سے اپنی بات کی وضاحت کرتی وہ میراب کو دیکھنے لگی

یہ اتنی سی بات نہیں ہے میرے لئے جان عذاب میں ڈالنے کی بات ہے تم نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے لیکن ہو گا وہی جو میں چاہوں گا اب کی بار تمہاری ایک بھی نہیں سنوں گا مذاق سمجھا ہے نہ تم نے مجھے میری فیلنگز کو جب چاہا اس سے کھیل لیا جب چاہا انکار کیا !!! میراب کا غصّہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا وہ چپ چاپ اب اس کو سن رہی تھی کیوں کہ اب اس کی بات وہ سننا نہیں چاہتا تھا

میراب نے اس کو اپنی گرفت سے آزاد کیا اور سٹئیرنگ کو مضبوطی سے پکڑتا باہر کی جانب دیکھنے لگا لیکن پھر بھی غصّہ کم نہ ہوا

مہمل نور آخری دفع تمہیں وارن کر رہا ہوں اب کی بار تم نے کوئی بہانہ بازی کی تو میں رشتہ ختم کر دوں گا یاد رکھنا تم اب میری بات !!! میراب سختی سے بولتا اس کو شاک سی کیفیت میں ڈال گیا دل تھا کے بند ہی ہو جاتا میراب کو بھیگیں آنکھوں سے دیکھتی اب بھی بے یقین تھی کہ یہ سب وہ بول چکا ہے یا وہ خواب دیکھ رہی ہے

جب کے میراب نے اس کی طرف اب دیکھنا بھی گوارا نہیں سمجھا اور گاڑی بھگا لے گیا پیچھے کافی کا آرڈر لے کر آتا ویٹر ارے ارے کرتا ہی رہ گیا -----

وہ اسے ایک شاپنگ مال میں لے آیا تھا جسے دیکھ کر وہ حیران تھی جب کے زاور کو کسی چیز کی فکر نہیں تھی اس کا ہاتھ تھامے وہ مسلسل اس کے لئے ڈریس سلیکٹ کرنے لگا وانیہ نے ایک دو بار اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کی لیکن جب بھی وہ ایسا کرتی زاور اپنی گرفت اور زیادہ سخت کر لیتا تھا وانیہ بے بسی سے اسے دیکھتی لیکن وہ اسے مکمل نظر انداز کر رہا تھا

!!! عجیب شخص ہے میری کوئی بات بھی نہیں سنتا اب ہاتھ بھی نہیں چھوڑ رہا دل ہی دل میں اپنے آپ سے باتیں کرتی وہ زاور سے ناراض تھی جب کے زاور شاہ تو اس کے لئے اپنی پسند کا ڈریس ڈھونڈنے میں مگن تھا ایک دو گھنٹے بعد زاور کو ایک مہرون رنگ کی نیٹ میں لانگ فراک پسند آئی جس پر بہت ہی خوبصورتی سے گولڈن کام ہوا تھا وانیہ کی تو اتنا بھاری سوٹ دیکھتے ہی سیٹی گم ہو گئی تھی اس نے احتجاج کرنا چاہا پر زاور کی سخت گھوری پر اپنا کھلتا منہ بند کرنا پڑا

زاور نے اس ڈریس کے ساتھ کی ہر چیز میچنگ کی لی سینڈل دیکھ کر تو وانیہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑانے لگی وہ کبھی سینڈل پہن نہیں سکتی تھی اسے اس میں چلنا بلکل بھی نہیں آتا تھا جب بھی پہنتی تو اس کا گرنا یقینی ہوتا تھا تنگ آ کر وہ اونچی ہیل والی سینڈل پہننا چھوڑ چکی تھی لیکن اب زاور کو خریدتا دیکھ کر کچھ بھی نہ بول سکی اس نے اس کی سننی بھی کہاں تھی وہ تو اپنی مرضی کا مالک تھا

شاپنگ مال سے نکلتے وقت بھی اس کا ہاتھ زاور کے مضبوط ہاتھ میں تھا وہ سر جھکاتی اس کے ساتھ چلنے لگی تبھی اپنے ہاتھ پر اس کی سخت سے سخت گرفت اسے دیکھنے پر مجبور کر گئی جو دور کھڑے لڑکوں کو غصّے سے دیکھ رہا تھا

تم سہی سے چادر نہیں لے سکتی کیا !! گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ پھٹ پڑا وانیہ نے حیران ہو کر اپنی چادر دیکھی جو اس نے پہن رکھی تھی کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ زاور نے اس کو گھورتے چپ کروایا

بلکل چپ ایک لفظ بھی نہ نکلے تمہارے منہ سے !!! سختی سے بول کر اسے حویلی لے آیا رات کے آٹھ بج رہے تھے سب لوگ کھانا کھانے میں مصروف تھے جبھی وہ اسے لئے اندر آیا

السلام علیکم !! ان کو سلام کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا وانیہ کو سخت بھوک لگی تھی کھانے کو حسرت بھری نظروں سے دیکھتی وہ بھی اس کے پیچھے چلنے لگی کیوں کہ ہاتھ تو وہ چھوڑنے والا نہیں تھا کھانے پر موجود سبھی لوگوں نے اس کی حرکت نوٹ کی تھی سب کے چہروں پر خوشی تھی لیکن فرد تھیں وہاں جس کو یہ ایک آنکھ بھی نہ بھایا

کھانا تو کھا لو زاور !!! ساجدہ بیگم نے اس کو خفگی سے کہا

ابھی موڈ نہیں میرا بعد میں کھا لوں گا آپ سب کھاؤ !!! ان کو نرمی سے جواب دیتا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا وانیہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا تھا کتنا نرم بولتا تھا وہ اپنے گھر والوں سے اور اس کے سامنے جیسے انگارے چپا لیتا تھا

روم میں آتے ہی زاور نے اسے بیڈ پر پھینکا وہ ڈرتی ہوئی سیدھی ہوئی جب وہ اس کے پاس آیا اور اس کے جبڑوں کو سختی سے پکڑتا اس پر پھنکارا

آج کے بعد تم صرف چادر میں نہیں نقاب کر کے گھر سے نکلو گی سمجھ آئی میں نہیں چاہتا تمہیں کوئی بھی دیکھے میری بات کو رد کیا نہ تو تمہاری ہستی مٹا دوں گا اپنی بات کہہ کر جھٹکے سے اسے چھوڑتا جلدی سے واش روم میں بند ہوا !!!

وانیہ کی آنکھیں اس کی بات پر پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اسے اس کی بات کی کچھ سمجھ نہ آئی کے ایک دم اسے کیا ہوا جو عبایا پہننے کو بول رہا تھا اسی خیال میں وہ گم اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جو بہت زیادہ سرخ ہو چکا تھا

جنگلی انسان !!! میرے ہاتھ کا کیا حال کر دیا ہے !!! اسے کوستی بھول چکی تھی کہ وہ واش روم سے باہر آ چکا ہے

مجھے کوسنے سے اچھا ہے جاؤ میرے لئے کھانا لے کر آؤ !!! ٹاول سے اپنے بال رگڑتا اسے حکم دیتا بیڈ پر بیٹھ گیا تھا جب کے وہ اس کی آواز سنتی فق چہرہ لئے مڑی نظر اس پر گئی تو اسے یوں بنیان میں دیکھ کر سرخ پڑتی باہر کو بھاگی

کیا ہوا ہے ؟؟ اتنی بوکھلائی ہوئی کیوں ہو ؟؟؟ کچن میں فریحہ بیگم کام کرتی اس کا پھولا سانس دیکھ کر بولیں

ہونا کیا ہے آپ کا لاڈلا مجھے باتیں سنانے کے علاوہ کرتا ہی کیا ہے کھانا لینے آئی ہوں جیسے نوکر ہوں نہ میں اس کی !!!! بیزاری بولتی ان کو غصّہ دلا گئی

وانیہ بری بات شوہر ہے تمہارا !! کتنی بار بولا ہے اس کی عزت کیا کرو اب کوئی شکایت مجھے ملی تو میں تم سے بات نہیں کروں گی !! اس کو اچھا خاصا جھاڑ کر کھانے کی ٹرے اسے تھماتی ہوئیں بولیں

امی نہ !!! وانیہ روہانسی ہوئی

کوئی بات نہیں سننی مجھے جاؤ تمہارا شوہر انتظار کر رہا کھانے کا !!! اسے ہری جھنڈی دکھاتی خود بھی کچن سے نکل گئیں جب کے وہ بے بسی سے ان کو جاتا دیکھنے لگی روم میں آ کر اس کے سامنے ٹرے رکھ کر جانے لگی تبھی اس کی آواز روم میں گونجی

تم نے کھانا نہیں کھانا ؟؟؟ زاور بڑے مزے سے کھاتا ہوا بولا وانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور بولی

بھوک نہیں مجھے !!! روم سے باہر جانے لگی تھی کہ پھر سے اس کی آواز نے اس کے قدم روک لئے

واپس آؤ !!! وانیہ نے مڑ کر اسے دیکھا جو سنجیدہ سا کھانا روک کر اسے دیکھ رہا تھا

کچھ کہا ہے ایک بار میں ہی تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا !!! اب کی بار وہ سخت لہجے میں بولا تو وانیہ فٹ بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی زاور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ کر جلد ہی غائب ہو گئی

اب کھانا کھاؤ آرام سے !!! زاور نے نوالہ بنا کر اس کی طرف بڑھایا وانیہ کو اب حیرت سے جھٹکے ہی لگ رہے تھے

کھاؤ !! زاور شاہ نے نوالے کی طرف اشارہ کیا تو تب وہ منہ کھول گئی زاور نے اسے نوالہ کھلا دیا وہ بھی چپ چاپ اس کے سامنے بیٹھی کھانے لگی زاور ساتھ ساتھ اسے بھی کھلا رہا تھا اور خود بھی کھانا کھا رہا تھا تبھی زاور شاہ کا موبائل بج پڑا

فون اٹینڈ کرتے ہی اس کے ماتھے پر بل پڑنے لگ گئے وانیہ خاموشی سے اس کے تاثرات دیکھ رہی تھی تبھی وہ فون والے پر چیخا

کیا بکواس کر رہے ہو ؟؟ ڈھونڈو اسے ورنہ تم اپنی ٹانگوں پر کبھی کھڑے نہیں ہو گے !! میرے آنے تک اسے ڈھونڈ کے رکھو آ رہا ہوں میں !!! غصّے سے کہتا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور تیار ہو کر روم سے نکلنے لگا تبھی کچھ یاد آنے پر وہ وانیہ کے پاس

وہ اس کو اپنے قریب آتے دیکھ کر گھبرا کر بیڈ سے اتر کر کھڑی ہو گئی

میں کام سے جا رہا ہوں کوئی بھی تم سے پوچھے تو یہ ہی بولنا اور ہاں حویلی سے ایک قدم بھی باہر مت نکالنا ورنہ تم جانتی ہو میں تمہارے ساتھ کیسے پیش آؤں گا

اس کے گال کو تھپکتا اپنی بات کہہ کر چلا گیا پیچھے وہ اس کا لمس دیر تک !!!! اپنے گالوں پر محسوس کرتی رہی ------

---

زیڈ زی آ رہا ہے !! ہر طرف یہ ہی آواز اور افراتفری تھی سب ایک دم چوکس ہو کر اپنے اپنے کام کرنے لگے تھے سب کو اپنی اپنی فکر تھی

جلدی جلدی کرو زیڈ زی ابھی آنے والے ہیں !!! رابرٹ بوکھلا کر وہاں کے تمام ورکرز کو ہدایت دینے لگا اس کے خود کے ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے کیوں کہ زیڈ زی کا نام ہی ان کے لئے کسی دہشت سے کم نہ تھا

سر زیڈ زی آ چکے ہیں ان کی گاڑی ابھی داخل ہونے والی ہے !!! ورکر نے آ کر بتایا تو وہ باہر کی جانب بھاگا اسے معلوم تھا زیڈ زی آج بہت غصّے میں ہے خرم کا کہیں بھی پتا نہیں چل رہا تھا اور وہ اسے ہر حال میں قابو کرنا چاہتا تھا اسی لئے وہ زیادہ تر غصّے میں ہی رہتا تھا پہلے بھی وہ ایسا ہی تھا سخت روڈ اور بے حس مرد لیکن اب خرم کی وجہ سے اس کی وحشی پن میں اور اضافہ ہوا تھا

جیسے ہی گاڑی سے وہ اترا سب کی آنکھیں ایک پل کو اس کی طرف ٹھہر سی گئیں تھیں وہ تھا ہی اتنا دلکش کہ سب اس کو رشک بھری نظروں سے دیکھا کرتے تھے مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا اونچا لمبا قد چوڑا سینہ گندمی رنگت کالی چمکتی آنکھیں جو ہر وقت اپنے اندر ایک خاص قسم کا سحر رکھتی تھیں کسرتی جسم دیکھنے میں کسی باڈی بلڈر سے کم نہیں لگتا تھا اس کی یہ خاص بات تھی چہرے پر وہ ماسک پہن کر رکھتا تھا کوئی بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا بلیک

پینٹ اور بلیک ہی ہڈی وہ اکثر پہنے رہتا جب بھی وہ ان سب کو دکھا اسی حلیے میں دکھا تھا

کیا رپورٹ ہے رابرٹ ؟؟ بھاری گھمبیر آواز میں وہ بولتا رابرٹ کے چھکے چھڑا گیا رابرٹ کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی

جج جی سر ابھی تک خرم کا پتا نہیں چل سکا !!! سر جھکا کر وہ اس کے پاس کھڑا تھر تھر کانپنے لگا تھا زیڈ زی نے غصّے سے اس کو دیکھا اور اس کے ماتھے پر اپنا ہتھیار رکھتا اس کو غصّے سے بولا

جب میں نے بولا تھا کہ مجھے وہ ہر حال میں چاہیے تو وہ ابھی تک یہاں کیوں نہیں ہے ؟؟؟ جاؤ ایک گھنٹہ ہے تمہارے پاس ڈھونڈو اسے کہیں سے بھی تلاش

کر کے میرے پاس لاؤ اور اگر تم کامیاب نہ ہو سکے تو آج تمہارا آخری دن ہو گا دفع ہو جاؤ اب میری نظروں کے سامنے سے !!! زیڈ زی اس پر غصّہ ہوتا اپنے آفس کی طرف بڑھا رابرٹ فلحال جان بچ جانے پر بہت خوش تھا لیکن ایک گھنٹے کی تلوار اس پر اب بھی لٹک رہی تھی کسی بھی حال میں اسے خرم کو ڈھونڈنا تھا جس پر اپنے بندے اس نے لگائے ہوئے تھے بس خبر کے انتظار میں تھا کہ زیڈ زی کی آمد نے اس کو بوکھلا دیا تھا اچھا خاصا بندہ بھی ایک بار ضرور زیڈ زی کے سامنے گڑبڑا جاتا تھا یہ تو پھر اس کا خاص ورکر تھا

ایک گھنٹہ پورا ہونے میں ابھی تیس منٹ باقی تھے تبھی رابرٹ کو خرم کے مل جانے کی خبر ملی یہ خبر سنتے ہی اس کی سانس میں سانس آئی تھی اب وہ زیڈ زی کے روم کی طرف بھاگا روم کو ناک کرتے ہوئے بھی اس کو گھبراہٹ سے پسینے آ رہے تھے

یس کم ان !!! اس کی بھاری آواز سن کر وہ روم کے اندر داخل ہوا زیڈ زی چیئر پر بیٹھا اب اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

!!! سس سر خرم کا پتا لگ گیا ہے

تو چلو جلدی اب اور انتظار نہیں ہوتا مجھے یقین تھا تم ڈھونڈ نکالو گے اس خبیث کو !!! زیڈ زی اس کی بات سنتا ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور باہر کی طرف بڑھا جب کے رابرٹ یہ سوچنے میں لگا تھا کیا یہ تعریف تھی یا طنز تھا

اب کیا تمہیں انویٹیشن دینا ہو گا تب رابرٹ صاحب تشریف لائیں گے ؟؟؟ زیڈ زی کی دوبارہ آواز پر وہ ہوش میں آتا اس کے پیچھے بھاگا پہلے تو نہیں لیکن اب

ضرور اس کو طنز کیا گیا تھا جب ہی وہ سمجھتا شرمندگی کے ساتھ اس کو خرم کا اڈریس بتانے لگا جہاں اس کے آدمیوں نے اس کو باندھ کے رکھا تھا ------

---

زاور شاہ کی پکڑ سے وہ کسی طریقے سے نکل تو گیا تھا لیکن زخمی وجود کے ساتھ وہ زیادہ دیر بھاگ نہیں سکا ان دنوں مسلسل زاور شاہ کے آدمی اسے ٹارچر کر رہے تھے لیکن اس نے زبان نہ کھولی اب کسی طرح وہاں سے بھاگ نکلا تھا مسلسل بھاگنے سے اس کے پاؤں سے خون نکلنے لگا تھا اور یہ ہی اس تک پہنچنے کا راز بھی تھا جس کو وہ اگنور کر گیا تھا

اسلام آباد کے گھنے جنگل میں وہ کسی رہائشی جگہ کی تلاش میں تھا لیکن دور دور تک اسے کچھ نظر نہ آیا اندھیرا بھی ہو چکا تھا اور اس کا جسم اب ہمت ہار گیا تھا

تھک ہار کر وہ ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا زخموں کی وجہ سے اس پر غنودگی چھانے لگی تب ہی اس پر بندوق تانی گئی اس کو سمجھ نہ آئی کہ اس کے ساتھ یہ ہوا کیا تھا

اٹھو جلدی اور چپ چاپ ہمارے ساتھ چلو !!! بلیک رنگ کے کپڑوں میں وہ تمام نقاب پوش اس پر نظریں گاڑیں ہوئے تھے

کک کون ہو تم لوگ !!! ڈر اس کے چہرے پر صاف نظر آ رہا تھا

جلد تمہیں پتا لگ جائے گا !! ایک نقاب پوش نے اسے گریبان سے پکڑ کر زبردستی کھڑا کیا

آہ !! جھٹکے سے کھڑا کرتے اس کے زخموں سے خون رسنے لگا تھا

چھوڑ دو مجھے پلیز میرا کوئی قصور نہیں !! وہ اب گڑگڑایا

تمہارا قصور ہے یا نہیں یہ فیصلہ ہمارا بوس کرے گا !!! اس کو ساتھ لئے وہ ایک کوٹھری میں آ چکے تھے وہ حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں جن کو اس کی تلاش تھی زاور شاہ کے بندے ایسے حلیے کے نہیں ہو سکتے تھے لیکن اب وہ سوچ میں پڑ چکا تھا اسے وہاں لا کر باندھ دیا گیا تھا

کیوں لائے ہو مجھے یہاں !! کھولو مجھے !!! کوئی ہے یہاں کھولو مجھے !!! اس کو باندھ کر وہ سب اس کمرے سے نکل گئے تھے کمرے میں تاریکی چھائی ہوئی تھی صرف اس کی اپنی آواز ہی گونج رہی تھی اب اسے ڈر بھی لگنے لگا تھا

نکالو مجھے یہاں سے باہر !!! چیخ چیخ کر اس کا گلا خشک ہو چکا تھا پورا جسم درد سے بے حال تھا لیکن ان نقاب پوشوں کو اس پر ذرا بھی ترس نہ آیا اب وہ تھک ہار کر وہ اب نڈھال ہو کر بیٹھ گیا تھا اب اس کے جسم میں مزاحمت کی بھی ہمت نہیں تھی کافی دیر گزرنے کے بعد اس کمرے میں کوئی اندر داخل ہوا جیسے ہی وہ آیا کمرے میں باہر کی لائٹ اندر بھی آنے لگی خرم کا سر اب نقاہت سے جھکا ہوا تھا آنے والے کے سیاہ چمکتے بوٹ اسے نظر آئے بوٹوں سے ہوتی ہوئی اس کی نظر اس شخص کے چہرے کی جانب گئی جہاں بلیک ماسک لگا ہوا تھا خرم کی آنکھیں آنے والی کی دہشت سے ہی پھٹ گئی تھیں رنگت پوری کی پوری سفید پڑ چکی تھی

زیڈ زی !!! اس کے کانپتے ہونٹوں سے یہ نام ادا ہوا مقابل کا اس کے سہی اندازے پر قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

سہی پہچانا تم نے ابھی تک بھولے نہیں ہو مجھے چلو اچھا ہی ہوا دیکھ لو آج پھر سامنا ہو ہی گیا !!! زیڈ زی اس کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھا خرم اب خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

ڈرو مت کچھ نہیں کہوں گا بس جو جو پوچھتا جاؤں سیدھے طریقے سے بتا دینا اگر کوئی ہوشیاری کی تو انجام تو تمہیں پتا ہے کہ زیڈ زی دھوکا دینے والوں کو کیا سزا دیتا ہے !!! زیڈ زی نے سخت لہجے میں اس کی ہوائیاں اڑائی جسے دیکھ کر زیڈ زی بڑے آرام و سکون سے اس کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا

کک کیا پوچھنا چاہتے ہو ؟؟؟ خرم نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری اس کو اپنی موت سامنے ہی نظر آ رہی تھی کیوں کہ زیڈ زی اسے آسانی سے چھوڑنے والا نہیں تھا یہ بات وہ اچھے سے جانتا تھا

شاہ ظل شاہ جو کہ عمر شاہ کا بیٹا ہے اس پر کچھ دن پہلے جان لیوا حملہ ہوا تھا میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ حملہ تم نے کیا تھا بس مجھے یہ بتاؤ کہ وہ حملہ کس کے کہنے پر کیا ؟؟؟ زیڈ زی کی بھاری گھمبیر آواز اس کے کانوں میں پڑی وہ اس کی بات سنتا بہت بری طرح ڈر چکا تھا لیکن اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی چاہتے ہوئے بھی وہ کچھ بول نہ سکا

بولو اب !!! زیڈ زی غصّے میں بولا لیکن وہ پھر بھی چپ رہا تب زیڈ زی نے رابرٹ کو اشارہ کیا وہ اس کا اشارہ سمجھتے ایک بوکس لایا اور وہ بوکس خرم کے اوپر الٹ دیا

خرم نے نا سمجھتے ہوئے زیڈ زی کی طرف دیکھا اسے سمجھ نہ آیا کہ بوکس میں ایسا کیا تھا جو ابھی تک وہ جان نہیں پایا زیڈ زی اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا جب کہ رابرٹ نے ترس بھری نظروں سے خرم کی طرف دیکھا رابرٹ جیسا مرد بھی خرم کا متوقع انجام سے خوف زدہ تھا

کچھ دیر میں ہی خرم کو اپنے جسم پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا وہ چیز رینگتی ہوئی اس کے پیٹ کو اپنی پکڑ میں جکڑ رہی رہی خرم نے حیران ہو کر اپنے اوپر دیکھا تب اس کی درد بھری چیخیں اس کوٹھری میں گونجنے لگیں جب کے زیڈ زی سکون سے بیٹھا اس کی حالت دیکھ رہا تھا باہر کھڑے اس کے آدمی بھی لرز اٹھے تھے زیڈ زی جتنا کوئی بھی وحشی درندہ نہیں تھا ابھی اس کی مظاہرہ وہ سب دیکھ چکے تھے

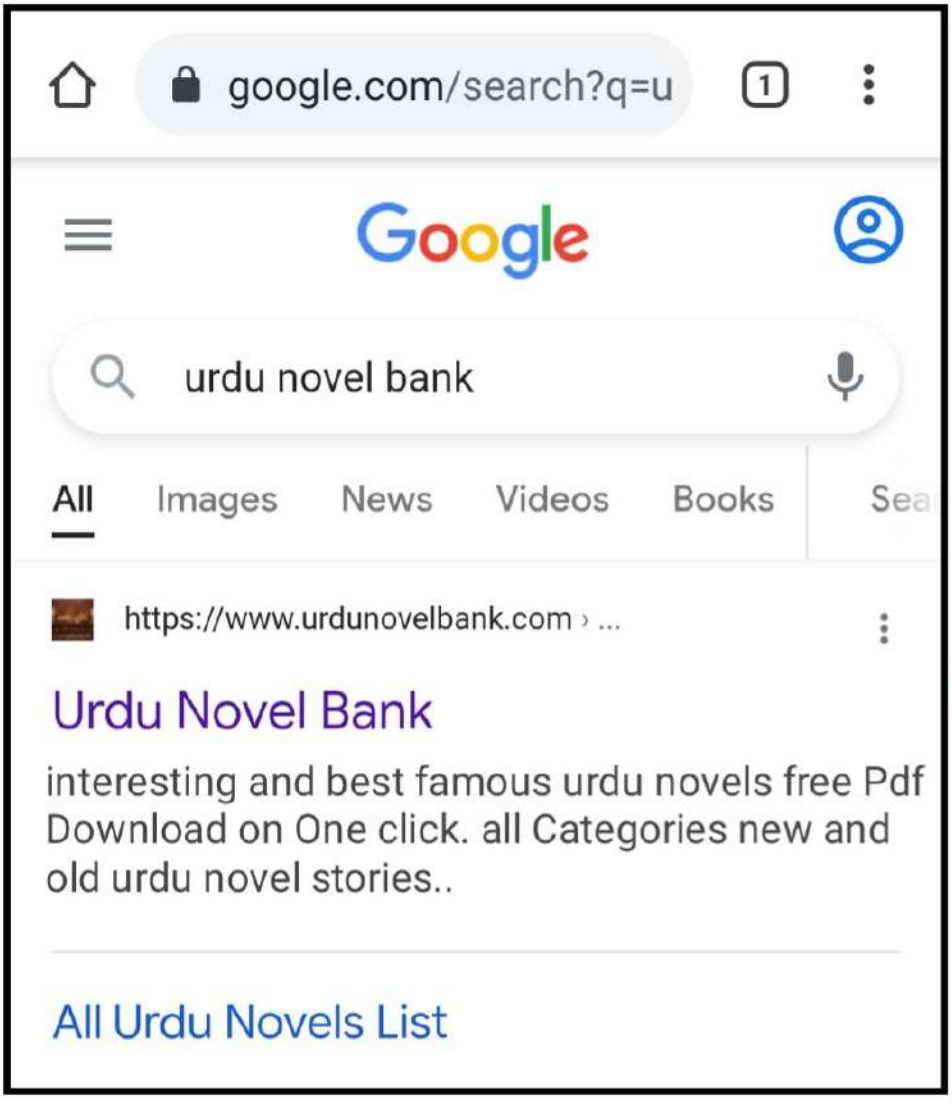
بب بتاتا ہوں میں اس کو ہٹاؤ پلیز !!! زہریلے کالے سانپ کو خوف سے دیکھتا وہ آخر بول ہی پڑا زیڈ زی زیر لب مسکرایا اور پھر سے رابرٹ کو اشارہ کیا اس نے وہ سانپ بوکس میں بند کر دیا تھا

پپ پانی پلیز !!! خرم نے پیاس سے خشک ہوتے ہونٹوں کو زبان سے تر کرتے ہوئے کہا پانی پی کر وہ تھوڑا سکون میں آیا چیخنے سے اس کا گلا خشک ہو چکا تھا

اب بتاؤ کس کے کہنے پر کیا حملہ ؟؟؟ زیڈ زی نے سنجیدگی سے اپنا سوال دوبارہ دہرایا

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے

اور اچھے معیاری ناول

تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے

ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں

مکمل ناول مفت میں

اب بتاؤ کس کے کہنے پر کیا حملہ ؟؟؟ زیڈ زی نے سنجیدگی سے اپنا سوال دوبارہ دہرایا

کک کبیر شاہ نے کروایا تھا وہ حملہ میں نہیں جانتا کس وجہ سے کروایا میں پیسوں کی لالچ میں آ گیا تھا اس لئے میں مان گیا قتل کبھی کیا نہیں میں نے اس کے میرا نشانہ سہی نہ لگ سکا !!! آہستہ آہستہ وہ سب کچھ بتانے لگا کبیر شاہ کا نام سن کر ہی زیڈ زی کو بے انتہا غصّہ آ رہا تھا رابرٹ کو اشارہ کرتا خود وہ وہاں سے نکل گیا تھا شدید غصّے کے عالم میں وہ کیا کرنے والا تھا کسی کو کچھ پتا نہیں تھا

کبیرشاہ سے اس کی کبھی بھی نہ بن سکی تھی اسی لئے کہا جا سکتا تھا کہ دونوں کاروباری حریف تھے لیکن زیڈ زی کی پر اسراریت الگ ہی تھی وہ کبھی کھل کر

ظاہر نہیں ہوا تھا کہ آخر وہ ہے کون اس کا بیک گراؤنڈ کیا ہے سب کچھ کسی راز کی طرح چھپا ہوا تھا اس کے چند دوستوں کے علاوہ کوئی بھی اس کی پرسنل لائف نہیں جانتا تھا اور یہ ہی تجسس لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کرتا تھا

زیڈ زی کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس کی کوئی گرل فرینڈ نہیں تھی وہ لڑکیوں سے سخت الرجک تھا وہ لڑکی ذات کو زیادہ اہم نہیں سمجھتا تھا یہ ہی وجہ تھی کہ اس کی روڈنس کی وجہ سے لڑکیاں اس کے ساتھ کی خواہش مند تھیں لیکن وہ اب کسی ایک پہ مرتا تھا اس کی نس نس میں وہ لڑکی خون بن کر ڈورتی تھی خود زیڈ زی کو بھی علم نہیں تھا کہ وہ لڑکی کچھ ہی دنوں میں اس کے لئے اس قدر ضروری ہو جائے گی کہ وہ اس کے بنا نہیں رہ پائے گا

وہ لڑکی مڈل کلاس کی رہنے والی تھی لیکن زیڈ زی کی آنکھوں میں بس چکی تھی اسے اس بات سے بھی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کی شادی ہوئی ہے بھی یا نہیں بس اس کو اپنی ملکیت سمجھتا تھا اس کے لئے ایسا جنونی تھا کہ اپنا سب کچھ داؤ پہ لگا سکتا تھا

خرم کی وجہ سے کچھ دن وہ اپنی کوئین کے پاس نہیں جا سکا تھا اب اس کی طلب اس کو بے قرار کر رہی تھی رات کے بارہ بج چکے تھے اور وہ تیز ڈرائیو کرتا اپنی کوئین کے پاس جلد سے جلد پہنچنا چاہتا تھا اس کا خیال آتے ہی اس کے چہرے پر ایک خاص قسم کی نرمی چھا جاتی تھی ورنہ تو وہ چہرے پر ہمیشہ سختی ہی رکھتا تھا اب بھی وہ مسلسل اس کو سوچتے زیرلب مسکرا رہا تھا ۔۔۔۔۔

زاور کا انتظار اسے پتا نہیں کیوں تھا عجیب سی بے چینی اسے محسوس ہو رہی تھی وہ اپنی اس کیفیت سے تنگ آ کر سونے کے لئے لیٹ گئی اور جلد ہی نیند میں گم بھی ہو گئی رات کا نہ جانے کون سا ٹائم تھا کہ اسے اپنے اوپر وزن سا محسوس ہوا جیسے کوئی اسے جکڑ رہا ہو

گرفت کو سخت محسوس کرتے اس کی آنکھیں پٹ سے کھل گئی خوف سے پسینہ آنے لگا پورا کمرہ اب اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وہ نا سمجھی سے اندھیرے میں دیکھنے لگی جب سوئی تھی تب لائٹ تھی لیکن اب لائٹ بند تھی

کک کون ہے ؟؟ با مشکل بولتی سامنے والے کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تبھی اس نے وانیہ کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا جس پر وہ اس کے سینے سے آ لگی

کون ہو تم ؟؟؟ چھوڑو مجھے !!! وانیہ نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی لیکن مقابل انسان نے اس کی یہ کوشش نا کام بنا دی اور اس کے دونوں ہاتھ اپنے قبضے میں کر لئے تبھی سائیڈ لمپ روشن ہوا اور جب وانیہ کی نظر اس شخص پر پڑی تو خوف سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں پورا جسم لرزنے لگا

ارے کیا ہوا ڈر گئی مائے کوئین !!! مسکراتے لہجے میں بولتا اس کو عذاب میں ڈال گیا وانیہ کی بولتی اسے سامنے پا کر بند ہو چکی تھی وہ تو سمجھتی تھی کہ پہلے

وہ سب ملاقات اس کا وہم یا خواب ہی ہو گا لیکن وہ شخص حقیقت بن کے اب اس کے سامنے تھا

کہاں چلی گئی تھی مائے کوئین کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا !!! دیکھ لو میری لگن سچی تھی آخر تمہیں ڈھونڈ نکالا تم مجھ سے نہیں چھپ سکتی مائے لو !!! اس کے چہرے پر انگلی پھیرتا اس کو کپکپانے پر مجبور کرتا اس پر جھکنے لگا وانیہ نے سختی سے اس سے دور ہونے کی کوشش کی

پاس مت آؤ میرے !!! دور ہٹو مجھ سے !! میں کسی کی امانت ہوں پلیز چھوڑو مجھے !!! وانیہ اب روہانسی ہو گئی تھی مقابل کی پکڑ اتنی سخت تھی کہ اسے یوں لگ رہا تھا کہ اس کے ہاتھ کمر میں دھنس گئے ہوں

ایسا سوچنا بھی مت کہ میں تم سے دور ہو جاؤں گا تم میری ہو صرف میری کوئی بھی بیچ میں آیا اس کا قصہ میں تمام کر دوں گا !!!! اس کے چہرے کے پاس دبے دبے لہجے میں وہ غرایا وانیہ نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لیں وہ مسکرا کر اس پر جھکا اور ماسک ہونے کے باوجود بھی اس کے گال کو چومنے لگا وانیہ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے جس کو زیڈ زی دیکھتا اس سے دور ہوا اور گہرا سانس بھرتا اس کو چھوڑ کر روم سے جیسے آیا تھا ویسے ہی نکل گیا پیچھے وانیہ روتے ہوئے زاور کو یاد کرنے لگی جب اس انسان کی موجودگی نہ محسوس ہوئی تو فٹ آنکھیں کھول کر روم کو دیکھنے لگی اس کا ڈر اس قدر حاوی تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکی اپنے خواب کو حقیقت کے روپ میں دیکھ کر وہ بہت پریشان ہو چکی تھی اپنے گال کو رگڑتی اس کا لمس مٹانے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس بات سے بے خبر تھی اس کی یہ حرکت کسی کو بہت ہی طیش دلا گئی تھی

وہ اس سے ناراض تھی اور مسلسل اگنور کر رہی تھی زرغم نے اسے دیکھا جو خاموشی سے روم سے باہر جا رہی تھی جب سے زرغم نے غصّے سے بات کی تھی تب سے ہی وہ اس سے دور دور تھی اور پہلے جیسی سہمی سی رہنے لگی زرغم گہرا سانس بھرتا اس کے پیچھے گیا جو لاؤنج میں ڈسٹنگ کر رہی تھی

امرحہ !!! زرغم نے اسے آواز دی

جی !! حیرانگی سے اسے دیکھتی واپس سے اپنے کام کرنے لگی تب زرغم کو اس کے نظر انداز کرنے پر تپ چڑھی غصّے سے اس کے ہاتھ سے ڈسٹنگ کا کپڑا پکڑ

کر دور اچھال دیا جس پر امرحہ کا حیرت سے منہ کھلا کا کھلا رہ گیا ایک نظر زرغم اور ایک نظر اس کپڑے کو دیکھتی افسوس سے سر ہلا گئی

کیوں اگنور کر رہی ہو مجھے !!! زرغم نے سنجیدہ ہو کر کہا امرحہ اس سے یوں پوچھ لینے کی توقع نہیں کر رہی تھی

نن نہیں تو میں نن نہیں کر رہی !!! اس سے نظریں چراتی گھبراہٹ کا شکار ہوئی زرغم نے فاصلہ مٹاتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا اور اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما

میری طرف دیکھ کے بولو کہ تم مجھے اگنور نہیں کر رہی !!! امرحہ بے بسی سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگی آنسو تھے کہ چھلکنے کو تیار تھے جنہیں وہ بڑی مشکل سے

روک رہی تھی زرغم نے اس کی بھیگی آنکھیں دیکھی تو یک دم ہی اسے اپنے سینے بھینچ لیا

!!! یار جانم سوری نا !!! ہو جاتا کبھی کبھی مجھ سے پرومس دوبارہ ایسا نہیں ہو گا اس کی کمر سہلاتا اس سے اپنے رویے کی معذرت کرنے لگا جب کے وہ اس کی مہربان پناہ پاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ارے یار امرحہ پلیز رو تو مت !!! زرغم بے بسی سے کہتا اسے خود سے الگ کرنے لگا جب کے وہ اس بات پر آمادہ نہیں تھی سختی سے اس کی قمیض پکڑی ہوئی تھی اور زارو قطار روئے جا رہی تھی زرغم نے مسکرا کر اپنے ساتھ لگی امرحہ کو دیکھا اور پھر اس کے کان کے پاس شرارت سے سرگوشی کی

چپ ہو جاؤ ورنہ پھر مجھے مت کہنا کہ آپ نے ایسا کیا ویسا کیا !!! اس کے یہ کہنا تھا ہی کہ امرحہ ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی چہرہ سرخ ہونے لگا تبھی اس کو خفگی سے دیکھتی اس کے پاس سے ہٹنے لگی

ایسے کیسے جا سکتی ہو بغیر ٹیکس دیئیے !!! زرغم نے پھرتی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور واپس سے اسے اپنے پاس کر لیا امرحہ کی بولتی تو بند ہو چکی تھی شرم سے نظریں جھکائے وہ زرغم کو گستاخی کرنے پر مجبور کر گئی زرغم اس کے چہرے پر جھکا اور امرحہ کی آنکھیں اس کی حرکت پر پھٹ سی گئی تھیں اپنی پیاس بجھا کر وہ دور ہوا تو امرحہ کی حالت دیکھ کر دلکش انداز میں مسکرایا اور چپ چاپ اسے دیکھنے لگا جو اپنا سانس نارمل کر رہی تھی تبھی اس کی نظر اس کے کپڑوں پر پڑی جو کے وہ والے نہیں تھے جو وہ اس کے لئے لایا تھا

وہ کپڑے کیوں نہیں پہنے !! زرغم نے اسے گھور کر پوچھا ایک دن زرغم اس کے لئے بہت سارے ریڈی میڈ جوڑے اور جوتے لے کر آیا جن کو امرحہ نے غصّے سے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا وہ جانتا تھا کہ امرحہ اس کے ساتھ اپنے ڈر کی وجہ سے شاپنگ پر نہیں جائے گی لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ امرحہ کو ان چیزوں کی ضرورت ہے تبھی وہ اس کے لئے تمام چیزیں اپنی پسند سے لے آیا تھا

مجھے نہیں چاہیے کچھ !! امرحہ نے چہرہ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا تو زرغم اس کی بات پر مسکرا دیا اور اسے صوفے پر بیٹھا کر خود بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

تم یوں ناراضگی میں بہت پیاری لگتی ہو !!! زرغم نے کہا

مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے !!! وہ تھوڑا اس سے دور ہوتے ہوئے تپ کر بولی

مگر مجھے تو تمہارے ساتھ ہی رہنا ہے !!! زرغم اسے تنگ کرنے کو اس کے قریب ہوا

آپ جائیں یہاں سے !!! امرحہ نے پریشانی اور گھبراہٹ میں کہا

!!! اچھا اچھا جاتا ہوں !!! میرے جانے کے بعد لازمی ان چیزوں پر نظر ڈال لینا زرغم اس کا ماتھا چوم کر کہتا کسی کام سے چلا گیا امرحہ روم میں گئی اور ان کپڑوں کی طرف دیکھا اور پھر ایک ایک کر کر انھیں کھول کر دیکھا پہلی بار کوئی اتنے چاہ سے اس کے لئے کچھ لایا تھا ایک عجیب سا احساس اسے ہونے لگا

زرغم کے لئے اس کے جذبات احساسات بدلنے لگے تھے وہ خود بھی انجان تھی اسے زرغم کی توجہ اچھی لگتی تھی وہ اسے اہمیت دیتا تھا اور اب تو اس کے انداز میں ایک الگ ہی جنونیت جھلکتی تھی یہ سب نکاح کا کمال تھا اور نکاح کے دو بولوں نے ہی اپنا اثر کرنا شروع کر دیا تھا -----

---

صبح کے وقت زاور شاہ حویلی آیا تھا روم میں آتے ہی اسے وانیہ سوتی ہوئی دکھائی دی ایک نظر اسے دیکھ کر وہ واش روم فریش ہونے چلا گیا واپس آیا تب بھی وانیہ نیند میں تھی زاور نے حیران ہو کر گھڑی کی جانب دیکھا جہاں صبح کے آٹھ بج رہے تھے جب کے وانیہ فجر کی اذان کے وقت ہی اٹھ جاتی تھی ٹاول سے بالوں کو رگڑتا اس کے قریب آیا اور اسے اٹھانے لگا

وانیہ اٹھو !!! لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی زاور شاہ کو اب غصہ آنے لگا زاور نے اس کے گالوں کو تھپتھپایا اس کو ہاتھ لگاتے ہی وہ سمجھ گیا وانیہ بخار میں تپ رہی تھی اور چہرہ بہت ہی سرخ ہو رہا تھا

شٹ !!! زاور شاہ کو پتا نہیں کس چیز کا غصّہ آ رہا تھا چپ چاپ وہ وانیہ کے پاس سے اٹھا اور کچن کی طرف گیا کوئی بھی اس وقت وہاں موجود نہ تھا ایک باؤل میں ٹھنڈا پانی لے آیا اور وانیہ کے پاس بیٹھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر اس کی ٹھنڈے پانی سے پٹیاں کرنے لگا بخار حد سے زیادہ تیز تھا مسلسل پٹیاں کرنے کی وجہ سے وہ تھوڑا ہوش میں آئی لیکن اب بھی غنودگی اس پر چھائی ہوئی تھی اور مسلسل کچھ بڑبڑا رہی تھی زاور نے قریب ہو کر اس کے الفاظ جاننے چاہے

میرے قریب مت آؤ پلیز !!! چھوڑ دو !!! وہ یہ ہی بار بار بڑبڑا رہی تھی زاور نے یہ سنتے ہی اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لئے اور ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے بند کر لیں اسے بے تحاشا غصّہ آ رہا تھا لیکن وانیہ کا بیماری میں ہونے کا لحاظ کر گیا وانیہ کچھ دیر بڑبڑانے پر دوبارہ سو گئی تھی اب اس کے بخار کی حدت بھی کم تھی زاور اسے اچھی طرح کمبل اڑانے لگا اور خود مطمئن ہو کر کچھ دیر اسے یوں ہی دیکھتے رہنے کے بعد سگریٹ سلگا کر کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا

اسے وانیہ کے اس قدر سخت رد عمل کی امید نہیں تھی کہ وہ یوں اس سے ڈر جائے گی لیکن اس کی باتیں اسے مسلسل تپش دلا رہی تھیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا سب کچھ تہنس نہنس کر دے سب کچھ تباہ و برباد کر دے وہ جتنا معاملہ سلجھانے کوشش کر رہا تھا اتنا ہی سب کچھ بگڑتا جا رہا تھا ذہنی کشمکش میں مبتلا وہ کھڑکی کے پاس کھڑا کتنے ہی سگریٹ پھونک چکا تھا لیکن اس کے اندر لگی آگ کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گئی تھی بے سکون سا وہ وانیہ کے پاس آیا

اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کیا جو اب کافی کم ہو چکا تھا زاور گہرا سانس بھرتا اس کے گال کو استحاق سے چومتا مسکرا کر روم سے نکل گیا ساجدہ بیگم کو وانیہ کی طبیعت کا بتا کر خود میراب کے پاس جانے کی تیاری کرنے لگا

رات دیر سے گھر آنے پر اسے ہر طرف اندھیرا ہی دیکھنے کو ملا تھا ایک گہرا سانس لے کر وہ روم میں آیا جہاں وہ گہری نیند میں تھی خود فریش ہونے کے بعد وہ سٹڈی روم چلا گیا کافی دیر تک مختلف فائلوں کے ساتھ مغز ماری کرنے کے بعد اسے شدید تھکاوٹ ہونے لگی تھی کھانا وہ باہر سے ہی کھا آیا تھا جب کہ امرحہ

نے اس کے لئے کھانا الگ کر کے رکھا ہوا تھا کچن میں اپنے لئے کافی بنا کر وہ پھر سے کام میں لگ گیا

رات کے تین بج رہے تھے تب وہ اٹھا آدھی رات کا وقت ہو رہا تھا اس کے قدم اپنے روم کی جانب بڑھنے لگے اس نے ہولے سے دروازے کا ہینڈل گھمایا اور دروازہ کھولا امرحہ نیم اندھیرا کیے سو رہی تھی روم میں زیرو بلب جل رہا تھا زرغم مسکرا کر اس کے قریب آیا اور پاس بیٹھ کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا امرحہ بہت ہی گہری نیند سو رہی تھی اس کے چہرے پر اطمینان واضح دکھائی دے رہا تھا زرغم یک ٹک اسے دیکھے گیا

انمول لڑکی !!! دنیا نے تمہیں کتنا بے مول کر دیا تھا مگر میں ایسا کبھی ہونے نہیں دوں گا یہ زرغم خان کا تم سے وعدہ ہے !!!! زرغم نے اس کے قریب

ہو کر اس کے کان میں سرگوشی کی اور پھر اس کے چہرے سے بالوں کو ہٹایا تو اس کی آنکھ اس کے لمس پر کھل گئی زرغم کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ جیسے اچھل ہی پڑی

آ۔۔۔پ ۔۔۔آپ یہاں اس وقت کیا کر رہے ہیں ؟؟؟ امرحہ ایک دم سے اٹھ بیٹھی گھبراہٹ میں اس کے منہ سے غلط الفاظ نکل گئے جس پر زرغم کا قہقہہ بے ساختہ تھا

کیوں تمہیں کیا مسئلہ ہے ؟؟؟ زرغم نے اس کی کمر کے گرد اپنا بازو رکھا اور اسے اپنے ساتھ ہی کھینچ کر بیڈ پر گرا دیا

چھوڑیں مجھے !!! امرحہ نے اس سے دور ہونے کی کوشش کی

اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں تمہیں کوئی پروبلم ہے جو یوں بیکار کی کوششوں میں لگی ہوئی ہو !!! زرغم نے ابرو اچکا کر کہا

آپ یہاں سے چلے جائیں !!! امرحہ نے ہلکی آواز میں کہا

کیوں چلا جاؤں ؟؟؟ یہ تو میرا روم بھی تو ہے اور تم میری بیوی ہو !!! زرغم نے اب کی بار اس کو قریب کرتے سخت لہجے میں بولا

کیوں کہ میں آپ کے لائق نہیں ہوں میں آپ جیسے انسان کو ڈیزرو نہیں کرتی آپ مجھ سے اچھی لڑکی کے حق دار ہیں میری سانولی رنگت آپ کے ساتھ نہیں جچتی میں آپ کے سامنے خود کو بہت کمتر محسوس کرتی ہوں بچپن سے ہی میں

اپنی رنگت کے طعنے سنتے آ رہی ہوں !!! امرحہ نے بھیگی آواز میں اپنا گریز بتایا تو زرغم اس کی باتوں پر مسکرا دیا

تو تمہیں لگتا ہے کہ میں نے یہ سب تم سے ہمدردی میں کیا ہے !!!! زرغم نے کہا تو امرحہ نے اثبات میں سر ہلایا

امرحہ جانم !!! زرغم نے بڑے پیار سے اس کا نام پکارا اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا

تم مجھے اچھی لگتی ہو تب سے جب میں نے ایک نظر تمہیں دیکھا تھا اور پھر اسی وقت سے تم میرے دل میں بس گئی ہو مجھے تمہاری رنگت سے کوئی پروبلم نہیں

ہے مجھے تم اسی رنگت میں بہت پیاری لگتی ہو !!! اس کے آنسو اپنی انگلی کی پوروں پر چنتا اس کا ہر ڈر ختم کر رہا تھا

اور جو تم ذرا ذرا سی بات پر ڈر جاتی ہو نہ یہ مجھے ذرا بھی نہیں پسند !!! میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں جانم !! تم پر ایک آنچ بھی نہیں آنے دوں گا کوئی بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تم میری بیوی ہو زرغم خان کی بیوی۔۔۔ کوئی نظر اٹھا کر تم کو !!! نہیں دیکھ سکتا

اور اب ماضی کا ہم دوبارہ ذکر نہیں کریں گے جو ہوا بھول جاؤ بس یہ یاد رکھو کہ تم اب زرغم خان کی ہو میرا جنون ہو میرا پیار ہو تم !!! اس کے نرمی سے گال چومتا اپنا حال دل بیان کر رہا تھا جب کے وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی

کیا میں اتنی خوش قسمت خوش نصیب ہوں ؟؟ اس نے نظر اٹھا کر زرغم کو دیکھا جو بہت ہی پیارا اور خوبصورت مرد تھا جو اس کے نصیب میں لکھ دیا گیا تھا وہ صورت اور سیرت کا بھی دلکش تھا اور اب اس سے اظہار محبّت کر رہا تھا اس کا شوہر تھا دونوں میں جائز رشتہ تھا ایک دوسرے پر دونوں کا حق تھا اور اسے کیا چاہیے تھا

امرحہ جانم میں تم سے عشق کرنے لگا ہوں تمہارے لئے میں بہت جنونی ہوں میری محبّت ہو تم اور ہمیشہ تم ہی رہو گی !!! زرغم نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا جب کے امرحہ کا دل کسی بے لگام گھوڑے کی مانند دوڑنے لگا زرغم اس کی دھڑکن بہت اچھے سے محسوس کر رہا تھا

پتا ہے امرحہ جانم !!! جہاں خوشیاں برس رہی ہوں تو وہاں پہلے پہنچ جانا چاہیے ---- اس سے پہلے کہ خوشیوں کی بارش برسنا بند ہو جائے !!!! زرغم نے اس کا چہرہ ٹھوڑی سے اوپر کرتے ہوئے کہا امرحہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں اس کی چمکتی جذبات سے چور آنکھوں میں وہ زیادہ دیر دیکھ نہ سکی

امرحہ جانم تمہاری پلکیں بہت خوبصورت ہیں !!! زرغم نے کہا تو اس کی جھکی ہوئی پلکیں لرزنے لگیں

اتنا ڈر کیوں رہی ہو ؟؟ میں تو تمہاری تعریف کر رہا ہوں اور لڑکیاں تو خوش ہوتی ہیں اپنی تعریف پر !!! زرغم نے مسکرا کر اسے چھیڑا تو اس بار امرحہ اس کی بات پر مسکرا دی اور اس کے گالوں پر مسکرانے کی وجہ سے ڈمپل اُبھرے تھے

تمہارے تو ڈمپل بھی بہت پیارے ہیں !!! زرغم نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر خمار بھری آواز میں کہا امرحہ کا دل کیا اس سے کہے کہ آپ بھی بہت اچھے ہیں ---- میرا دل جیت لیا ہے آپ نے --- محبّت سے بڑھ کر عزت سے دل جیت لیا ہے امرحہ کے دل میں بہت کچھ تھا لیکن وہ کہہ نہیں پا رہی تھی

کیا سوچ رہی ہو ؟؟ زرغم نے اسے خیالوں میں گم دیکھا تو اس کو ہلا کر بولا ہوش میں آتے ہی اس نے سر نفی میں ہلایا

تم اتنی خوبصورت ہو کہ میں نے اپنی ساری زندگی میں اتنی پیاری اور کیوٹ لڑکی نہیں دیکھی جو بنا میک اپ کیے --- بنا پارلر جائے --- عام سے لباس میں اتنی پیاری اور معصوم ہو یہ ہی تو مجھے تمہاری طرف متوجہ کرتا ہے اور میرا دل صرف

تمہیں ہی دیکھتے رہنے کو کرتا ہے میرا دل کرتا ساری دنیا کی خوشیاں تمہارے قدموں میں لا کر رکھ دوں ---- امرحہ میری جان میں تمہیں ساری زندگی خوش رکھوں گا یہ میرا تم سے وعدہ ہے اور میں اپنا کیا وعدہ ہر صورت پورا کرتا ہوں !!!! زرغم اس کی قربت میں بوجھل لہجے میں یہ سب کہتا اس کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھا گیا تھا خوشی سے وہ سر شار ہو گئی جس جذبے کو وہ ہمدردی سمجھ رہی تھی وہ اصل میں محبّت تھی

آئی لو یو جانِ زرغم !!! یہ کہتے ہی زرغم اس کے لب کو اپنے لبوں میں قید کرتا اپنی پیاس بجھانے لگا پیاس تھی کہ بجھ ہی نہیں رہی تھی اس کی گرفت تھی کہ لمحہ لمحہ بڑھ رہی تھی کچھ دیر بعد اس سے الگ ہوا اور اس کو اجازت طلب نظروں سے دیکھنے لگا امرحہ تو اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے شرم سے اسی کے سینے میں چہرہ چھپا گئی زرغم اس کی اس ادا پر دل و جان سے فدا ہو گیا اور ایسی رات میں ان دونوں نے نئی خوشیوں بھری زندگی کا آغاز کیا تھا ----

صبح اذان کی آواز پر اس کی آنکھ کھل گئی وہ آنکھیں مسلتی اٹھ بیٹھی اس کے پہلو میں زرغم گہری نیند سو رہا تھا آج اتوار کا دن تھا اس لئے آفس کی چھٹی ضرور کرتا تھا اور گھر میں ہی وقت گزارتا تھا اور اتوار کے دن وہ ویسے بھی دیر سے اٹھتا تھا

امرحہ نے اسے دیکھا اور اپنی قسمت پر رشک کرنے لگی رات جتنی محبّت توجہ زرغم نے اس پر نچھاور کی تھی اور اس کے ساتھ بہت ہی نرمی سے پیش آیا تھا اسے اب یقین ہو گیا تھا کہ یہ صرف ہمدردی نہیں بلکہ محبّت بھی ہے یا محبّت سے بھی کچھ بڑھ کے ہی تھا

اس نے اپنے بال جوڑے میں قید کیے اور نماز کے لئے اٹھنے لگی تو ایک دم سے زرغم نے اس کا ہاتھ تھام لیا وہ حیران ہوئی اسے تو لگا تھا زرغم گہری نیند سو رہا ہے

آپ جاگ رہے ہیں ؟؟!!! امرحہ نے حیرانگی سے پوچھا

اب جاگ گیا ہوں !!! وہ اسے خوابیدہ نگاہوں سے بولا

اچھا میرا ہاتھ تو چھوڑیں مجھے نماز پڑھنے جانا ہے !!! امرحہ اس سے نظریں چرا کر اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی

چھڑا سکتی ہو تو چھڑا لو !!! زرغم نے اسے دیکھ کر بڑے مزے سے کہا امرحہ نے پورا زور لگایا لیکن بھر پور کوشش کرنے کے باوجود اپنا ہاتھ اس کی سخت گرفت سے نہ نکال پائی زرغم اسے یوں طاقت لگاتے دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا

چلو میں خود ہی چھوڑ دیتا ہوں کہیں اس نازک سی جان کا ہاتھ ٹوٹ ہی نہ جائے زرغم نے اس پر احسان کرنے والے انداز میں کہہ کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا !!!! اس کے ہاتھ چھوڑنے پر وہ بھاگ کر واش روم بند ہوئی زرغم اس کی جلد بازی پر مسکرا دیا

امرحہ نے فریش ہو کر وضو کیا اور فجر کی نماز ادا کی نماز سے فارغ ہو کر وہ اٹھی اور اس کی نظر زرغم پر پڑی جو پھر سے سو گیا تھا وہ آہستہ قدم اٹھاتی بیڈ کی جانب بڑھی اور اس کو اٹھانے کے لئے اس کے پاس گئی لیکن اس کی نظریں

اس کے چہرے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں جی بھر کر اس کو اپنی نگاہوں میں بسانے لگی اس کا دل اس کی سنگت و قربت میں بے انتہا خوش رہتا تھا وہ خود کو کئی بار انکار کرتی رہی تھی لیکن محبّت تو کب انکار کو سمجھتی ہے یہ تو ہو کر ہی رہتی ہے اب اس کی قربت پا کر اسے ایسا لگ رہا تھا کہ رب نے اس کی تمام دعائیں قبول کر لی ہوں اور اس کے صبر کا پھل زرغم کی صورت عطاء کیا ہے

کب سے وہ اسے دیکھے جا رہی تھی اسے کوئی ہوش ہی نہ تھا دل ہی دل میں وہ اپنے رب کے شکر گزار ہو رہی تھی بے خودی میں اس کے چہرے کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور واپس کھینچ لیا لیکن دل اس کو محسوس کرنا چاہتا تھا تبھی وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کی طرف دوبارہ ہاتھ بڑھا گئی ابھی وہ اس کے

چہرے کو ٹچ ہی کرنے والی تھی کہ زرغم نے ایک دم سے آنکھ کھولی اور اس کو اپنے اوپر کھینچ لیا امرحہ شرم سے کچھ بول ہی نہ پائی

ایسے کیا دیکھ رہی تھی ؟؟ زرغم نے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا اور اس کو مسکرا کر بڑی دلچسپی سے دیکھنے لگا جو اب اپنی حرکت کے پکڑ جانے پر اس سے آنکھیں نہیں ملا پا رہی تھی

وہ اٹھنے لگی تو پھر سے زرغم نے اس کے دوپٹے کا پلو پکڑ لیا جس کی وجہ سے وہ دوبارہ گر گئی خائف نظروں سے اسے دیکھتی اپنے غصّے کا اظہار کر رہی تھی

یہ کیا حرکت ہے ؟؟ وہ ناراض ہو کر بولی

!!!!کوئی حرکت نہیں سمپل سی بات ہے کہ میں اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں تمہیں
زرغم نے پھر سے اس کے گرد اپنا حصار باندھا اور اسے پیار بھری نظروں سے
دیکھنے لگا جس پر وہ نظریں چرا کر اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی
زرغم نے اس کو ایک دم سے اپنی گرفت سے آزاد کیا اور مسکرا کر اسے دیکھنے لگا
جس پر وہ حیران ہوتی جلدی سے بیڈ سے اٹھنے لگی لیکن گلے میں دوپٹے کا کھینچاؤ
اسے پیچھے مڑنے پر مجبور کر گیا زرغم کے لب مسکرانے لگے تھے اسے یوں تنگ
کر کے مزہ آ رہا تھا

اب دوپٹہ چھڑا کر دکھاؤ !! زرغم نے مسکرا کر کہا تو وہ دوپٹہ اپنے گلے سے نکال
کر بیڈ پر ہی پھینک کر آگے بڑھی اور بھاگ کر کچن آ گئی زرغم اس کی اس
حرکت پر دل کھول کر ہنسا اور اٹھ کر فریش ہونے چل دیا نماز کے بعد وہ بھی
امرحہ کو ڈھونڈتا اس کے پیچھے کچن میں آیا

وہ ناشتہ بنا رہی تھی ساتھ میں چائے کو بھی دیکھ رہی تھی کہیں گر ہی نہ جائے زرغم دبے پاؤں چلتا اس کے پاس آیا اور پیچھے سے اپنے بازو اس کی کمر کے گرد حمائل کیے جس پر امرحہ کی چیخ نکلی اور زرغم کا قہقہہ پورے کچن میں گونجنے لگا

اب چائے گر جائے گی !!! امرحہ تنگ ہوئی

گرنے دو کچھ نہیں ہوتا اور بن جائے گی !!! زرغم نے تو قسم کھا لی تھی اس کو تنگ کرنے کی تبھی وہ روہانسی ہوئی

پلیز مجھے ناشتہ بنانا ہے !!! وہ اس کے بازو پر ہاتھ رکھتی بولی

اوکے کرو تم اپنا کام اور میں اپنا کام کرتا ہوں !!! اس سے تھوڑا سا دور ہوتا شیلف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا اور سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے پیار سے امرحہ کو کام کرتے دیکھنے لگا امرحہ اس کے یوں دیکھنے سے پزل ہی ہوئی جا رہی تھی

آپ کمرے میں جائیں میں وہیں ناشتہ لے کر آتی ہوں !!! امرحہ نے اس پر سے نظریں چرا کر کہا

کیوں میرے یوں کھڑے رہنے سے کیا مسئلہ ہے تمہیں ؟؟؟ زرغم نے آبرو اچکا کر کہا

آپ دیکھ رہے ہیں تو مجھے الجھن ہو رہی ہے کوئی کام مجھ سے ٹھیک طرح سے نہیں ہو رہا !!! منہ بنا کر بولتی وہ زرغم کو کیوٹ سی لگی

جانم اب عادت ڈال لو میں جب جب گھر میں ہوا کروں گا ہر پل تمہیں یوں ہی پیار سے دیکھا کروں گا !!! زرغم نے اس کی آگے آئی بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا جب کے امرحہ کے گال اس کی بات سے ہی سرخ ہو رہے تھے زرغم بے ساختہ جھکا اور شدت سے اس کے دونوں گال چوم کر وہ اسے یوں بوکھلاہٹ میں چھوڑتا روم میں چلا گیا جب کے وہ اس کی حرکت پر بہت بری طرح سٹپٹائی تھی

ناشتے کی ٹرے اٹھا کے وہ روم کی جانب بڑھی جہاں وہ بیڈ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ پر آفس ورک کر رہا تھا اسے روم میں آتے دیکھ کر زرغم نے لیپ ٹاپ کو بند کیا اور ناشتے کے لئے آرام سے بیٹھ گیا امرحہ نے وہ ٹرے اس کے پاس رکھی اور خود بھی ساتھ بیٹھ گئی زرغم ناشتہ کرتے کرتے امرحہ کو دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اب وہ امرحہ سے بات کیسے کرے کیوں کہ وہ کہیں جانے پر بہت ہی اپ

سیٹ ہو جاتی تھی اس کے ڈر کو دیکھ کر ہی زرغم اب اس سے نارملی بات کرنے کی سوچ رہا تھا

امرحہ جانم !!! زرغم نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے اسے مخاطب کیا

ہمم جی !!! امرحہ ناشتہ کرتے ہوئے بولی

میں گھر جا رہا ہوں !!! زرغم نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے اصل بات منہ سے نکالی جب کے وہ ناشتہ چھوڑ کر فق چہرے کے ساتھ اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی

لل لیکن کیوں !!! میں یہاں اکیلی کیسے رہوں گی !! امرحہ اب روہانسی ہوئی اور آنکھوں میں آنسو بن بلائے مہمان کی طرح آن موجود تھے

خبردار جو تم نے رونا شروع کیا تو بہت بری طرح پیش آؤں گا میں !!! زرغم نے اسے گھور کر کہا

تو آپ کیوں جا رہے ہیں نا !!! امرحہ کی تو سوئی اسی بات پر اٹک گئی تھی

یار حد ہو گئی !!! میں اکیلا نہیں جا رہا تم بھی ساتھ جاؤ گی میرے اور میں تمہاری کوئی بات نہیں سننے والا بس بات ختم !!! سختی سے بولتا وہ وہاں سے اٹھ کر باہر چلا گیا امرحہ نے بے بسی سے اسے یوں جاتے ہوئے دیکھا یعنی اب وہ اس کی

کوئی بات بھی سننے والا نہیں تھا جو فیصلہ کر چکا تھا اس فیصلے سے ایک انچ بھی ہٹنے والا نہیں تھا ہوا بھی کچھ یوں ہی

زرغم کی گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی اور امرحہ نا چاہتے ہوئے بھی زرغم کے ساتھ اس کے گھر جا رہی تھی اور وہ کس دل سے تیار ہوئی تھی وہی جانتی تھی زرغم کی ضد کے آگے اس کی ایک بھی نہیں چلتی تھی تبھی اسے اس کے ساتھ جانا پڑا جب کے زرغم بار بار اسے سمجھا رہا تھا اسے اپنے ساتھ ہونے کا یقین بھی دلا رہا تھا لیکن وہی خوف اس کے دل میں موجود تھا جس کی وجہ سے وہ باہر نکلتے ہوئے ڈرتی تھی اپنے اس کزن کا سوچ کر ہی اس کے رونگٹھے کھڑے ہو جاتے تھے اس کے دل میں اپنے کزن کو لے کر اتنا ڈر خوف بیٹھ چکا تھا کہ اسے اس بات کا بھی ہوش نہ تھا کہ اب وہ اس کی کزن ہی نہیں بلکہ کسی کی بیوی بن چکی ہے جس کی وہ بیوی ہے اس کی طرف یا اس کے گھر کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کے بھی نہیں دیکھ سکتا تھا جب کے وہ تو زرغم کی جان تھی

اس کی روح میں بستی تھی تو کیسے نہ وہ اس کی حفاظت کرتا لیکن وہ ابھی تک اس کی حیثیت سے ناواقف تھی اپنے اس ڈر کی وجہ سے وہ بہت کچھ سہنے والی تھی جب کے زرغم اس کا یہ ڈر ختم کرنے کا ٹھان چکا تھا

کچھ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں بنا کسی حق سے اور بنا کسی رشتے کے ہمارے سروں پر اس قدر حاوی ہو جاتے ہیں کہ ان کا خوف ہمیں جینے نہیں دیتا ان کا ڈر خوف ہمیں خوشیاں محسوس نہیں کرنے دیتا اور ایسے لوگوں کا ڈر ہمیں کھل کر آزادی بھی محسوس نہیں ہونے دیتا اور ایسے فضول لوگوں کو جن کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی بلکل کسی بیکار شے کی طرح ہوتے ہیں ان کو ہم خودی ہی اپنے سر چڑھا لیتے ہیں جس کے بعد میں بہت برے نتائج ہمارے سامنے آتے ہیں یہ ہی حال امرحہ کا بھی تھا جس کو اب زرغم ہی اپنے طریقے سے درست کر سکتا تھا

تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی ؟؟ کیا بکواس کی تھی میں نے ؟؟؟ لال انگارہ ہوتی آنکھوں سے اس کو گھورتا اس پر دھاڑ رہا تھا جب کہ وہ اس کے غصّے سے اب وہ تھر تھر کانپ رہی تھی اس میں ہمت نہیں تھی کہ اس کی طرف دیکھ بھی لیتی سختی سے آنکھیں بند کیے اس کی ڈانٹ سن رہی تھی اس کی بند آنکھوں سے زاور شاہ کو اور تپ چڑھی تھی

بولو اب کیا کہا تھا میں نے ؟؟؟ اس کا بازو سختی سے دبوچتا اور اسے جھٹکا دے کر پھر سے پھنکارا تو وہ رونے والی ہو گئی

آپ نے کہا تھا کہ باہر مت نکلنا !!!! اس کے گلے سے پھنسی پھنسی آواز نکلی

اور تم نے میری بات پر عمل کیا ؟؟؟ پھر سے وہ طیش میں آیا جس کے جواب میں وہ سر نفی میں ہلانے لگی

اس دماغ میں بھوسہ بھرا ہوا ہے کیا جو سمجھ نہیں آتا ؟؟ اس کی کنپٹی پر انگلی رکھتا زور دے کر بولا جس پر وہ سر جھکا گئی تھی واقعی یہ اس کی غلطی تھی بنا اس سے پوچھے وہ مہمل کے ساتھ حویلی سے نکل گئی تھی جس کے نتائج پر وہ اس پر آگ بگولہ ہو کر برس رہا تھا اپنی جگہ پر وہ سو فیصد درست بھی تھا اس کا غصّہ کرنا بنتا بھی تھا اگر وہ وقت پر نہ پہنچتا تو شاید اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ برا ضرور ہو جاتا جس سے وہ بیوقوف لڑکی انجان تھی یہ ہی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ وہ اپنی کوئی کمزوری دشمن کو ظاہر کرے اور وہ اس کا فائدہ اٹھا لیں اس وقت زاور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس پاگل لڑکی کا حشر ہی بگاڑ دے لیکن فریحہ بیگم کا لحاظ کر گیا تھا

آج کے بعد تم اس حویلی سے باہر گئی تو تمہاری ٹانگیں توڑنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا سمجھی !!!! غصّے سے اس کو بول کر خود فریش ہونے چل دیا پیچھے وہ نڈھال سی بیڈ پر گر گئی اور آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے اور اب گالوں پر پھسل رہے تھے پانچ منٹ بعد ہی وہ فریش ہو کر نکل آیا شیشے کے سامنے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے اس کی نظر آنسو بہاتی وانیہ پر پڑی تو وہ گہری سانس بھر کے رہ گیا یہ لڑکی دن بہ دن اس کا امتحان لے رہی تھی جس پر صبر کے گھونٹ بھر کے رہ جاتا تھا

!!! اب اٹھو اور کھانا لاؤ میرے لئے رونے دھونے سے کچھ بھی نہیں ہونے والا صوفے پر آرام سے بیٹھ کر اس کی سخت لہجے میں بولنے سے باز نہیں آیا تب ہی وہ اسے خفگی سے دیکھتی اٹھ کر باہر چلی گئی اس کے جاتے ہی زاور شاہ نے سکون سے آنکھیں بند کیں لیکن جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اس کے دماغ میں

فٹ وہی لمحہ آن ٹھہرا جو اس کے تن بدن میں آگ لگا رہا تھا جن آنکھوں میں تھوڑی دیر کے لئے سکون تھا اب وہاں غصّہ جھلک رہا تھا اس کا موڈ اب پھر سے خراب ہو چکا تھا جھٹکے سے اٹھتا گاڑی کی چابی اٹھا کر روم سے ہی نکل گیا تھوڑی دیر بعد وانیہ کھانے کی ٹرے لے کر آئی تو خالی کمرہ اس کا منہ چڑا رہا تھا

یہ کہاں گئے ؟؟؟ حیرت سے بولتی وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی اور اب خود بڑے مزے سے کھانا کھا رہی تھی زاور وہاں ہوتا تو اسے اپنی گھوریوں سے ضرور نوازتا لیکن ابھی وانیہ کو کس کا ڈر تھا اسی لئے تو سکون سے کھانا کھا رہی تھی

زاور نے اسے اچھی طرح منع بھی کیا تھا باہر نہیں جانا لیکن اس کا دل اتنا گھبرایا تو مہمل اسے اپنے ساتھ لے گئی لیکن باہر زمینوں پر جاتے ہی مہمل کو ضروری کال آ گئی اور وہ اسے سننے میں لگ گئی جب کے وانیہ چلتی ہوئی اس سے کافی

دور نکل آئی تھی جس پر اسے افسوس بھی تھا دور جاتے ہی اسے ایسا محسوس ہونے لگا کے وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے اسے دور ایک گاڑی نظر آئی جو اب اس کے نزدیک آ چکی تھی وانیہ حیرانگی سے دیکھتی ہوئی گاڑی سے دور ہوئی جو بلکل اس کے پاس آ کر رکی تھی گاڑی سے نکلنے والا آدمی اس قدر خوف ناک تھا کہ وانیہ جھرجھری لے کر رہ گئی

تو تم ہو زاور کی بیوی !!! واہ کیا بات ہے اتنی خوبصورت بیوی کہاں سے ڈھونڈ لی وہ شخص اپنی بے ہودہ گفتگو سے وانیہ کے ہوش اڑا چکا تھا اس نے یہاں !!! وہاں مدد کے لئے مہمل کو تلاشا لیکن وہ ہوتی تو ضرور مدد بھی کرتی

کیا ہوا خوبصورت چڑیا ڈر رہی ہو ؟؟؟ دیکھو میں ہوں نا ڈرو مت !!! تمہارا ڈر ایک دم بھگا دوں گا !!! وہ آدمی اپنی غلاظت بھری آنکھوں سے اسے مسکرا کر دیکھتا اس

کے چہرے کو ہاتھ لگانے ہی لگا تھا کہ زاور نے اس کی کوشش ناکام بنا دی تھی اور پھرتی سے وانیہ کو اپنے پیچھے چھپا بھی دیا تھا

بھول کر بھی میری چیزوں پر نظر مت رکھنا ورنہ یہ تمہاری آنکھیں نکال کر ہتھیلی پر رکھ دوں گا سمجھے !!! زاور نے اس کا گریبان پکڑ کر اس کو جھٹکے سے گاڑی سے لگایا اور ایک کرارا سا مکا اس کے چہرے کی نظر کیا جس پر وہ آدمی چیخ پڑا تھا رنگ فق تو اسے سامنے دیکھ کر ہی ہو گیا تھا رہی سہی کسر اب زاور کے مکے نے پوری کر دی

زاور نے غصّے سے وانیہ کو دیکھا اور اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں قید کرتا اپنے ساتھ لے گیا تب سے زاور کو وانیہ پر بے تحاشہ غصّہ آ رہا تھا لیکن وانیہ کے آنسو اسے ٹھیک سے غصّہ کرنے بھی نہیں دیتے تھی اور وہ بے بس سا رہ

جاتا تھا اپنی یہ کمزوری وہ کسی پر بھی عیاں نہیں کرنا چاہتا تھا خود اپنے اوپر بھی یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کافی دن سے یہ ماننے سے ہی انکاری تھا لیکن اب اسے فکر لگ چکی تھی اور وہ اپنی عزیز چیزوں اور انسانوں کے لئے جنونی اور وحشی تھا سب ہی اس کے جنون سے ڈرتے تھے اب زاور کا اگلا قدم کیا تھا کوئی بھی نہیں جانتا تھا ----

---

وہ کیسے آیا میرے علاقے میں ؟؟؟ زاور شاہ اب اپنے آپ میں نہیں تھا وحشی بنا یہاں وہاں گھوم رہا تھا

یار زاور بس کر آرام سکون سے اس کا حل نکالتے ہیں نہ کیوں خود کو تکلیف دے رہے ہو !!! میراب نے اسے کندھے سے پکڑا اور اسے کول کرنے کی کوشش کرنے لگا جو فلحال تو ممکن نہ تھا

نہیں میرو مجھے اس کبیر شاہ کا برا حال کرنا ہے اس کی ہمت کیسے ہوئی میری بیوی پر گندی نظر رکھنے کی اب تو میں اسے کسی قیمت بھی چھوڑنے والا نہیں ہوں اب وہ بھگتے گا اور ضرور اپنے کیے کی سزا پائے گا میں اب اسے اور ڈھیل نہیں دے سکتا وہ بہت ہی گرا ہوا آدمی ہے اس کی ذہنیت بہت ہی گندی اور بے ہودہ ہے !!!! اب وہ صوفے پر بیٹھا غصّے میں لال انگارہ ہو چکا تھا

دیکھ زاور تو ابھی بہت غصّے میں ہے ابھی یہ حل نہیں نکلتا کہ ایک دم سے ہم کوئی ایکشن لیں جو ہم نے پلاننگ کی ہے اس پر ہی چلنا پڑے گا !!! میراب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

میں اور صبر نہیں کر سکتا میرو اب اور نہیں میری برداشت یہی تک تھی اب بات میری بیوی تک آ چکی ہے اس کا ارادہ بہت گندہ ہے میں نے اس کی آنکھوں !!!! میں چیلنج دیکھا ہے کہ اب اس کو بچا سکتے ہو تو بچا لو

ہمت کر یار کچھ نہیں ہوتا ہم سب اس کی حفاظت کریں گیں نا اور پہلی بات کہ تم خود ہی اس کی حفاظت کے لئے کافی ہو !!! اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا اسے ہمت دلا کر بولا جس پر زاور کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے وانیہ کا اب وہ کیسے علاج کرنے والا تھا یہ وہ اچھے سے جانتا تھا

میراب نے اس کو مسکراتے دیکھا تو سکون کا سانس لیا کہ اب وہ اپنے ذہن سے سوچے گا

کہاں جا رہے ہو اب ؟؟؟ اس کو اچانک سے اٹھ کر باہر جاتے دیکھ کر بولا

جا رہا ہوں کسی کا دماغ درست کرنے !! زاور نے مڑے بغیر جواب دیا

یار زاور تم اس کو بخش کیوں نہیں دیتے ؟؟ اس کی جان بھی عذاب میں ڈالی ہوئی ہے !!! میراب نے خفا ہو کر اسے کہا

اسی میں تو مزہ ہے یہاں سکون ملتا ہے مجھے !!! اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے کہتا مسکرا کر وہاں سے چلا گیا جب کے پیچھے میراب اس کی عجیب و غریب منطق پر حیران تھا -----

---

امجد !!! چیخ کر اسے آواز دیتا اپنے بیڈ پر گر سا گیا

جج جی صاحب جی !!! امجد اس کی ایک آواز پر ہی حاضر ہوا

مجھے وہ لڑکی چاہیے ہر حال میں جاؤ اسے لاؤ میرے بستر کی زینت بناؤ آج ہی وہ مجھے چاہیے !!!! کبیر شاہ نشے میں غلاظت بولنے سے باز نہ آیا

کک کون سی لڑکی صاحب ؟؟؟ امجد حیران ہوا کہ اب کس لڑکی کے چکر میں پڑ گیا

زاور شاہ کی بیوی چاہیے مجھے !!! دھاڑ کر وہ بولتا نشے میں اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا جب کے اس کا خاص ملازم اسے نفرت سے دیکھتا وہاں سے جانے لگا

بڈھا مرتا بھی نہیں ہے عمر دیکھو کمینے کی قبر میں ٹانگیں لٹک رہی ہیں اور ہوس پوری کرنی ہے !!!! امجد منہ ہی منہ میں بڑبڑا کر وہاں سے نکل گیا اور باہر بیٹھی کال گرل کو اندر بھیج دیا اب کبیر شاہ کو کیسے استعمال کرنا تھا وہ اچھے سے جانتا

تھا اپنے روم میں آ کر اس نے بڑے ہی دھیان سے اس نے کال ملائی اور یہاں کی ساری انفارمیشن اگلے انسان تک پہنچائی جس کو سن کر وہ انسان سختی سے ہونٹ بھینچ گیا امجد کو ضروری ہدایت کرتا فون بند کر چکا تھا جب کے امجد اب وہاں کی ضروری فائل ڈھونڈنے میں مصروف ہو گیا یہ ہی اچھا وقت اسے ملتا تھا کہ وہ اپنا یہ کام اچھے سے کر لے اور اگلے انسان تک سب معلومات فراہم کرے

کبیر شاہ بہت کرپٹ انسان تھا اس کے کام ہی کالے دھندے والے تھے جس سے حرام کا پیسہ کماتا اور کھاتا وہ بھول بیٹھا تھا کہ اللہ کی ذات بے نیاز ہے جب اس کی پکڑ ہوتی ہے تو عذاب سخت سے سخت ہو جاتا ہے لیکن انسان شیطان کے بہکاوے میں اتنا غرق ہو چکا ہوتا ہے کہ اسے اچھے برے کی پہچان بھی نہیں رہتی -------

اب یہ فون کیوں کر رہی ہے ؟؟؟ امل کی کال یکھ کر اس کا منہ بن چکا تھا اس حادثے کے بعد امل اس کے دل سے اتر چکی تھی اب وہ لاکھ اچھی بن جاتی اسے کبھی بھی ویسی اپنائیت نہیں دے سکتی تھی

کرتی رہو میں اٹینڈ نہیں کروں گی !!! اپنے موبائل کو سائیلنٹ پر لگا کر گھورتی وہ بیڈ پر آرام سے لیٹ گئی رات کا کھانا وہ سب کے ساتھ کھا چکی تھی جب مہمل اسے دیکھ کر حیرانگی سے پوچھنے لگی کہ آخر وہ کہاں چلی گئی تھی جس پر وہ سب رودار سنا گئی جس پر مہمل منہ پر ہاتھ رکھ گئی زاور کے غصّے سے وہ واقف تھی اسے تسلیاں دیتی رہی لیکن آنے والے وقت کا سوچ کر وہ بھی پریشان تھی لیکن وانیہ پر ظاہر نہیں ہونے دیا اپنے بھائی کی طرف سے اس کا دل صاف کرنے لگی تبھی وانیہ اس کے ذکر پر بیزار سی اٹھ گئی اور اپنے روم میں آ گئی جہاں امل کی کالز مسلسل آ رہی تھیں ان کالز کو اگنور کرتی سونے لگی تھی کچھ دیر ہی ہوئی

تھی اسے نیند میں جاتے اسے ایسا محسوس ہونے لگا کہ کوئی اس کے گرد حصار باندھ رہا ہو ایک دم اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن یہ کیا پورے روم میں اندھیرا چھایا ہوا تھا خوف سے اس کی آنکھیں پھٹ گئیں

کک کون ہیں یہاں ؟؟ خوف سے اس کی آواز بھی نہ نکلی جواب تو اسے نہ ملا بلکہ اس کے گرد حصار سخت ہو گیا ابھی وہ چیخنے ہی والی تھی کہ اس کے منہ کو سختی سے بند کر دیا گیا خوف کے مارے اس کی آنکھوں سے اب آنسو رواں تھے

ہشش آواز نہیں نکالنی مائے کوئین !!! جانا پہچانا لہجہ اس کے کانوں سے ٹکرایا تو اس کا کانپتا وجود تھوڑی دیر کے لئے پر سکون ہوا لیکن ڈر پھر بھی ویسے کا ویسے ہی تھا

ذرا پسند کریں گیں مائے کوئین کہاں سیر کو نکلی تھی ؟؟ آواز میں طنز نمایا تھا اور روڈنس تو بے حد تھی وانیہ کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی

کک کہیں بھی نن نہیں !!! ہکلا کر بولتی وہ مقابل کو مسکرانے پر مجبور کر گئی

مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے وانیہ زاور شاہ !!!! اس کے بالوں کو سختی سے پکڑ کر اپنے چہرے کے قریب اس کا چہرہ کر کے غرایا جس پر وانیہ نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں

ایسے آنکھیں بند کر لینے سے سچائی بدل نہیں جائے گی !!! اتنے اندھیرے میں بھی اس کو پتا چل چکا تھا کہ وہ آنکھیں بند کر چکی ہے جس پر وہ بہت حیران بھی تھی لیکن اس کے آگے کچھ بول نہیں پاتی تھی

تت تم کون ہو ؟؟ کیوں آتے ہو ؟؟؟ آخر کار کچھ تو بولنے کی ہمت کی تھی اس نے لیکن سامنے والا شخص اس کی اس بات پر زور زور سے ہنسنے لگا وانیہ کا منہ بن گیا اور اس کے حصار سے نکلنے لگی لیکن مقابل کی گرفت سخت سے سخت ہو گئی جس پر وہ ہونٹ بھینچ گئی

میں زیڈ زی ہوں لگتا تمہاری یاداشت خراب ہو گئی ہے اسے ٹھیک کرنا پرے گا اتنا بول کر اس نے وانیہ کو اپنے قریب کرنا چاہا جس پر وہ چیخی !!!

دور رہو مجھ سے !!! ایک دم سے اس کا حصار توڑتی اس سے دور ہوئی جس پر زیڈ زی کو بے انتہا غصّہ آیا جھپٹ کر اس کو دوبارہ اپنی گرفت میں کیا جو مسلسل اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی

اب اگر تم یہاں سے ہلی تو میں وہ کر جاؤں گا جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتی اس کی یہ دھمکی کار گر ثابت ہوئی تھی تبھی وہ ڈر کی وجہ سے اپنی جگہ سے !!! ہل بھی نہ پائی

گڈ یہ ہوئی نہ اچھی لڑکی والی بات !!! اس کو اپنے قریب کرتا اس کی گردن میں منہ چھپا گیا وانیہ تو اس کے اس عمل پر لرز گئی

پپ پلیز یہ سب نہ کرو میں شادی شدہ ہوں کسی کی امانت ہوں !!! روتے ہوئے بولتی وہ زیڈ زی کو غصّہ دلا گئی

تم کسی کی نہیں ہو سمجھی صرف میری ہو زیڈ زی کی ہو آئی سمجھ !!! آئیندہ میں تمہارے منہ سے صرف اپنا نام سنوں کسی اور کا نہیں تم میری ہو صرف میری ہو !!!! یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھا لو

تت تمہیں زاور شاہ نہیں چھوڑے گا یاد رکھنا !!!! وانیہ بے ساختہ ہی اسے زاور کی دھمکی دے بیٹھی جس پر پھر سے مقابل کا قہقہہ بلند ہوا تھا

مجھے اس کی دھمکی مت دو وہ کچھ نہیں کر سکتا !!! کیوں نہ اس کو ہی مروا دیتا ہوں میرا راستہ ہی صاف ہو جائے گا !!!! زیر لب مسکرا کر بولتا وہ وانیہ کی جان نکالنے پر تلا ہوا تھا

تم ایسا نہیں کرو گے سمجھے!! میں زاور شاہ کی ہوں اور اسی کی رہوں گی تم مجھے حاصل نہیں کر سکتے !!! چیخ کر بولتی اسے حیران کر گئی جس پر و دلکش انداز میں مسکرایا

کیوں مائے کوئین اتنی محبّت کرتی ہو اس سے جو اس سے دوری برداشت نہیں کر سکتی ؟؟؟ زیڈ زی نے اس کے گال چوم کر اپنی بات پوری کی تو وانیہ کا بس نہ چلا کے اس کا سر ہی پھاڑ دے

ہاں کرتی ہوں محبّت میرا شوہر ہے اسی سے کروں گی پیار تم مجھے اس سے الگ نہیں کر سکتے !!! اپنے گال کو سختی سے صاف کرتی اسے چیلنج دے بیٹھی لیکن مقابل کچھ بھی نہ بولا اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا جس سے وانیہ نیند میں جانے لگی کچھ دیر میں ہی وہ نیند کی وادی میں گم ہو چکی تھی

زیڈ زی نے سکون سے اسے سوتے دیکھا اور جھک کر اس کے ہونٹ چوم لئے اور پھر اس کو اپنی بانہوں میں قید کر کے سونے لگا -----

---

جب وہ صبح اٹھی تو اپنے وجود کو کسی کے مضبوط حصار میں پایا چونک کر اٹھتی وہ جھٹکے سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی جو پر سکون ہو کر سو رہا تھا

یہ یہاں کب آئے -----وہ حیران ہوتی اس سے دور ہونے لگی لیکن زاور نے اسے واپس سے اپنے قریب کر لیا جس پر وہ منہ بناتی پھر سے دور ہوئی اب کی بار زاور نے آنکھ کھول کر اسے گھورا اور سخت لہجے میں بولا

صبح صبح کیوں میرا موڈ خراب کرنا چاہتی ہو ؟؟؟

نن نہیں تو !!! میں اٹھنا چاہ رہی تھی !!! گلے سے پھنسی پھنسی آواز نکلی

تم کہیں نہیں جا سکتی جب تک میں نہ چاہوں !!! اتنا بول کر وہ اس کی گردن میں منہ چھپا گیا وانیہ کی تو جان پر بن گئی تھی یہ ہی عمل رات کو بھی اس کے ساتھ کیا گیا تھا تب وہ کیسے شیرنی بن گئی تھی اور اب کتنے آرام سے اس کو دیکھ رہی تھی

اپنے دل کی دنیا میں وہ عجیب ہلچل محسوس کر رہی تھی اسے زاور کا حق جتانا اب اچھا لگنے لگا تھا عجیب ہی اس کے احساسات ہو رہے تھے جن کو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کبھی دل اس سنگ دل شخص کی طرف ہو جاتا تو کبھی اس سے اس قدر

بیزار کے اس کی شکل دیکھنے کو بھی دل نہ کرتا تھا اب بھی وہ اپنے دل کو اس کی طرف ہمکتے ہوئے محسوس کر رہی تھی تبھی زاور نے اپنے اوپر اس کی نظروں کی تپیش سے آنکھیں کھول دیں وانیہ جو نا جانے کب سے اس کے چہرے کے نقوش حفظ کر رہی تھی ایک دم اس کے آنکھ کھولنے پر سٹپٹا گئی اور جلدی سے اپنی نظریں اس پر سے ہٹا گئی

اس کا نظریں چرانا زاور کو اتنا اچھا لگا کہ یک ٹک اس کی طرف ہی دیکھتا رہا پھر مسکراتے لہجے میں اس سے کہا

دیکھ سکتی ہو مجھے تم کیوں کہ مجھ پر حق رکھتی ہو جیسے میں تم پر رکھتا ہوں تمہارے وجود پر حق رکھتا ہوں تمہاری چلتی ہوئی سانسوں پر حق رکھتا ہوں ویسے ہی تم بھی مجھ پر حق رکھتی ہو !!! جھٹکے سے اسے اپنے اوپر گرا کر اپنی جنونیت دکھانے لگا

سنو جانِ من

،محبت سانس لیتی ہے

جب تمہارے نرم ہونٹوں پہ

جنم لیتا ہوا بوسہ

میرے ماتھے پہ کھیلتا ہے

زاور کے منہ سے یہ الفاظ ادا جیسے ہی ہوئے وانیہ نے بے ساختہ اپنا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھ لیا جس پر زاور شاہ کا زندگی سے بھرپور قہقہہ بلند ہوا تھا اور وہ اس کو ہنستا دیکھ کر ٹرانس سی کیفیت میں چلی گئی تھی اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس شخص کی ہنسی اتنی خوبصورت ہے کہ وہ اس کی چند لمحوں میں ہی دیوانی ہو

گئی تھی بے ساختہ ہی اس کا ہاتھ اس کے گال پر ٹھہر گیا تھا جو اب اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

آپ کی ہنسی بہت خوبصورت ہے سر !!! وانیہ نے کہا تو زاور اس کے سر کہنے پر چونکا یعنی میڈم ابھی تک اسے سر ہی مانتی آ رہی تھی جب کے رشتہ تو کب کا چینج ہو چکا تھا

میں اب تمہارا سر نہیں ہوں وانیہ !!! وارنگ والے انداز میں اس سے بولا جس پر وانیہ کی آنکھیں حیرت سے اور کھل گئیں

کیوں !!! آپ نے آفس چھوڑ دیا ؟؟ وانیہ کے لہجے میں حیرانگی ہی حیرانگی تھی

افف !!کوڑھ مغز لڑکی میں تمہارا شوہر ہوں سمجھی سر نہیں آئیندہ مجھے سر مت کہنا اوکے میرا نام لے سکتی ہو تم !!! زاور شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر تفصیل سے کہا تو وہ کبھی اسے دیکھتی تو کبھی اپنے ہاتھ کو جو اب اس کی مضبوط گرفت میں تھے

احساس محبت کا میری ذات پہ رکھ دو

!!!تم ایسا کرو ہاتھ میرے ہاتھ پہ رکھ دو

ہر وقت تمہارے ہی تصور میں رہوں میں

جادو سا کوئی میرے خیالات پہ رکھ دو

بھاری گھمبیر آواز میں وہ اشعار ادا کرتا وانیہ کا دل دھڑکا گیا جس پر اس کے گال سرخ ہو چکے تھے زاور نے اگے بڑھ کر اس کے دونوں گال باری باری چوم ڈالے وانیہ تو فریز ہی ہو چکی تھی اس کی اس حرکت پر

کیا ہوا وائف!! اتنا شوکڈ کیوں ہو رہی ہو ؟؟؟ حق رکھتا ہوں تم پر میرے نزدیک کوئی بری بات بھی نہیں !!! زاور اور کھل کے لیٹتا اسے بھی اپنے ساتھ کھینچ کر لیٹا گیا

یہ کیا کر رہے آپ !!! وہ بوکھلا کر کہتی دور ہونے لگی لیکن زاور نے اس کی کوشش نا کام بنا دی اور سختی سے اس کے گرد اپنی گرفت کر کے اس کے چہرے کو غصّے سے گھورنے لگا

میری ایک بات یاد رکھنا وانیہ زاور شاہ !!! جو دوبارہ میں کبھی بھی نہیں کہوں گا صرف ابھی بول رہا ہوں اور سمجھا رہا ہوں بعد کی کوئی گرنٹی نہیں دوں گا کہ تم مجھ سے بچ جاؤ گی یا نہیں ابھی اگر پیار سے سمجھا رہا ہوں نہ تو اپنے اس دماغ کو عمل میں لاؤ اور میری بات کو غور سے سنو اور سمجھو اس کی کنپٹی پر انگلی رکھ کر بولتا اسے اپنی وحشت کا ثبوت دے رہا تھا جس پر وہ بچاری حیران پریشان اس کو دیکھ رہی تھی

وانیہ زاور شاہ !!! جو آپ سے سچی مُحبت کرتا ہے وہ آپ کے مُقابلے میں کِسی اور کو نہیں چُنتا۔ ناراض ہو جائے ، لڑ لے جھگڑ لے لیکن!! آخر میں اگر وہ ہمیشہ آپ کے پاس آ کر اپنا آپ سرینڈر کر دے تو سمجھ جائیں کہ،اُس کا اصل اثاثہ آپ ہیں جب کہ، باقی سب کُچھ اسکے لئے بے معنی ہے اور مُحبت میں ایسی یکسانیت ہی مُحبت کی جان ہوتی ہے!کوئی اگر آپ سے سچی محبت کرتا ہے، آپ کو اپنا قیمتی اثاثہ سمجھتا ہے، آپ کی فکر کرتا ہے تو اس کی دل سے قدر کرو۔ ورنہ

قدرت کا ایک اصول ہے کہ بے قدری کی جائے، تو محبت ہو یا نعمت ہمیشہ چھین لی جاتی ہے اور اس کے بعد صرف پچھتاوا ہی رہ جاتا ہے۔۔۔!!! یاد رکھنا میری !!!! بات یہ نہ ہو کہ تم صرف پچھتاتی رہ جاؤ

اپنی بات کہہ کر وہ اس سے دور ہو کر لیٹ گیا تھا اور آنکھوں پر بازو بھی رکھ لئے وانیہ اس کی باتوں کو غور سے سمجھتی اب اپنے ہاتھ مسلسل مسل رہی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیسے زاور کو منا لے

اپنے ہاتھوں کو مسلنا بند کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا !!! زاور کے یوں کہنے پر وہ جلدی سے اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے دور رکھ چکی تھی اب اس کی طرف دیکھنے لگی جو اس سے ناراض ہو کر بھی اس پر بھرپور نظریں رکھے ہوئے تھا وانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور دل میں فیصلہ بھی کر لیا جب ہی کھسکتی ہوئی

زاور کے قریب ہوئی اور دھڑلے کے ساتھ اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی زاور نے جلتے بدن کو جیسے راحت مل گئی تھی لیکن اس نے کوئی ریسپونس نہ کیا وانیہ نے خفگی سے اسے دیکھا اور اس کی آنکھوں سے بازو ہٹانے لگی جس کو ہٹانے میں ہی وہ آدھی ہو گئی زاور نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ پھر سے اس کے سینے پر سر رکھ گئی جس پر زاور کے ہونٹوں پر بڑی ہی دلکش مسکراہٹ آن ٹھہری تھی

میرے کہنے پر یہ عمل ہو رہا ہے ؟؟؟ زاور کے یوں پوچھنے پر ایک پل کو وہ ٹھٹھکی لیکن پھر زور و شور سے اپنا سر نفی میں ہلانے لگی

میں خود آئی ہوں پاس !!! معصومیت سے کہتی اس کے دل میں اتر گئی

اچھا جی یعنی وانیہ زاور خود سے آئیں ہیں میرے پاس اور میری باتوں کا تو کوئی اثر ہی نہیں ہوا نہ !!!! اس کے گرد اپنے بازو کا حصار باندھتے ہوئے اس پر طنز کرنے سے باز نہیں آیا جس پر وانیہ نے خفا ہو کر اسے دیکھا

سچ کہہ رہا ہوں میری مسسز دماغ سے فارغ ہی رہتی ہے !!! زاور نے اسے اپنے سینے بھینچا تو وانیہ اس کی بات سنتی اس کے بازو پر مکا لگاتی رہی لیکن اس شخص کو کوئی فرق بھی نہ پڑا الٹا وانیہ بچاری کا ہاتھ دکھنے لگا

کیا کھاتے ہیں آپ ؟؟؟ تنگ آ کر اس سے پوچھ ہی بیٹھی

میں خاص چیز کھاتا ہوں جیسے کہ یہ !!!! اپنی بات کہتے ساتھ ہی اس کے ہونٹوں پر جھک گیا وانیہ کی تو حیرت سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کچھ دیر بعد زاور

نے اسے رہائی دی تو وانیہ اس سے جلدی سے الگ ہوئی اور اپنا سانس نارمل کرنے لگی جب کے زاور اسے دیکھ کر آنکھ مارتا اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرنے لگا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں وانیہ نے اسے گھور کے دیکھا اور سینے پر مکا برساتی جلدی سے بیڈ سے اترتی واش روم میں بھاگ گئی پیچھے زاور کا بلند قہقہہ اسے سنائی دیا تھا لیکن اس نے پھر سے رکنے کی غلطی نہیں کی تھی کیوں کہ جانتی تھی اگر وہ رکتی تو زاور شاہ نے اسے چھوڑنا نہیں تھا --------

---

ناشتے کے بعد وہ مہمل کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی زاور اپنے روم میں تھا تبھی مہمل کو بازار جانے کی ضرورت پیش آ گئی اسے فنکشن پر پہننے والے سوٹ کی میچنگ کچھ چیزیں لینی تھیں اور اب کافی دیر سے وانیہ کو منانے کی کوشش

کر رہی تھی کہ وہ بھی اس کے ساتھ چلے تو مزہ آئے گا ان دونوں میں کافی حد تک دوستی ہو چکی تھی یہ ہی وجہ تھی کہ دونوں اب کھل کر آپس کی باتیں بھی کر لیا کرتیں

یار وانیہ پلیز چلو نہ جلدی واپس آ جائیں گے !!! مہمل نے اس کی منت کی

تمہارے بھائی نے مجھے سختی سے منع کیا ہوا ہے باہر نہیں جانا اب تم بتاؤ میں کس کی مانوں ؟؟؟ وانیہ نے تنگ آ کر اصل بات بتا ہی دی

اوہ!!! اب کیا ہو گا !!! مہمل نے روہانسی ہو کر کہا تو وانیہ کو اس کا اداس ہونا پسند نہ آیا تبھی کچھ سوچ کر اس سے بولی

اچھا میں تمہارے بھائی سے پوچھ لیتی ہوں کیا پتا اجازت دے ہی دے جانے کی !!!

یہ تو بہت اچھی بات ہے اللہ کرے بھائی مان جائے پھر ہم خوب مزے کریں گے !!! مہمل خوش ہو کر بولی وانیہ بھی مسکرا دی اب اسے ایک معرکہ سر کرنا تھا جو بہت ہی مشکل تھا اس کے لئے کیوں کہ زاور نے جس انداز میں وارنگ اسے دی تھی وہ بھولی نہیں تھی اور نہ ہی زاور اسے بھولنے دے سکتا تھا

روم کا دروازہ آہستہ سے کھولتی وہ اندر آئی نظر سامنے ہی بیڈ پر بیٹھے زاور شاہ پر گئی جو گود میں لیپ ٹاپ رکھے نا جانے کون سا کام کر رہا تھا جو ابھی تک گھر ہی موجود تھا وہ چھوٹے قدم اٹھاتی اس تک آئی اور کچھ فاصلے پر بیڈ پر ہی بیٹھ گئی

زاور نے اب بھی اس کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا جس پر وہ اپنے لب کچلتی اسے دیکھ بھی رہی تھی تبھی زاور کی آواز نے اسے ایک دم الرٹ کر دیا

ہونٹ کو آزاد کرو اپنے دانتوں سے !!! سخت لہجے میں بولتا اسے حیران بھی کر گیا تھا جو اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا تو کیسے علم ہوا اسے کافی دیر وہ یہ ہی سوچنے میں لگی رہی تبھی اس کی نظر زاور شاہ پر پڑی جو اب اپنا لیپ ٹاپ چھوڑ کر اسے دیکھ رہا تھا

کیا کہنا چاہتی ہو جو یوں چپ چاپ آ کر بیٹھ گئی ؟؟ زاور نے سنجیدگی سے دریافت کیا اب وانیہ کی بولتی بند ہو چکی تھی زاور کو یوں دیکھتے پا کر

کک کچھ بھی تو نن نہیں !!! ایک دم سے اٹھتی باہر بھاگنے لگی تبھی زاور کی سخت آواز نے اسے روک لیا

واپس آؤ !!! لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی

واپس آ رہی ہو یا میں خود آؤں لینے !!! سختی سے کہتا اب وہ اسے گھورنے لگا وانیہ سہمتی ہوئی واپس بیڈ کی جانب مڑی

وہاں نہیں اب یہاں آؤ میرے پاس !!! زاور نے اس کے رہے سہے اوسان خطا کیے

کچھ کہہ رہا ہوں وانیہ زاور شاہ !!! ایک بار میں ہی کیوں نہیں سنتی تم ؟؟؟ اب کی بار اس کا لہجہ آگ برساتا محسوس ہوا اب وہ اس پل کو کوس رہی تھی جب اس نے زاور سے اجازت لینے کی ٹھانی تھی تبھی وہ سست قدموں سے چلتی اس کے پاس گئی اور یونہی کھڑی ہو گئی زاور شاہ نے ایک جھٹکے میں اسے اپنے پاس کھینچا وہ بھی ایک دم سے اس پر گر گئی زاور نے پہلے ہی اپنا لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ دیا تھا اب وانیہ اس کی گود میں گری ہوئی سانس روک گئی تھی اور سختی سے آنکھیں بھی میچ گئی جس پر زاور نے پیار بھری نظروں سے اسے دیکھا اگر وانیہ اسے یوں دیکھ لیتی تو اپنی قسمت پر رشک کرتی لیکن اس بچاری کا بھی قصور نہیں تھا جب بھی اسے دیکھتی غصّے میں ہی دیکھا تھا اب ایک دم سے اسے زاور شاہ کے یہ روپ ہضم کرنا بڑا ہی مشکل تھا

سانس لو !!! اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھتا اسے حکم دینے لگا جس پر وانیہ نے اپنا رکا ہوا سانس خارج کیا

اب اپنی آنکھیں کھولو !! نیا حکم اس کا منتظر تھا وانیہ ڈرتی سہمتی ہوئی آنکھیں کھول گئی لیکن اس کی طرف پھر بھی نہ دیکھا اس کی قمیض کے بٹنوں کو ہی دیکھے گئی

یہاں میری طرف دیکھو !!! پھر سے آرڈر ہوا وہ بھی سخت لہجے میں وانیہ نے ڈرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تو دیکھتی رہ گئی کالی گھنگھور شفاف آنکھیں جس میں اسے اپنا ہی عکس دکھائی دے رہا تھا زاور کی آنکھیں اسے اپنے سحر میں کر رہی تھیں

کیا کہنے آئی تھی ؟؟؟ زاور کے پوچھنے پر وہ ہڑبڑا کر اس پر سے نظریں ہٹا گئی

بری بات یوں نہیں کرتے میری طرف ہی دیکھو اور دیکھتی رہو !!!! زاور نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور مسکرا کر بولا کالی آنکھیں پھر سے چمکیں تھیں جو وانیہ کو اپنی جانب کھینچ رہی تھی

اب کہو کیا کہنا تھا !! زاور نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر اسے کہا وانیہ سوچتے ہوئے لب بھی کچلنے لگی جس پر زاور کے ماتھے پر بل پڑنے لگے

!!!! منع کیا نہ ایسی حرکت دوبارہ نہیں کرنی ورنہ مشکل تمہارے لئے ہی ہو گی اس کا ہونٹ چھڑاتا اسے ساتھ میں وارن بھی کر گیا جس پر وانیہ شرم سے سرخ ہوئی

میں مہمل کے ساتھ چلی جاؤں اس نے بازار جانا ہے !!! آخر کار اس نے ہمت کرتے ہوئے بات بول ہی دیا لیکن اس کی بات پر زاور کے تیور بگڑ گئے تھے

نہیں !!! ایک لفظ میں ہی اس نے بات ختم کر دی تھی وانیہ نے بولنا چاہا تو اس کو زبردست گھوری سے نوازا جس پر وہ بوکھلاتی اٹھ کھڑی ہوئی زاور نے دوبارہ سے لیپ ٹاپ اٹھا لیا تھا اب وہ ویسا بن چکا تھا لاتعلق سا جیسے یہاں کچھ ہوا ہی نہیں اور نہ اسے کسی سے کوئی واسطہ ہو وانیہ کب سے اسے یوں حیرانگی سے دیکھتی رہی آخر یہ شخص ہے کیا چیز ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ جواب زاور کی طرف سے آیا

!!! تمہاری سمجھ سے باہر ہوں میں اب تم جا سکتی ہو مجھے بہت کام کرنا ہے روکھے پھیکے لہجے میں اپنی بیزاریت بھی ظاہر کر چکا تھا جس پر وانیہ نے خفا سی

نظر اس پر ڈالی اور روم سے باہر نکل گئی اپنی بے عزتی کروا کر اب وہ واپس مہمل کے پاس بیٹھ گئی جو اس کے سوجے منہ کو دیکھ کر ہی کچھ نہ کچھ تو سمجھ گئی تھی

کیا ہوا وانیہ ؟؟؟ بھائی نے کیا کہا ؟؟؟ مہمل اس کے چہرے کی طرف دیکھتی بولی

نظر نہیں آ رہا اترا ہوا میرا منہ کہا بھی تھا وہ نہیں مانے گا کر دی نہ میری بے عزتی اس کھڑوس نے !!! اب وہ رونے والی شکل بنا گئی تھی جس پر مہمل کو اس کے ساتھ ہمدردی بھی ہوئی

تو کیا ہوا ہم ایسے ہی چلے جاتے ہیں ان کو کون بتائے گا جلدی واپس آ جائیں گے !!! مہمل کے ذہن میں فٹ شیطانی خیال آیا جس پر وانیہ نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا

یعنی تم مجھے موت کے منہ میں دھکیل دو اپنے جلاد بھائی کا پتا نہیں کیا تمہیں ؟؟؟ اسے ذرا سا بھی پتا چلا تو جان سے مار دے گا مجھے اور میں فلحال ابھی مرنا نہیں چاہتی !!! صاف دو ٹوک الفاظ میں وہ اسے منع کر چکی تھی

یار وانیہ پلیز نہ میری خاطر چلو !!! سچی بھائی کو علم نہیں ہو گا کہ تم میرے ساتھ ہو کون سا وہ سارا دن گھر ہوتے ہیں !!! مہمل ایک بار پھر اس کی منت کرنے پر اتر آئی تھی وانیہ اب بے بس ہو چکی تھی اسے انکار کرنا تو آتا ہی نہ تھا لیکن زاور کا خوف وہ بھول نہیں سکتی تھی

اچھا چلو لیکن اگر تمہارے بھائی نے کچھ کہا تو جواب تم دو گی کہ تم مجھے لے کر گئی تھی میرا کوئی قصور نہیں !!! وانیہ نے اپنی جان بچانے کے لئے خود کو اس سارے قصے سے بری الزمہ کیا جس پر مہمل سر ہلاتی اس کی بات مان چکی تھی اس کے لئے یہ ہی بہت تھا کہ وانیہ ساتھ جانے کے لئے مان گئی ہے

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں زاور شاہ کا گھر سے باہر جانے کا بے صبری سے انتظار کرنے لگیں لیکن لگتا تھا زاور کو بھنک پڑ گئی تھی جو اپنے روم سے نکلنے کا نام لے ہی نہیں رہا تھا اللہ اللہ کر کے زاور شاہ اپنی فل تیاری کے ساتھ روم سے نکلا اور سیدھا لاؤنج سے گزرتا ہوا باہر نکلنے لگا ایک نظر ان دونوں پر بھی ڈال گیا جو اس کے آنے پر ایسی بن گئی تھی جیسے اسے دیکھا تک نہ ہو اور اپنی باتوں میں مشغول ہو گئی تھیں زاور سر جھٹکتا وہاں سے چلا گیا کچھ دیر میں ہی اس کی گاڑی کی آواز ان دونوں کو سنائی دی جس کا مطلب تھا کہ وہ جا چکا تھا اور اب وہ دونوں

آرام سے جا سکتی تھیں مہمل نے مسکرا کر وانیہ کو دیکھا جو باہر کی جانب دیکھ رہی تھی

چلو اٹھو وانیہ اگر بھائی آ گئے تو ہم جا نہیں سکیں گے !!! مہمل نے ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا تو وانیہ نے اسے روک لیا

مہمل ایک بار پھر سوچ لو تمہارا بھائی بہت کھڑوس ہے اسے کسی کا بھی لحاظ نہیں رہتا !!! وانیہ ڈر کی وجہ سے مہمل کو بھی روک رہی تھی جو اسے یوں گھبراتے دیکھ کر ہنس پڑی

یار وانیہ کچھ نہیں ہوتا صرف دس منٹ کی بات ہے ہم واپس آ جائیں گے ڈرو مت کچھ نہیں ہو گا اگر بھائی کو پتا چل گیا تو میں ہوں نا میں سب سمبھال لوں

گی بس تم چلو اب !!! مہمل اس کا ڈرنا کسی خاطر میں نہ لائی اور اسے لے کر مارکیٹ آ گئی وانیہ تو بار بار اپنی چادر ٹھیک کر رہی تھی کہ زاور اسے دیکھ ہی نہ لے نقاب بھی اچھے سے کیا ہوا تھا لیکن پھر بھی اس کی تسلی نہیں ہو رہی تھی زاور کا ڈر اس پر اس قدر حاوی تھا کہ اسے ہر جگہ وہی نظر آنے لگا بار بار مہمل کو بھی متوجہ کرتی کہ دیکھو تمہارا بھائی ہے یہاں لیکن مہمل ہر بار اسے جھڑک دیتی اور کہتی کہ تمہارا وہم ہے لیکن وانیہ کی تو جان پہ بنی ہوئی تھی ہر لمحہ اسے یوں ہی لگتا کہ زاور کہیں نہ کہیں سے سامنے آ جائے گا اور پھر اس کی شامت پکی ہو گی کچھ دیر تو مہمل نے اسے اپنے ساتھ رکھا لیکن پھر اپنی شاپنگ میں ایسا مصروف ہوئی کہ اسے وانیہ کا ہوش ہی نہیں تھا کہ وہ بھی ساتھ آئی ہے اور اب وہ کہاں گئی جب کے وانیہ پورے مال میں ڈر خوف کے ساتھ مہمل کو ڈھونڈنے لگی

آخر یہ لڑکی کہاں چلی گئی اور مصیبت میرے سر ڈال دے گی !!! وانیہ بڑبڑاتی ہوئی مہمل کو کوسنے لگی

اگر مجھے زاور نے یہاں دیکھ لیا تو سچ میں میری جان نکال دیں گے کیا کروں اب کہاں ڈھونڈوں مہمل کو !!! روہانسی ہوتی وہ چہرے پر نقاب سہی کرتی ہر شاپ پر نظر مار رہی تھی کہ کہیں سے اسے مہمل نظر ہی آ جائے لیکن اس کا دور دور کا کوئی امکان نظر نہیں آ رہا تھا

وانیہ !!! وہ مہمل کو تلاش کرتے اگے بڑھی ہی تھی کہ پیچے سے اسے اپنی نام کی پکار پڑی جس پر وہ حیران پریشان ہوتی مڑی اور نام پکارنے والے پر نظر پڑتے ہی اس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی جس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہی شخصیت اب اس کے روبرو تھی

کیسی ہو میں نے تمہیں بہت مس کیا !!!! امل بات کرتے کرتے زبردستی اس کے گلے لگ گئی جس پر وانیہ نے اپنے آپ کو بیزاریت سے اس کی گرفت سے آزاد کیا اور اسے اپنے آپ سے دور رہنے کا اشارہ کیا جس پر امل شرمندہ سی ہنس دی

مجھ سے دور رہو آیئندہ میرے سامنے بھی مت آنا !!! وانیہ نے غصّے سے اسے دیکھ کر کہا

یار وانیہ پلیز میری بات سن لو !!! امل بضد تھی کہ وہ اس سے بات کرے

کہا نا مجھ سے بکواس کرنے کی ضرورت نہیں جو تم میرے ساتھ کر چکی ہو وہ میرے لئے کافی ہے جب اصلیت تمہاری میرے سامنے آ ہی گئی ہے تو یوں میرے سامنے ناٹک مت کرو سمجھی !!!! وانیہ غصّے سے بھری آج اگلے پچھلے سب حساب برابر کرنے پر تل گئی تھی

آئم سوری وانیہ!!! میں جانتی ہوں میری غلطی ہے مجھے یوں تمہیں پھنسانا نہیں چاہیے تھا تم فکر نہ کرو میں اس شخص سے تمہاری بے گناہی ثابت کروں گی امل نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی بات کہی جس پر وانیہ نے اس کا ہاتھ !!!! جھٹک دیا

بس کرو امل !!! کس کو بیوقوف بنا رہی ہو تم ؟؟؟ وانیہ نے تلخی بھرے لہجے میں جواب دیا اس وقت اسے زاور کا بھی ڈر نہیں لگ رہا تھا بلکہ اس کا دل امل کا منہ توڑنے کا کر رہا تھا

دیکھو وانیہ میری بات سن ن نو !!! بات کرتے کرتے اس کی نظر وانیہ کے پیچھے کھڑے شخص پر پڑی تو اس کا تو رنگ ہی اڑ گیا تھا جس پر وانیہ نے امل کے چہرے کی بدلتی رنگت دیکھی اور پھر اس کی نظروں کی سمت دیکھا جہاں وہ دیکھ رہی تھی اور تب وانیہ صاحبہ کا رنگ سفید ہوا اس کے پیچھے کھڑی شخصیت اب وانیہ کے بلکل قریب آ کر کھڑی ہوئی اور غصّے سے امل کی طرف دیکھا اور اسے وارن کرنے لگا

امل صاحبہ آپ اپنی خیریت چاہتی ہو تو آئیندہ میری بیوی کے آس پاس بھی نظر مت آنا ورنہ تمہارا وہ حشر بگاڑوں گا کہ تمہاری سات نسلیں یاد رکھے گیں آئی سمجھ اس کو سختی سے وارن کرتا وانیہ کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں قید !!!! کرتا اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا غصّے سے اس کا رنگ سرخ ہو رہا تھا ماتھے پر بلوں کا جال صاف دکھائی دے رہا تھا اصل معنوں میں وانیہ کی سیٹی اب گم ہوئی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی صفائی میں کیا کہے جب کے پیچھے کھڑی امل پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے وہ کیا سمجھ کر وانیہ کو اپنی باتوں میں لانا چاہتی تھی لیکن یہاں تو سارا معاملہ ہی الٹ ہو گیا تھا اب تو اس کی گیم بہت بری طرح سے نا کام ہوئی تھی حسد بھری نظروں سے ان دونوں کو ایک ساتھ جاتے دیکھ رہی تھی اس کی نظروں میں حسد و جلن صاف دکھائی دے رہا تھا اسے ہر حال میں زاور کو پانا تھا اب تو اسے وانیہ سے شدید دشمنی ہو رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وانیہ کو ہٹا کر خود اس کی جگہ زاور کے ساتھ ہو جاتی ایسا کرنا مشکل تو تھا اس کے لئے لیکن نا ممکن نہیں

!!!! زاور شاہ !!!میں تمہیں حاصل کر کے رہوں گی

کچھ سوچ کر طنزیہ مسکراتی ہوئی روحیل کے پاس جانے لگی جو کب سے اس کا ویٹ کر رہا تھا ابھی جا کر اس کے پیسے بھی اڑانے تھے -----

---

مم میری بات تو سنیں !!!! کمزور سا احتجاج کرتی وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ زاور کی سخت گھوری نے اس کی بولتی بند کی

!!! چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو ورنہ میں یہاں کسی کا بھی لحاظ نہیں کروں گا آگ بگولہ ہوتا اسے سرد لہجے میں دہمکاتا اس بیچاری کی جان ہی نکال دی تھی تبھی وہ مرتی کیا کرتی بے بسی سے اس کی گاڑی میں بیٹھ ہی گئی زاور نے زور

سے دروازہ بند کیا جس پر وانیہ سہمتی ہوئی پوری کی پوری ہل گئی خوف زدہ نظروں سے زاور کو دیکھنے لگی جو اب ڈرائیونگ سیٹ سمبھال رہا تھا بہت تیز ڈرائیو کرتا ہوا وہ اسے حویلی لے آیا وانیہ کو تو لگا تھا کہ اب اس کی موت واقع ہے لیکن شکر تھا کہ وہ اسے حویلی ہی لے آیا تھا

ایک بار پھر اس کا ہاتھ اس جلاد کے مضبوط ہاتھ میں تھا اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے وہ اپنے روم کی طرف بڑھنے لگا وانیہ اس کے تیور دیکھ کر ہی ڈر گئی تھی اور اپنا آپ اس سے چھڑانے لگی لیکن زاور کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ اسے چھوڑا جائے لاؤنج میں بیٹھیں بی جان اور فریحہ بیگم ان کو ایسے دیکھ کر پریشانی سے کھڑی ہو گئیں

کیا ہوا ہے زاور بیٹا !!!!! بی جان نے پریشانی سے پوچھا

کچھ نہیں بی جان!!! کچھ لوگوں کا دماغ درست کرنے لگا ہوں اور پلیز میرے معاملات میں کوئی نہ بولے !!!! ان کو بھی اپنی کہتا اپنے روم کی جانب بڑھا وانیہ کے آنسو اب تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے اسے اپنی موت بہت قریب نظر آ رہی تھی

فریحہ بیگم اب اطمینان سے بیٹھ گئیں تھیں بی جان نے ان کو حیرت سے دیکھا جو اب فکر سے آزاد تھیں

تمہیں پریشانی نہیں کہ زاور اس کے ساتھ کیا کرے گا ؟؟؟

نہیں مجھے اب کوئی فکر نہیں اب اس کا شوہر ہی جانے میری بلا سے اب میں آزاد ہوں !!! فریحہ بیگم نے آرام سے جواب دیا جس پر بی جان نے اسے گھورا اور پھر خود بھی ہنس پڑیں

اللہ خیر ہی کرے چھوٹی سی جان ہے وانیہ کی !!! بی جان اب بھی اس کے لئے متفکر تھیں

کچھ نہیں ہوتا بی جان !!! دونوں میاں بیوی ہیں ایسا تو ہوتا رہتا !!! فریحہ بیگم مطمئن سی تھیں

اللہ خیر ہی کرے آمین !!! بی جان کے منہ سے یہ لفظ ادا ہوئے

زاور اسے گھسیٹتے ہوئے روم میں لے آیا تھا اور اب اسے بیڈ کی جانب دھکیل کر دروازے کو لاک لگاتا اس کی جانب بڑھا جو اپنے آپ کو گرنے سے بچانے کے لئے بیڈ کا سہارا لیتی بامشکل کھڑی ہوئی

اب مجھے بتاؤ تم باہر گئی تو گئی کیسے ؟؟؟ زاور نے اس کا بازو سختی سے پکڑا اور اپنی جانب کھینچا وہ نڈھال سی اس کے سینے لگ گئی زاور نے اسے کمر سے بھی اب تھام لیا تھا اور اس کی گرفت تیز سے تیز ہو رہی تھی

بولتی کیوں بند ہو گئی اب ؟؟؟ میرے کہے کی کوئی اہمیت ہے تمہاری نظر میں ؟؟؟ اس کو جھٹکتے ہوئے وہ دھاڑا جس پر وانیہ نے سختی سے آنکھیں میچ لیں اور تھر تھر کانپنے لگی زاور نے اس کا کانپنا دیکھا تو اسے اپنے سینے میں سختی سے بھینچ لیا وانیہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے زاور نے اس کے آنسو اپنے ہونٹوں

سے چنے اور پھر اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں کر لیا وانیہ اس اچانک حملے کے لئے تیار نہیں تھی اس کی شدت بھری گرفت میں وہ کسمسائی لیکن وہ کہاں اسے چھوڑنے والا تھا اس کی شدت سے اس کا وحشی پن ظاھر ہو چکا تھا جو وانیہ کو ہر حال میں برداشت کرنا تھا اپنی پیاس بجھا کر اس نے اس پر احسان کرتے ہوئے دوری اختیار کی جس پر وانیہ اپنی سانس نارمل کرتی اس کو آنسو بھری آنکھوں سے دیکھتی خفا ہوئی زاور نے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور اس سے نظریں چرا کر روم میں چکر کاٹنے لگا لیکن کسی پل بھی اسے چین نہیں آ رہا تھا وانیہ نے اس کی بے چین طبیعت کو حیرانگی سے دیکھا اور خود گہرے گہرے سانس بھرنے لگی چند لمحوں میں ہی وہ حال سے بے حال ہو گئی تھی تبھی زاور اس کی طرف بڑھا وانیہ نے کچھ بولنا چاہا لیکن زاور کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھا

ایک لفظ بھی تم نہیں بولو گی اب !!! بہت ڈھیل دے دی تمہیں اور نہیں دے سکتا !!! یہ کہتے ساتھ ہی وہ اس کا چہرہ تھامتا دوبارہ اس پر جھک گیا اب وانیہ کو بھی پتا چل چکا تھا کہ زاور شاہ کسی بھی حال میں اسے بخشنے والا نہیں

تم میرا جنون ہو میری دھڑکن ہو میں نہیں چاہتا کوئی بھی تمہیں مجھ سے دور کرے تم صرف میری ہو تم زاور شاہ کی ملکیت ہو کسی طور پر بھی تم سے دور نہیں ہو سکتا یہ بات تم بھی اچھے سے سمجھ لو تم میری ہو اور میری ہی رہو گی آئی !!!!!! سمجھ

اس کا چہرہ ابھی بھی اس نے اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا اور اپنی گھمبیر آواز میں اس کے دل میں تباہی مچا گیا وانیہ حیران ہوتی آنکھوں سے اس کی دیوانگی دیکھنے لگی جو اسے بھیگی آنکھوں سے مسکرا کر دیکھ رہا تھا ابھی جو اس پر

انکشاف ہوا تھا اس نے اسے شاکڈ کر دیا تھا کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر یہ کیا تھا ایک دم سے زاور اس سے محبّت کیسے کر سکتا ہے ؟؟؟ لیکن اب اسے اس بات کا جواب بھی نہیں چاہیے تھا اس کی دیوانگی اس پر سب کچھ عیاں کر گئی تھی

تم ایسے حیران ہو کر مت دیکھا کرو مجھے میرا دل میرے بس میں نہیں رہتا دل کرتا ہے تمہیں کہیں چھپا دوں کوئی بھی تمہیں میرے سوا نہ دیکھے !!!! اس کی دیوانگی اور وحشت اس کے الفاظ میں بھی جھلک رہی تھی جس سے وہ وانیہ کو سہما رہا تھا

آآآپ مم مجھ سے محبّت کرتے ہیں !!!! بامشکل ٹوٹے لفظوں میں آخر وہ پوچھ بیٹھی

اس کے اس سوال پر زاور زیر لب مسکرایا اور اس کو کمر سے تھامتا اپنے قریب کرتا اس کے چہرے پر جھک کر سر گوشی میں بولنے لگا

محبّت نہیں!!! عشق کرتا ہوں تم سے!!! میرے سوا کوئی تمہارے قریب بھی !!! بھٹکا تو میں اس کی جان لینے پر بھی نہیں روکوں گا

وانیہ کی آنکھیں اب پھٹ گئی تھیں اس کے ذہن میں اب زیڈ زی کے خیال آنے لگے کہ کیسے وہ زاور کی غیر موجودگی میں اس کے پاس آتا تھا اس کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا تھا

کیا ہوا وانی !!! پیار بھرے لہجے میں اس سے پوچھتا اسے بیڈ پر لے گیا وانیہ کا سر اب چکرانے لگا تھا یہ ہی سوچ کر کے اگر زاور کو پتا لگ گیا زیڈ زی کا تو کیا ہو گا پھر خوف سے جھرجھری لیتی زاور شاہ کو اپنی طرف متوجہ کر گئی تھی جو اسے بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا کچھ دیر تو یونہی دیکھتا رہا اور پھر جب بولا تو وانیہ کو حیران کر گیا

امل تم سے کیا کہہ رہی تھی ؟؟؟ اب کے اس کا لہجہ بھی سرد ہو چکا تھا پہلے والی دیوانگی بھی غائب تھی آنکھوں میں سرخی چھا گئی تھی

کک کچھ بھی نہیں !!!! وانیہ اس سے نظریں چراتی دور کھسکی جبکہ زاور کو اس کی یہ حرکت آگ ہی لگا گئی تھی جھٹکے سے اسے اپنے پاس گراتا اس پر حاوی ہوا

اور غصّے سے بھری آنکھوں سے اسے گھورنے لگا جو اب اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی

نظریں کیوں چرا رہی ہو تم !!! اس کے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتا اسے مشکل میں ڈال رہا تھا

نن نہیں تو !!! اس کی آنکھوں کی طرف ایک نظر دیکھتے وہ چہرہ ہی موڑ گئی جس پر زاور کو ایک دم سے غصّہ آیا

ایک بات سمجھ نہیں آتی تمہیں کیا ؟ مجھے یوں اگنور کرنے کی کوشش بھی مت !!!!! کرنا جب میں تم سے بات کروں تو میری طرف دیکھا کرو سمجھی

اس کا جبڑا سختی سے پکڑتا اس کے چہرے کے قریب پھنکارا وانیہ اس کی سختی سے پکڑنے پر رونے والی ہو گئی زاور نے اس کی بھیگیں آنکھیں دیکھی تو اپنے ہونٹوں کو سختی سے بھینچ گیا اور پھر اچانک ہی اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرنے لگا

میں تمہارے بارے میں بہت جنونی ہوں وانی !!! میں تھک گیا ہوں اب سکون !!! دو مجھے !!! میرا سکون تمہارے قرب میں ہیں

تھکے تھکے لہجے میں کہتا اسے بہت ہی کیوٹ لگا تھا اور وانیہ جو کچھ دیر پہلے اسے کے ستم پر رو رہی تھی اب اس کی بات پر مسکرا پڑی تھی بے ساختہ ہی اس کے گال پر اپنا نرم ملائم ہاتھ رکھ گئی جس پر زاور کے خون کی گردش تیز ترین ہو چکی تھی اب اس کے صبر سے باہر تھا سب کچھ وہ وانیہ کی گردن میں منہ چھپا

گیا جس پر وانیہ کا دل زور و شور سے دھڑک اٹھا لیکن اس نے اپنا آپ اپنے محرم کے حوالے کر دیا تھا جس کا وہ مالک تھا اور حق رکھتا تھا زاور نے اس سپردگی محسوس کی تو پھر تو وہ اس پر پوری طرح چھا گیا تھا جس کے لئے وہ اتنے سالوں سے تڑپ رہا تھا اور صبر کئے ہوئے تھا اب اسے اپنے صبر کا پھل ملا تھا جس کے لئے یہ رات بھی اس کے لئے نا کافی تھی وانیہ تو اس شدت پسندی پر ہی گھبرا گئی تھی لیکن زاور نے اسے پھولوں کی طرح اپنی آغوش میں سمیٹ لیا تھا جس پر وانیہ نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا کہ اسے چاہنے والا شوہر ملا ہے جس پر اب وہ بہت ہی خوش تھی اپنے دل کی آواز پر عمل کر چکی تھی جو کتنے دنوں سے زاور کی طرف بھٹک رہا تھا اس کے دل کو بھی زاور کی موجودگی اور قربت چاہیے تھی جس کے ملنے پر اس کے وجود میں آسودگی چھا گئی تھی اور یوں دونوں کی ملن کی رات آہستہ آہستہ ڈھلنے لگی اس امید کے ساتھ کہ آنے والی صبح ان کے لئے خوشیوں کے پیغام لائے گی لیکن کون قسمت کے کھیل وقت سے پہلے

جان سکتا تھا رب کے علاوہ سب ہی امید کر سکتے تھے ہونا وہی تھا جو منظورِ خدا تھا -------

---

تم سمجھ نہیں رہے ہو امجد مجھے وہ لڑکی ہر قیمت پر چاہیے میں اسے حاصل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک چلا جاؤں گا!!!!!

مجھے بس وہ چاہے میں اس لڑکی کو اپنے بستر تک لانا چاہتا ہوں اور زاور شاہ کا غرور مٹی میں ملانا چاہتا ہوں جس کے لئے میں ہر حد پار کر جاؤں گا !!!!! میں کیا کروں ؟!!!!! امجد میں کیا کروں !!!! مجھے سمجھ میں نہیں آرہا وہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گی اس کا چہرہ اب تک میری آنکھوں میں گھوم رہا ہے !!!!! اس کی خوبصورتی بھلائے نہیں بھولتی ہائے وہ جب میرے پاس میرے قریب ہو

گی کتنا مزہ آئے گا زاور سے دشمنی الگ لیکن اس کی بیوی بہت ہی ہاٹ پیس ہے دل کو بھا گئی ہے میرے اب بس اس کے ساتھ وقت گزارنے کا بڑا ہی من کر رہا ہے !!!!! امجد تم میری حالت کو سمجھ رہے ہو نہ تم سمجھ رہے ہو نا !!! افففف کیا کروں میں ؟!!!! مجھ سے تو صبر ہی نہیں ہو رہا

امجد نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس منحوس اور خبیث شخص کا منہ توڑ دیتا جسے اب ذرا سا بھی اللہ کا ڈر نہیں تھا جو سب کچھ بھلائے بیٹھا تھا اپنے نفس کی خاطر اپنی قبر گندی کر رہا تھا

وہ پاگل ہوا جارہا تھا جب کہ امجد کو اس کی ذہنی کنڈیشن پر پہلے سے ہی شک تھا اب تو اسے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ یہ انسان عقل سے پیدل ہے تبھی تو وہ اس کو

آسانی سے الّو بناتا آ رہا تھا ورنہ جو وہ خفیہ کام کر رہا تھا ایسے تو ممکن ہی نہیں تھا کبیر شاہ کو بیوقوف بنانا بھی ایک ہنر تھا جو اس وقت امجد باخوبی جانتا تھا

جج جی جی سر!!! میں آپ کی بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا ہوں میں اس لڑکی کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں میں اس بارے میں جاننے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں کہ کیسے اسے یہاں لے آؤں !!

!!!! صرف معلومات نہیں امجد !!!! صرف سمجھنا ہی نہیں نہیں

!!! مجھے وہ چاہیے تو چاہیے !!! مجھے وہ لڑکی چاہیے کسی بھی قیمت پر چاہیے بس ڈھیر لگا دوں گا تمہارے آگے بس ایک بار اس کو مجھ تک لے آؤ بس ایک بار کسی طرح اسے میرے بستر تک لے آؤ تمہیں مالا مال کر دوں گا کچھ بھی کرو لیکن

اسے لے کر میرے پاس آؤ!!!! اس وقت وہ صرف اور صرف زاور کو بری طرح شکست دینے کا سوچ بیٹھا تھا اور اب اپنے عمل کے لئے پاگل ہوا جا رہا تھا

ٹھیک ہے سر میں کچھ کرتا ہوں آپ پلیز پریشان مت ہوں اس لڑکی کو کسی نہ کسی طرح میں لے آؤں گا آپ فکر نہ کریں!!!!

میں جتنا جلدی ہو سکے یہ کام کرنے کی کوشش کروں گا اور جلد ہی اس لڑکی کو آپ کی خدمت میں پیش کروں گا !!! امجد جلد سے جلدی وہاں سے نکلنا چاہتا تھا نہ جانے یہ پاگل اور جاہل انسان اب اس سے کیا چاہتا تھا دل میں اسے ڈھیروں گالیوں سے نوازتا وہاں سے نکل گیا

اسے کبیر شاہ کی ذہنیت پر کراہیت آ رہی تھی جو اتنا گندہ انسان تھا سو مرے ہوں گے تو ایک یہ گند پیدا ہوا ہو گا جس نے کوئی گناہ کرنے کی کمی نہیں چھوڑی تھی وہ نہایت ہی ایک غلیظ شخص تھا اسے اپنی عمر کا بھی لحاظ نہیں تھا

اس طرح کی دیوانگی اگر کوئی نوجوان دکھاتا تو بات کچھ اور تھی سمجھنے پر بھی سمجھ آ ہی جاتی لیکن ایک ساٹھ سال کا بوڑھا اپنی ہوس مٹانے کے لئے یہاں ایسی لڑکی کی فرمائش کر چکا تھا جو اب کسی کی بیوی تھی اور پھر بھی اس کو اپنی ہوس پیاری تھی جس کے لئے وہ پاگل ہو رہا تھا

کل وہ اپنی زمین پر گیا جہاں اسے زاور کی بیوی نظر آ چکی تھی تب سے اس کے ذہن میں بس ایک ہی بات بس چکی تھی کہ زاور کو وہ اس ک بیوی کے زریعے ہی مات دے گا جب سے اس نے وانیہ کو دیکھا تھا اس کا دیوانہ ہو چکا تھا وہ

ہمیشہ سے ہی عیاش پسند رہا تھا زنا تو وہ آئے روز کرتا تھا اس کے لئے یہ سب بڑی بات نہیں تھی

امجد جو کہ اس پاس نیو نیو ہی آیا تھا جس نے چند دنوں میں ہی کبیر شاہ کا اعتماد جیت لیا تھا اب وہ اس پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتا تھا اپنے اس پلان پر امجد بہت کامیاب بھی تھا جس مقصد کے لئے وہ آیا تھا اب تک ٹھیک چل رہا تھا اتنے عرصے میں وہ اپنے غلیظ بوس کی طبیعت سے اچھے سے واقف تھا

اور اب وہ یہ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ آخر وہ زاور کی بیوی کو اس منحوس شخص کو کیسے اور کہاں سے لا کر دے وہ بہت بڑی مشکل میں پھنس چکا تھا

اب اسے ہر حال میں زیڈ زی کو یہ خبر پہچانی تھی ورنہ کبیر شاہ کا بھروسہ نہیں تھا کہ وہ اپنی ہوس کے لئے کتنا ہی گر جاتا اسے پروہ نہیں تھی

اپنے بوس کو تو اس نے یقین دلایا تھا کہ وہ اس لڑکی کو جو زاور شاہ کی بیوی ہے اس کو یہاں لے آئے گا لیکن یہ کتنا مشکل تھا یہ تو صرف امجد کو ہی پتہ تھا لیکن اپنی نوکری بچانے کے لئے اسے یہ اطلاع زیڈ زی تک لازمی دینی تھی اسے زیڈ زی کا ریکشن کا سوچ کر ہی دل میں ہول اٹھنے لگے کہ اب کیا ہونے والا تھا یہ تو طے تھا کہ زیڈ زی اب کبیر شاہ کو چھوڑنے والا بلکل بھی نہیں تھا اب یہ بات یقینی تھی کہ کبیر شاہ کا خاتمہ بہت ہی نزدیک آ چکا تھا بس کسی بھی پل اس کا وجود ملیا میٹ ہونے والا تھا جس سے وہ بوڑھا غلیظ انسان انجان تھا اسے یہ بھی نہیں پتا تھا اس کی ہر بات ریکارڈ ہو رہی ہے اور وہ اب کسی طور پر بھی بچ نہیں سکتا ۔۔۔۔۔۔۔

شکر خدا کا تم میری بہو کو لے آئے ہو !!!! زرغم کے بابا ان کے استقبال کے لئے باہر آئے تھے جن کے چہرے پر سچی خوشی دکھائی دے رہی تھی زرغم خان مسکراتا ہوا ان کے گلے لگا جب کہ امرحہ ڈری سہمی سی کھڑی عالیشان بنگلے کو دیکھ رہی تھی

مجھے اپنی بہو سے بھی ملنے دو !!! وقار خان نے امرحہ کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا جو مکمل حجاب میں تھی کالی چادر کا نقاب کیے ہوئے وہ کھڑی تھی زرغم نے اس کا ڈر دیکھا اور گہرا سانس بھرتا اس کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لے کر اس کے قریب جھکا

امرحہ جانم ڈرو نہیں یہ میرے بابا ہیں جو تم سے ملنا چاہتے تھے جاؤ ملو ان سے زرغم نے اس کا ڈر اپنا مان دیتے ہوئے منٹوں میں دور کیا وقار خان دور !!!!

کھڑے ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر مسکرائے ان کا خواب تھا زرغم کی شادی کرنا لیکن جس حال میں بھی ہوئی تھی انہیں دلوں جان سے یہ شادی منظور تھی

امرحہ جھجھکتی ہوئی ان کے پاس گئی اور نقاب ہٹایا وقار صاحب نے اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھ کر اسے پیار دیا لیکن یہ کیا اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہے وہ شوکڈ ہوئے تھے اس کا چہرہ جانا پہچانا سا لگ رہا تھا ایک سایہ ان کے چہرے پر آ کر گزر گیا جس کو زرغم نے بہت باریکی سے ان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ نوٹ کیے

ماشاءاللہ بہت پیاری ہے میری بہو !!! وقار خان نے بڑی مشکل سے خود پر کنٹرول کیا

اب تو یہ میری بہو نہیں میری بیٹی ہے !!! امرحہ کا ماتھا چوم کر خوش دلی سے کہتے زرغم کو مسکرانے پر مجبور کر گئے

کیوں بھئی میرا کیا ؟؟ بیٹی کے آتے ساتھ ہی آپ نے تو پارٹی بدل لی !!! زرغم نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا امرحہ بھی اس کی شکل دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی زرغم اور وقار خان نے حیرانگی سے اس کا چہکنا نوٹ کیا اور اس کو ہنستے دیکھ کر وہ دونوں بھی ہنس پڑے

اب کیا یہیں کھڑے کھڑے باتیں کرنے کا ارادہ ہے ؟؟؟؟ جاؤ امرحہ بیٹی کو !!!! لے جاؤ روم میں آرام کرو اتنے سفر سے آئے ہو تھک گئی ہے میری بیٹی وقار خان کے لہجے میں امرحہ کے لئے پیار ہی پیار جھلک رہا تھا

واہ واہ بیٹے کا کوئی ہوش نہیں بیٹی کی کتنی فکر جاگ رہی ہے !!! زرغم نے دوبارہ سے وقار خان پر طنز کیا جنہوں نے اس کا طنز کسی خاطر میں لائے بغیر امرحہ کو لیے اندر کی جانب چل پڑے جب کے زرغم اپنے باپ کی دھوکا دہی پر دانت پیس کر رہ گیا ملازم کو سامان اندر لانے کا کہہ کر خود بھی اندر کی جانب چلا گیا اپنے گھر آ کر اسے دلی سکون ملتا تھا جو کہیں بھی اسے نہیں میسر تھا لیکن امرحہ کے ساتھ فلیٹ پر رہنے کی مجبوری بھی تھی ورنہ وہ کب کا یہاں اپنے بابا کے پاس ہی آ جاتا لیکن کچھ کام بنا کسی کو بتائے کرنے تھے جس کو وہ ظاہر نہیں کر سکتا تھا

امرحہ جتنی ڈری ہوئی تھی اب اتنا ہی وقار خان کے ساتھ گھل مل گئی تھی آنے سے قبل زرغم نے امرحہ کے ڈر کے بارے میں وقار خان کو تفصیلی وضاحت دی تھی اور سب کچھ کھل کر ان کو بتایا تھا جس پر وقار خان کو بنا دیکھے ہی امرحہ پر ڈھیروں پیار آ گیا تھا اور جب اسے روبرو دیکھا تو رہی سہی کسر اس کی معصومیت

سے بھرے چہرے نے پوری کر دی تھی دونوں باپ بیٹا اس پر جانثار کرنے لگے تھے ایک باپ بن کر تو دوسرا شوہر بن کر

امرحہ جب سے آئی ہوئی تھی ایک پل کو بھی آرام کے لئے اپنے روم میں نہیں گئی بس وقار خان کے ساتھ باتوں میں اتنا مشغول ہوئی کہ اسے وقت گزرنے کا پتا بھی نہ چلا اور رات کے گیارہ بج گئے زرغم کھانا کھا کر آرام کی غرض سے روم میں چلا گیا تھا ساتھ میں امرحہ کو اشارہ کرنا نہیں بھولا کہ وہ بھی اس کے ساتھ چلے لیکن وہ کوڑھ مغز اس کا اشارہ نہ سمجھی بلکہ وقار خان کے ساتھ پتا نہیں کون کون سی باتوں میں لگی رہی وقار خان کو اب اپنا گھر گھر لگ رہا تھا گھر کی مالکن جو اب آ گئی تھی جس کا چہکنا پورے گھر میں گونج رہا تھا امرحہ بھی پورے دل سے خوشی محسوس کر رہی تھی اسے بلکل بھی ایسا محسوس نہ ہوا کہ وہ کسی اور کے گھر میں آ ئی ہے بلکہ اسے سب کچھ اپنا اپنا سا لگ رہا تھا

کیا ہے سونا نہیں کیا جو ابھی تک باتیں ہی ختم نہیں ہو رہیں !!!! زرغم پہلے تو اس کا ویٹ کرتا رہا جب گھنٹے بھر سے اوپر وقت ہونے کو آیا تو وہ خود ہی اسے لینے وہاں آ گیا وہ دونوں اس کی آواز پر چونکتے اس کی طرف دیکھنے لگے

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں بابا اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں !!!! وہ بھی اب ڈھیٹ بنا امرحہ کے پاس ہی بیٹھ گیا امرحہ اس کے یوں بابا کے سامنے ہی منہ کھول کر بولنے پر شرما گئی لیکن زرغم کو کسی کا بھی لحاظ نہیں تھا

کیوں امرحہ کو کیوں لینے آئے ہو ؟؟؟ وقار خان جانتے بوجھتے اکھڑ لہجے میں بولے لیکن سامنے بھی زرغم تھا جس نے شرم کرنا سیکھا ہی کہاں تھا

کیوں کہ مجھے اپنی بیوی کے بنا نیند نہیں آتی!!! ڈھیٹائی سے دانت نکال کر وہ بولتا ان کو شرمندہ کرنے لگا امرحہ بیچاری سر اٹھا ہی نہیں رہی تھی زرغم کی بے شرمی نے اس کی بولتی بند کر دی تھی بلکہ یوں کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ وہ امرحہ سے روم میں نہ آنے کا بدلہ لے رہا تھا وقار خان بھی کچھ دیر نوک جھوک کے بعد نیند آنے کی وجہ سے اٹھ کر چلے گئے جب کے زرغم نے امرحہ کو گھورنا شروع کر دیا تھا

کیا ہوا !!! امرحہ کا پوچھنا تھا کہ زرغم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے روم میں لے آیا امرحہ نے حیران ہو کر اس کی طرف دیکھا جو اب بھی اس کو گھور رہا تھا

کیا ہوا ہے آپ مجھے یوں کیوں دیکھ رہے ہو ؟؟؟؟ امرحہ بیڈ پر کھسکتی ہوئی بولی لیکن زرغم نے اس کی کوشش نا کام بنا دی تھی اس کو اپنی جانب کھینچ کر اب وہ بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا

میرے اشارہ کرنے پر آئی کیوں نہیں میرے پاس ؟؟؟ زرغم نے اس کے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکرایا اور جذبات سے بھرپور بھاری آواز میں اس سے پوچھنے لگا امرحہ کی تو سیٹی گم ہو گئی تھی زرغم کو پیار والے روپ میں دیکھ کر اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا اب وہ کیا جواب دے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا پر زرغم اس کے لئے راضی نہیں تھا

ہل بھی نہیں سکتی جانم جب تک میں نہ چاہوں اس لئے اپنی بیکار کی کوشش کرنا بند کر دو !!! زرغم نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی جس پر امرحہ سن

سی ہو گئی تھی اور اس کی ہلچل بھی بند ہو گئی تھی زرغم نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اس کے ہونٹوں پر جھک گیا امرحہ تو پوری کی پوری اس کی حرکت پر لرز گئی تھی اس کی شرٹ اس کے ہاتھوں کی مٹھی میں جکڑی گئی تھی ابھی زرغم کی دیوانگی کچھ دیر اور رہتی لیکن بیچ میں فون کال نے معاملہ خراب کر دیا تھا زرغم نے امرحہ کی جان بخشی کی اور غصّے سے کال اٹینڈ کی جب کہ امرحہ اس کی توجہ کال کی جانب دیکھ کر کمبل میں گھس گئی زرغم نے غصّے سے اس کی یہ حرکت دیکھی

ہیلو کیا مصیبت آن پڑی ہے تمہیں امجد کے بچے کبھی تو سہی وقت پر کال کر لیا کرو !!! امرحہ کا غصّہ بیچارے امجد پر گرا تھا -------

---

جب سے امرحہ نے کالج جانا شروع کیا تھا تب سے ہی زرغم کی نگاہوں میں تھی وہ اچھے سے اس کی ہر چیز نوٹ کر رہا تھا پہلی ملاقات تو ان کی ایک مارکیٹ میں ہوئی تھی جہاں امرحہ کی زوردار ٹکر زرغم سے ہوئی تھی جہاں زرغم ایک پل کے لئے شاک ہوا تھا کہ جس کو وہ ڈھونڈ رہا ہے وہ اتنی آسانی سے مل جائے گی جب سے وقار خان نے اس کو حقیقت بتائی تھی کہ کیوں وہ اپنی بہن کی تصویر دیکھ آبیدہ ہو جاتے ہیں تب سے ہی زرغم نے یہ ذمہ داری اپنے سر لی ہوئی تھی جس میں وہ کافی کامیاب بھی تھا لیکن وہ بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا نکاح اس صورت میں ہو جائے گا جس کا وقار خان کو علم نہیں تھا کہ جس سے اس نے نکاح کیا ہے ان کی ہی بہن کی بیٹی ہے جس کو انہوں نے بہت ڈھونڈ نے کی کوشش کی تھی لیکن مل نہ سکی ------

وقار خان کب سے اپنے روم میں بند تھے اور زرغم بھی کسی کام سے گھر سے باہر گیا ہوا تھا وہ بور ہوتی پورے گھر میں چکر لگا چکی تھی یوں ہی وہ وقار خان کے

روم کے سامنے سے گزری تو اسے اندر سے ان کے بولنے کی آواز آ رہی تھی جیسے وہ رو رہے ہوں وہ تجسس کے مارے روم کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی جہاں وقار خان کوئی تصویر تھامے رو رہے تھے

دیکھ گل بینے آج تمہاری بیٹی میری بہو بن کے گھر آئی ہے تمہاری خواہش پوری ہو چکی ہے کاش میری لاڈلی بہن تم زندہ ہوتی تو اپنی آنکھوں سے اپنی خواہش پوری ہوتے دیکھتی تمہاری بیٹی بلکل تمہاری طرح ہیں نین نقش تمہارا چرایا اس نے بہت پیاری بیٹی ہے میری بہن کی بیٹی!!!!

امرحہ تو سکتے میں ہی آ گئی تھی یہ حقیقت سن کر وہ وہیں کھڑی وقار خان کو دیکھ رہی تھی آہٹ پر وہ مڑے اور امرحہ کو کھڑے دیکھا اور مسکرائے

تم اب یہ پوچھو گی کہ کیسے جانتے تم کو ؟؟؟ وہ ہنس کر بولے تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی اس کی معصومیت پر وہ مسکرائے اور اٹھ کر اس کے پاس آئے آؤ یہاں بیٹھو بتاتا ہوں سب اس کو اپنے ساتھ بیٹھا کر وہ پوری کی پوری حقیقت بتاتے گئے جس پر امرحہ بھی ہچکیوں سے رو پڑی تھی

وقار خان نے والدین کے گزر جانے کے بعد گل میننے کو ماں باپ بن کے پالا تھا اور پھر اپنے دوست سے ہی شادی بھی کروا دی تھی جس پر وہ بہت خوش بھی تھیں بس خدا کی مرضی خدا ہی جانتا ہے جس میں اس کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے ایک کار حادثے میں وہ دونوں ہی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے بس وہ ننھی سی جان ہی بچ چکی تھی جس کے لئے وقار خان نے بہت بھاگ دوڑ کی لیکن امرحہ ان کو نہ مل سکی اس کے تایا نے چلاکی کے ساتھ اس کو لے کر غائب ہوئے صرف اور صرف جائیداد کی خاطر جیسے ہی وہ اٹھارہ کی ہوئی ساری کی ساری جائیداد اپنے نام کروا کر اس کے ساتھ نوکروں والا سلوک کرنے لگے اور پھر

حد ہی ہو گئی افضل نامی بلا اس کے سر پر پڑی جس کی بنا پر وہ آج زرغم کی بیوی بن چکی تھی جس پر وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی کم ہی تھا

ہیلو گائیز یہ کیا یہاں رونے دھونے کا کمپیٹیشن چل رہا ہے کیا ؟؟؟ زرغم وہاں آتے ہی ان دونوں کو روتے دیکھ کر بولا سمجھ تو چکا ہی تھا امرحہ کے ہاتھ میں اپنی پھپھو کی تصویر دیکھ کر کہ امرحہ کو سب پتا چل چکا ہے

ارے نہیں روئے ہمارے دشمن ہم تو بس یاد کر رہے تھے گل میننے کو !!! وقار خان نے آنکھیں صاف کرتے اپنے لہجے کو ہشاش بناتے ہوئے کہا

گڈ یہ ہوئی نہ بات !!! چلیں اسی بات پر آئس کریم کھالی جائے جو کب سے کچن میں پڑی دوہائیاں دے رہی ہے !!!! زرغم آنکھ مارتا ہوا بولا تو امرحہ کھلکھلا کر ہنس

پڑی جس پر ان باپ بیٹے نے حیران ہو کر اس کی جانب دیکھا جو بہت پیاری لگ رہی تھی یوں ہنستے ہوئے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر وہ جھینپتی وہاں سے بھاگ گئی تھی جس پر زرغم کا بلند قہقہہ گونج اٹھا ------

---

کیا !!!! کیا کہہ رہے ہو امجد ؟؟؟ ایسا کیسے ممکن ہے ؟؟؟ تم نے اس کمینے کا منہ کیوں نہیں توڑ دیا !!! اس کے دھاڑنے پر امرحہ کمبل میں پڑی پڑی کانپ گئی تھی ڈرتے ڈرتے اس نے کمبل سے منہ نکال کر اسے دیکھا جو اب بے انتہا غصّے میں تھا اور کال کرنے والے پر بھی غصّہ ہو رہا تھا امرحہ نے ڈرتے ہوئے واپس اپنے اوپر کمبل لے لیا

اچھا تم فلحال کچھ نہ کرو سمجھے کچھ بھی نہیں میں آتا ہوں ابھی پھر بات ہوتی ہے کہ کیا کرنا ہے یا نہیں !!! سختی سے اسے منع کر کے کال کاٹ گیا اب اس کا رخ امرحہ کی جانب تھا جو اس سے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی اب زرغم نے غصّے سے بھری نظریں اس کی طرف کی دل میں آیا کہ اس کا دماغ اچھے سے درست کر دے لیکن غلط وقت پر امجد کی کال نے اسے ٹینشن میں ڈال دیا تبھی وہ اپنا ارادہ کینسل کرتا تیار ہونے چل دیا ڈریسنگ روم سے جیسے ہی وہ نکلا اس کی نظر بیڈ پر بیٹھی امرحہ پر پڑی جو اسے ہی پریشان نظروں سے دیکھ رہی تھی زرغم نے اسے اگنور کیا اور شیشے میں اپنے بال بنانے لگا امرحہ کو بے چینی لگ چکی تھی تبھی اسے مسلسل دیکھ رہی تھی لیکن وہ تھا کہ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا

آپ کہاں جا رہے ہیں ؟؟؟ ہمت کرتے آخر کار اس نے اس سے پوچھ ہی لیا تھا

تمہیں اس سے کیا جہاں مرضی جاؤں تم بس اپنی نیندیں پوری کرو !!!! جل کر جواب دیتا اسے گھور کر اور اپنے شوز پہننے لگا

آپ ناراض ہو مجھ سے ؟؟؟ امرحہ کو اس کے لہجے سے یوں ہی لگا تھا

نہیں میں کون ہوتا ہوں ناراض ہونے والا آپ محترمہ شوق سے اپنی نیند پوری کریں اب آپ کو ڈسٹرب کرنے والا کوئی نہ ہو گا !!!! زرغم نے اس کی بے عزتی کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی امرحہ اس کے طنز سنتی ہونٹوں کو دانتوں میں دبا گئی یعنی وہ خود بھی اچھا فیل نہیں کر رہی تھی زرغم نے اس کی خاموشی پر سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو اپنے ہونٹوں پر ظلم کر رہی تھی زرغم

کو تو اور طیش چڑھا تھا تبھی جھٹکے سے اٹھتا اس تک آیا اور اس کے ہونٹ آزاد کرتا اس پر جھک کر غضبناک ہو کر بولا

آئیندہ اگر میں نے تمہیں ان پر ایسا کرتے دیکھا نہ تو قسم سے تمہارا حشر بگاڑ دوں گا

سمجھی !!! اس کا جبڑا سختی سے پکڑتا کچھ دیر یوں ہی اسے گھورتا رہا پھر ایک گہرا سانس بھرتا اس کا ماتھا چوم کر اس کے پاس سے ہٹ گیا لیکن اسے رکنا پڑا اس کا ہاتھ امرحہ نے پکڑ رکھا تھا زرغم نے حیران ہو کر اس کی ہمت دیکھی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا جو اب بے چینی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

آپ کہاں جا رہے ہیں ؟؟؟ امرحہ کو اس کی موجودگی سکون دے رہی تھی لیکن جیسے ہی وہ دور ہوا اس کی طبیعت میں بے چینی اتر آئی تھی زرغم نے اس کے پریشان چہرے کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا دیا

میں آ جاؤں گا کچھ دیر تک تم پریشان نہ ہو اوکے آرام سے سو جاؤ !!! زرغم نے اسے لیٹا کر اس پر اچھے سے کمبل دیا اور اس کے گال شدت سے چوم کر ماتھا چوما اور روم کی لائٹ بند کرنے لگا لیکن امرحہ کی آواز نے اسے تھمنے پر مجبور کر دیا

آپ سچ کہہ رہے ہو نہ آپ آ جاؤ گے جلد ہی ؟؟؟ نہ جانے کیوں امرحہ مطمئن نہیں ہو پا رہی تھی

ہاں میری جانم کیوں نہیں آؤں گا اپنی جانم کے پاس !! مسکرا کر کہتا اس کا ڈر دور کرنے لگا جس پر امرحہ بھی مسکرائی

یہ ہوئی نہ بات میری جانم کی !!!! اس کے اوپر جھکتا اسے پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا امرحہ اس کے یوں دیکھنے پر بری طرح کنفیوز ہوئی تھی اور اس نے اپنی جگہ سے کھسکنا چاہا تھا لیکن زرغم نے اس کی ہوشیاری نوٹ کر لی تھی تبھی فٹ سے اس کے ہونٹوں پر جھکتا اس کی بے چینی کو کچھ دیر کے لئے اس کے ذہن سے نکال چکا تھا اب امرحہ اس کی قربت کے رنگوں میں رنگتی جا رہی تھی شرم سے گال گلال ہو چکے تھے آنکھیں بھی سختی سے میچ رکھی تھیں زرغم اس سے الگ ہوا اور اس کو یوں دیکھ کر دلکش انداز میں مسکراتا ہوا اٹھا اور روم سے نکل گیا اس کا کام ہو گیا تھا جو وہ چاہتا تھا کر چکا تھا یعنی امرحہ کا دھیان اپنے تک محدود کر چکا تھا

اور ہوا بھی کچھ یوں ہی تھا اندر امرحہ شرم سے آنکھیں کھول ہی نہیں پا رہی تھی اور اسی کے خیال میں گم تھی تھوڑی دیر کی پریشانی اور بے چینی اسے بھول گئی تھی اب اسے یاد تھا تو صرف زرغم کی قربت کا احساس جس کو اب تک وہ محسوس کر رہی تھی اور اسی احساس کے ساتھ کب وہ نیند کی وادی میں اتر گئی اسے پتا بھی نہ چلا اور زرغم آرام سے گھر سے نکل چکا تھا اب وہ وہاں جا رہا تھا جہاں امجد نے اسے کال کر کے خفیہ ملنے کے لئے بلایا تھا امجد کی کال نے اسے بہت ہی ٹینشن میں ڈال دیا تھا اب وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے یہ ہی سوچ رہا تھا کہ کیسے کبیر شاہ کو اس کے کیے کی سزا دینی چاہیے اور کیسے اسے رنگے ہاتھوں پکڑا جائے اسی پریشانی میں وہ سگریٹ پہ سگریٹ پھونکے جا رہا تھا امرحہ پاس ہوتی تو اب تک اسے اس چیز ک ضرورت بھی نہ پڑتی اپنی اس سوچ پر وہ مسکرائے ہی جا رہا تھا ------

صبح کی اذان کے ساتھ ہی زاور کی آنکھ کھل گئی اپنے ساتھ سوئی ہوئی وانیہ کو پیار سے دیکھا جو اس کے بازو میں سر رکھے اس کے سینے میں منہ دیے سو رہی تھی زاور نے مسکراتے ہوئے اس کے بال چہرے سے ہٹائے اور اس کے گال شدت سے چومنے لگا وانیہ اس کے لمس پر کسمسائی اور کمبل اپنے چہرے کے اوپر تک کھینچ لیا اور پھر سے سو گئی زاور کے ذہن میں اب ایک شرارت سوجھی اور اس نے کمبل کے اندر سے ہی اسے گدگدایا تو وہ اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی

نہیں کریں نہ !!! اور پھر سے سو گئی زاور نے پھر سے اسے گدگدایا

پلیز نہ !! وانیہ نے کسمساتے ہوئے زاور کے ہاتھ پکڑ لیے زاور نے اس کا وہی ہاتھ دبایا تو وہ چیخ پڑی

کتنے برے ہو آپ !!! زاور نے اس کی کروٹ اپنی طرف کی جو اس کے گدگدانے پر وانیہ بدل گئی تھی زاور نے اس کے گالوں کو اپنی شدت سے سرخ کر ڈالے جس پر وانیہ نے خفگی سے اسے دیکھا

نئی زندگی مبارک ہو جانِ زاور !!! وانیہ اس کے کہنے پر بری طرح شرما کر رخ ہی بدل گئی زاور نے پھرتی سے اس کا رخ اپنی طرف کیا اور اسے گھورا

نہیں بلکل بھی نہیں اب !!! بس میرے ساتھ رہو یار !!! مجھے محسوس کرنے دو !!!!کہ تم میری ہو چکی ہو میری بیوی ہو میرا حق ہے تم پر میری ملکیت ہو تم زاور اس کو اپنے سینے میں بھینچتا جنونی ہونے لگا

زر ---- پلیز ابھی نہیں !!! وانیہ کے منہ سے اس کا آدھا نام نکلا جس پر زاور نے چونک کر اسے دیکھا

کیا کہا ابھی تم نے !!!! وانیہ کی تو بولتی ہی بند ہو گئی تھی

بولو کیا کہا !!! زاور نے اسرار کیا

میں نے کہا ابھی نہیں!!! وانیہ دھیمی آواز میں بولی

نہیں اس سے پہلے !!! زاور کو پھر سے اپنا نام اس کے منہ سے سننے کی خواہش جاگی یعنی اسے یہ نام یاد تھا تبھی اس کے منہ سے نکلا ورنہ تو یہ حسرت ہی رہی تھی کہ زاور اس کے منہ سے اپنا یہ نام سنے جس کی وجہ سے سب کو منع کر چکا تھا کہ یہ نام صرف اس کی محبّت ہی لے سکتی ہے اس کے علاوہ کسی کا حق

نہیں اس نام سے بلانے کا تب سے لے کر آج تک کسی نے اسے اس نام سے نہیں پکارا تھا اور آج یوں اچانک وانیہ کے منہ سے اپنا یہ نام سن کر اس کی تو مراد بر آئی تھی

زر !!! وانیہ نے آنکھیں جھکا کر کہا تب زاور اس کے ہونٹوں پر جھک گیا وانیہ بیچاری کی بولتی ہی بند ہو گئی تھی زاور اپنی پیاس بجھا کر ہٹا تو وانیہ نے اسے دھکا دے کر اپنے سے دور کیا اور خود اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے بال باندھنے لگی زاور نے ہاتھ بڑھا کر سارے بال کھول دیے وانیہ نے پیچھے مڑ کر اسے گھورا تو وہ معصومیت سے بولا

یار پھر سب چوکیدار آ جائیں گے تمہارے پاس اور تمہارے قریب ہونے کا مجھے موقع نہیں ملے گا !!! گھر والوں کی طرف اشارہ کرنے لگا

وہ اپنے ہیں میرے !!! چوکیدار نہیں اچھا !!! منہ پھلا کر بولی تو زاور بھی اٹھ بیٹھا

سوری نہ میری جان !!! آج مجھے سب کچھ اچھا لگ رہا ہے میری تو نئی نئی زندگی شروع ہوئی ہے !!! اسے چھیڑنے لگا جس پر وہ شرم سے سرخ ہو گئی زاور نے اس کے بال بکھرا دیے

یہ بال مجھے بہت پسند ہے وانی !!! اس کی گردن میں منہ چھپا کر بولا

اچھا بس کریں اب !!! وہ کھسک کر بیڈ سے اترنے لگی تھی کہ زاور نے اسے پھر گرا لیا

چھوڑنے کو ہی تو دل نہیں کرتا میری جان !! پھر سے زاور اسے گدگدانے لگا وہ ہنسنے لگی اور اسے پیچھے کرتے ہوئے بولی

اٹھیں آپ بھی نماز کا وقت نکل نہ جائے !!! زاور نے اسے شدت سے چوم کے چھوڑ دیا تو وانیہ فٹ بیڈ سے اتری اور واش روم بھاگ گئی پیچھے اس کی پھرتی پر ہنسنے لگا جوں ہی وہ فریش ہو کر نکلی تو زاور اسے دیکھ کر مسکرایا اور اٹھ کر اس کے قریب آیا اور اسے بانہوں میں لے لیا

پتا ہے وانی !!! کتنی محبّت کرتا ہوں تم سے ؟؟؟

کتنی !!! وہ حیران ہوتی پوچھنے لگی

اتنی زیادہ اور اتنی اور اس سے زیادہ اور زیادہ !!! وہ چومنے پر آیا تو چومتا ہی گیا وانیہ تو اس کی جنونیت پر بوکھلا گئی

!!! زر پلیز بس کریں نا

کیوں ؟؟؟ وہ پھر سے اسے چومتے ہوئے بولا

نماز پڑھنی ہے نا !!! وہ اس کی گرفت پر کسمسائی

اوکے نماز پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں !!! زاور اسے اپنے سینے بھینچ کے واش چلا گیا وانیہ اس کی محبّت پر مسکرائی اور پھر نماز پڑھنے لگی جیسے ہی نماز پڑھ کر ہٹی تو زاور واش روم سے نکلا اور گیلا ٹاول اپنے سر سے پھیر کر وانیہ پر اچھال دیا

یہ کیا طریقہ ہے ؟؟؟ وانیہ نے گھورا جس پر زاور اسے مسکرا کر فلائنگ کس کرتا نماز پڑھنے لگا جب کے وانیہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور مسلسل دیکھنے لگی جو اس کی زندگی میں بہار بن کر آیا تھا اسے ایک سوال پریشان کر رہا تھا کہ زاور کو اس سے محبّت کیسے ہوئی ابھی وہ یہ ہی سوچ رہی تھی کہ زاور نماز پڑھ کے اس کے قریب

آیا اور اس کے چہرے پر جھک کر قرآنی آیات پڑھ کر پھونک ماری وانیہ ایک دم سے ہنس دی

یہ ایسا کیوں ؟؟ وانیہ اس کو حیرانگی سے دیکھا

اس لئے کہ میری پیاری سی بیوی کو نظر نہ لگے !!! وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

!! ناراض تو نہیں ہو نہ مجھ سے

نہیں تو !!! وہ نفی میں سر ہلا کر بولی تو وہ مسکرایا

گڈ !! اور کبھی ناراض ہونا بھی مت !! زاور نے اس کا ہاتھ تھاما

زرا ایک بات پوچھوں !!! وانیہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیکھا تو اپنی بات یاد آ گئی

ہاں پوچھو کیا پوچھنا !!! زاور کو حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی کہ وہ اس سے نارمل بات کرنے لگی تھی

آپ کو مجھ سے محبّت کیسے اور کب ہوئی!!! آخر کار وانیہ نے پوچھنے کی ٹھان لی تھی زاور اس کے اس سوال پر قہقہہ لگا کر ہنسا

آپ ہنس کیوں رہے ہو نا !!! بتاؤ نہ مجھے !!! وانیہ نے منہ بنایا تب زاور نے ایک گہرا سانس بھرا

بچپن سے مجھے تم سے محبّت ہے !!! زاور کے کہنے پر وہ شاکڈ ہو گئی

آپ مذاق کر رہے ہو نا !!! وانیہ کو یہ ہی لگا تھا کہ وہ اس سے مذاق کر رہا ہے

نہیں میں کیوں مذاق کروں گا وہ بھی محبّت کے بارے میں !!! زاور نے اسے گھورا

تو بچپن سے کیسے محبّت ہو گئی میں تو تب تو نہیں تھی نہ آپ کے پاس !!! وانیہ نے الجھ کر کہا

تم تھی یہاں اور میرے پاس تھی وانی !!! زاور نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا جس پر وانیہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں نمی صاف دکھ رہی تھی

آپ رو رہے ہو ؟؟؟ وانیہ نے اس کے ہاتھ تھامے لیکن زاور نے جلد ہی خود پر قابو پا لیا اور رخ موڑ کر آنکھوں کی نمی صاف کر گیا

یہاں دیکھیں مجھے !!! وہ بضد تھی کہ زاور اس کو دیکھے

جی میری جان !!! زاور نے اب اپنے لہجے کو ہشاش بشاش کرتا بولا

ناشتہ ملے گا ؟؟ زاور نے سرے سے موضوع ہی بدل دیا تھا جس پر وانیہ نے اسے گھورا

آپ نے بات کیوں بدل دی ؟؟؟

کیوں کہ میں اب اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا !!! زاور اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا ہو کر اپنے بال بنانے لگا اب اس کا موڈ بدل چکا تھا جس پر وہ حیران تھی کہ ابھی تو اس پر پیار جتا رہا تھا اور اب پل بھر میں ہی اکھڑ مزاج ہو چکا تھا

اب ایسے بیٹھی کیوں ہو چلو مجھے ناشتہ بنا کے دو !!! زاور اس کے قریب آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے زبردستی کھڑا کیا وانیہ پل پل اس کے بدلتے موڈ دیکھ رہی تھی اب وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا کچن میں لے آیا

چلو مجھے ناشتہ بنا کر دو جلدی !!!! زاور وہیں چئیر پر بیٹھ گیا ساتھ اسے حکم بھی کر گیا وہ اسے گھورتی ہوئی اس کے لئے پراٹھا بنانے لگی چائے اور پراٹھا اس کے سامنے رکھ کر خود بھی بیٹھ گئی زاور بڑی رغبت سے چائے اور پراٹھا کھا رہا تھا وانیہ اسے دیکھ کر ہی رہ گئی جس نے اسے ذرا سا پوچھا بھی نہیں تھا

ارے تم لوگ جاگ رہے ہو ؟؟؟ ساجدہ بیگم نماز پڑھ کر کچن میں آئیں تو سامنے ان دونوں کو دیکھ کر حیران ہی رہ گئیں

جی امی !!! زاور نے چائے کا آخری گھونٹ بھرا اور اٹھ کر ساجدہ بیگم کے گلے لگا ان کے ماتھے کو چوم کر باہر جانے لگا

کہاں جا رہے ہو ناشتہ تو کرتے جاؤ !!!! ساجدہ بیگم جلدی سے بولیں

کر لیا ناشتہ آپ کی بہو نے آج ناشتہ بنا کر دیا ہے پراٹھا چائے !!! مسکرا کر کہتا وہ باہر نکل گیا جب کے ساجدہ بیگم پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے انہوں نے وانیہ کو دیکھا جو سر جھکا گئی تھی

یہاں آؤ وانیہ بیٹی !!! ساجدہ بیگم کے لہجے میں پیار ہی پیار تھا وانیہ اٹھ کر ان کے پاس آئی تو انہوں نے اسے پیار کیا اور بولیں

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو ایسے ہی خوش رہو ہنسی مسکراتی رہو اللہ تمہیں اولاد کی نعمت سے نوازے !!! ان کی دعا پر وہ شرما گئی تھی ساجدہ بیگم بھی مسکرا دیں

وانیہ تمہیں پتا ہے زاور کبھی بھی پراٹھا نہیں کھاتا تھا کیوں کہ تم اس کے پاس نہیں تھی تب سے وہ پراٹھا چھوڑ چکا تھا اب جیسے ہی تم اس کی زندگی میں واپس آئی ہو تب سے اس کی خوشیاں بھی واپس آ گئی ہیں میں نے اس کے چہرے پر سچی خوشی دیکھی ہے جو تمہارے ساتھ سے اس کے چہرے پر آتی ہے میں ماں ہوں اس کی سمجھ سکتی ہوں اسے آج وہ بہت خوش ہے اور یہ خوشی تمہارے دم سے ہے میری بیٹی اسے یوں ہی خوش رکھنا اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے آمین !!!!

ساجدہ بیگم اس پر واری صدقے ہوئے جا رہی تھیں وانیہ تو یہ ہی سن کر حیران تھی کہ زاور نے پراٹھا ہی اس کے ہاتھ سے کھایا یہ بات اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی اب اس کا ارادہ تھا کہ زاور کو روک کر پوچھ ہی لے لیکن ساجدہ بیگم نے اسے اپنی باتوں میں لگا لیا تھا جیسے جیسے وہ سن رہی تھی اس منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا یہ سب باتیں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایسا بھی ہوا ہو گا جو اب اس کے سامنے سب کچھ حقیقت بن کر آ رہا تھا

وہ زاور کو ڈھونڈنے باہر نکلی تو سامنے سے مہمل آ رہی تھی وانیہ کے چہرے کے تاثرات تن گئے تھے اس نے خاموشی سے اس کے پاس سے گزر جانا چاہا لیکن مہمل نے اس کا بازو تھام لیا

آئم سوری وانیہ !!! مہمل شرمندہ سی اس سے معافی مانگنے لگی

مجھے تمہارا سوری نہیں چاہیے !!! وانیہ اپنا بازو چھڑا کر آگے بڑھنے لگی لیکن مہمل جھٹ سے اس کے آگے آ گئی

پلیز وانیہ معاف کر دو میں بھائی کو بتا دوں گی کہ میں لے کر گئی تھی سچی پلیز نا مان جاؤ!!!! مہمل اب اس کی منت پر اتر آئی تھی

دیکھو مہمل ایسا مت کرو مجھے اب فرق نہیں پڑتا !!! وانیہ بیزار ہو کر بولی

پلیز مان جاؤ نا !!! مہمل اب رونے والی ہو گئی تھی تبھی زاور وہاں آ گیا

کیا ہو رہا ہے یہاں ؟؟؟ زاور نے حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھا وانیہ کی آنکھیں ہی چمک پڑی تھیں اس کو سامنے پا کر

کچھ نہیں ایسے ہی بات کر رہے تھے !!! وانیہ نے مہمل کا ہاتھ تھام لیا تھا اور اب اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا جس پر مہمل خوشی سے پھولے نہ سمائی

اچھا وانیہ ذرا روم میں آؤ !!! زاور اس سے کہہ کر اپنے روم میں چلا گیا جب کے مہمل اس کے گلے لگ گئی تھی اور خوش ہو کہنے لگی

یار تم بیسٹ بھابھی ہو تھینک یو سو مچ !!! مہمل خوشی سے بولی جس پر وانیہ مسکرا دی

اب جاؤ جلدی سے بھائی کے پاس انہوں نے تمہیں بلایا ہے جاؤ جاؤ اپنے سیاں جی کے پاس !!! مہمل نے اسے چھیڑا تو وانیہ اسے آنکھیں دکھانے لگی

بہت بدتمیز ہو تم!!!! وانیہ نے اسے مکا دکھایا جس پر مہمل کھلکھلا کر ہنس پڑی اور وانیہ نے جلدی سے اپنے روم کا رخ کیا -----

---

چیخ مارتی وہ نیند سے اٹھ بیٹھی تھی جسم پورا پسینے پسینے ہو چکا تھا خواب میں وہ زرغم کو بہت برے حالت میں دیکھ چکی تھی

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا افففف شکر تھا یہ خواب تھا !!! امرحہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی لیکن اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا طبیعت میں بوجھل پن عروج پر تھا

مجھے چین کیوں نہیں آ رہا !!! بیڈ سے اتر کر وہ روم میں ٹہلنے لگی لیکن اسے کسی پل بھی سکون محسوس نہ ہوا الگ ہی اسے بے چینی ہو رہی تھی خواب کی وجہ سے ڈری ہوئی بھی تھی اتنے میں اذان کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ وضو کر کے نماز پڑھنے لگی دعا تک آئی تو اس کا رونا ہی بند نہیں ہو رہا تھا اس کا دل کھینچی جا رہا تھا جیسے کچھ ہونے والا ہے جب بے چینی حد سے سوا ہوئی تو وہ روم سے باہر نکلی اس کا ارادہ وقار خان کے پاس جانے کا تھا لیکن لاؤنج میں ہی وہ نماز ادا کر رہے تھے وہ وہیں ٹہل کر ان کا نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی

کیا ہوا امرحہ بیٹی ؟؟؟ وقار خان حیرت سے اسے یوں بے چین سا دیکھنے لگے

بابا آپ زرغم کا پتا کریں پلیز میں نے خواب دیکھا ہے وہ بہت برے حالوں میں تھے !!!! ان کو بتاتے ساتھ رونے بھی لگی تھی

ارے میرا بچا یوں روتے نہیں ہیں آؤ یہاں بیٹھو !!! انہوں نے اسے صوفے پر بیٹھایا اور اس کے لئے پانی لانے کچن گئے جب واپس آنے لگے تو ان کو کال آنے لگی

لو بیٹا پیو پانی خبردار اب روئی تو !!! امرحہ کو پانی دے کر وہ کال اٹینڈ کرنے لگے لیکن جو خبر ان کو سننے کو ملی اس نے تو ہوش ہی اڑا دیے

کیا ؟؟؟؟ کب ؟؟؟ کہاں ہے اب وہ ؟؟؟ اوکے میں آ رہا ہوں !!!! وہ خود بھی اب بہت پریشان ہو گئے تھے

کیا ہوا بابا ؟؟؟ زرغم ٹھیک تو ہے نا ؟؟ امرحہ نے پریشانی سے پوچھا

ہاں ہاں سب ٹھیک ہے چلو میرے ساتھ ابھی!!!! وقار خان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

مم میں تیار ہوں چلیں!!! امرحہ فٹ کھڑی ہوئی تو انہوں نے سر ہلایا لیکن بولا کچھ نہیں اسے اپنے ساتھ لے کر ہوسپٹل میں آئے وہ تو اور خوف زدہ ہو گئی تھی

بابا ہم یہاں کیوں آئے ہیں ؟؟؟ زرغم تو ٹھیک ہیں نا ؟؟!!! امرحہ کے آنسو اب گالوں پر پھسلنے لگے تھے

تم آؤ اندر خودی پتا لگ جاتا ہے !!!! انہوں نے آدھی بات کہہ کر اندر کی طرف قدم بڑھائے اور سیدھا ڈاکٹر کے آفس میں انٹر ہوئے

ابراہیم کیسا ہے میرا بیٹا ؟؟؟ انہوں نے بے تابی سے ڈاکٹر سے پوچھا جو ان کا بیسٹ فرینڈ بھی تھا

اللہ کا شکر ہے جس نے کرم کیا ہے اب وہ ٹھیک ہے بس گولی چھو کر گئی ہے زیادہ مسئلے والی بات نہیں ہے !!! ابراہیم صاحب نے ان کو تسلی دی

کیا گولی ؟؟؟؟ بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں زرغم کو گولی لگی ہے ؟؟؟ امرحہ کی یہ سن کر ہی جان نکل گئی تھی

صبر کرو بیٹا اب وہ ٹھیک ہے حوصلہ رکھو !!! وقار خان نے بے بسی سے اس کو کہا جو اب زار و قطار رو رہی تھی

مم مجھے زرغم سے ملنا ہے پلیز بابا !!! امرحہ نے روتے ہوئے کہا جس پر وقار خان نے ابراہیم صاحب کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جس پر ابراہیم صاحب نے اثبات میں سے ہلایا

میں نے میڈیسن لکھ دی ہے تم وہ لے آؤ تب تک میں بیٹیا کو زرغم سے ملوا دوں آؤ بیٹا آپ میرے ساتھ !!!! وقار خان کو ہدایت کرتے وہ امرحہ کو لیے ایک روم کی طرف بڑھے

آپ جاؤ وہ اندر ہے جاؤ مل لو اس سے !!! امرحہ ان کی بات سنتے بے صبری سے روم میں انٹر ہوئی زرغم نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے وہ روتے ہوئے داخل ہو رہی تھی زرغم ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا

کیا ہوا آپ کو کیسے لگی گولی ؟؟؟ اب کیسے ہو آپ ؟؟؟ امرحہ نے اس کے قریب آتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ کر دی

ارے یار حوصلہ میں ٹھیک ہوں جانم !!! زرغم نے مسکرا کر اسے کہا لیکن وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ارے جانم رو کیوں رہی ہو دیکھو تمہارے سامنے ہوں بلکل ٹھیک ہوں !!!! لیکن امرحہ اور بھی زیادہ رونے لگی

اچھا یہاں آؤ میرے پاس !!!! زرغم نے اٹھ کر اس کے لئے اپنے قریب جگہ بنائی جہاں اب امرحہ اس کے قریب بیٹھ گئی زرغم نے اسے اپنے سینے لگایا تب وہ رونے لگی

میری جان ٹھیک ہوں اگر تم روئی تو میں یہاں ہی پیار کرنا شروع ہو جاؤں گا اور کسی کا لحاظ بھی نہیں کروں گا !!! یہ سنتے ہی امرحہ نے رونا بند کر دیا لیکن سوں سوں پھر بھی جاری تھی

یار امرحہ جانم تم نے میری بات نہیں نہ سنی !!!! اب زرغم نے سخت لہجے میں کہا

سن لی ہے !!! امرحہ اس سے دور ہوتے آہستہ آواز میں بولی

لگتا تو نہیں ہے !!! زرغم نے خفا ہو کر کہا جس پر امرحہ کی آنکھوں میں پھر سے آنسو جمع ہونے لگے

خبردار جو اب تم ذرا سا بھی روئی حالت دیکھو اپنی کیا بنائی ہے رو رو کر ؟؟ کیا ایسے چھوڑ کے گیا تھا تمہیں؟؟؟ میرے پیچھے تم روتی رہی ہو نا ؟؟؟؟ زاور نے اسے گھور کر کہا

نن نہیں نہیں !!! وہ جلدی سے آنسو صاف کرنے لگی

جھوٹ مت بولو تم !!! وہ غصّے سے بولا تو وہ سہم سی گئی

ادھر دیکھو مجھے !!! وہ اس کا بازو کھینچ کر بولا تو وہ ڈرتے ڈرتے اسے دیکھنے لگی جس پر زرغم غصّے سس لال ہو گیا اسے اس کی روتی حالت برداشت نہیں ہو رہی تھی

جب میں نے کہا تھا کہ تم اب نہیں رو گی تو کیوں روتی رہی ؟؟؟ ہاں بولو کیوں ؟؟؟؟

میرے کہنے کا تمہارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ؟؟؟ تم مجھے اپنا کچھ سمجھتی ہو بھی کہ نہیں!! ہاں ؟؟ -----

وہ چپ چاپ اس کی ڈانٹ سننے لگی اسے دیکھنے کی ہمت بھی اس میں نہیں تھی

اب بولتی کیوں نہیں ہو تم !!!! وہ اسے جھٹکا دے کر بولا اس کا بس نہیں چل رہا تھا امرحہ کو جھنجھوڑ کے رکھ دیتا جو اس کا امتحان لینے کے درپے تھی زرغم کو اس کی اجاڑ حالت برداشت نہیں ہو رہی تھی جس پر وہ سختی سے اپنے ہونٹ

بھینچ گیا چہرے کے تاثرات تن سے گئے تھے اتنے میں وقار خان روم میں انٹر ہوئے

کیسے ہو میرے شیر ؟؟؟ زرغم کو بہتر حالت میں دیکھ کر ان کو تسلی ہوئی

ٹھیک ہوں بابا !!! آپ اس کو کیوں ساتھ لائے بلکہ آپ آئے ہی کیوں ؟؟؟ زرغم نے بیزار ہو کر امرحہ کی طرف اشارہ کیا جو اپنی جگہ شرمندہ سی ہو گئی

کیوں بھئی اب کیا ہو گیا ؟؟؟ وقار خان کو بیٹے کی بات پر تعجب ہوا

تو اور کیا کہوں بابا آپ نے دیکھا نہیں کیسے رو رہی ہے میں بے بس کچھ کر بھی نہیں سکتا !!! زرغم نے اپنی مجبوری بتائی تو وقار صاحب ہنس پڑے

ارے پاگل تمہاری فکر ہے اسے ایسے ہی تو نہیں اسے خواب میں تمہاری فکر ستائی انہوں نے اس کے سنے امرحہ کا پول کھولا جس پر امرحہ نے خفا ہو کر ان !!!! کو دیکھا جس پر وہ قہقہہ لگا گئے زرغم اب اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا جس پر وہ نظریں چرا گئی

بابا مجھے گھر جانا ہے ابھی اور اسی وقت !!! وقار صاحب اس کی بات پر حیران ہوئے زرغم مسلسل اسے دیکھے جا رہا تھا اس کے ذہن میں کیا خیال آیا کہ ایک

دم سے وہ بول پڑا اس کے لہجے کی مضبوطی بتا رہی تھی کہ وہ اپنی بات سے نہیں ہٹے گا لیکن پھر بھی انہوں نے اپنی سی کوشش کی

!!! بیٹا فلحال یہی رہو اچھے سے ٹریٹمنٹ ہو جائے

نہیں بابا مجھے ابھی جانا ہے گھر بس بات ختم !!! وہ ضدی لہجے میں کہتا ان کو چپ کروا گیا امرحہ ہاتھ مسلتی ہوئی کھڑی تھی زرغم اسے غصّے سے گھورے جا رہا تھا

ایسے کیوں دیکھ رہے میری بہو کو کیا کیا ہے جو تم غصّے سے دیکھ رہے خبردار جو اسے کچھ کہا تو !!! وقار خان نے زرغم کو ڈانٹا لیکن وہ ڈھیٹ بنا رہا تھوڑی دیر بعد اسے ہوسپٹل سے چھٹی مل گئی تھی اور اب وہ اپنے روم میں مزے سے لیٹا ہوا

تھا وقار خان نے سب سے پہلے امرحہ کو اس کی نظروں کے سامنے سے ہٹایا اور اسے سوپ بنانے کو کچن بھیج دیا تب سے زرغم کو مسلسل اسی کا انتظار تھا جو آ ہی نہیں رہی تھی غصّے سے وہ اس کی طبیعت درست کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ وہ سوپ کا باؤل پکڑے روم میں انٹر ہوئی

اب بھی نہیں آنا تھا وہیں رہ جاتی !!!! زرغم اسے دیکھ کر برس پڑا جس پر وہ ہونٹ چبانے لگی اس کے غصّے سے ویسے بھی اس کی جان جاتی تھی اب تو وہ اس سے ناراض بھی تھا

اب وہاں کھڑی کیوں ہو لے آؤ سوپ !!! اسے وہیں کھڑا دیکھ کر اس پر طنز کرنے لگا اور اٹھ کر بیٹھ گیا امرحہ بوکھلاتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اسے سوپ کا باؤل پکڑانے لگی جس پر زرغم نے اسے گھورا

مجھے تم پلاؤ سوپ !!! امرحہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا

نظر نہیں آ رہا میرا بازو زخمی ہے تو کیسے خود سے پی سکتا ہوں !!!! زرغم نے اس کی عقل پر افسوس سے سر ہلایا امرحہ خاموشی اس کے پاس بیٹھی لرزتے ہاتھوں سے اسے سوپ پلانے لگی جب کے زرغم کی نظریں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں

تم کچن میں روتی رہی ہو نا !!!! اس کی سوجی آنکھیں دیکھ کر وہ سرد لہجے میں کہنے لگا جس پر امرحہ کا ہاتھ کانپا اس سے کوئی جواب بن ہی نہ پایا

کیا پوچھ رہا ہوں !!! اب کے اس کا لہجہ کسی بھی جذبات سے عاری تھا

نن نہیں !!!! امرحہ نے جھوٹ کا سہارا لینا چاہا جس پر زرغم نے غصّے سے باؤل کو زور سے ہاتھ مار کر گرا دیا

یار تمہیں سمجھ نہیں آتا کیا مجھے تکلیف ہوتی ہے تمہارے اس طرح رونے سے کیوں نہیں سمجھتی ہو ؟؟؟؟ اسے بازوؤں سے پکڑ کر اچھے سے جھنجھوڑ گیا وہ اس کے غصّے کے خوف سے سفید پر گئی زرغم نے اس کا رنگ فق دیکھا تو ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا وہاں سے اٹھ گیا اور اپنی بائیک کی چابی لے کر روم سے ہی نکل گیا امرحہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی لیکن جب زرغم کا خیال آیا تو آنسو صاف کرتی روم سے باہر آئی وہ اسے پورے گھر میں تلاش کرنے لگی دوسرے رومز بھی اس نے چیک کر لیے لیکن وہ وہاں کہیں بھی نہ تھا وقار خان کے روم میں وہ نہیں گئی کہ پھر سے اسے ان کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑتی باہر آئی تو اسے پتا چلا وہ تو بائیک بھی لے گیا ہے اسے اب اس کی فکر ستانے لگی تھی ملازمہ کو کہہ کر روم صاف بھی کروا لیا اب وہ تھک ہار کر باہر سیڑھیوں پر بیٹھ گئی اور گھٹنوں کو

بازوؤں میں کر سر ٹکا کر رونے ہی لگی تھی لیکن پھر زرغم کا غصّہ یاد آیا تو اپنے گالوں سے آنسو صاف کرنے لگی

وہ تو اب مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں افففف کیا کروں آخر کیوں روتی ہوں میں اتنا ان کو میرا رونا اچھا نہیں لگتا لیکن پھر بھی میں اتنا ہی ان کے سامنے روتی !! ہوں اور انہیں اپنے سے خفا کر دیتی ہوں آخر کیوں ؟؟؟ افففف اب میں کیا کروں ؟؟؟

وہ اپنے آپ کو کوستے ہوئے اندر آ گئی اپنا موبائل اٹھا کر اسے کال کرنے لگی بیل جا رہی تھی پر وہ کال ریسیو نہیں کر رہا تھا

پلیز کال تو اٹھا لیں !!! وہ بار بار ٹرائی کرنے لگی پھر بھی وہ ڈھیٹ بنا رہا اب امرحہ تھک کر بیڈ پر بیٹھ گئی اس کا دل خراب ہونے لگا وہ بھاگ کر واش روم گئی اور لگاتار وامٹینگ کرتی رہی منہ صاف کر کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے اور باہر آ کر گہرے گہرے سانس لینے لگی ایک دم سے طبیعت بوجھل بوجھل سی ہونے لگی وہ بیڈ پر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی جو اب چکرا رہا تھا

افففف ایک دم سے کیا ہو گیا مجھے ؟؟؟ روم میں اسے گھٹن محسوس ہونے لگی تو وہ اپنے چکراتے سر کے ساتھ اٹھ کر باہر آ گئی لاؤنج کے دروازے کے پاس سیڑھی پر بیٹھ گئی اور کھلی ہوا میں سانس لینے لگی موسم میں حد سے زیادہ خنکی بڑھ گئی تھی وہ سوئیٹر سے بے نیاز آنکھیں بند کر کے بیٹھی رہی ساتھ میں بڑبڑانے لگی

زرغم اب کبھی نہیں روؤں گی آپ پلیز واپس آ جاؤ !!! اس کی آنکھ سے چند موتی لڑھک کر گالوں پر آ گئے جنہیں صاف کرنے کی ہمت اس نے نہیں کی یوں ہی بے آواز روتی رہی دل کی حالت عجیب سے ہو رہی تھی اب وہ بے چین سے ہو گئی بائیک کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر جلدی سے کھڑی ہو گئی اور جلدی سے اپنے گال صاف کرنے لگی اب وہ ہارن دے رہا تھا گارڈ نے اس کا ہارن سن کر جلدی سے گیٹ کھول دیا وہ بائیک لے کر اندر آ گیا بائیک کو سہی سے کھڑا کر کے وہ اسے نظر انداز کر کے اندر جانے لگا امرحہ بھاگ کر اس تک پہنچی

کہاں تھے آپ ؟؟؟ اتنی دیر کر دی !!! وہ اسے سرد نظروں سے دیکھتا ہوا اندر چلا گیا امرحہ وہیں کھڑی رہ ہے آنکھوں میں آنسو پھر سے آنے لگے تو وہ جھنجھلائی

کیوں آتے ہو میری آنکھوں میں !! تمہاری وجہ سے وہ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں
بے دردی سے آنکھیں صاف کرتی وہ اندر آئی لاؤنج میں وہ کہیں نہیں تھا !!!
اس کا مطلب روم میں ہی ہو گا بیڈ روم کا دروازہ کھول کر اس نے ڈرتے
ڈرتے اندر جھانکا پر وہ اندر نہیں تھا وہ پریشان ہوئی دوسرے روم کو چیک کیا وہاں
پر بھی وہ نہیں تھا

کہاں گئے پھر سے ؟؟؟ پریشان سی وہ پھر اپنے بیڈ روم میں انٹر ہوئی تو واش روم
سے پانی گرنے کی آواز پر وہ چونکی پڑی اور سکھ کا سانس لیا اور وہیں کرسی پر
بیٹھ کر اس کے نکلنے کا انتظار کرنے لگی کچھ ہی دیر میں وہ ٹاول سے سر رگڑتا
ہوا واش روم سے نکلا تو امرحہ اٹھ کھڑی ہوئی وہ اسے ایک نظر دیکھ کر ٹاول بیڈ پر
پھینکتا ہوا آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بال بنانے لگا امرحہ نے ڈرتے ڈرتے
اسے دیکھا اور پھر گیلا ٹاول واپس واش روم میں رکھ آئی اور اس کے پاس کھڑی
ہو گئی

آپ کا زخم ابھی ٹھیک نہیں ہوا جو آپ نہا بھی آئے !!! امرحہ نے بات کرنا چاہی لیکن وہ چپ ہی رہا اور اس کی بات کو نظر انداز کرتا بیڈ کی جانب بڑھا تو امرحہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا اور جلدی سے اس کے سامنے آ گئی

آپ ناراض ہو مجھ سے ؟؟؟ زرغم نے اس کا بکھرا بکھرا روپ دیکھا اور اس سے نظریں چرا گیا

مجھے کیا حق ہے ناراض ہونے کا !!! وہ ہاتھ چھڑا کر بولا

کھانا لگاؤں ؟؟ وہ بے بس ہو کر بولی زرغم نے اس کی آنکھیں دیکھی تو اسے پھر سے غصہ آنے لگا

ہاں لگاؤ !!! غصّے سے بولتا وہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا امرحہ نے دکھ سے اسے دیکھا اور بجھے دل سے روم سے باہر جانے لگی زرغم نے مڑ کر اسے دیکھا اور اسے یوں سست روی سے چلتا دیکھ کر ایک پل کو اس کا دل تڑپا پر تھوڑی ناراضگی اس کا حق تھا امرحہ نے چکراتے سر کے ساتھ کھانا لگایا وقار خان اور زر غم کھانے کے لئے آ گئے تھے زرغم کو پسندیدہ کھانے دیکھ کر بھوک زوروں کی لگ چکی تھی خاموشی سے کھانا کھایا جانے لگا امرحہ بے دلی بیٹھی چاولوں کے ساتھ کھیل رہی تھی زرغم نے حیران ہو کر اسے دیکھا اور پھر سرد لہجے میں اس سے بولا

کھانا کیوں نہیں کھا رہی ؟؟؟ امرحہ کا ایک دم سے دل خراب ہونے لگا

بھوک نہیں ہے !!! زرغم نے اسے غصّے سے گھورا تو وہ سہم سی گئی وقار خان نے خاموشی سے ان دونوں میاں بیوی کو دیکھا لیکن کہا کچھ نہیں امرحہ ایک دم سے وہاں سے اٹھی اور اپنے روم کی طرف بھاگی

اسے کیا ہوا ؟؟؟ وقار خان نے پریشانی سے پوچھا زرغم کو بھی فکر لگ گئی

پتا نہیں بابا میں دیکھتا ہوں شاید طبیعت نہیں ٹھیک !!! زرغم بھی پریشانی سے اس کے پیچھے روم میں آیا جہاں وہ واش روم میں وامٹینگ کر رہی تھی حد سے زیادہ وامٹینگ پر زرغم پریشان ہو گیا اور حد سے زیادہ گھبرایا ہوا تھا ناراضگی کہیں دور چلی گئی تھی اس کی تکلیف پر وہ خود بے چین ہو گیا تھا سر تھام کر وہ واش روم سے نکلی تو دوبارہ چکرا کر گرنے لگی زرغم نے اسے بانہوں میں لے لیا

امرحہ جانم کیا ہوا ہے ؟؟ اسے بیڈ تک لے آیا پر وہ بیڈ پر بیٹھی نہیں ویسے ہی کھڑی رہی زرغم نے اس کی گری گری حالت دیکھی اور بولا

کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ تو سہی !!!! وہ اس کی بانہوں میں ہی لڑھک گئی تھی اسے بے ہوش ہوتا دیکھ کر اس کی تو جان پر بن گئی تھی

امرحہ جانم !!! وہ بے تاب سا اس پر جھکا

آنکھیں کھولو میری جان !!! اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا لیکن وہ بے سدھ سی اس کی بانہوں میں پڑی تھی وقار صاحب اس کی آواز سنتے روم میں آئے

کیا ہوا ہے امرحہ کو ؟؟؟ انہوں نے پریشانی سے پوچھا

پتا نہیں بابا بے ہوش ہو گئی ہے ایک دم سے !!! زرغم نے بے بسی سے کہا

تو دیر کیوں کر رہے ہو بیٹا جلدی چلو اسے ہوسپٹل لے کر چلتے ہیں تم اسے لے کر آؤ میں ڈرائیو کرتا ہوں !!! وقار صاحب نے جلدی سے کہا اور باہر کو گئے زرغم نے امرحہ کو بانہوں میں اٹھایا اور گاڑی میں احتیاط سے لیٹا دیا ساتھ خود بھی بیٹھ گیا وقار صاحب نے تیز ڈرائیو کی اور ہوسپٹل پہنچ گئے ہوسپٹل پہنچتے ہی امرحہ کو جلدی سے لیبر روم میں لے جایا گیا زرغم اس کی یہ حالت دیکھ کر پاگل ہو رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر بیٹھے وقار صاحب نے اس کی یہ حالت دیکھی تو اسے تسلی دینے لگے

حوصلہ کرو میرے شیر سب ٹھیک ہو گا انشاءاللہ!!! زرغم نے سرخ آنکھوں سے ان کو دیکھا اور پھیکی سی ہنسی ہنس دیا اتنے میں ڈاکٹر لیبر روم سے باہر آئی اور کہنے لگی

مس امرحہ کے ہزبینڈ کون ہیں ؟؟؟

جی میں !!! کیسی ہے میری وائف ؟؟ زرغم نے آگے ہو کر کہا

آپ کی وائف اب بہتر ہے !!! لیکن اپنی وائف کا بہت زیادہ خیال رکھیں انہیں ڈپریشن سے دور رکھیں آپ کی وائف بہت کمزور ہیں ان ک ڈائیٹ کا بھی خاص خیال رکھیں !!!! زرغم حیران پریشان ڈاکٹر کا چہرہ دیکھ رہا تھا

اور بہت بہت مبارک ہو شی از پریگننٹ !!! ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا

کیا واقعی ؟؟؟ وہ یہ خبر سن کر بے حد خوش تھا

بابا مبارک ہو !! میں بھی بابا بننے والا ہوں !!! وقار صاحب کے گلے گیا وہ بھی بہت خوش تھے زر غم کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہ تھا

اللہ پاک خوش رکھے تم دونوں کو آمین !!! وہ خوش ہو کر دعا دینے لگے اور اس کی پیٹھ تھپکی جس پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دیا

میں اپنی وائف سے مل سکتا ہوں !!! زرغم نے بے صبری سے ڈاکٹر سے پوچھا جس نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تو وہ اندر روم میں بھاگا جہاں امرحہ تھی وقار صاحب بھی اس کی بے صبری دیکھ کر مسکرائے

زرغم اس کے پاس آیا جو اب ہوش میں تھی اور چھت کو گھور رہی تھی اور اداس سی تھی زرغم نے جھک کر اس کا ماتھا چوما ساتھ ساتھ اس کے گالوں پر بھی اپنی محبّت انڈیلنے لگا امرحہ اس کی شدت سے بوکھلا سی گئی

!!! تھینک یو سو مچ میری جانم تم نے دنیا کی سب سے بڑی خوشی مجھے دی ہے زرغم نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر خوش ہو کر بولا جس پر وہ مسکرائی

اور جو آپ مجھ سے ناراض تھے ؟؟ امرحہ نے خفگی سے اسے دیکھا

اب نہیں ہوں اب ناراض ہونا نہیں بنتا تم نے اتنے اچھے انداز میں مجھے منایا ہے کہ میں راضی ہو گیا ہوں تم سے !!! زرغم نے اسے چھیڑتے ہوئے اس کے ہونٹ چوم لیے جس پر وہ شرما گئی

کیا مجھے اجازت مل سکتی اپنی بہو سے ملنے کی !!! وقار صاحب کے کھنکھارنے پر وہ دونوں ہوش میں آئے

کیوں نہیں بابا !!! زرغم نے مسکرا کر کہا

بہت بہت مبارک ہو بیٹا !!! انہوں نے امرحہ کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا جس پر وہ مسکرا دی

آپ کو بھی مبارک ہو بابا !!! آہستہ سے کہتی ان کو بہت کیوٹ لگی

اب خبردار زرغم !!! تم نے میری بیٹی کو ذرا سا بھی تنگ کیا تو تمہاری خیر نہیں انہوں نے اسے وارن کیا جس پر وہ ہنسنے لگا !!!!

اب میری کوئی مجال ہے جو جانم کو تنگ کر سکوں !!! معصومیت سے کہتا وہ امرحہ کو لال کر گیا

چلو اب گھر چلیں میں ذرا ڈاکٹر سے بات کر لوں !!! وقار صاحب نے کہا اور روم سے چلے گئے زرغم امرحہ کو دیکھتا آگے بڑھا اور اسے سہارا دے کر اتارا لیکن وہ پھر سے چکرا گئی تھی اور زرغم کا بازو مضبوطی سے تھام لیا

مجھ سے چلا نہیں جائے گا !!! معصومیت سے کہتی زرغم کے دل میں اتر گئی

کوئی بات نہیں میں ہوں نا !!! یہ کہتے ساتھ ہی زرغم نے اسے بانہوں میں بھرا اور اٹھا لیا امرحہ تو اس کے بے باک انداز پر ہی شرم سے سرخ پر گئی تھی

آپ کا زخم خراب ہو جائے گا !!! امرحہ کو اس کی فکر ہوئی

نہیں ہوتا خراب بلکہ اب ٹھیک ہو جائے گا !!! زرغم نے اس کا ماتھا چوما اور گاڑی میں لا بیٹھایا تب تک وقار صاحب بھی آ گئے اور یوں خوش خبری کے ساتھ گھر واپس آئے ----

---

کیا ہوا ڈارلنگ بے چین سے کیوں ہو ؟؟؟ امل نے اس کے گلے میں بانہیں ڈالیں

بس کچھ خاص کی طلب ہے !!! وہ آنکھ مار کر بولا

اتنا کیا خاص ہے جو مجھ میں نہیں !!! امل نے تو بے شرمی کی حد ہی کر دی تھی

تمہارے اندر وہ نہیں جو اس کے پاس ہے !!! کبیر شاہ نے بھی بے شرمی سے جواب دیا

اچھا !!!! تو وہ کون ہے جس نے تمہاری نیندیں اڑائی ہوئی ہیں !!! امل نے جلن و حسد سے اس سے پوچھا

زاور شاہ کی بیوی !!! کبیر شاہ نے اس کا خیال ذہن میں لاتے جھوم کر بولا امل پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے لیکن پھر کچھ سوچ کر مسکرائی اسے اپنا کام آسان لگنے لگا تھا

میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں اسے تمہارے پاس لے کے آ سکتی ہوں !!! امل نے سودا بازی کرنی چاہی

کیسے ؟؟؟ کبیر شاہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا

وہ مجھ پر چھوڑ دو بس میری ایک شرط ہے .جو بولوں مجھے تم دو گے !!!! امل نے اب اپنی چال بازی شروع کر دی تھی کبیر شاہ بھی کوئی بچا نہیں تھا جو سمجھ نا سکتا

تمہاری کیا شرط ہے ؟؟؟ کبیر شاہ متجسس تھا

تمہیں مجھے ایک کڑوڑ دینے ہوں گے !!! امل نے آخر کار اپنا داؤ کھیل دیا تھا

اوکے مجھے منظور ہے !!! کبیر شاہ تو جیسے اس کی ماننے کے لئے ہی بیٹھا تھا

لیکن اس کے لئے تمہیں ابھی اپنا آپ مجھے دینا ہو گا !!! کبیر شاہ نے اسے اوپر سے نیچے تک ہوس بھری نظروں سے دیکھا ایک پل کو امل کا رنگ فق ہوا تھا لیکن پھر وہ مطمئن ہو گئی تھی

میں تو سب کچھ دینے کو تیار ہوں لیکن پیسہ پہلے چاہیے مجھے !!! امل نے چلاکی سے بات کو اپنے رنگ میں بدلہ

اوکے ابھی تم تک میرے پیسے آ جاتے ہیں !!! کبیر شاہ نے ہنس کر کسی کو کال ملائی اور کچھ لمحوں کی دیر تھی ایک ملازم اس کی خدمت میں ایک بیگ لے آیا جس کو دیکھ کر امل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ تو سوچ کے بیٹھی تھی کہ کبیر شاہ اتنے پیسوں پر نہیں مانے گا لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی جو وہ سوچ گئی تھی کبیر جیسا ہوس پسند شخص اپنے مطلب کے لئے کچھ بھی کر

سکتا تھا اور اب تو زاور شاہ کو ہرانے کا اور اس سے بدلہ لینے کا نایاب موقع ہاتھ آیا تھا تو وہ کیسے اس موقع کو ہاتھ سے جانے دیتا ایسا تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا

کیا ہوا تمہارا رنگ کیوں اڑ گیا !!! کبیر شاہ نے ہنستے ہوئے امل پر طنز کیا جس پر امل نے جلد ہی خود پر قابو پا لیا اور مسکرانے لگی

نہیں تو میں کیوں گھبرانا اور میرا کیوں رنگ فق ہونا میں تو حیران ہوں کہ تم مان کیسے گئے !!! امل نے اپنے حیران ہونے کی بات کہی تو کبیر شاہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

امل ڈارلنگ !!! کیوں کے مجھے زاور کی بیوی جلد سے جلد اپنے پاس چاہیے تو اس لئے اس مقصد کے لئے میں کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں مجھے اپنے کام سے

مطلب ہے !!!! کبیر شاہ نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر عمل جلن و حسد سے پیچ و تاب کھا کر رہ گئی

ہائے ڈارلنگ یو آر سو شارپ !!! امل نے اسے مسکرا کر مکھن لگایا

تو آ جاؤ جانِ من خوش کرو مجھے اور اپنے پیسے لے جاؤ لیکن یاد رہے باقی پیسے کام ہو جانے کے بعد مل جائیں گے اس بیگ میں پچاس لاکھ موجود ہیں !!! کبیر شاہ نے کچی گولیاں نہیں کھیلی تھیں تبھی سہی سودا بازی پر اتر آیا تھا

مجھے منظور ہے ہو جائے گا تمہارا کام !! امل کی پیسے سن کر آنکھیں چمک گئیں تھیں

تو پھر آؤ جلدی سے ڈارلنگ خوش کرو یار !!! کبیر شاہ نے ہوس زدہ نظروں سے امل کے جسم کو گھورا امل مسکرا کر اٹھی اور اس کے پاس آ گئی کبیر شاہ نے اسے ایسے جھپٹا جیسے بھوکا شیر اپنے شکار کی طرف جھپٹتا ہے وہ دونوں ہی حلال و حرام کا فرق بھول بیٹھے تھے جن کو نہ اپنی فیملی کی عزت کا خیال تھا اور نہ ہی اپنی عمروں کا خیال تھا ان دونوں کی بے شرمی عروج پر تھی اللہ کا ڈر وہ بھلائے بیٹھے تھے یہ بھول چکے تھے کہ اوپر بیٹھی پاک ذات کی پکڑ بہت ہی غضب کی ہوتی ہے اور ایسی جگہ لا کر پٹختی ہے کہ تب تک انسان کے لئے توبہ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور انسان افسوس سے خالی ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے

وہ اپنے روم میں جیسے ہی انٹر ہوئی تو زاور کو کھڑکی کے پاس کھڑا پایا لیکن یہ کیا زاور نے یہ ڈریس تو نہیں پہنا تھا وہ حیران ہوتی اسے دیکھنے لگی وہ جو کوئی بھی تھا بلیک ڈریس پہنے ہوئے تھا

کون ہو تم ؟؟؟ وانیہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا لیکن اس شخص کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی

بتاؤ کون ہو یہاں کیا کر رہے ہو ؟؟؟؟ وانیہ نے پھر ہمت کرتے ہوئے کہا لیکن اس بار بھی اس کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا

دیکھو تم جو کوئی بھی ہو تمہیں زاور شاہ چھوڑیں گے نہیں کون ہو بتاؤ ؟؟؟؟ وانیہ اب چلتی ہوئی اس کے قریب ہوئی لیکن مقابل نے جھٹکے کے ساتھ اسے اپنی جانب کھینچا وانیہ سیدھا اس کے سینے جا لگی

چھوڑو مجھے کون ہو تم !!! وہ اس کی گرفت میں کسمسائی اور اپنے آپ کو اس سے چھڑانے لگی لیکن مقابل شخص کی پکڑ بہت ہی سخت تھی

ہش چپ مائے کوئین !!!! بھاری آواز میں بولتا وہ اسے لرزنے پر مجبور کر گیا

تم نے سوچا بھی کیسے کہ میں تمہیں بھول جاؤں گا میری سویٹ کوئین !!! اب تو وانیہ کا خوف کے مارے برا حال تھا

تم میرا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے ؟؟؟ وانیہ نے اپنے آپ کو اس سے زبردستی چھڑایا اور اسے غصّہ ہو کر کہنے لگی

نہیں چھوڑ سکتا کوئین !!! زیڈ زی جب کسی کو چاہتا ہے تو پورے دل سے اس کا ہو جاتا ہے !!! اس نے وانیہ کو دیوار سے لگایا اور خود اس کے آس پاس ہاتھ رکھ دیے تا کہ وہ اس کے حصار سے نکل نہ سکے

دیکھنا تمہیں زاور چھوڑے گا نہیں تم ابھی اس سے واقف نہیں ہو وہ تمہاری ہڈیاں توڑ دے گا !!! وانیہ نے اپنا خشک حلق تر کرتے ہوئے اسے زاور کی دھمکی دی جس پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا سیاہ نقاب سے اس کی کالی آنکھیں چمک رہی تھیں جن سے وانیہ نے نظریں چرائیں

تم مجھے اپنے شوہر سے ڈرا رہی ہو ؟؟؟؟ یعنی مجھے زیڈ زی کو ؟؟؟ وہ اس کے قریب ہوتا غرایا وانیہ کی جان پر بن آئی وہ اب خوف سے کانپنے لگی تھی زیڈ زی کے پاس آنے پر وہ اپنی آنکھیں سختی سے میچ گئی زیڈ زی اس کی اس حرکت پر دلکش انداز میں مسکرایا اور اس کے چہرے کے پاس اپنا چہرہ لایا اس کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں

مائے کوئین تم میری ہو صرف میری !!! زیڈ زی کی ملکیت ہو !!! وہ اب بہکنے لگا تھا

پلیز زر مجھے بچا لیں !!!! وانیہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی زیڈ زی نے اس کے الفاظوں پر غور کیا تو وہ ایک دم ساکن ہو گیا اور نظریں آنکھیں بند کیے وانیہ پر تھی جو زاور کو مدد کے لئے پکار رہی تھی زیڈ زی نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنے

قدم پیچھے کی طرف بڑھائے اور وہاں سے نکلتا چلا گیا جب کے وانیہ اسی طرح کھڑی زاور کو پکار رہی تھی

وانی !!!!! کیا ہوا زاور اس کے پاس آیا اور اسے اپنے سینے سے لگایا جس پر وہ آنکھیں کھول کر زاور کی تصدیق کر کے پھوٹ پھوٹ رو دی

ارے وانی میری جان کیا ہوا ہے ؟؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے تمہیں ؟؟؟؟ زاور اب پریشان سا اس کی یہ حالت دیکھ رہا تھا

آپ کہاں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر ؟؟؟ -----

بتاؤ نا !!! آپ کہاں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر ؟؟؟ وانیہ نے روتے ہوئے اسے جھنجھوڑا جب کے وہ حیران پریشان اس کی بات سن رہا تھا

میں کب چھوڑ کے گیا ہوں ؟؟؟ زاور نے حیرانگی سے پوچھا

تو آپ کہاں تھے ؟؟؟ وانیہ نے خفا ہو کر اسے دیکھا

یار میں واش روم میں تھا فریش ہو رہا تھا !!! زاور کے کہنے پر اس کی نظر اس کے گیلے بالوں پر پڑی جس سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سچ میں واش روم میں ہی تھا

تو وہ کدھر گیا ؟؟؟ وانیہ اس سے ہٹ کر اب کھڑکی کے پاس گئی اور وہاں سے جھانکنے لگی لیکن اسے وہ دکھائی نہ دیا

وانی کس کی بات کر رہی ہو ؟؟؟ کون کدھر گیا ؟؟؟ زاور نے غصّے سے کہا تو وانیہ نے چونک کر اسے دیکھا

کچھ نہیں تو ویسے ہی !!!! وانیہ جلدی سے اس کے پاس آئی اور اس کے سینے پر سر رکھ گئی

پلیز مجھے چھوڑ کر مت جانا !!!! وانیہ کی آواز آنسو کی وجہ سے بھیگ گئی زاور نے اسے اپنے حصار میں لیا اور اس کا ماتھا چوما

کوئی بھی مجھے تم سے جدا نہیں کر سکتا میری جان !!! اور میں کبھی بھی تم سے الگ نہیں ہو سکتا یہ سوچ تم اپنے چھوٹے سے دماغ سے نکال دو--- !!!! تم میری روح میں بس چکی ہو جانِ زاور !!!! مر کر ہی الگ ہو سکتا ہوں ویسے نہیں وانیہ نے جھٹکے سے سر اس کے سینے سے اٹھایا اور اسے گھورا !!!!

آپ کو ایسا بولنا ہے تو میں جا رہی ہوں روم سے باہر !!! وہ اسے دھکیلتی دور ہوئی جس پر زاور نے مسکرا کر اسے دوبارہ اپنے قریب کیا اور اس کے گال پر اپنے لب رکھے وانیہ تب بھی خفگی سے منہ پھلا کر اسے دیکھ رہی تھی

اچھا یار سوری بس !!!! دوبارہ نہیں بولوں گا ایسا !!! زاور نے کانوں کو ہاتھ لگائے تو وانیہ اس کی حرکت پر کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی زاور مبہوت سا اسے دیکھتا رہا ہنستی ہوئی وانیہ کی نظر اس پر پڑی تو اس کی ہنسی کو بریک لگی

آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہو ؟؟؟ وانیہ نے اس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ چھیڑ خانی کرتے ہوئے کہا تو زاور نے اس کو کمر سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگا لیا

دیکھ رہا ہوں میری زندگی کتنی خوبصورت ہے !!! زاور نے بہکے بہکے لفظ ادا کیے تو وانیہ کو خطرے کی سیٹی بجتے ہوئے محسوس ہوئی اس نے فٹ اس کی گرفت سے نکلنا چاہا لیکن زاور اس کی چلاکی سمجھ چکا تھا تبھی اس کے گرد اپنی گرفت سخت کر گیا

اب ایسے تو تم دور نہیں جا سکتی میری جان !!! جب تک میں سکون نہ پا لوں میرا سکون ہو تم وانی !!! اس کی گردن میں منہ چھپائے زاور شاہ اب مکمل !!!! طور پر اب اس میں گم تھا اور وانیہ کو بھی اس سے بڑھ کر کوئی عزیز نہ تھا نکاح

کے بولو کا ہی کمال تھا کہ اس کا دل صرف اپنے محرم کے لئے دھڑکنے لگا تھا نکاح کے ہوتے ساتھ ہی وہ زاور کے لئے دل میں نرمی محسوس کرنے لگی تھی لیکن اس سے پہلے وہ جتنی بار بھی اس سے ملی تھی اسے کیا کچھ نہ بنا دیا تھا اسے وہ ہمیشہ کھڑوس جلاد اور سخت گیر انسان لگتا تھا لیکن اب جب سے وہ اس کے ساتھ رہ رہی تھی تو زاور کی شخصیت کا ایک اور پہلو کھل کر سامنے آیا تھا جس کو دیکھ کر وانیہ اس پر مر مٹی تھی اب اسے بھی ایسا لگتا تھا کہ وہ زاور کے بنا کچھ نہیں ہے زاور اس کی روح میں بس چکا تھا اور یہ اعتراف کرتے ہوئے اسے کسی جھجھک کا سامنا نہیں تھا اب وہ بھی دھڑلے سے کہہ سکتی تھی کہ اسے زاور شاہ سے محبّت ہے اور وہ اس کے بنا بلکل بھی نہیں رہ سکتی یہ رات بھی ان کے ملن پر خوش تھی

وہ بہت ہی خوش تھا اتنا زیادہ کہ اس کی مسکراہٹ چہرے سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی جسے دیکھ دیکھ کر وقار صاحب بھی خوش اور مطمئن تھے زرغم نے امرحہ کے لئے خود اپنے ہاتھوں کھانا تیار کیا اس وقت وقار صاحب گھر ہوتے تو اپنے لائق فائق بیٹے کا ریکارڈ ضرور لگاتے لیکن بدقسمتی سے وہ یہ منظر دیکھنے سے محروم رہ گئے تھے ان کی ایک بہت امپورٹنڈ میٹنگ تھی جس کو وہ چھوڑ بھی نہیں سکتے تھے اس لئے وہ اس وقت گھر میں موجود نہ تھے زرغم سیٹی بجاتا ہوا امرحہ کے لئے کھانا ٹرے میں سجا کر روم میں آیا تو امرحہ کروٹ کے بل لیٹی ہوئی تھی

امرحہ جانم !!! زرغم نے اسے آواز دی

جی !!! وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تو وہ بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا

چلو کھانا کھاؤ!!! زرغم نے ٹرے اس کے سامنے کی تو وہ منہ بنانے لگی

!!! نہیں پلیز مجھے بھوک نہیں نا

کھاؤ ابھی کے ابھی بس !!! وہ زور دے کر بولا

دل نہیں کر رہا نا !!! وہ کھانے کی ٹرے پیچھے کرتے ہوئے بولی تو وہ اسے گھورنے لگا

اچھا کھاتی ہوں !!!! اس کی نظروں سے سہم کر وہ کھانا کھانے لگی جب کے زرغم اب خود اسے کھانا کھلانے لگا چند نوالے کھا کر ہی اس کی بس ہو گئی تھی

بس اور نہیں کھایا جاتا !!!! مسکین سی شکل بنا کر وہ بولی تو زرغم کو اس پر ترس آ ہی گیا

اچھا ٹھہرو میں آتا ہوں !!! وہ کھانے کی ٹرے کو واپس کچن لے گیا اور امرحہ کے لئے جلدی سے دودھ گرم کرنے لگا باہر ہارن کی آواز آئی تو وہ دیکھنے باہر گیا جہاں عمر امرحہ کی میڈیسن لے کر آ چکا تھا

تھینک یو یار !!! زرغم اس کا دل سے ممنون ہوا تھا

تمہارے لئے تو بلکل بھی کچھ نہیں کیا میں نے بس اپنی بہن کے لئے کیا ہے اچھا !!! عمر نے گھور احسان جتانے والے انداز میں اس سے کہا تو وہ ہنس دیا

اچھا یار پھر ملاقات ہو گی ابھی مجھے ضروری کام سے جانا ہے میں پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکا ہوں !!!! اوکے اللہ حافظ !!!! عمر نے جلدی سے کہہ کر اس کے گلے لگا اور جانے لگا

اوہ نو دودھ ابل گیا کچن میں گرم کرنے رکھا تھا !!! افففف !!! عمر اس کی بات پر ہنستے ہنستے چلا گیا وہ بھاگتا ہوا کچن میں آیا

اوہ شکر ہے گرا نہیں !!! گلاس میں دودھ ڈال کر وہ روم میں آیا تو امرحہ آنکھیں موندیں لیٹی تھی

امرحہ جانم !!! وہ اس کے پاس بیٹھ گیا

جی !!! وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی

چلو اٹھو دودھ پیو !!! زرغم نے گلاس کی طرف اشارہ کیا

افففف پلیز یہ نہیں پینا میں نے !!! وہ منہ بسورنے لگی جس پر زرغم نے ایک سخت گھوری سے اسے نوازا تو وہ صرف ایک ہی گھونٹ لے پائی اور پھر واش روم بھاگی زرغم نے مسکرا کر اسے دیکھا جو چہرہ صاف کر کے واپس بیڈ پر بیٹھی

اور لاؤں دودھ ؟؟؟؟ اسے چھیڑنے کی غرض سے وہ بولا جس پر وہ منہ بنا گئی

میں تھک گئی ہوں !!! وامٹینگ کر کر کے اور آپ ہو کے پھر سے وہی کام کرنے لگے !!! وہ اپنے اوپر کمبل لیتے ہوئے بولی زرغم نے وہ دودھ کا گلاس خود پی لیا اور اس سے بولا

دیکھو میں نے پی لیا اور تم ہو کہ نخرے کرتی ہو !!! جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی

اچھا چلو میڈیسن کا ٹائم ہو گیا !!! اسے میڈیسن کھلا کر خود واشروم چلا گیا واپس آیا تو امرحہ نڈھال حال بیٹھی تھی اور اس کی آنکھیں بند تھیں اسے بہت افسوس ہونے لگا کہ وہ اس سے آخر ناراض رہا تو کیوں رہا وہ شرمندہ سا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا

جانم !! زرغم نے اس کے ہاتھ پکڑے جو سرد ہو رہے تھے اپنے ہاتھوں کی گرمائش اب ان میں منتقل کرنے لگا

جی !!! وہ اسی طرح بیٹھی ہوئی بولی

ادھر میری طرف دیکھو نہ !!! وہ ضدی پن سے بولا تو امرحہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تو وہ بولا

!!! سوری جانم۔۔۔۔ معاف کر دو مجھے

کیوں کیا ہوا ؟؟؟ وہ حیران ہو کر بولی

بس نہ میں نے تم پر بلا وجہ غصّہ کیا اور تمہیں ڈانٹا اس کے لئے !!! وہ اس کے ہاتھ چوم کر بولا

نہیں خان !!! آپ غصّے میں تھے اور مجھ سے ناراض بھی تھے تو کوئی بات نہیں میری غلطی زیادہ ہے کہ میں نے آپ کی بات نہیں مانی !!! وہ سر جھکا کر اپنی غلطی کا اعتراف کرنے لگی جب کے وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا کتنی آسانی سے اس نے اسے معاف کر دیا تھا اور اپنی غلطی بھی قبول کر لی تھی زرغم نے مسکرا

کر اسے دیکھا اس کے لئے وہ کسی تحفے سے کم نہیں تھی جسے اللہ نے کس طرح اسے اس کی ملکیت میں دے دیا تھا وہ جتنا اللہ کا شکر ادا کرتا اتنا ہی کم تھا

چلو سو جاؤ آرام کرو !!!! زرغم نے اس پر اچھے سے کمبل دیا اور اسے بازوؤں میں بھر کر خود بھی ساتھ ہی لیٹ گیا

پتا ہے جانم میں آج بہت خوش ہوں !!! وہ اسے نزدیک کرتے ہوئے بولا امرحہ تو اس کی بات پر ہی شرما گئی تھی

تم خوش ہو ؟؟؟ زرغم نے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا تو وہ شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتی سر ہلا گئی اور اس کے سینے لگ گئی زرغم نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور ایک شرارت سی کر دی

نہیں کریں نا !!!! وہ اس کے سینے میں منہ دیے ہی منمنائی امرحہ نے اب اس کے ہاتھ ہی پکڑ لیے تھے

آپ کے ہاتھ بہت چلتے ہیں --- بہت خراب ہیں آپ !!! زرغم ہنسنے لگا باتوں باتوں میں ہی امرحہ نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیے اب ان دونوں میں بچے کو لے کر بحث ہو رہی تھی کہ بیٹا ہو گا یا بیٹی

اچھا یہ بتاؤ کہ تم کو بیٹا چاہیے یا بیٹی ؟؟؟ وہ اس کے بالوں چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے بولا

مجھے بیٹی چاہیے !!! وہ اس کے سینے لگی ہوئی بولی

سچ ؟؟؟ مجھے بھی --- میری بھی شدید خواہش ہے کہ پہلے میری بیٹی ہو

اور اگر بیٹا ہوا تو ؟؟؟ زرغم نے اسے الگ کر کے دیکھا لیکن امرحہ نے واپس اپنا منہ اس کے سینے میں دے دیا

بیٹی ہو گی !!! زرغم نے اس کو گھور کر کہا

نو نیور بیٹا ہو گا !!! امرحہ نے منہ بنا کر کہا

سوچ لو !!! زرغم نے اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

سوچ لیا !!! زرغم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال لئے اور اسے اپنے ساتھ زور سے بھینچ لیا اور جھک کر کوئی جسارت کرنے ہی لگا تھا کہ امرحہ نے اسے خفا ہو کر دیکھا زرغم نے اپنی گرفت اور مضبوط کر دی

بہت ہی برے ہو آپ !!! وہ اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے بولی پر وہ اسے الگ ہی نہ ہونے دے تھک ہار کر وہ اپنا سر اس کے سینے سے لگا گئی جس پر زرغم دلکش انداز میں مسکرایا

میں یہ ہی چاہتا تھا !!! چپکے سے اس کے کان میں سرگوشی کی تو امرحہ نے بنا دیکھے مکا اس کے بازو پر دے مارا

آہ ظالم !!! زرغم کے منہ سے درد بھری آواز نکلی جس پر امرحہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اب اسے مسکرا کر آنکھ مار گیا امرحہ نے اب کی بار سہی سے بازو پر مکا مارا تو وہ سچ میں اس کے زخم پر جا لگا

افففف لڑکی مار ڈالو گی کیا !!!! زرغم درد برداشت کرتے ہوئے بولا

سوری سوری مجھے یاد نہیں رہا میں دوائی لاتی ہوں آپ کے لئے !!!! بوکھلا کر وہ اپنی جگہ سے اٹھنے لگی

!!!! چپ کر کے واپس لیٹ جاؤ !!! کچھ نہیں ہوا مجھے بس تم میرے پاس رہو اسے واپس اپنے پاس لیٹا گیا

لیکن آپ کو درد ہو رہا نا !!!! امرحہ روہانسی ہوئی

اب نہیں ہے ٹھیک ہوں جانم !!! وہ اس کو ریلیکس کرنے لگا اتنے میں اسے کال آ گئی جسے وہ اٹینڈ کر گیا اگر نہ کرتا تو وہ اس کا منہ سچ میں توڑ سکتا تھا اسی لئے فٹ اس نے اس کی کال ریسیو کی

ہیلو !!! ہاں یار !!! سو رہا تھا !!! اگے سے کسی نے اسے کچھ کہا تو وہ ہنسنے لگا

ظاہر سی بات ہے اپنی بیوی کے ساتھ ہوں !!! امرحہ کو آنکھ مارتے اسے بازوؤں میں بھرنے لگا

ہاں شکر اللہ پاک کا اب وہ بہتر ہے مجھے گھور رہی ہے کیونکہ آج میں اسے پیارا جو لگ رہا ہوں !!! امرحہ نے دو تین مکے اس کے کندھے پر مارے تو وہ آہ کر کے رہ گیا دوسری طرف سے پوچھا گیا تو وہ معصوم بن کر کہنے لگا

تیری بہن مجھ معصوم پر ظلم کر رہی ہے !!! امرحہ نے چونک کر اسے دیکھا اور آہستہ سے بولی

عمر بھائی ہیں ؟؟؟؟ تو وہ نفی میں سر ہلا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرنے لگا اور کال پر بات کرنے لگا جو امرحہ کے پلے ایک بھی بات نہ پڑی

وہ جیسے ہی بات کر کے فارغ ہوا تو دیکھا امرحہ اس کے سینے پر سر رکھے بڑے آرام سے سو رہی تھی اور اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ زرغم کا دل کیا کہ بس اسے یوں ہی دیکھتا ہی چلا جائے اور اس پاگل کا کوئی بھروسہ بھی نہ تھا کہ وہ

ساری رات یوں ہی اسے دیکھتا رہتا لیکن خود بھی وہ کافی تھکا ہوا تھا اس لئے وہ بھی آنکھیں موند گیا ------

---

کیا رپورٹ ہے امجد ؟؟؟ وہ اسے سنجیدہ سا دیکھ کر بولا

سر وہاں ایک لڑکی کا کافی آنا جانا ہے اور کبیر شاہ اس کے ساتھ بہت وقت گزارتا ہے کل تو حیرانگی کی بات تھی کہ کبیر شاہ نے اس لڑکی کو پچاس لاکھ روپے دیے ہیں اور کل کی پوری رات کبیر شاہ نے اس لڑکی کے ساتھ گزاری ہے !!!! امجد ساری ڈیٹیل دے کر اب ادب سے کھڑا اس کے حکم کا انتظار کرنے لگا

کیا نام ہے اس لڑکی کا !؟؟؟ زیڈ زی نے کچھ سوچتے ہوئے امجد کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

امل نیازی !!! امجد نے اس لڑکی کا نام بتایا تو زیڈ زی کا شک بلکل درست نکلا تھا وہ جو سوچ رہا تھا وہی ہوا تھا اسے اس پر پہلے ہی شک تھا اور اب یقین کی مہر بھی لگ چکی تھی

ہمم سہی !!! تم ایسا کرو امل پر بھی نظر رکھو کہ وہ کیا کرتی ہے کس سے ملتی ہے کیا ارادہ رکھتی ہے !!! زیڈ زی نے اسے اگلا کام دیا

جی سر بہتر !! امجد مؤدب ہوا

لیکن سر میں نے خود اس لڑکی کی باتیں سنی ہیں وہ بھی زاور شاہ کی بیوی کے پیچھے لگی ہوئی ہے اور اسی چکر میں کبیر شاہ سے پچاس لاکھ بھی لے چکی ہے !!! امجد نے اسے اور انفارمیشن دی جس پر وہ غصّے سے ٹیبل پر مکا مار کر رہ گیا امجد تو اس کے اس رد عمل پر ڈر گیا تھا

تم بس اس لڑکی پر نظر رکھو وہ اب مجھ سے بچ نہیں سکتی ایسے لوگوں کا انجام اب قریب آ چکا ہے !!!۔ سرد لہجے میں اپنی بات کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا جب کے امجد نے سکھ کا سانس لیا کیوں کہ اس کے آگے کوئی بھی بات نہیں کر سکتا تھا سب ہی اس سے ڈرتے اور گھبراتے تھے یہ ہی وجہ تھی کہ اس کے دشمن بھی اس کا نام لیتے ہوئے سو دفع سوچتے تھے ---------

صبح کو وانیہ کی آنکھ جلد ہی کھل گئی آنکھ کھلتے ہی اس کی نظر زاور پر پڑی وانیہ نے اسے دیکھا جو بلکل اس کی نظروں کے سامنے تھا وانیہ تو اسے بے خودی کے عالم میں دیکھتی رہ گئی کہ بھرپور مردانہ وجاہت لئے اس کا شوہر تھا جو بہت ہی خوبصورت اور دلکش تھا رنگت میں وہ گندمی تھا یوں ہی تو نہیں لاکھوں لڑکیاں اس پر مرتی تھیں لیکن وہ تو خود اپنی شہزادی پر مرتا تھا وانیہ کافی دیر سے اسے دیکھتی رہی پھر دھیرے سے اس کا گال چوم گئی اور وہاں سے جلدی سے ہٹ گئی

احتیاط سے بیڈ سے اتری کے اس کی نیند نہ خراب ہو جائے وضو کر کے اس نے نماز پڑھی اور بیڈ کے قریب کھڑی ہو کر زاور کے اوپر سے کمبل کھینچا وہ کسمسایا اور دوبارہ کمبل اوڑھنے لگا تو وانیہ نے پھر سے کمبل کھینچ لیا اور اسے کندھے سے ہلایا

اٹھیں نہ زر !!! اس کے بال ماتھے سے ہٹا کر بولی

کیا ہے یار ؟؟؟ وہ مندی مندی آنکھیں کھول کر بولا

نماز پڑھیں اٹھ کر !!! وانیہ نے نماز کا یاد دلایا تو وہ اٹھ بیٹھا اور پھر اسے اپنی جانب کھینچ کر اس کے ہونٹوں پر اپنا لمس چھوڑ کر واش روم چلا گیا جب کے وانیہ بیڈ پر گری اس کی حرکت پر دانت پیس کر رہ گئی زاور فریش ہو کر نکلا اور اسے ایک نظر دیکھ کر نماز پڑھنے لگا جو کبرڈ میں گھسی اس کے کپڑے نکال رہی تھی زاور نماز پڑھ کے ہٹا اور سیدھا وانیہ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا وانیہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا جو اب اس پر قرآنی آیات پڑھ کر پھونک مار رہا تھا وانیہ کھکھلا کر ہنس پڑی اور اس کے بال بکھرا کر بولی

!!! آپ بھی نہ بس

تو اچھا ہے نہ میری بیوی کو نظر نہیں لگے گی !!! زاور نے مسکرا کر کہا اور واپس سے بستر میں گھس گیا اور اسے بھی پاس آنے کا اشارہ کرنے لگا جس پر وہ اسے گھور کر روم سے نکلنے لگی

اچھا سنو تو میرے لئے پراٹھا تو بنا لاؤ !! زاور نے زور دے کر بولا لیکن وہ ان سنی کر گئی -------

---

کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہو ؟؟ لاؤنج میں بیٹھی مہمل کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی

یار وانیہ بہت ٹینشن میں ہوں سمجھ ہی نہیں آ رہا کیا کروں !! مہمل اب رونے والی ہو گئی تھی وانیہ تو اس کی شکل دیکھ کر دنگ رہ گئی صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ روتی رہی ہے

اچھا بتاؤ تو ہوا کیا ہے !!! وانیہ نے اس کے ہاتھ تھام کر کہا

میراب مجھ سے ناراض ہے بات نہیں کر رہا !!! یہ کہہ کر وہ رو دی

پر وہ ناراض کیوں ہیں تم سے ؟؟؟ وانیہ کو تعجب ہوا اور اب اس نے نوٹ کیا کہ کافی دن ہو گئے تھے میراب نہ تو حویلی آ رہا تھا اور نہ ہی زاور کے ساتھ ہوتا تھا

شادی کی وجہ سے ناراض ہیں مجھ سے ہمارے نکاح کو چار سال ہو گئے ہیں اب وہ چاہتے شادی ہو جائے میں بھی یہ ہی چاہتی ہوں لیکن ان کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے وہ کہتے کہ میں نے انکار کیا ہے شادی سے اور تب سے وہ مجھے اگنور کر رہے ہیں !!!

اوہ یہ بات ہے !!! تم رونا تو بند کرو اس کا بھی حل نکال ہی لیں گے پریشان نہ ہو میں کچھ سوچتی ہوں !!!! وانیہ نے اس کے آنسو صاف کیے تو مہمل اداس سا مسکرائی

میں بات کروں گی زاور سے دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا !!! وانیہ نے اب اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتی اسے تسلی دینے لگی جس پر وہ تھوڑا سنبھل گئی تھی

اچھا میں ذرا زاور کے لئے ناشتہ بنا لوں پھر تم سے بات کروں گی !!! وانیہ اس کو مسکرا کر کہتی کچن میں آ گئی جہاں چاچی پہلے سے موجود تھیں انہوں نے وانیہ کو کینہ بھری نظروں سے اسے گھورا

لڑکی تم جس چیز کا خواب سوچ رہی ہو نہ ایسا ممکن نہیں ہے تم مات کھاؤ گی اور بہت بری طرح مات کھاؤ گی تمہارا مقصد میں کبھی پورا نہیں ہونے دوں گی مجھ سے بچ کے رہنا اگلا وار میرا تم پر ہو گا !!!! اپنی بات کہتیں وہ کچن سے چلی گئی جب کے وہ حیران پریشان ان کی باتیں سوچنے لگی کے آخر وہ بول کیا گئیں ہیں پھر سر جھٹک کر وہ پورے دل جمعی کے ساتھ زاور کے لئے ناشتہ بنانے لگی ساتھ ساتھ چچی کے بارے میں بھی سوچ رہی تھی اسے پہلی نظر میں وہ پسند نہیں آئیں تھیں اور اب ان کی باتوں نے ان کا امیج اس کی نظروں میں گرا دیا تھا اسے وہ بہت خطر ناک لگی تھیں جو کھلے عام اسے دھمکی دے کر جا چکیں

تھیں وانیہ کا ارادہ اب زاور کو یہ سب بتانے کا تھا لیکن پھر اسے مہمل کا مسئلہ یاد آ گیا جس کو اس نے ہر حال میں حل کرنا تھا ----

---

تم کب اسے میرے پاس لاؤ گی !!! وہ ہاتھ میں مشروب پکڑے اس پر نظریں گاڑھے بولا

بہت جلد میں اسے یہاں لاؤں گی اور زاور شاہ اس کے پیچھے دم دبا کر آئے گا اسے اپنی بیوی کی کشش کھینچ لائے گی اور پھر تم اپنا بدلہ پورا کر لینا!!!! وہ سب کچھ پلان کر کے بیٹھی تھی

واہ واہ کیا دماغ پایا ہے تم نے ڈارلنگ !!! کبیر شاہ اس کی پلاننگ پر جھوم اٹھا تھا امل تو زاور کو پانے کے لئے اب یہ سب کرنا چاہتی تھی لیکن نہیں جانتی تھی قسمت میں جو لکھا ہے کوئی نہیں جانتا جو نصیب میں ہوتا ہے وہی مل کے بھی رہتا ہے

چلو آؤ تھوڑا انجوائے ہو جائے !!! کبیر شاہ کی غلیظ نظریں امل کے وجود کا ایکسرے کر رہیں تھیں اب اس پر نشہ چڑھ رہا تھا ساتھ میں اس کی ہوس بھی جاگ گئی تھی

امل اس کے ساتھ روم میں گھس گئی جہاں وہ اپنی عزت کو پھر سے تار تار کروانے پر پیش پیش تھی جس نے نہ صرف اپنا ایمان بیچ ڈالا تھا بلکہ اپنے ماں باپ کو بھی دھوکا دیا تھا جو اس پر جان چھڑکتے تھکتے نہیں تھے اور بیٹی کے

کرتوت کیا تھے اگر ان کو پتا چل جائے تو جیتے جی ہی وہ مر جائیں سب سے بڑے گناہوں میں زنا کا شمار بھی ہے جس کو وہ دونوں ہی بھول بیٹھے تھے

زر !!! وہ اس کی توجہ اپنی طرف کرنا چاہتی تھی لیکن وہ ناشتہ کرتے کرتے لیپ ٹاپ کا بھی استعمال کررہا تھا

ہمممم !!! زاور نے کہا

ایسے نہیں نہ سہی سے دیکھو مجھے !!! وانیہ نے ضدی ہو کر کہا جس پر زاور نے گھور کر اسے دیکھا

!!! ہاں بولو اب

ایسے غصّے میں نہیں !!! اب کی بار الگ ہی فرمائش ہوئی تھی جس پر وہ گہرا سانس بھر کے رہ گیا

جی میری جان اب کہو !!! زاور نے اس کی طرف توجہ سے دیکھا جس پر وہ مسکرا دی

ایک بات پوچھنی تھی !!! وانیہ نے کہا

ہاں پوچھو کیا پوچھنا !!! زاور نے حیرت سے اسے دیکھا

میراب بھائی اب کہاں ہے ؟؟؟ وانیہ نے میرو کا پوچھا تو زاور ٹھٹھکا

کیوں تمہیں کیا مسئلہ ؟؟؟؟ زاور کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے

افففف زر !!! میں یوں ہی پوچھ رہی تھی وہ جلدی سے بات بدل کر بولی لیکن وہ بھی زاور تھا جو اس کی رگ رگ سے واقف تھا اسے پتا تھا مہمل کی وجہ سے وہ اس سے پوچھ رہی ہے لیکن خود سے وہ کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا

کام سے گیا ہے آ جائے گا کچھ دن تک !!!! زاور نے دوبارہ سے لیپ ٹاپ کو کھول لیا تھا اور اس کو گول مول سا جواب دے کر اپنی جان چھڑائی جب کے وانیہ وہاں سے جلدی سے اٹھ کر باہر مہمل کو خبر دینے بھاگی

پاگل !!! زاور نے مسکرا کر زیر لب اس کو یہ خطاب دیا اور خودی اس پر ہنس دیا تھا

میراب زاور کے ہی کام سے گیا ہوا تھا لیکن اپنے جانے کی خبر وہ کسی کو بھی دے کر نہیں جانا چاہتا تھا زاور کو بھی سب سمجھا چکا تھا ان دونوں کی تو ایک ہی بات ہوتی تھی اس لئے وہ چپ چاپ میراب شاہ کی مان گیا تھا کہ وہ کسی کو اس کے بارے میں نہیں بتائے گا لیکن وانیہ کو اب تجسس چڑھ گیا تھا

وانی یار یہ کپڑے نہیں پہننے میں نے !!! زاور نے کپڑے دیکھتے ہی منہ بنایا تھا اور ضدی پن سے بولا

پھر کونسے ؟؟؟ وہ کپڑے اٹھا کر دوبارہ کبرڈ میں رکھنے لگی

یہ والے ؟؟؟ اور پھر آسمانی رنگ کا سوٹ نکال کر بولی

نہیں !!!! وہ اکھڑ پن سے بولا

پھر یہ ؟؟؟ وہ وائیٹ کلر کا سوٹ نکال کر دکھانے گی

نہیں یہ والے بھی نہیں !!! وہ اس کے سارے کپڑے نکال نکال کر دکھاتی اور وہ برے برے منہ بناتا اور ہر سوٹ کو رد کر دیتا

افففف ہو پھر کون سے ؟؟؟ وہ اب کی بار جھنجھلائی

وہ والے !!! وہ معصومیت سے بولا

کون سے والے ؟؟؟/وانیہ سب کپڑوں کو دیکھ کر حیران ہو کر بولی

وہ والے نہ یار وانی !!!! وہ ضدی پن سے بولا

افففف ہو زر !!! وہ والے کون سے حد ہے اب بتا بھی دیں !!! اب کی بار اسے سخت غصّہ آنے لگا تھا لیکن ضبط کر گئی

وہی جو پہلے نکالے تھے !!!! وہ مسکراہٹ دبا کر پھر اسی انداز میں بولا تو وانیہ نے غصّے اسے دیکھا یعنی وہ اسے پاگل بنا رہا تھا وانیہ نے اسے کالے رنگ کے قمیض شلوار نکال کر دیے تو اس کا منہ پھلا ہوا تھا زاور تو اس کو دیکھ کر مسلسل مسکرائے جا رہا تھا جب وانیہ کی نظر اس پر پڑی تو وہ قہقہہ ضبط نہ کر سکا وانیہ نے پاس کرسی پر پڑا کشن کھینچ مارا جو ہنستا ہوا کیچ کر گیا اور بیڈ پر بیٹھ کر کشن گود میں رکھ لیا جب کے وانیہ اس کے کپڑے پریس کرنے لگی زاور کی نظریں بھٹک بھٹک کر اس کے سراپے پر جا رہی تھیں کھلے بالوں اور بغیر دوپٹے کے وہ اسے پاگل کر رہی تھی زاور نے بیڈ پر پڑے اس کے دوپٹے کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر تھام لیا اور اسے اپنے ہاتھ پر گول گول کر کے باندھنے لگا اب پھر سے وہ اسے دیکھے گیا جو بار بار اپنے بال پیچھے کرتی لیکن وہ پھر سے اس کے گالوں کو چھونے

لگ جاتے وہ کپڑے پریس کر وہیں سٹینڈ پر چھوڑ کر جیسے ہی مڑی تو دھک سے رہ گئی زاور اسے غور سے دیکھ رہا تھا وانیہ نے ایک نظر خود پر ڈالی پھر اسے دیکھا جب سمجھ میں آیا تو جلدی سے اپنے بالوں کو آگے کر دیے بالوں نے اس کے سینے کو ڈھانپ لیا تھا کیوں کے اس کے بال بہت لمبے سے پوری کمر تک تو اس کے بال آتے تھے

میرا دوپٹہ کہاں گیا یہیں تو رکھا تھا !!! وہ اب پورے روم میں دوپٹہ ڈھونڈنے لگی آپ نے کہیں دیکھا میرا دوپٹہ ؟؟ وہ اس سے پوچھنے لگی

مجھے کیا پتا !!! وہ انجان بنا اور اپنی بے ساختہ آنے والی ہنسی کو ضبط کرنے لگا وہ تھک ہار کر بیڈ پر بیٹھ گئی زاور نے اسے اپنے حصار میں لیا

تم ایسے ہی مجھے بہت پیاری لگ رہی ہو!!! وہ اس کے بال پیچھے کر کے بولا تو وہ اس کی بات سنتی چونک پڑی

سچ سچ بتائیں میرا دوپٹہ آپ کے پاس ہے نہ ؟؟؟ وہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر بولی

نہیں تو !!! وہ پھر سے انجان بن گیا اور ساتھ میں اسے کے گرد اپنی گرفت بھی سخت کر گیا وانیہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا اور پھر سے یہاں وہاں دوپٹے کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگی اپنے ہاتھ پر کچھ محسوس کرتی اس نے دیکھا تو اسے بہت زوروں کی تپ چڑھی تھی زاور کو گھورنے لگی جو اس پر ہنس دیا تھا

آپ نے مجھے پاگل بنانے کا ٹھیکا لے رکھا ہے ؟؟؟ وہ اس کے ہاتھوں پر مکا بر سانے لگی اسے تو کچھ فرق نہ پڑا لیکن اپنے ہاتھوں میں درد کروا گئی تھی

افففف پتھر ہو آپ تو !!! وانیہ اپنے ہاتھ کو دباتے ہوئے اس سے خفا سی بولی

یس بلکل پھتر ہوں لیکن میرا دل بہت سوفٹ صرف ایک بندی کے لئے !!! زاور نے اس کی گردن میں منہ چھپایا

کس کے لئے ؟؟؟وانیہ نے آبرو اچکا کر پوچھا

اپنی وائف کے لئے جو میرا سکون و قرار ہے !!!! یہ کہتے ساتھ ہی اس کو گال پر زور سے کاٹ لیا جس پر وانیہ چیخ پڑی

کتنے برے ہو آپ زر !!!! اس کی گرفت سے نکلتی گال پر ہاتھ رکھتے اسے گھورنے لگی زاور کو اس کی گھوری کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ اٹھ کر اس کے پاس آنے لگا

نو آپ میرے پاس نہیں آ سکتے !!! وانیہ نے اسے روکا

کیوں نہیں آ سکتا کون روکے گا مجھے !!!! وہ سخت لہجے میں بولتا اس کے ہوش اڑا گیا

جس پر وانیہ نے اس کا خطرناک ارادہ دیکھا اور وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگی لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی زاور اسے پکڑ چکا تھا اور اب زاور کے چنگل سے نکلنا اس کے بس کی بات نہیں تھی -------

---

صبح سے وہ زرغم کا انتظار کر رہی تھی نہ جانے وہ کہاں چلا گیا تھا پورے گھر میں وہ یونہی اداس اداس سی گھومتی رہی کسی کام کو ہاتھ نہیں لگا سکتی تھی کیوں کہ زرغم نے اسے سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ وہ کوئی کام نہیں کرے گی سب کاموں کے لئے اس نے ایک ملازمہ رکھ دی تھی وقار صاحب بھی گھر پر نہیں تھے ورنہ وہ ان سے ہی باتیں کر لیتی حد سے زیادہ اسے بوریت ہو رہی تھی کچھ طبیعت سے بیزاری اور گھر میں اکیلا پن اسے بوجھل کر رہے تھے ملازمہ کھانا لے کر آئی لیکن اس کا دل کسی چیز کے لئے بھی نہ تھا کھانا ویسے کا ویسے ہی پڑا رہا اور پھر ملازمہ اٹھا کر لے گئی

رات ہونے کو آئی تھی لیکن زرغم کا کوئی نام و نشان ہی نہ تھا امرحہ اب بیڈ پر لیٹی مسلسل اسے سوچ رہی تھی کتنی بار اسے کال اور میسج کر چکی تھی لیکن اس نے کسی ایک کا بھی ریپلائے نہ دیا تب ہی گاڑی کے ہارن کی آواز آئی زرغم جلدی سے اندر آیا اور اپنے روم کی طرف ہی بڑھنے لگا تھا کہ ملازمہ کے پکارنے پر رک گیا

صاحب جی !!! بی بی جی نے کھانا نہیں کھایا صبح سے وہ آپ کا انتظار کر رہی تھیں میں نے بہت بار کچھ نہ کچھ کھلانے کی کوشش کی لیکن انہوں نے ہر بار منع کر دیا !!!!! ملازمہ نے یہ سب اسے بتانا اپنا فرض سمجھا کیوں کہ بعد میں اس کی پکڑ ہوتی اس کو رکھا ہی امرحہ کے خیال کے لئے تھا

اچھا تم جاؤ آرام کرو میں دیکھ لوں گا تمہاری بی بی جی کو !!!! زرغم نے دانت پیسے جب کے ملازمہ ہنستی ہوئی وہاں سے چلی گئی

کہاں تھے آپ ؟؟؟ وہ جیسے ہی روم میں انٹر ہوا وہ بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آئی

یار جانم کام تھا وہ کر رہا تھا !!! وہ چئیر پر بیٹھ کر اپنے شوز اتارنے لگا

کہاں کام تھا ؟؟؟ وہ پھر سوال کر گئی جب کہ وہ سیدھا ہو کر چئیر سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا

کہاں پر کام تھا ؟؟؟ وہ اسی طرح اس کے پاس کھڑی سوال کرنے لگی زرغم نے آنکھیں کھول کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سے آنکھیں بند کر لیں امرحہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی جس کے چہرے پر تھکن تھی وہ آرام سے اس کے قدموں میں بیٹھی اور اس کے پاؤں سہلانے لگی جیسے جیسے وہ اس کے پاؤں کو سہلا کر دبا رہی تھی ویسے ہی زرغم کو سکون ملنے لگا تھا نیند کی وادی میں گم ہونے ہی والا تھا کہ اس نے اپنے پاؤں اس کی گرفت سے آزاد کیے امرحہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا جو اب جھک کر اسے اٹھنے میں مدد دیتا اسے اپنی گود میں بٹھا گیا

تم ذرا یہ بتاؤ کہ کھانا کیوں نہیں کھایا !!! زرغم نے اب بھی آنکھیں بند کیے اس کو سے پوچھا امرحہ اسے غور سے دیکھنے لگی اب اس کی بولتی اس کے سوال پر بند ہو گئی تھی

بتاؤ !!! وہ اب سرد لہجے میں بولا

بھوک نہیں تھی مجھے اور آپ بھی نہیں تھے نہ گھر پر بابا بھی نہیں گھر تو ایسے بھوک کیسے لگ سکتی نا !!! وہ اس کے ماتھے پر سے بال ہٹا کر منہ بنا کر بولی زرغم نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور اس کی منطق پر ہنسنے لگا

سیریسلی یار تم کیا چیز ہو !!! مسکرا کر بولتا اسے چھیڑ گیا امرحہ غصّے سے اس کی گود سے اٹھنے لگی لیکن زرغم نے اس کو اپنے حصار سے نکلنے نہ دیا زرغم گہرا سانس بھرتا رہ گیا جس پر امرحہ نے اس کی گردن پر اپنی بانہیں ڈالیں تو وہ اسے سختی سے خود میں بھینچ گیا

اچھا آپ فریش ہو جاؤ میں آپ کے لئے کافی بنا لاتی ہوں !!! کافی دیر ایسے ہی وہ اس میں گم رہا تو امرحہ نے اٹھنا چاہا

نہیں جانم ابھی میرے پاس رہو !!! زرغم نے آنکھیں بند کیے اس کے ہاتھ تھام کر روکا امرحہ نے اسے گہری نظروں سے دیکھا

اچھا آپ فریش تو ہوں لیں میں یہیں ہوں کہیں نہیں جاتی !!! وہ اس کی گود سے اتر کر اسے کھینچ کر کھڑا کرنے کی تگ و دو کرنے لگی

زرغم اٹھیں نا !!! وہ بہت زور لگا کر بولی لیکن وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا صرف اس کی حرکت پر آنکھیں بند کیے مسکراتا رہا

اب مجھ سے اور زور نہیں لگ سکتا کچھ میرا ہی خیال کر لیں !!! جیسے ہی وہ بولی تھی زرغم نے فٹ آنکھیں کھولیں اور امرحہ کو اوپر سے نیچے تک دیکھا اور جلدی سے کھڑا ہو گیا اور اسے ساتھ لگا کر بولا

طبیعت کیسی ہے ؟!! لہجے میں فکر ہی فکر سمٹ آئی تھی

ابھی یاد آیا آپ کو !!!! وہ آبرو اچکا کر اسے دیکھ کر بولی

سوری جانم میں تھک گیا تھا !!! زرغم نے کہا

اچھا بس آپ واش روم جا رہے تھے !!! وہ الگ ہوتے ہوئے بولی

اچھا میری کافی کہاں ہیں ؟؟؟ وہ مصنوعی غصّے سے بولا

جا رہی ہوں نا آپ فریش تو ہو لیں !!! وہ گھبرا کر بولی

اوکے میں فریش ہو کر کھانا لاؤں گا اگر نہیں کھایا نہ تو تمہاری خیر نہیں یاد رکھنا اسے وارن کرتا اٹھ کر باہر جانے لگا جب کے وہ مسکرا کر کچن چلی گئی !!!

زرغم فریش ہو کر باہر نکلا تو امرحہ کو آوازیں دینے لگ گیا۔ امرحہ جو اس کے لئے کافی بنا رہی تھی اس کی آواز دینے پر کمرے میں چلی آئی۔

ان میں سے کون سی واسکٹ پہنوں ذرا بتا دو"۔!!!! یہ کہتے ہوئے وہ اس " کے قریب آیا۔ تو امرحہ عجیب نظروں سے دیکھنے لگ گئی کیونکہ اس سے پہلے تو

اس نے اسے کبھی نہیں پوچھا تھا بادامی کلر کی شلوار قمیض تھی جو وہ پہنے ہوئے تھا

مجھے کیا پتا جونسی مرضی ہے پہن لیں !!!! وہ کندھے اچکا کر بولی "

لیکن تمہیں کس میں زیادہ پیارا لگتا ہوں !!! یہ کہتے ہوئے ایک لمحے میں اسے " اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔جس پر وہ اس کی آنکھوں سے نکلتی ہوئی شرارت کو سمجھ گئی تھی

بہانے سے بلایا ناں مجھے !!! یہ کہتے ہوئے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کی گرفت سخت تھی اور سخت سے سخت ہونے لگی جس سے وہ نکل نہ پائی

!!!! مجھے تمہیں بلانے کے لیے کسی بہانے کی ضرورت نہیں ہے مسز زرغم بس تم سے یہ بھی پوچھنا چاہ رہا تھا۔۔!!!! اور یہ بھی کہنا چاہ رہا تھا !!!! یہ کہتے ہوئے اس نے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تو وہ مسکرا کر رہ گئی۔

اب آپ بابا بننے والے ہیں بچے کیا سوچیں گے !!! وہ گھبراتے ہوئے بولی۔

یہی سوچیں گے کہ ان کے بابا کو ان کی اتنی خوبصورت ماما پر ہر وقت پیار آ رہا " ہوتا ہے !!! وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ اس کی گرفت میں مچلنے لگی تو اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی جس سے وہ اس سے تھوڑا سا دور ہوئی۔

اب بتاؤ کون سی پہنوں !!! وہ دونوں اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولا تو کچھ سوچتے ہوئے اس نے لائٹ گرے کلر کی واسکٹ اسے پہننے کے لیے پکڑائی جس پر وہ دلکش انداز میں مسکرایا

جانم اب اپنے پیارے ہاتھوں سے اب پہنا بھی دو ناں مجھے !!! وہ اسے پیار اسے دیکھتے ہوئے بولا تو امرحہ آگے بڑھ کر اسے واسکٹ پہنانے لگی اور پھر اس کا تنقیدی جائزہ لیا جس میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا

جانم اب بتاؤ کیسا لگ رہا ہوں !!! وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

بہت اچھے لگ رہے ہیں !!! وہ دل سے بولی

جب تم مجھے اچھی لگتی ہو تو میں تمہیں پیار کرتا ہوں ناں۔۔۔۔ اور اب میں تمہیں اچھا لگ رہا ہوں۔۔۔ تم بھی تو کچھ پیار کرو ناں !!! وہ شرارت سے کہتا ہوا اس کے قریب ہوا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا

بہت خراب ہو آپ !!! یہ کہتے ہوئے وہ اس سے ہاتھ چھڑوا کر کمرے سے باہر نکل گئی جس پر زرغم خان اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا اور اپنا موبائل اٹھا کر روم سے باہر نکل آیا

آپ کی کافی!!! امرحہ کچن سے نکل کر اس کے سامنے آئی

نو پہلے تم کھانا کھاؤ گی اس کے بعد کافی پیوں گا !!! زرغم اس کی کافی کو نظر انداز کرتا خود کچن گیا اور اس کے لئے کھانا گرم کرنے لگا امرحہ اس کی پیٹھ کو

گھورنے لگی اتنی محنت سے اس نے کافی تیار کی تھی جس کو زرغم نے دیکھا تک نہ تھا

جانم مجھے پتا ہے تم مجھے گھور رہی ہو !!! زرغم نے وہیں سے اس کی چوری پکڑ گیا تھا

پتا نہیں یہ جن بھوت ہیں کیا میری ہر بات ان کو پتا لگ جاتی ہے !!! امرحہ گڑبڑا کر رخ موڑ گئی اور اب منہ ہی منہ میں بڑبڑائی

چلو آ جاؤ کھانا کھاؤ بعد میں مجھے جن بھوت بول دینا !!! زرغم اس کے پیچھے کھڑا مسکرا کر بولا تو کھسیا گئی اور پھر زرغم اپنے سامنے اسے کھانا کھلانے لگا ساتھ میں امرحہ کی بنائی گئی کافی بھی انجوائے کرنے لگا -------

ظفر شاہ اور عمر شاہ آفس سے گھر لوٹے تو ایک سرپرائز ان کا منتظر تھا۔ حشمت شاہ امریکہ سے واپس آ گئے تھے اور اب بلکل تندرست تھے اپنی بیٹی کو دیکھ کر تو ان کی آنکھوں میں آنسو ہی آ گئے تھے کافی دیر تک فریحہ بیگم کو اپنے سینے لگائے روتے رہے یہ منظر وہاں سب کو آبدیدہ کر گیا تھا حشمت شاہ کو دیکھ کر دونوں بھائیوں کا خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا تھا۔

بابا جان آپ نے بتانا تو تھا میں آپ کو ایئرپورٹ لینے پہنچ جاتا !!!! عمر شاہ باپ کے گلے لگتے ہوے بولا

میرا بیٹا مجھے لینے پہنچ گیا تھا۔۔۔ انہوں نے زاور شاہ کو محبّت بھری نظروں سے دیکھا

جب سے تم پر آنے والی مصیبت کا سنا ہے مجھے آرام کہاں آ رہا تھا !!! ۔وہ شاہ ظل کا ماتھا چومتے ہوئے بولے

پر بابا آپ آئے کس کے ساتھ ہو !!! ظفر شاہ نے فکر مندی سے سوال کیا

ارے میرا میرو ہے نہ اسی کے ساتھ آیا ہوں وہی تو تھا میرے پاس !!! حشمت شاہ نے مسکرا کر کہا مہمل کا دل میراب کے نام پر بڑے زور کا دھڑکا تھا اتنے میں میراب ان کا سامان لے کر اندر آیا اور سب سے ملنے لگا مہمل نے اسے حسرت سے دیکھا اور پھر اپنی نظریں اس پر سے ہٹا لیں کیوں کہ وہ اسے اگنور کر

رہا تھا زیادہ دیر اسے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے جن کو وہ بڑی مشکل سے ضبط کر رہی تھی

ادھر تو آؤ میرے گھر کی رونق!!! اب وہ وانیہ سے بڑے پیار سے مخاطب ہوئی تھے دور کھڑی وانیہ جلدی سے آگے بڑھی تو انہوں نے وانیہ کے ساتھ ساتھ زاور کو بھی اپنے سینے سے لگا لیا ایسا کرنے سے دونوں کے چہرے آپس میں ٹکرائے تھے زاور کے ہونٹ وانیہ کے چہرے سے ٹچ ہوئے تو اس نے ایک دم اپنا چہرہ آگے کر لیا وانیہ تو ایک لمحے کے لئے سپٹپا کر رہ گئی تھی تو جلدی سے وہ ہٹ کر ساجدہ بیگم کے پاس بیٹھ گئی جہاں اس کی شامت آ گئی تھی

میری بچی تم کتنی سادہ رہتی ہو !!! میں تمہیں کتنا سمجھایا تھا لیکن شاید تم پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا !!!! ساجدہ بیگم نے وانیہ کے سادہ سے حلیے کو دیکھتے ہوئے تھوڑا سا برہم ہوتے ہو ئے بولیں

واہ پاس بیٹھاتے ہی ساس والا کام شروع ہو گیا بہو کی کلاس شروع ہو گئی ہے !!! مہمل بھی ایک دم سے پاس بیٹھتی ہوئی بولی جس پر ساجدہ بیگم نے اس کی کمر پر تھپڑ مارا

میں اس کی ساس تھوڑی ہوں !!! میں تو اس کی ماں ہوں--- بیٹی ہے یہ میری !!! وہ وانیہ کو پیار سے دیکھتے بولیں

تو میں کون ہوں ؟؟ میں سوتیلی ہوں جو میرے ساتھ ایسا سلوک کیا جا رہا ہے ؟؟ مہمل نے ان کے تھپڑ کی طرف اشارہ کیا

تم تو پرائے گھر کی رونق ہو ہو میرے گھر کی رونق تو وانیہ ہے !!! ساجدہ بیگم نے صاف الفاظ میں اس کی بے عزتی کر ڈالی تھی جس پر وہ منہ بسورنے لگی اور وانیہ تو کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی

آپ دونوں ذرا فریش ہو جائیں تو میں حلیمہ سے کہہ کر کھانا لگواتی ہوں !!!! ساجدہ بیگم نے میراب اور حشمت صاحب دونوں کو دیکھتے ہوئے بولیں

فریحہ پتا ہے آج کتنے سالوں بعد مجھے لگ رہا ہے کہ ہم سب اکٹھے ہوئے ہیں اب لگتا ہے میری حویلی پھر سے آباد ہو گئی ہے جس کو نہ جانے کس کی نظر لگ گئی تھی !!! بی جان خوش ہو کر تھوڑا افسردگی سے بولیں تھیں کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا گیا کافی دیر تک سب لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے اور

پرانی یادیں تازہ کرتے رہے لیکن ایک فرد وہاں بیٹھا ایسا تھا جس کو اس حویلی کی خوشیاں زہر لگ رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ حویلی کے ساتھ ساتھ اس مکینوں کو بھی آگ لگا دے وانیہ کے ہنستے چہرے پر نظریں تھیں اس کی

میں تمہارے چہرے سے ہنسی کھینچ لوں گی !!! تم نے یہاں آ کر میرے کیے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے تمہاری ماں کے ساتھ جو کیا سو کیا اب تمہارے ساتھ اس سے بھی بد تر ہو گا !!! وہ اپنی حسد والی فطرت سے باز نہیں آئیں تھیں اب وانیہ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئیں تھیں جو بھول بیٹھی تھیں عزت اور زلت اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے زلت انسان کے بس میں یہ اختیار نہ کبھی تھا اور نہ ہی کبھی آئے گا

زاور کو دبئی بزنس میٹنگ اٹینڈ کرنے جانا تھا وہ اور میراب دونوں ہی چلے گئے تھے وانیہ نے جب سے اس کے جانے کا سنا تھا وہ بہت ہی اداس ہو گئی تھی اپنی کیفیت سے وہ خود پریشان تھی زاور شاہ کے جانے کے بعد تو حویلی بلکل وانیہ کے لیے ویران ہو چکی تھی پوری حویلی میں وہ بوکھلائی بوکھلائی پھرتی رہی رات کو اپنا بیڈ روم اسے عجیب لگ رہا تھا زاور کے بغیر اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا رات وہ زاور کی پک دیکھتی رہی اور دیکھتے دیکھتے نیند میں گم ہو گئی تب اسے بہت ہی بھیانک خواب آیا

وانی میں تو تمہارے بغیر رہ ہی نہیں سکتا تھا لیکن تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا اب میں ساری زندگی تمہارے بغیر ہی رہوں گا یہ تمہاری سزا ہے مجھے جیتے جی مار دیا ہے!!!!! زاور شاہ آنکھوں میں شعلے لیے زبان سے انگارے برسا رہا تھا

نہیں زر پلیز مت جاؤ چھوڑ کر !!!! وانیہ روتی ہوئی بار بار اس کا ہاتھ پکڑ رہی تھی لیکن وہ بار بار اس کا ہاتھ جھٹک رہا تھا اور خود بھی اس سے دور ہوتا گیا جیسے کبھی بھی وہ اس کی شکل دیکھنا نہیں چاہتا

میری زندگی میں اب تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے میں تمہیں اپنی محبّت سے !!!آزاد کرتا ہوں

نہیں!!! نہیں پلیز ایسے مت کرو !!!! وہ روئے جا رہی تھی رو رو کر اس کا برا حال تھا لیکن زاور سنگ دل اور کھٹور بنا ہوا تھا

وہ چیخ مار کر نیند سے جاگی اس کا سارا جسم پسینے سے شرابور تھا اور وہ مسلسل کانپ رہی تھی

زر !!! بے ساختہ اس کے لبوں سے اس کے نام کی پکار نکلی تھی اس کی چیخ کی آواز سن کر فریحہ بیگم اس کے روم کی طرف بھاگی بھاگی آئیں

وانیہ میری بچی کیا ہوا ہے!!! فریحہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تو وہ ماں کا حصار پا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

امی زر مجھے چھوڑ رہا ہے !!! وہ روتے ہوئے بولی

کیا ؟؟؟؟؟ کب کیسے ؟؟؟ ایسا نہیں ہو سکتا تم نے ضرور برا خواب دیکھا ہے!!! فریحہ بیگم نے اسے تسلی دی

ہاں میں نے ایک بہت برا اور ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔وہ چھوڑ دے گا مجھے امی سچ کہ رہی ہوں وہ چھوڑ دے گا اسے کوئی مجھ سے چھیننے کی کوشش کر رہا ہے امی !!!! میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر !!! وہ زار و قطار روتے ہوئے بولی تو فریحہ بیگم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئیں ان کو بھی اب پریشانی نے آن گھیرا

وانیہ میری جان زاور کو تم سے کون چھین سکتا ہے بھلا اس کی تو جان ہو تم بھلا وہ کیسے تم سے دور جا سکتا جو تم سے کبھی دور نہیں رہ سکتا تو اب کیسے چھوڑ سکتا !!!

فریحہ بیگم اب اس کے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے پیار سے بولیں

!!!!! نہیں امی بہت برا خواب دیکھا ہے میں نے میرا دل بہت ڈر رہا ہے امی وہ پھر سے رونے لگی تھی

وانیہ میری بچی کیوں خوابوں پر اتنا یقین کرنے لگی ہو تم یہ سب اتفاق ہوتا ہے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا اتنے میں مہمل بھی روم میں داخل ہوئی

کیا ہوا آنٹی ؟؟ وہ حیران ہوئی

ڈر گئی ہے خواب میں !!! فریحہ بیگم نے بے چارگی سے کہا تب تک وانیہ تھوڑا سا سنبھل چکی تھی لیکن وہ بے آواز آنسوؤں سے رو رہی تھی جس کو دیکھ کر فریحہ بیگم کو بہت ہی تکلیف ہو رہی تھی

مہمل نے آگے بڑھ کر اسے اپنے گلے سے لگا لیا

میری جان پریشان نہیں ہوتے کل زاور بھائی آ جائیں گے اور میں تمہاری خاطر ان سے لڑوں گی بھی کہ وہ تمہیں چھوڑ کر کیوں گئے تمہیں ساتھ بھی لے جا سکتے تھے !!! وہ اسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولی لیکن اس کے رونے میں شدت آ گئی تھی

مہمل خواب میں وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ وہ مجھے چھوڑ دے گے وہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولی تو مہمل بے بسی سے فریحہ بیگم کو دیکھا

مہمل بیٹا آپ جاؤ جا کے سو جاؤ میں یہاں ہوں میں آج اسی کے روم میں سوؤں گی !!! فریحہ بیگم نرمی سے بولیں تو مہمل وانیہ کو تسلی دیتے کچھ دیر بیٹھ کر وہاں سے چلی گئی تو فریحہ بیگم بیڈ پر اس کے ساتھ لیٹ گئیں

وانیہ میری جان تم میری زندگی کا واحد اثاثہ ہو میں تمہیں دیکھ دیکھ کر جیتی ہوں میری آنکھوں کا نور ہو !!! تمہارے باپ کی وفات کے بعد زندگی میں میرے لئے کچھ بھی نہیں ہے میری جان میں تمہاری ماں تمہیں دیکھ کر جیتی ہوں !!! وہ اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے بولیں تو وانیہ بے ساختہ ماں کے سینے سے لگ گئی تھی

امی میں زر کے بغیر نہیں رہ سکتی وہ میری روح میں بسنے لگا ہے وہ بات جو وہ اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھ کر نہیں کہہ سکتی تھی اب اپنی ماں کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے بولنے لگی فریحہ بیگم نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں تھیں یہ وقت ان پر بھی آ چکا تھا وہ سمجھ سکتی تھیں یہ کیفیت

ٹھیک ہے میری جان اب تم سو جاؤ کل زاور آ ہی جائے گا !!! فریحہ بیگم نے اسے ریلکس کرنا چاہا کچھ دیر بعد ہی وہ تو سو گئی تھی لیکن فریحہ بیگم کی آنکھوں میں اب نیند کا دور دور تک نشان نہ تھا اس کے اس خواب سے وہ اندر تک ہل گئی تھیں اب ان میں ہمت نہیں تھی کہ وہ کوئی اور صدمہ برداشت کرتیں ۔

اس وقت وہ دونوں میٹنگ اٹینڈ کر کے دبئی کے مشہور ہوٹل میں آرام کر رہے تھے سارے دن کی مغز ماری رنگ لے آئی تھی اور یوں ٹینڈر ہمیشہ کی طرح ان کی کمپنی کے حصے میں آیا تھا جس کے لئے ان دونوں نے بہت محنت کی تھی اور ان کی محنت نے آج ان کو اچھا صلہ دیا تھا دشمن تو ان کی کامیابی سے جل ہی گئے تھے جب سے کبیر شاہ کو ان کی کامیابی کا پتا لگا تھا تب سے وہ اور حسد کرنے لگ گیا تھا زاور کو اس کی ذرا برابر بھی پروا نہیں تھی اور نہ ہی کبیر شاہ سے کبھی وہ ڈرا تھا بلکہ ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا تھا یہ ہی وجہ تھی کہ اب وہ زاور کو ہی ختم کرنے کی سوچ رہا تھا وہ دونوں ابھی کافی پی کر اٹھے اور سونے لگے تھے کہ زاور کو اپنی طبیعت کچھ بہتر محسوس نہ ہوئی دل کے مقام پر الگ ہی درد اٹھ رہا تھا جسے وہ کب سے ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا

یار میرو !!! پتا نہیں میرا دل کیوں بے چین ہو رہا ہے !!!! زاور روم میں ٹہلتا ہوا اپنے دل کو مسل کر بولا

زیادہ مسئلہ ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلیں ؟؟؟؟ میراب نے پریشان ہو کر کہا

نہیں یار مجھے وانی کی یاد آ رہی ہے بہت !!! زاور اب بے بس سا بیڈ پر گر سا گیا تھا میراب نے ٹھنڈی سانس بھری

زاور ایک دن صرف ہوا ہے تم اس سے دور ہو اور یہ حال ہو رہا تمہارا !!! میراب نے گھور کر دیکھا

تمہیں عشق جو نہیں ہوا جب عشق ہو گا تب تم میری فیلنگ کو سمجھ جاؤ گے زاور کی اتنی سی بات نے ہی میراب کو چپ لگا دی تھی لیکن اسے یوں پھر !!!! سے بے چین گھومتے دیکھ کر وہ بولے بنا نہ رہ سکا

یار زاور جب اتنا بے چین ہو تم تو اسے کال کر لو نا تمہاری بے چینی بھی دور ہو جائے گی !!! میراب نے تو اپنی طرف سے بہت اچھا مشورہ دیا تھا لیکن زاور صاحب تو الگ ہی دنیا میں گم تھے

نہیں یار میرو !!! وہ سو گئی ہو گی میں اس کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا!!! وہ اس کا مشورہ رد کر گیا جس پر میراب نے اسے سخت گھوری سے نوازا

تو مرو پھر یادوں میں !!! میرا سونا بھی حرام کیا ہوا ہے !!! میراب کمبل منہ تک کر کے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تو زاور اس پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

اب تمہارے دانت کیوں نکل رہے ہیں !!! میراب نے کمبل ہٹا کر اسے خونخوار نظروں سے گھورا

کچھ نہیں کچھ ایسے لوگوں پہ ہنسی آ رہی جو انجان اور لاپروہ بن رہے لیکن اندر ہی اندر سے وہ بھی کسی کو یاد کر رہے !!!! زاور شاہ نے اس کی چوری پکڑی تو وہ حیران ہوا

تم کیا چیز ہو زاور !!!! میراب نے پاس پڑا تکیہ اسے کھینچ مارا جو کیچ کرتا ہنس رہا تھا

میں بہت مزے کی چیز ہوں یہ وانی جانتی ہے !!! شرارت سے آنکھ مارتا وہ میراب کو چھیڑ رہا تھا جو اب اسے گھورنے میں مصروف تھا

ویسے آپس کی بات ہے تم اسے اگنور کیوں کر رہے ہو ؟؟؟ زاور نے بیڈ پر لیٹ کر اس سے پوچھا

بس اس نے شادی سے انکار کیا تھا اس لئے !!! میراب نے آج تک اس سے کوئی بات نہیں چھپائی تھی اب بھی وہ اس سے نہ چھپا سکا تو اصل بات اس کے گوش گزار کی

یعنی اتنی سی بات پر تم نے اس سے بات کرنا چھوڑ دی ؟؟؟؟ زاور نے حیرانگی سے اسے دیکھا

یہ اتنی سی بات نہیں ہے یار چار سال ہو گئے نکاح کو اسے بھی تو مجھے سمجھنا چاہیے نا۔۔۔ میں نے اتنا ساتھ دیا اس کا کیا اب وہ میرا نہیں دے سکتی ؟؟؟ اسے بولا تھا منایا بھی کہ صرف شادی ایک بار کر لو میں سب سنبھال لوں گا تمہاری خواہش میں کبھی رکاوٹ نہیں بنوں گا لیکن اس نے کیا کیا ؟؟ ماما کو کہہ کر اپنی بات منوا لی اور شادی پھر سے چار مہینے لیٹ ہے !!!! آخر کار اس نے زاور کے سامنے اپنے دل کی بات کہہ ہی دی تھی

اچھا یہ بات ہے چل تو ٹینشن نہ لے میں کچھ کرتا ہوں تیری شادی اسی مہینے ہو گی تیرا یار ابھی زندہ ہے تو فکر نہ کر !!!! زاور نے منٹوں میں اس کی پروبلم حل کی تھی جس پر میراب کھلے دل سے مسکرا دیا اور سکھ کا سانس لیا

اب تیری طبیعت کیسی ؟؟؟ میرو نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جو آنکھیں موند گیا تھا

!!!! میری طبیعت تو وانی کے پاس جا کر ہی ٹھیک ہونی آگے تو خود سمجھدار ہے کھلے لفظوں میں پھر اس نے بے باکی کی حد کراس کی تو میرو جل بھن ہی گیا

تو ہے ہی خبیث انسان کچھ اچھے کی امید تجھ سے ہے ہی نہیں !!! میراب اسے کوستا ہوا سونے لگا کیوں کہ کل دونوں کی صبح کی پاکستان جانے کی فلائٹ تھی اور دونوں کو ہی جلدی اٹھنا تھا زاور تو مسلسل وانیہ کے خیالوں میں گم تھا اسے ہی سوچتے سوچتے کب نیند میں گیا پتا ہی نہ چلا ----

کہتے ہیں کہ دوستی کا رشتہ بھی انسانیت کی پہچان ہے۔لیکن احساس کا رشتہ سب رشتوں پر بھاری ہوتا ہے۔ جب خون کے رشتوں میں احساس نہ ہو تو ان کی کشش ختم ہو کر رہ جاتی ہے اور جس دوستی کے رشتے میں احساس ہو تو وہ خون کے رشتے سے آگے بڑھ جاتا ہے جیسے زاور اور میراب کی دوستی تھی دونوں ایک دوسرے کے لئے جان دیتے تھے یہ اب سے نہیں ان کا ساتھ بچپن سے تھا اور دونوں تب سے ہی ایک دوسرے کے راز دار تھے کسی اور کی ان کو ضرورت پیش نہ آئی تھی -----

---

دوپہر کے وقت سب لاؤنج میں جمع تھے اور وانیہ بھی حشمت شاہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی

اب کیسی ہے میری شہزادی بیٹی !!! انہوں نے اس کا ماتھا چوم کر پوچھا تو وہ مسکرا دی

ٹھیک ہوں نانا جان !!!! وہ ان سے ادب سے بولی

کیا ہوا تھا میری بچی ؟؟؟ بی جان بھی وہیں آ کر بیٹھ گئیں

اماں ڈر گئی تھی وانیہ رات کو زاور بھی پاس نہیں تھا نہ تو اس لئے اکیلی تھی تو خواب میں ڈر گئی !!! فریحہ بیگم نے بات سنبھالتے ہوئے ان کو بتایا اور وانیہ کو صبح ہی منع کر چکی تھیں کہ اپنا خواب کسی کو بھی نہ بتائے کیوں کہ وہ نہیں

چاہتی تھیں کہ حاسدین تک یہ بات پہنچے اور معاملہ ہاتھ سے نکل جائے موقع دیکھ کر وہ خود زاور شاہ سے بات کرنے کی ٹھان چکی تھیں

میری بیٹی ہے بھی اتنی خوبصورت لگ گئی ہو گی کسی منحوس کی نظر ---- میں نظر اتارتی ہوں !!! ساجدہ بیگم کو جب سے اس کی طبیعت کا پتا چلا تھا تب سے وہ یہ ہی کہے جا رہی تھیں کہ میری بہو کو نظر لگ گئی ہے ان کی اس بات پر وہاں بیٹھے سب لوگ ہنسنے لگے لیکن ان کو تو بس اپنی بہو سے مطلب تھا چچی تو یہ سب دیکھ کر ناک منہ چڑانے لگیں ان کو وانیہ ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی

ایسے میں حویلی کے احاطے میں زاور شاہ کی گاڑی آ کر رکی وہ گرے کلر کی شلوار قمیض پہنے اوپر ہم رنگ واسکوٹ پہنے گاڑی سے باہر نکلا ایک دم سے سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے جو لاؤنج میں بیٹھے وانیہ کی طبیعت کا ذکر کر

رہے تھے وانیہ جو رات سے ہی پریشان تھی اسے دیکھ کر ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھی اور بھاگنے کے سے انداز میں زاور کی طرف بڑھی

کیوں چھوڑ کر گئے تھے آپ مجھے!!! میں کیسے رہ سکتی ہوں تمہارے بغیر اب میں تمہارے ساتھ بالکل بھی بات نہیں کروں گی !!!! یہ کہتے ہوئے وہ اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی زاور شاہ تو اپنی جگہ پر ششدر کھڑا رہ گیا تھا

کیا ہوا ہے وانی؟؟؟ وہ ہاتھوں سے اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا تو اپنی جگہ پر ہل کر رہ گیا کیونکہ ایک ہی رات میں اس کا چہرہ سرسوں کے پھول کی مانند پیلاہٹ لیے ہوئے تھا وانیہ کو ایک دم سے سب کی نگاہوں کا احساس ہوا

تو وہ اس سے تھوڑی دور ہٹی تھی سب ان دونوں کو مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے وانیہ اپنی حرکت پر شرمندہ سی ہو گئی لیکن زاور نے دوبارہ اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا وہ تو اس کی حالت دیکھ کر کافی پریشان ہو گیا تھا

چلو روم میں چل کر بات کرتے ہیں!!! یہ کہتے ہوئے وہ اسے روم میں لے جانے لگا تو چچی بیگم ایکدم کی زبان کو خجلی ہوئی اور تپ کر بولیں

ابھی زاور کو سانس تو لے لینے دو پھر ہماری شکایتیں لگاتی رہنا وہ تو پہلے سے ہی تمہارا دیوانہ ہے اب اور کیا کرو گی !!!! وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولیں دل میں کہیں ان کو ڈر تھا کہ وہ اس کی شکایت نہ لگا دے زاور کو

کیا ہوا ہے ایسا چچی جو وہ مجھ سے شکایت کرے گی اور اس نے کبھی مجھے کسی سے بھی بدظن کرنے کی کوشش نہیں کی یہ کام آپ خود ہی سر انجام دے رہی ہیں !!! وہ ان کی طرف دیکھ کر غصے سے بولا

تم چپ نہیں رہ سکتی بیچ میں بولنا لازمی تھا ؟؟؟ عمر شاہ نے اپنی بیوی کو جھڑکا جس پر وہ منہ بنانے لگیں

تم لوگ جاؤ بیٹا آرام کرو !!! حشمت شاہ نے ماحول گرم ہوتے دیکھ کر ان دونوں کو وہاں سے ہٹایا باقی سب بھی چچی کی بات پر افسوس ہی کرنے لگے

چلو وانی روم میں !!! یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھا

روم میں انٹر ہوتے ساتھ ہی اس نے اپنا واسکوٹ اتار کر صوفے پر رکھا اور اپنی گھڑی بھی اتار کر سائیڈ پر رکھی

اب بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟؟؟ وہ اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں پکڑتے ہوئے بولا

زر میں نے رات کو ایک بہت برا خواب دیکھا تھا جس میں آپ مجھے چھوڑ کر کہیں جا رہے ہو !!! یہ کہتے ہوئے وہ اس کے ہاتھ پر اپنا سر رکھ کر رونے لگ گئی

تم پاگل تو نہیں ہوگئی وانی !!!!! زاور شاہ یہ دنیا چھوڑ سکتا ہے لیکن تمہیں چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا!!!! اس طرح کا خیال دل سے نکال دو کہ میں تمہیں کبھی چھوڑ سکتا ہوں تم یہاں پر دھڑکتی ہو !!! میری روح میں بستی ہو

وانی !!!!! یہ کہتے ہوئے اس نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا اور کتنی ہی دیر تک اسے اپنی محبت کی یقین دہانیاں کرواتا رہا جس پر وانیہ کے دل کو بھی سکون آتا جا رہا تھا زاور کی شدت بھری محبّت کی وہ عادی ہوتی جا رہی تھی زاور نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے اور اپنی پیاس بجھانے لگا کافی دیر گزر جانے پر وانیہ اس کی جنونیت پر کسمسائی تب جا کر زاور نے اسے رہائی دی جس پر وہ اپنی سانس کو نارمل کرنے لگی زاور کی نگاہیں پھر سے بھٹک کر اس کے ہونٹوں پر جا رہی تھیں لیکن وانیہ کی حالت پہلے حملے پر ہی ادھ موئی ہو گئی تھی تبھی وہ بات کو ہی بدل گیا

افففف یار بڑی سخت بھوک لگی ہے مجھے جلدی سے اپنے لیے بھی اور میرے لیے بھی کھانا لے کر آؤ فٹا فٹ مجھے لگتا ہے کل سے تم نے کچھ بھی نہیں کھایا اپنی رنگت دیکھی ہے ایک رات میں ہی میرے بغیر مرجھا گئی ہو اتنی محبت کرتی ہو

مجھ سے !!!! وہ اب اس کی آنکھوں کو چومتے ہوئے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ ایک دم سے شرما کر نگاہیں چرا گئی تھی

مم میں کھانا لے کر آتی ہوں مجھے بھی بڑی بھوک لگ رہی ہے !!!! اس کی نظروں سے گھبرا کر کہہ کر وہ اپنا آپ اس کی گرفت سے چھڑوا کر کچن کی طرف چلی گئی اور سوچنے لگی کہ اس ایک انسان سے ہی اب اس کی زندگی میں ساری کی ساری بہاریں ہیں وہ گیا تھا تو اسے یوں لگتا تھا کہ سارا کچھ ہی ویران ہو کر رہ گیا ہے اور اب جب وہ واپس آیا ہے تو اسے لگا کے جیسے ہر طرف بہار آ گئی ہو زندگی لوٹ آئی ہو جب کے روم میں زاور بھی کچھ ایسا ہی سوچ رہا تھا کہ اسے اپنی کل کی طبیعت یاد آ گئی یعنی وانیہ کی بھی طبیعت کچھ ایسی ہی تھی وہ اس بات پر اس کے ہونٹوں پر بہت گہری مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔۔۔

یار جانم ہمارا بے بی کیسا ہو گا ؟؟؟ زرغم امرحہ سے پوچھنے لگا جس کی آنکھیں اب نیند سے بے حال ہو رہی تھی کافی دیر سے اسی بات پہ بحث ہو رہی تھی جس پر امرحہ نے ضد لگائی ہوئی تھی کہ وہ دوائی نہیں کھائے گی کیونکہ وہ کڑوی ہوتی ہے لیکن زرغم نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ زرغم نے اسے باتوں میں لگا کر ساری کی ساری میڈیسن کھلا دی تھی جس پر وہ ناک منہ چڑھاتی تھی اور کھانے سے ہی منع کے دیتی تھی اسے میڈیسن دینا بہت ہی مشکل کام تھا جو زرغم بڑے ہی آسانی سے سر انجام دے دیتا تھا

خان مجھے نیند آرہی ہے !!! یہ کہتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لیں اور اس کے کندھے پر سر رکھ دیا جیسے وہ بہت ہی تھک گئی تھی

میرے بالوں میں انگلیاں چلائیں ناں !!!! وہ اب اس کا ہاتھ اپنے بالوں پر رکھتے ہوئے بولیں تو زرغم مسکرا دیا یہ عادت اسی نے اس کو ڈالی تھی اب ایسا تھا کہ جب تک وہ انگلیاں اس کے بالوں میں نہ پھیر لیتا اسے نیند بلکل بھی نہیں آتی تھی

لیکن میرا سونے کا کوئی موڈ نہیں ہے جانم !!! وہ اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا تو اس کے سینے پر مکے مارنے لگ گئی

خان سچی مجھے سخت نیند آ رہی ہے!!! جو کہا ہے وہ کریں !!! وہ اب رعب سے بولی تھی جب سے وہ پریگننٹ ہوئی تھی زرغم پر تھوڑا بہت حکم چلا لیا کرتی تھی اور وہ بھی خوشی خوشی اس کی مان جایا کرتا تھا

اچھی دھونس ہے بھئی اگر شریف شوہر مل جائے تو بیوی کو ایسے نہیں کرنا چاہیے وہ اب اس نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا !!!!

خان آپ شریف ہو؟؟؟ آپ بے شرم ہیں حد سے زیادہ !!!! یہ کہہ کر وہ پھر اس کے سینے پر ہاتھ مارنے لگ گئی جس پر زرغم نے اسے گھورا

!!! جانم تم مارنے کے لیے کتنی تیز ہو!!! تمہارے ہاتھ بہت چل رہے ہیں زرغم نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو امرحہ نے سختی سے اپنی ٹانگ اٹھا کر اس کی ٹانگ پر دے ماری

اب مجھے آپ کی آواز بلکل بھی نہ آئے!!!! یہ کہتے ہوے اس نے اپنی آنکھیں دوبارہ سے بند کر لیں اور سونے لگی اسے نیند ہی اتنی زیادہ آ رہی تھی کہ چاہتے ہوئے بھی وہ جاگ نہیں سکتی تھی پریگننسی کے دوران اب اسے نیند کا نشہ چڑھ چکا تھا جس پر زرغم کو تپ چڑھ جاتی تھی اب بھی وہی ہوا

لو جی نیند کی دیوانی سو چکی ہے اسے پتا ہے ناں کہ میں اس سے اتنی محبت کرتا ہوں س لیے رعب دکھا رہی ہے چلو کوئی بات نہیں سو جاؤ تم میرا دن بھی آئے گا اور گن گن کر بدلہ لوں گا !!!! زرغم اس کے بالوں پر اپنے لب رکھتے

ہوئے بولا تو اس نے ایک آنکھ کھول کر کن انکھیوں سے زرغم کو دیکھا وہ بھی سونے کی کوشش کر رہا تھا اس نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہی اس کے سینے میں منہ چھپا لیا یعنی اس کا تنگ کرنا رنگ لے آیا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی جو اس کی ہر بات نوٹ کرتا تھا تو کیا یہ نوٹ نہیں کیا ہو گا زرغم کو پتہ چل گیا کہ وہ جاگ رہی ہے لیکن وہ اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگا امرحہ تو کب کی اس کے سینے لگی نیند کی وادی میں گم تھی وہ بھی اسے یوں اپنے ساتھ دیکھ کر تھوڑی دیر بعد سو گیا----

---

آج زاور شاہ اور میراب شاہ دونوں اکٹھے ہی حویلی پہنچے تھے میراب تو گھر کے لاؤنج کو خوبصورتی سے سجا ہوا دیکھ کر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوگیا

السلام علیکم بی جان !! کیسی ہیں آپ ؟؟ وہ بی جان کی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے بولا۔دل ہی دل میں اداس ہوا کیوں کہ اسے مہمل کہیں دکھائی نہ دی

وعلیکم السلام !!! ٹھیک ہوں میرے بچے تم کیسے ہو کہاں غائب ہوتے ہو بی جان کی یاد نہیں ستاتی کیا ؟؟؟ وہ بھی اس سے پیار کرتے ہوئے بولیں

بی جان میں بھی ٹھیک ہوں بس کام کی وجہ سے مصروف رہتا ہوں اس لئے معذرت یہ بتائیں کہ لاؤنج تو کافی خوبصورتی سے سجایا گیا ہے !!!! یہ کہتے ہوئے وہ اپنی بی جان کے پاس ہی بیٹھ گیا

تمہاری بیگم کا کمال ہے !!!! تم یہ بتاؤ زاور بھی تمہارے ساتھ آیا تھا نہ تو کدھر ہے وہ ؟؟ وہ اسے بتا کر اب زاور شاہ کا پوچھنے لگ گئیں

میرے ساتھ ہی آئے ہیں موصوف !!! شاید فریش ہونے کے لیے اپنے روم گیا ہے !!! یہ کہتے ہوئے وہ بی جان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

آج تو بہت پیار آ رہا ہے میرے بیٹے کو اپنی بی جان پر خیر تو ہے ؟؟؟ وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولیں

پیار تو ہمیشہ ہی آتا ہے اپنی بی جان پر آپ کے دم سے رونق رہتی ہے حویلی میں میری تو پہلی گرل فرینڈ ہی آپ ہو !!! وہ بی جان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے ان کو آنکھ مار کر بولا

چل ہٹ اپنی نانی سے ایسی باتیں کرتا ہے !!! بی جان نے اسے کندھے پر ایک تھپکی دی جس پر وہ ہنسنے لگا

یار بی جان آپ ہی تو میری پہلی گرل فرینڈ ہو !! وہ بضد تھا جس پر بی جان نے اسے گھورا

!!! ہائے ہائے جب آپ ایسے دیکھتی ہیں تو میرے دل میں بجلیاں گراتیں ہیں وہ اب بھی ان کو چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا جس پر بی جان نے اسے دو تھپڑ لگائے

بہت بدمعاش ہو گئے ہو تمہارا کوئی نہ کوئی بندوبست کرنا پڑے گا !!! بی جان نے مسکرا کر اسے دیکھا جس کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں

آپ کا احسان ہو گا مجھ بچارے معصوم سے بچے کا کوئی سوچ گا !!! مسخرے پن کی انتہا تھی

ویسے ہماری بیگم صاحبہ کدھر غائب ہیں !!!! وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بی جان سے راز داری سے بولا لیکن مہمل کہیں بھی نہ تھی اس کے بیگم صاحبہ کہنے پر بی جان مسکرانے لگ گئیں

کافی دیر ہوگئی ہے یہاں پر ہی کام میں لگی ہوئی تھی وانیہ کے ساتھ تھوڑی دیر پہلے ہی شاید اپنے کمرے میں گئی ہے !!! وہ مسکراتے ہوئے بولیں اتنے میں زاور شاہ فریش ہو کر ادھر آیا بی جان نے دل ہی دل میں اپنے پوتے اور نواسے کو دیکھتے ہوئے ماشااللہ کہہ ڈالا زاور شاہ اس وقت بلیک کلر کی شلوار قمیض میں

بہت اچھا لگ رہا تھا جب کے میراب نے سفید کلر پہنا ہوا تھا دونوں ہی مردانہ وجاہت کے منہ بولتا ثبوت تھے دونوں آپس میں بہت زیادہ نہیں تو تھوڑی بہت مشابہت رکھتے تھے لیکن قد کاٹھ ان دونوں کے ایک جیسے تھے

بڑا پیار جتایا جا رہا ہے بی جان پر !!! زاور بی جان کے پاس بیٹھے ہوئے بولا

وہ تو ہمیشہ ہی آتا ہے یار !!! یہ کہہ کر وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

اچھا بی جان میں ذرا فریش ہوکے آتا ہوں آپ کے پاس !!! میراب شاہ نے یہ کہہ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھا اس کے لئے باقاعدہ حویلی میں الگ روم بنوایا گیا تھا جب جب وہ حویلی آتا تو اپنا وہی روم استعمال کیا کرتا تھا جب وہ اوپر والی آخری سیڑھی پر پہنچا تو مہمل اپنے کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہی

تھی گرین کلر کے خوبصورت کام والی شرٹ اور نیچے چوڑی دار پائجامہ پہنے گھریلو حلیے میں تھی ایک لمحے کے لیے وہ میراب شاہ کا دل دھڑکا گئی گلابی ہونٹ کچھ اور ہی چھب دکھلا رہے تھے میراب شاہ نے گہری نگاہوں سے اس کا سر تا پیر جائزہ لیا تو مہمل ایک لمحے کے لئے نگاہ چرا کر رہ گئی

ہٹو میرے سامنے سے مجھے نیچے جانا ہے !!! یہ کہہ کر اس کے پاس سے گزرنے لگی لیکن میراب شاہ نے بے اختیار اس کا بازو پکڑ لیا جس پر اس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا میراب کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر گہرے ستائش کے رنگ ابھرے

یو آر لکنگ سو بیوٹی فل !! میراب شاہ بے اختیار کہہ گیا

تھینک یو !!! یہ کہہ کر وہ اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگ گئی لیکن میراب کی گرفت سخت تھی

ایسے کیسے بیگم صاحبہ آپ کو تھوڑا عملی خراج پیش کرنا چاہ رہا ہوں اور تم ہو کہ مجھے روک رہی ہو !!! میراب شاہ کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے پیغام اس کے لیے بالکل نئے تھے کہاں وہ اسے اگنور کر رہا تھا اور کہاں اب ایک دم سے اس پر جان فدا کرنے پر آ گیا تھا آج تو میراب شاہ کے تو رنگ ڈھنگ ہی نرالے تھے

!!! مجھے دیر ہو رہی ہے پلیز میرا بازو چھوڑو

مجھے جانے دو مہمل نور اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی تو وہ ہلکا سا مسکرا دیا وہ جانتا تھا مہمل اس سے بہت زیادہ ناراض ہو گی لیکن اس کی وجہ بھی وہ خود ہی تھی

ہاں یار واقعی ہی دیر ہو رہی ہے مجھے جلد ہی کچھ کرنا پڑے گا !!! میراب شاہ ذو معنی انداز میں بولا بی جان کے پاس بیٹھے زاور شاہ کی تیز نظروں سے یہ منظر پوشیدہ نہ رہ سکا ایک دم ہی اس کے چہرے پر بہت خوبصورت مسکراہٹ ابھری تھی اور پھر اس کا بازو یک دم ہی چھوڑ دیا تھا جس پر مہمل نے حیرانگی سے اسے دیکھا

میرا اس وقت دل تو کر رہا ہے اٹھا کر لے جاؤں تمہیں لیکن خیر چھوڑو تمہارے لیکچر ختم نہیں ہو گے کوئی نہ کوئی بہانہ ضرور کرو گی چھوڑو تم سے کیا کہنا اب بس اتنا یاد رکھنا تم میری ہو میرے ہی پاس آؤ گی تو یاد رہے میں اپنا بدلہ ضرور لیتا ہوں اوکے جاؤ اب !!! سرد لہجے میں بولتا اسے راستہ دے کر خود اپنے روم کی جانب بڑھ گیا جب کے مہمل اپنے آپ کو بڑی مشکل سے کمپوز کرتے ہوئے نیچے آئی

کیا کہہ رہا تھا میرو !! زاور شاہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے مہمل کو دیکھ کر بولا تو وہ ایک لمحے کیلئے گڑبڑا کر رہ گئی جب کہ بی جان کھل کر مسکرائی تھیں وہ کافی دن سے نوٹ کر رہی تھیں کہ میراب اور مہمل میں کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے وہ مہمل کو کافی دن اداس دیکھ چکی تھیں اور میراب کا حویلی نہ آنا بھی ان سے چھپا ہوا نہیں تھا

کچھ نہیں وہ ایسے ہی حال حوال پوچھ رہا تھا میں نے بولا میں نے بولا میں ٹھیک ہوں!!!! گھبراہٹ کے مارے جو اس سے جواب بن پڑا تھا اس نے وہ بول دیا

مجھے تو ایسا فیل ہو رہا تھا کہ جیسے وہ تمھاری تعریف کر رہا تھا !!! زاور نے اب اسے چھیڑتے ہوئے بولا ساتھ مسکرائے بھی جا رہا تھا

بھائی اب آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں از ناٹ فئیر !!! وہ اب اس کی شرارت سمجھ چکی تھی اس لئے منہ پھلا کر بولی

آج میری بہن اتنی پیاری لگ رہی ہے اور پھر میرے دوست جیسے بھائی کو لفٹ نہیں کروائے گی تو میں تنگ تو کروں گا ناں !!!! زاور شاہ نے اب بی جان کو دیکھ کر کہا تو بی جان ہنسنے لگیں لیکن پھر مہمل کا اترا چہرہ دیکھ کر زاور کو ڈانٹنے لگیں

زاور کیوں اپنی بہن کو تنگ کر رہے ہو!!!! بی جان نے زاور شاہ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا

اچھا میری گڑیا سوری میری کیا مجال کہ اپنی گڑیا کو کچھ کہہ سکوں اگر تمہیں برا لگا تو سوری !!!!! زاور نے اٹھ کر اسے اپنے حصار میں لیا اور اس کا ماتھا چوم کر معذرت کی

ارے بھائی مجھے برا نہیں لگا سچ میں آپ ایسے معافی تو نہ مانگیں !!! مہمل نے گھبرا کر شرمندہ ہوتے ہوئے کہا

چلو کوئی بات نہیں چھوڑو !!! ایسا کرنا کھانے کے بعد کافی ضرور بنانا میرے لیے یا اپنی بھابھی کو کہہ دینا زاور نے اب بات ہی بدل دی تھی مہمل اثبات میں سر کو ہلا کر کچن کی طرف بڑھی -----

---

وہ دونوں صبح کی نماز پڑھ کر سوئے تو وانیہ کو نیند ہی نہ آئے جب کے زاور ابھی تک سویا ہوا تھا کیوں کہ وہ بہت تھکا ہوا تھا ابھی تک اس کی تھکن اتری نہیں تھی

زر !!! اٹھ جائیں آپ پہلے ہی لیٹ ہو گئے ہیں آفس سے !!!! وہ اس کا کندھا ہلانے لگی اور آواز دے کر اس کے لئے ناشتہ بنانے نیچے چلی گئی کیونکہ جب سے اس نے ناشتہ بنانا شروع کیا تھا زاور شاہ بس اسی کے ہاتھ کا ناشتہ کرتا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ بھی فریش ہو کر نیچے ڈائننگ ٹیبل پر آگیا تھا سب نے تو ناشتہ کب کا کر لیا تھا لیکن زاور آج تھوڑا لیٹ تھا وانیہ نے ریڈ کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا جو اس پر بڑا جچ رہا تھا اس کلر میں وہ دمک رہی تھی ساجدہ بیگم نے باقاعدہ اس کے سر سے پیسے وار کر نظر ااتاری اور الگ سے اس کا صدقہ بھی دیا زاور تو بے خودی میں کئی لمحے اسے دیکھے گیا اس کی نظر کہیں اور پڑ ہی نہیں رہی تھی وانیہ کو اس کی نظروں کی تپیش جب محسوس ہوئی تو اس نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا زاور پھر بھی نہ چونکا بس اسے دیکھے ہی جا رہا تھا

پہلے آرام سے ناشتہ کر لیں بعد میں میرا اچھے سے جائزہ لے لینا !!!! وہ اس کے کان کے پاس آ کر شرارت سے بولی کیونکہ آس پاس ملازمائیں بھی موجود تھیں جو کام کر رہی تھیں تو وہ سر جھٹک کر ناشتہ کرنے لگ گیا ناشتے کے بعد زاور نے اس کے سر سے وار کر کچھ پیسوں کا صدقہ نکالا جس پر وہ مسکرا دی

تھی لاؤنج میں گھر کی خواتین براجمان تھیں اور ان کی توجہ ان دونوں پر تھی اور ان کو ایک ساتھ دیکھ کر سب صدقے واری جا رہی تھیں

جب بھی وہ اسے پیاری لگتی تو زاور لازمی ہر صورت اس کا صدقہ نکال دیتا تھا تاکہ اسے نظر نہ لگ جائے زاور شاہ پیسے وارتے ہوئے اس کی جانب جھکا تو وہ فوراً اس کے سینے پر ہاتھ رکھ گئی

آپ آفس جا رہے تھے جناب !!! وہ اسے تھوڑا پیچھے کرتے ہوئے بولی

وانی ذرا کمرے میں آؤ میرے ساتھ فوراً! !!!! وہ اسے آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا

زاور آپ پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں !!! وہ اس کی جنونی طبیعت سے گھبرا کر بولی لیکن وہ کہاں سننے والا تھا وانیہ اس کی آنکھوں میں لپکتے جذبوں کی آنچ دیکھ چکی تھی اس لیے تھوڑا گھبرا رہی تھی اس کی اس وقت کی ڈیمانڈ پر وہ کافی جھنجھلائی بھی تھی

اب تم آتی ہو یا اٹھا کر لے جاؤں !!! وہ آہستگی سے سرد لہجے میں بولا لیکن اتنی آواز ضرور تھی کہ پاس کھڑی مہمل نے سن کر بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی وہ مجبوراً پاؤں پٹختی ہوئی اس کے پیچھے روم میں چلی آئی ابھی وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی کہ زاور شاہ نے اسے کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا

یار وانی کچھ تو ایسا کرو کہ اس بے چین دل کو سکون آجائے اس بیمار کو کچھ تو شفا دو !!!! وہ اس کے کان میں ذومعنی لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو وانیہ نے ہمیشہ کی طرح اس کے سینے میں پناہ ڈھونڈی

بہت ہی بری ہو تم کبھی جو میرا احساس کیا ہو ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہو!!! وہ اس کے کندھے پر ٹھوری ٹکاتے ہوئے بولا

!!! زاور آپ کو جانا تھا نہ آپ لیٹ ہو رہے ہو

وہ اس کو بہکنے سے روکنا چاہتی تھی کیوں کہ باہر سب بیٹھے تھے اور وہ کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی کہ کوئی اس پر مذاق کرے یا طنز کرے اسے چچی سے عجیب طرح کا ڈر لگتا تھا بہت بار تو انہوں نے اسے طنز بھی کیے تھے جو وہ زاور کو بتانے کا جب بھی سوچتی تو ہر بار ہی بھول جاتی تھی کیوں کہ زاور اسے اپنے آپ میں اتنا مصروف رکھتا کہ اسے کچھ یاد ہی نہیں رہتا اگر یاد رہتا تو بس زاور اور اس کی جنونیت سے بھری محبّت یاد رہتی تھی

ہاں واقعی ہی میں لیٹ ہو رہا ہوں لیکن !!!!! وہ اس کا چہرہ اوپر کر کے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اس کے پورے چہرے پر جگہ جگہ اپنے لمس چھوڑنے لگا اس فسوں خیز لمحے کو موبائل کی بیل کی آواز نے توڑا تھا وانیہ ہڑبڑا کر اس سے دور ہوئی تھی جس پر زاور نے دانت پیسے تھے اور کال اٹینڈ کی تھی

ٹھیک ہے میرو !!! تم اسے کمپنی دو میں بھی ابھی پہنچ رہا ہوں!!! یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا

اوکے میں جا رہا ہوں تمہیں بھی آج یہ رنگ پہننا ضروری تھا کیا۔۔؟ یہ کہتے ہوئے زاور نے باہر کی طرف قدم بڑھائے اور وانیہ نے بھی چپ چاپ اس کے پیچھے چلتی باہر آئی اسے پتا تھا زاور کا موڈ خراب ہو چکا ہے لیکن گاڑی تک جاتے وہ مڑا

اپنا دھیان رکھنا مسز !!! آج میری اسلام آباد میں ایک ضروری میٹنگ ہے ہو سکتا ہے رات کو میں لیٹ آؤناس لئے آرام سے کھانا کھا کے سو جانا اوکے اور کوئی اتنا سیدھا مت سوچنا !!! اس نے اس کا ماتھا چوم کر بڑے ہی پیار سے اسے کہا اور ساتھ ہی وارن بھی کر گیا جس پر وہ فرمانبرداری سے سر ہلا گئی جب کے زاور اسے دیکھ کر گہرا سانس بھر کر گاڑی میں بیٹھا اور حویلی سے گاڑی نکال کر چلا گیا وانیہ کچھ دیر وہیں کھڑی رہی پھر وہ بھی اندر کی طرف بڑھ گئی اوپر ٹیرس سے چچی نے یہ منظر ناگواری سے دیکھا تھا ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وانیہ کو جلا کر خاکستر کر دے لیکن اتنی جلد بازی میں وہ کچھ بھی نہیں کرنا چاہتی تھیں اس

سب کے لئے ان کو اپنے بھائی کبیر شاہ کی مدد درکار تھی جو ہر کام میں وہ ان کا پاٹنر ہوتا تھا اور اب بھی وہ ان سے رابطہ کرنے کا سوچ رہی تھیں جو بھی کرنا تھا سوچ سمجھ کر کرنا تھا تا کہ وہ پکڑی نہ جا سکے -------

---

دبئی کے مشہور ہوٹل کے روم میں وہ امل کا انتظار کر رہا تھا جو نہ جانے کیوں لیٹ ہو گئی تھی ابھی وہ اسے کال کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ وہ روم میں داخل ہوئی چست کپڑوں میں وہ اپنا انگ انگ دکھا رہی تھی جس پر کبیر شاہ کی پھر سے رال ٹپکنے لگی اور اسے ہوس زدہ نظروں سے تکتا ٹھرک پن پر اتر آیا تھا

تم کب میرا کام کرو گی ؟؟؟

اب مجھ سے صبر نہیں ہوتا !!! امل کے آتے ہی کبیر شاہ نے بے تابی سے پوچھا

تمہیں اپنی پڑی ہے صرف یہاں مجھے ٹینشن ہی الگ لگی ہوئی ہے

کیوں کیا ہوا !!! کبیر شاہ نے آبرو اچکا کر دیکھا

تمہاری کرنی مجھے بھگتنی پڑ رہی ہے !!! امل نے اسے غصّے سے دیکھا

ایسا بھی میں نے کیا کر دیا ؟؟؟ کبیر شاہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

یہ دیکھو اپنے کارنامے !!! امل نے ایک کاغذ اس کے ہاتھ میں تھمایا تجسس کے مارے کبیر شاہ نے اس سے وہ کاغذ تھام لیا اور بڑے غور سے پڑھنے لگا جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا اس کے چہرے کا رنگ اڑ رہا تھا

یہ کیا ہے تم کیسے پریگننٹ ہو سکتی ہو ؟؟؟ کبیر شاہ نے وہ کاغذ ٹیبل پر زور سے پھینکتے ہوئے چیخا

کیوں نہیں ہو سکتی ؟؟؟ یاد کرو وہ پل جو میرے ساتھ گزارتے رہے ہو اب بول رہے ہو کہ کیسے ہو سکتی ہوں ؟؟؟ واہ بھئی واہ کیا کہنے !!!! امل تو اس کی بات پر تپ سی گئی تھی

!!!! جلد سے جلد یہ معاملہ ختم کرو اور میرا کام کر کے دو بس میں یہ چاہتا ہوں
وہ اب اس جھنجھٹ سے چھٹکارا چاہتا تھا

یہاں کوئی ڈاکٹر یہ کام کرنے کو تیار نہیں اب جو ہو گا پاکستان جا کر ہی ہو گا
امل نے اصل پریشانی کی بات بتائی !!!

وہاں میرے بہت سے جاننے والے ڈاکٹر ہیں وہ کر دیں گے یہ کام بس تم
وقت پر آ جانا !! کبیر شاہ نے سگریٹ سلگا کر کہا جس پر امل پر سکون ہوئی تھی
وہ بھی اس بچے سے جان چھڑانا چاہتی تھی ابھی سے اس مسئلے میں پڑنا ہی نہیں
چاہتی تھی وہ اپنی زندگی اپنے طریقے سے جینا چاہتی تھی جس میں وہ سب حدود
بھول بیٹھی تھی

اوکے پھر میں چلتی ہوں !!! امل نے وہاں سے اٹھنا چاہا لیکن کبیر شاہ نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا

ارے ڈارلنگ ایسے کیسے ابھی تو مجھے خوش کرو پھر جانا !!! کبیر شاہ نے اس کو اپنی گرفت میں لیا

کتنا انتظار کرنے کے بعد وانیہ کمرے میں نہ آئی تو زاور شاہ اٹھ کر خود نیچے آیا اور یہاں وہاں دیکھتے کچن کی طرف آیا جہاں وہ کچن میں ملازماؤں کے ساتھ مل کر پھیلاوا سمیٹنے میں لگی ہوئی تھی ساجدہ بیگم کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ کام کر رہی تھی

کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں کوئی احساس ہے یا نہیں تمہیں ؟؟؟ ایک کپ کافی کا بنا کر لے کر آؤ جلد سے جلد روم میں آؤ !!!! وہ اسے دیکھتے ہوئے رعب دار انداز میں بولا

ٹھیک ہے آپ چلیں میں آتی ہوں کافی لے کر !!!!! یہ کہہ کر وہ کیبن کھولنے لگی اور کافی کا جار نکالنے لگی تب ہی زاور اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہوگیا

کسی ملازمہ کے ہاتھ نہ بھیج دینا خود آؤ اور جلدی سمجھی خبردار کسی اور کو بھیجا تو زاور شاہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کچن سے باہر نکل گیا !!!! جس پر وہ اس کی پیٹھ کو گھور کر رہ گئی صبح سے ہی اس کا موڈ آف تھا وہ اچھے سے جانتی تھی سونے پہ سہاگا مہمل نے کافی کا کہا کہ بھائی مانگ رہے ہیں لیکن اس کے ذہن سے یہ بات نکل چکی تھی اتنے کاموں میں اسے یاد ہی نہ رہا

کہ زاور نے کافی کا کہا تھا اب وہ خود بول کر گیا تھا وہ خود کو کوسنے لگی جلدی سے کافی بنا کر وہ ملازمہ کو ضروری ہدایات دے کر کچن سے باہر نکل آئی اور سیڑھیاں چڑھنے لگی وہ کمرے میں داخل ہوئی تو زاور شاہ لیپ ٹاپ گود میں رکھے کام کر رہا تھا اس کو دیکھتے ہی زاور نے لیپ ٹاپ بند کر دیا وانیہ اسے کافی کا کپ پکڑانے لگی تو زاور شاہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا

بیٹھو یار یہاں !!! وہ اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے اپنے پاس جگہ بنا کر بولا

میں ذرا چینج کر لوں پھر آتی ہوں!!! اس کے دیکھنے کے انداز سے ہی وانیہ کی حالت خراب ہونے لگی تھی اس کی ہارٹ بیٹ حد سے زیادہ تیز ہوئی تھی

نہیں ایسے ہی ٹھیک ہے میں کچھ دیر تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں صبح بھی میں ٹھیک سے دیکھ ہی نہ سکا بڑی اچھی لگ رہی ہو !!!! وہ کافی کا سیپ لیتے ہوئے بولا تو وانیہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے لگ گئی۔

میری کافی پیو گی !!!! وہ کپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو وانیہ نے ایک نظر اسے دیکھ کر پھر اس کے ہاتھ میں کافی کے مگ کو دیکھا اور اس کے ہاتھ سے مگ لے لیا ایک گھونٹ پی کر واپس مگ اسے دے دیا زاور نے مسکرا کر کافی کے مگ کو دوبارہ لبوں سے لگا لیا

تم نے میری جھوٹی کافی پی لی ؟؟؟ وہ حیران ہوا تھا

تو اس میں برائی کیا ہے ؟؟؟ جھوٹا کھانے پینے سے پیار بڑھتا ہے ایسا میں نے بڑوں سے سنا ہے !!! وانیہ نے اپنی بات کی وضاحت کی

واہ واہ میری بیوی تو بہت سیانی ہو گئی ہے چلو اسی خوشی میں میری بیگم مجھے کس کرے گی

کیوں کیوں ،؟؟؟؟ وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اچھلی کیوں کہ میں بول رہا ہوں نا !!! زاور نے باتوں باتوں میں اس کی کمر کے گرد اپنی گرفت سخت کر دی تھی

یہ تو چیٹنگ ہوئی نا !!! وہ اس کی گرفت میں کسمسائی

پتا ہے جب کوئی بندہ اپنے پسندیدہ انسان کو اتنی اہمیت دے پھر ایک دم سے اسے اگنور کرنا شروع کردے تب ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس کی فیلنگز چینج ہوگئی ہیں جیسے تم نے کیا مجھے اگنور کر کے اب مجھے اگنور کرنے کی وضاحت کرو گی ؟؟؟ زاور شاہ نے کافی کا مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا تو وانیہ نے زاور کی آنکھوں میں ایک نظر دیکھا اور پھر سر جھکا گئی

میں نے آپ کو اگنور بلکل بھی نہیں کیا !!! وہ آہستہ سے بولی

تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں ؟؟؟ اب کی بار زاور کو غصّہ چڑھنے لگا تھا

نن نہیں تو !!! وانیہ کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں

تم میرے ساتھ خوش نہیں ہو ؟؟؟ زاور نے اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر یہ ہی سمجھا تھا وانیہ نے اس کی بات پر تڑپ کر اسے دیکھا اور جھٹکے اٹھ کھڑی ہوئی زاور نے حیرانگی سے اسے دیکھا

مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی میں اس طرح کی لڑکی نہیں ہوں میری محبت کو آپ کسی ترازو میں تول نہیں سکتے میں نے آج تک کسی غیر مرد کی طرف نہیں دیکھا اس بات کے آپ خود گوا بھی ہو میں آج اپنے اندر کا ڈر بتانا چاہتی ہوں مجھے ڈر ہے آپ مجھ سے کھو نہ جائیں اور آپ بھی صرف مجھ سے محبت کریں اور بہت زیادہ کریں کوئی تیسرا ہمارے درمیان نہ آئے یہ چاہتی ہوں میں کیونکہ دنیا میں جن میاں بیوی کے درمیان محبت پیار سلوک اور اتفاق ہوگا وہ آخرت میں بھی اکھٹے ہی ہوں گے میں آخرت میں بھی آپ کا ساتھ چاہتی ہوں مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے کب کیسے مجھے محبّت ہو گئی میں نہیں جانتی مجھے بس آپ چاہیے ہو ہر پل اور ہمیشہ میں اپنے محرم کے ساتھ مخلص ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں

میرا محرم بھی میرے ساتھ مخلص رہے وانیہ کا ایک ایک لفظ اس کے سچا ہونے کا منہ بولتا ثبوت تھا آج کھل کر وہ زاور کے سامنے اپنے دل کی بات کہہ رہی تھی اور یہ سب کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو گالوں پہ لڑھک آئے تھے جنہیں زاور نے اٹھ کر اس کے پاس آتے ہی اپنی انگلیوں کی پوروں سے چن لیے تھے

مجھے عشق ہے تم سے وانی اب سے نہیں تب سے جب ہم چھوٹے تھے تب سے ہی میرے دل نے تمہارے لئے دھڑکنا شروع کر دیا تھا تم کو اپنا مانا تھا اور سوچ بھی لیا تھا کہ تمہیں اپنا بنا کر رہوں گا میری محبّت کی جنونیت تمہارے لئے بچپن سے ہی ہے میں کسی کی نظر بھی تم پر برداشت نہیں کر سکتا تو تم سے بے وفائی کا میں سوچ بھی نہیں سکتا میری روح ہو تم تمہارے بنا زاور شاہ کچھ بھی نہیں تمہارے بغیر تو یہ دل دھڑکنا چھوڑ دے گا !!!! زاور نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اپنی جنونیت کا یقین دلایا جو صرف اسی کے لئے تھی بے اختیار ہی وانیہ زاور شاہ کے سینے سے آ لگی اور اپنے پاؤں زاور کے پاؤں کے اپر رکھ

کر اس کی گردن میں بانہیں ڈالیں اور تھوڑا سا چہرہ اونچا کر کے زاور شاہ کے گال پر اپنے لب رکھے اور اس کی گرفت سے ایک دم نکل گئی یہ اتنا اچانک ہوا کہ زاور تو شاکڈ سا اس کا لمس اپنے گال پر محسوس کر رہا تھا اسے وانیہ سے ایسی امید نہیں لیکن آج تو وانیہ نے اسے حیران کر دیا تھا جس پر زاور شاہ نے خوشگوار حیرت سے اس کی طرف دیکھا جو اسے گھور رہی تھی

یہ کیا تھا صرف اتنی سی ؟؟؟؟ زاور نے اسے گھورا تو وہ شرم سے رخ موڑ گئی

یہ صرف اس چیز کا جواب تھا جو آپ کہہ رہے تھے کہ تم مجھے اگنور کر رہی ہو بھلا کوئی جان بوجھ کر اپنی سانسیں بھی لینے سے رک سکتا ہے فضول میں میرا پارہ ہائی کیا !!! اب سو جائیں چپ کر کے میں چینج کرنے جا رہی ہوں!!!! یہ کہہ کر وہ اپنے کپڑے اٹھا کر واش روم گھس گئی اور واش روم جا کر اپنی

دھڑکنوں کو نارمل کرنے لگی جو اس کی موجودگی میں تیز ہو جایا کرتی تھیں اور زاور شاہ کی قربت کے لئے مچل رہی تھیں زاور اس کی ایک ایک بات نوٹ کر چکا تھا اب بے صبری سے اس کا انتظار کر رہا تھا تھوڑی دیر بعد وہ واش روم سے باہر نکلی تو دیکھا زاور روم میں ٹہل رہا تھا وہ خاموشی سے بیڈ پر آ کر اپنی سائیڈ پر لیٹ گئی

واہ کیا کہنے میرا سکون برباد کر کے اب سونا چاہ رہی ہو!!! زاور اس کے ساتھ لیٹ کر اس کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے بولا جس پر وہ مسکرا دی

جی نہیں میں نے کوئی سکون برباد نہیں کیا جب سے آپ سے محبت ہوئی ہے مجھے میرا خود کا سکون برباد ہے آپ کے بنا دل ہی نہیں لگتا میں آپ کا سکون کیا خاک برباد کروں گی !!!!! وہ زاور کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے شرما کر

بولی وانیہ اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی لیکن وہ اس پر راضی نہیں تھا جب کے وانیہ کے ارد گرد خطرے کی گھنٹی بجنے لگی

کیا چاہتی ہو اب--؟ میں ناراض ہو جاؤں ؟؟؟ وہ گھمبیر لہجے میں تھوڑا غصّے سے بولا

نن نہیں تو !!! وہ اس کے غصّے سے گھبرا کر بولی

تو پھر یہ مزاحمت کیوں ؟؟؟ زاور نے اسے اچھا خاصا شرمندہ کیا جس پر وہ اپنی مزاحمت جھٹ سے چھوڑ چکی زاور اپنے کارنامے پر زیر لب مسکرایا اور اس کے گال شدت سے چومے

آپ کو تو جانا تھا نہ اسلام آباد ؟؟؟ وانیہ کی زبان پر پھر خجلی ہوئی تا کہ اس کا دھیان اس پر سے ہٹ جائے لیکن زاور اس کی سب کارستانیاں سمجھ رہا تھا

ہمم صبح جاؤں گا پھر دیکھتے وہاں رہنا ہے یا واپس آنا ہے !!! زاور اسے جواب دے کر پھر سے اس میں گم ہونے لگا

زر ہم گھومنے کب جائیں گے ؟؟؟ وہ پھر سے بولی

بہت جلد !! مصروف سے انداز میں بول کر وہ اس کی گردن میں منہ چھپا گیا

میں کہہ رہی تھی کہ !!! اس کی بولتی زبان اب خاموش ہو چکی تھی زاور نے اس کے لب کو اپنے لبوں میں قید کر لیا تھا تھوڑی دیر بعد اسے آزادی بخشی لیکن اسے وارن کرنے کے لئے وانیہ بیچاری تو بول کر پچھتائی تھی

اب تم نے ایک لفظ بھی بولا نہ تو تمہارا حشر بگاڑ دوں گا !!! یہ کہتے ساتھ ہی اس کے ہونٹوں پر دوبارہ جھک گیا اور سائیڈ لمپ کو بجھا دیا --------

---

افففف آج پتا نہیں یہ اتنا لیٹ کیوں ہے ؟؟؟ کہاں بھی تھا جلدی جانا ہے لیکن مجال ہے کبھی میری کوئی بات ڈھنگ سے سن لے ہر وقت اپنی ہی کرتا ہے ذرا بھی شرم نہیں اس لڑکے کو !!! میراب کب سے اس کا انتظار کر رہا تھا اور

ساتھ ساتھ گھڑی پر نظر بھی مار رہا تھا جو چھ بجنے کا وقت بتا رہی تھی اتنے میں وہ سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے دکھائی دیا

شکر ہے کہ آپ نے اپنے روم سے نکلنے کی زحمت کی !!!! میراب نے زاور کو گھور کر دیکھا جس پر وہ مسکرا دیا

!!! ارے یار میرو تمہیں تو پتا ہے میں شادی شدہ ہوں ایسی دیری ہو ہی جاتی ہے وہ اسے جلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا تھا اور میراب اس کی بات پر جل بھن جاتا تھا

اگر شادی نامہ بند ہو گیا ہو تو اب نکلا جائے ؟ بہت دیر ہو چکی ہے خان اب تک ہمارا ویٹ کر رہا ہو گا !!!! میراب نے اسے طنز مارتے ہوئے کہا جس پر زاور مسکرایا

ذرا پیچھے دیکھو تمہاری گھر والی !!! اتنا کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا جب کے میراب نے فٹ پیچھے دیکھا تھا کہ کہیں مہمل واقعی میں وہاں ہے لیکن وہاں تو کوئی بھی نہ تھا اسے جب سمجھ آئی تو زاور کی چلاکی پر دانت پیس کر رہ گیا

زاور کے بچے تم میرے ہاتھوں بچو گے نہیں خبیث انسان !!!! زیر لب اس کو گالی دیتا باہر کی جانب دوڑا جہاں زاور گاڑی میں بیٹھا ہارن پہ ہارن دے رہا تھا وہ جلدی سے گاڑی میں جا کر بیٹھا

بیٹا اب تم بہت لیٹ ہوئے ہو لگتا تمہیں فرصت نہیں تھی اپنی گھر والی سے تبھی لیٹ ہو گئے چلو کوئی نہی ایسا ہوتا رہتا ہے !!!! زاور بے جلتی پر تیل چھڑکا تھا میراب نے سختی سے اپنے لب بھینچے زاور نے ایک نظر اسے دیکھا اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

اللہ تجھ جیسا دوست کسی کو نہ دے جس کے تجھ جیسے دوست ہوں انہیں دشمن کی کیا ضرورت !!! میراب نے اسے اچھا خاصا سنا دیا جس پر زاور گاڑی کو حویلی سے نکالتا روڈ پر لے آیا اور اسے دیکھا جو بہت ہی خفا خفا سا تھا

تمہیں کیا ہوا ہے منہ کیوں لٹکایا ہے ؟؟؟ زاور نے ڈرائیو کرتے ہوئے اس سے بولا

تم نے کہا تھا میری شادی کرواؤ گے ابھی تک تو کوئی آثار ہی دکھائی نہیں دے رہے میری شادی کے !!!!!! میراب نے اپنے جلے دل کی بات بیان کی جس پر زاور حیرانگی ظاہر کرنے لگا

اوہ تو یہ مسئلہ ہے !!! میں کہوں کوئی زیادہ سیریس مسئلہ ہو گا یہ بھی کوئی بات ہوئی پریشان ہونے کی !!!! زا ور پھر سے اس کا مذاق بناتے ہوئے اسے چھیڑنے لگا جس پر اس نے خفا ہو کر اسے گھورا

اچھا سوری یار !!! میں بھول گیا تھا امی سے بات کرنا آج لازمی میں بات کر لوں گا !!! زاور نے معذرت کرتے ہوئے کہا

!!!! صرف بات نہیں کرنی جلد سے جلد شادی کرنے پر راضی بھی کرنا ہے
میراب نے اس کی تصحیح کی جس پر زاور اسے گھورا

یہ تو مجھے پتا تھا تم اتنے جو اتاؤلے ہو رہے ہو سمجھ رہا ہوں میں !!!! زاور نے
اسے گھر کا

یار کچھ نہیں کروں گا بس غصّے کے علاوہ !!! میراب نے اسے دانت دکھا کر کہا

تو اسے کچھ کر کے دیکھ تیری ہڈیاں مجھ سے بچے گی نہیں !!! زاور شاہ نے
میراب کو دھمکایا

یار میں تیرا دوست ہوں اور تم مجھے دھمکا رہے ہو ؟؟ میراب نے مصنوعی ناراضگی
دکھائی

تو دوست ہے تو کیا ہوا وہ میری بہن ہے اور میں اپنی بہن کے لئے بہت ٹچی ہوں یہ تم اچھے سے جانتے ہو !!!! زاور اب سنجیدہ ہو گیا تھا

ہاں جانتا ہوں میں کہ تم اپنے عزیزوں کے لئے بہت سنسیٹیو ہو اور بہت پیار کرتے ہو !!! میراب بھی اب سیریس ہو گیا

کیا بنا کبیر شاہ کا ؟؟؟ میراب نے تھوڑی دیر بعد زاور سے پوچھا

اس کا کچھ نہیں ہو سکتا وہ کمینہ اسی طرح کالے دھندوں میں لگا ہوا ہے میرا بس چلے تو میں آج ہی اس کا قصہ ختم کر دوں !!!! زاور نے غصّے سے کہا

ہاں یہ تو ہے وہ ہے بہت ہی کمینہ انسان !!! میراب نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی

تو کب اس کا خاتمہ کرنے جا رہے ہو ؟؟؟ میراب نے آرام سے سیٹ سے ٹیک لگا کر پوچھا

ابھی خان کے پاس جا رہے ہیں نہ وہیں جا کر کچھ نہ کچھ پلان بناتے ہیں پھر !!! کوئی ایکشن لیتے ہیں راستے سے خان کے لئے میٹھائی بھی پیک کروا لیتے ہیں زاور نے اپنا موبائل چیک کیا جہاں وانیہ کے میسجز آ رہے تھے وہ اسے سوتے میں ہی چھوڑ کر آیا تھا اور اب وہ خفا ہو رہی تھی کہ بنا بتائے کیوں گئے حلانکہ رات

اس بارے میں بات ہو چکی تھی لیکن وانیہ کی منطق ہی نرالی تھی اب وہ خود اپنے طریقے سے اسے منانے کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح وانیہ کی آنکھ کھلی تو اس کی نظر فوراً دائیں جانب گئی تھی جہاں زاور سوتا تھا لیکن زاور شاہ اس سے پہلے ہی جاگ چکا تھااور شاید کمرے میں بھی نہیں تھا اس کے چہرے پر ایک دم سے اداسی چھائی لیکن رات کا سوچتے ہی وانیہ کے چہرے پر دھیمی سے مسکراہٹ آگئی تھی زاور کے جنون ک ایک ایک بات اس کے کان میں گونجنے لگی تو اپنے آپ میں ہی شرما گئی یک دم سے اسے زاور کا خیال آیا کہ آخر وہ گیا کہاں ہے تو جلدی سے اپنا موبائل ڈھونڈتی اسے کال کرنے لگی جو کہ اس نے بلکل بھی نہ اٹینڈ کی جب مسلسل کال کرنے پر بھی اس نے کال پک نہ کی تو وانیہ کو بے تحاشہ غصّہ آنے لگا تھا اور اسے میسجز بھیجنے لگی جن کو زاور نے سین تو کر لیا تھا لیکن جواب ایک بھی نہ دیا اب وانیہ

نے ناراضگی بھرے میسج اسے بھیج ڈالے جس کو زاور نے سین کر لیا تھا لیکن اسے فل اگنور کر رہا تھا یہ بات وانیہ کو ہضم نہیں ہو رہی تھی

پھر وضو کر کے نماز پڑھتی دعا مانگنے لگی اس کا دل بلکل بھی نہیں کر رہا تھا کہ وہ نیچے جائے اس لئے وہ واپس بیڈ پر بیٹھ گئی اور زاور کے رویے کے بارے میں سوچنے لگی ابھی وہ بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ زاور نے اسے اگنور کیا تو کیا کیسے تب ہی اس کے موبائل پر کال آنے لگی تھی وہ خوشی سے کال اٹھانے لگی لیکن یہ کیا یہ تو کوئی انجان نمبر تھا جس کو وہ نہیں جانتی تھی اس نے اس کو اگنور کیا بجھے دل کے ساتھ اس نے موبائل کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور خود بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی لیکن ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کال پھر سے آنے لگی تھی وہ حیران تھی کہ اسے انجان نمبر سے کال کیوں آ رہی ہے ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ پھر موبائل بجا اب کی بار اس نے کال پک کر لی

!!! ہیلو کون

لڑکی زاور شاہ اور اپنی ماں کی خیریت چاہتی ہو تو زاور شاہ سے دور ہو جاؤ ورنہ لمحہ بھی نہیں لگے گا اس کو گولیوں سے بھون دیا جائے گا !!!! دوسری طرف کرخت آواز میں کہا گیا تو ایک لمحے کے لئے وہ حیران رہ گئی لیکن پھر اس کی بات سنتی لرز اٹھی تھی

کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو ؟؟؟ وانیہ نے لہجہ سخت کرنے کی کوشش کی لیکن آنسو آنکھوں میں آ گئے تھے جس سے اس کی آواز بھیگنے لگی

ہمیں یہ بھی پتا ہے کہ تم زاور سے بے انتہا پیار کرتی ہو اور اس پر جان بھی قربان کر سکتی ہو اگر تم کو اس کی زندگی عزیز ہے تو اس کی زندگی سے نکل جاؤ لیکن تم نے زاور کو ذرا سا بھی کچھ بتایا تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی کیوں کہ اس کے بعد زاور زندہ ہی نہیں رہے گا اس کی زندگی چاہتی ہو تو اسے چھوڑنا ہو گا ورنہ --- ہاہاہا!!!!!! وہ جو کوئی بھی تھا اب قہقہہ لگا گیا وانیہ کی ریڑھ کی ہڈی میں اس کی بات پر سنسناہٹ سی دوڑ گئی خوف سے اس کا رنگ سفید ہو گیا تھا اسے یوں لگ رہا تھا کہ جیسے اس کا خواب سچا ہونے لگا تھا

بکواس بند کرو اپنی کون ہو تم !!! ایک دم سے وانیہ چیخی تھی

لڑکی آواز نیچی کرو شاید تم ہم کو جانتی نہیں ہو خیر اب جان جاؤ گی جب زاور کو اپنے سامنے مرتا ہوا دیکھو گی یاد رکھنا زاور کو ذرا سا بھی کچھ بتایا تو یہ تمہارے حق

میں بہتر نہیں ہو گا!!! دوسری طرف سے یہ سب بول کر فون بند کر دیا گیا تھا وانیہ اب مسلسل کانپنے لگی تھی اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ کرے تو کیا کرے ماتھے پر آیا پسینہ وہ صاف کرتی بار بار زاور کو کال کرنے لگی جو وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا وہ سارا دن پریشان سی رہی کسی سے بھی اس بات کا ذکر تک نہ کیا گھر والوں نے اس کی یہ خاموشی نوٹ کی تو اس سے اداسی کی وجہ بھی پوچھنے لگے جن کو وہ یہ ہی کہتی طبیعت ٹھیک نہیں ہے جب کے خود وہ اندر ہی اندر سے بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی وہ کسی بھی قیمت پر زاور کو چھوڑ نہیں سکتی تھی اللہ جانے اب اس پر کون سا امتحان آنے والا تھا -------

اب آ رہے ہو تم دونوں ؟؟؟ کب سے میں انتظار کر رہا ہوں !!!! زرغم خان نے ان دونوں کو آتے دیکھ کر بولا جس پر وہ دونوں ہی مسکرا دیے

بس راستے میں رک گئے تھے یہ لینے کے لئے !!! میراب نے اسے میٹھائی اور پھولوں کا بکے پکڑایا جسے زرغم نے تھام کر سائیڈ پر رکھ دیئے

بہت بہت مبارک ہو شہزادے !!! زاور اس کے بغلگیر ہوا جس پر وہ خوشی سے مسکرایا

میری طرف سے بھی مبارک ہو !!! میراب بھی اس کے گلے لگا

خیر مبارک !!! اب تم لوگوں کو خیال آیا ؟؟ وہ مصنوعی ناراضگی دکھا کر بولا

خوشی تو بہت تھی ہم کو چاچا بننے کی لیکن بس کچھ کاموں نے بری طرح پھنسا لیا تھا لیکن دیکھو ہم پھر بھی تمہارے لئے آئیں تو ہیں !!!! زاور نے تفصیل بتاتے ہوئے آخر میں اس پر احسان کر گیا جس پر زرغم نے اس مکا دکھایا تو وہ تینوں ہی ہنس پڑے

اچھا یہ بتا بھابھی کیسی ہیں ؟؟؟ زاور نے امرحہ کا پوچھا

الحمداللہ اب بہت بہتر ہے !!! زرغم نے خوش ہو کر کہا

اور تیری طبیعت کیسی ؟؟؟ بازو ٹھیک ہوا ؟؟ میراب نے اس کے بازو کا پوچھا

ہاں اب چنگا بھلا ہوں تم لوگوں کے سامنے ہوں !!!! زرغم نے مسکرا کر کہا

چل پھر ہم کو اچھا سا ناشتہ کروا !!! ہم ناشتے کے بغیر ہی آئے ہیں !!! میراب نے اسے بولا

ہو جاتا ہے ناشتہ یہ بتاؤ پلان کیا ہے ؟؟؟ کیوں کہ مجھے جو خبر مل رہی ہیں وہ کچھ اچھی نہیں ہے !!! زرغم نے سیریس ہو کر کہا

کیا خبر ملی ہے ؟؟ میراب حیران ہوا زاور بھی چوکنا ہو کر بیٹھا

کبیر شاہ کے ساتھ جو لڑکی ہے اس کے ساتھ مل کر وہ زاور کی بیوی کے لئے بہت بڑا گیم پلان تیار کر چکے ہیں اور ان کے ساتھ حویلی کا کوئی بندہ بھی شامل ہے !!! زرغم نے ان دونوں کو تفصیل بتائی تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے اس نہج پر تو انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا لیکن زرغم نے سب پتا کروا لیا تھا

زاور تمہارے کہنے پر میں نے یہ سب پتا کروایا ہے اب تم کیا کہتے ہو ؟؟؟ زرغم نے اسے دیکھا جو اب موبائل کو دیکھ رہا تھا جو کب سے بج رہا تھا

کیا ہوا کس کا فون ہے !!! میراب نے پوچھا

کچھ نہیں چھوڑو !!! زاور نے موبائل کو سائیلنٹ پر لگا کر کوٹ کی جیب میں رکھ لیا جب کے اس کے چہرے کے تاثرات بہت ہی پھتریلے ہو چکے تھے

میں جانتا ہوں جو حویلی میں ان کا ساتھ دے رہا ہے اسے اچھی طرح جانتا ہوں زاور شاہ کے کہنے پر وہ دونوں حیران ہوئے !!!

کون ہے وہ !!! میراب نے بے تابی سے پوچھا

ابھی نہیں وہ خودی سامنے بھی آئے گا جو بھی شامل ہے سب کچھ پتا چل جائے گا بس تم لوگ وہ کرو جو میں کہتا ہوں !!! زاور نے اٹل لہجے میں ان سے کہا

سب سے پہلے وانیہ کے نمبر کی انفارمیشن تم نکالو گے زرغم کیوں کہ مجھے یہ ہی لگتا ہے وہ وانیہ کو ہی اپنا مہرہ بنائیں گے اس لئے کچھ بھی ہو سکتا ہے اور سب اپنی اپنی فیملی کی حفاظت خود کرنی ہے سمجھے کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرنا اور ہاں کبیر شاہ امل پر خاص نظر رکھنی ہے !!! زاور نے ان دونوں کو ہی حیرت میں

ڈال دیا تھا وہ اتنا کچھ جانتا تھا اور اب بھی بہت کچھ جانتا تھا لیکن وقت آنے پر ہی وہ بتانے والا تھا

ٹھیک ہے جیسا کہہ رہے ہو ویسا ہی ہو گا میں امجد کو بول دیتا ہوں وہی پہلے بھی نظر رکھے ہوئے ہے !!! زرغم نے اسے کہا

گڈ !!! ایک اور پلان ہے میرے پاس لیکن وہ بعد میں بتاؤں گا ابھی بہت بھوک لگ رہی ہے کچھ کھلاؤ !!! اب کی بار زاور نے بھی بھوک کی رٹ لگائی تو زرغم آرڈر دینے لگا لیکن میراب نہ جانے کب سے چپ بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا

تم کیوں اداس بیٹھے ہوئے ہو ؟؟؟ زرغم نے اس کو ایسے بیٹھ دیکھ کر کہا

کچھ نہیں یار بس ویسے ہی !!! میراب نے انگرائی لیتے ہوئے کہا

میں بتاتا ہوں یہ کیوں اداس بلبل بنا ہوا ہے اصل میں اس کی شادی جو رکی ہوئی ہے !!!! زاور کی اب پھر رگ شرارت پھڑکی جس پر زرغم قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اور میراب نے اسے گھورا

ہاں تو کیوں نہ اداس ہوں ؟؟؟ میرا بنتا بھی ہے اداس ہونا تم دونوں نے تو اپنی اپنی شادی رچا لی مجھ غریب کا تو کوئی سوچ ہی نہیں رہا !!! میراب نے اب دہائی دی جس پر زاور اور زرغم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور دونوں ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑے ساتھ میں میراب بھی شامل ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ اب واپس حویلی جا رہا تھا لیکن پھر بھی اس نے وانیہ کو کال بیک نہ کی اسے پتا تھا کہ وہ اس سے اب مکمل ناراضگی کا اظہار کرے گی لیکن وانیہ کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں ایک اور خیال کودا اور پھر اس نے جلدی سے موبائل پر کچھ ٹائپ کیا اور وانیہ کو سینڈ کر دیا اب اس نے جلدی سے گاڑی واپس موڑ لی اور ضروری کام یاد آنے پر اسی راستے پر گاڑی ڈرائیو کرنے لگا جہاں اب وہ ہر حال میں پہنچنا چاہتا تھا

میراب بھی اس کے ساتھ ہی تھا جو چپ چاپ اس کی کاروائی دیکھ رہا تھا اور حیران ہوئے جا رہا تھا

زاور یار ہم حویلی جا رہے تھے تم نے گاڑی کیوں موڑ لی ؟؟؟ میراب پوچھے بغیر نہ رہ سکا

!!! کیوں کہ مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے اور تم میرے ساتھ ہی چلو گے زاور شاہ نے سنجیدگی سے کہا

لیکن پھر بھی پتا تو چلے آخر ہم کہاں جا رہے ہیں ؟؟؟ میراب نے اسرار کیا

بس کچھ لمحوں کی بات ہے تمہیں سب پتا چل جائے گا اس لئے اب کوئی سوال مت کرو سب سوالوں کے جواب وہیں تمہیں مل جائیں گے !!!! زاور شاہ نے سختی سے کہہ کر بات ہی ختم کر دی تھی

میراب حیرت سے منہ کھولے اسے کچھ دیر دیکھتا رہا اور پھر سر جھٹک کر اپنے موبائل پر مصروف ہو گیا اسے یہ تو اندازہ تھا ہی کہ زاور یوں کسی بھی مسئلے میں

ہاتھ ڈالنے والا نہیں جب تک اسے پتا نہ چل جائے کہ کون غلط اور کون ٹھیک ہے اس لئے مطمئن سا بیٹھا تھا لیکن اگے جا کر اس پر جو راز کھلنے والے تھے اس راز نے میراب کو بہت شاکڈ میں کر دینا تھا لیکن یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا۔۔۔۔۔

اس وقت زیڈ زی بہت ہی گہری سوچوں میں گم تھا ساتھ سگریٹ پہ سگریٹ سلگا رہا تھا اب تک نہ جانے کتنے سگریٹ پھونک چکا تھا زیڈ زی اپنے آپ کو ہر معاملے میں خود کو بہت لا پروہ ظاہر کرتا تھا لیکن نظر اس کی ہر طرف ہی ہوتی تھی اس کی عقابی نظروں سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں تھا اس کی یہ خاصیت

تھی کہ وہ اپنے گرد لوگوں کے رویوں سے ان کی نیت معلوم کر لیتا تھا اور پھر ان لوگوں سے ویسے ہی چال چل کر ان کو مات دے دیتا تھا جس پر وہ سب حیران رہ جاتے تھے کہ یہ شخص آخر کیا چیز ہے اسی لئے زیڈ زی کے بہت سے دشمن تھے لیکن سب سے بڑا دشمن کبیر شاہ تھا جس نے اس کے ضبط کو بہت آزما لیا تھا اب زیڈ کی برداشت جواب دے گئی تھی ان ہی سوچوں میں گم تھا کہ اسے امجد سے کام یاد آ گیا

اور پھر اس نے فوراً اپنا فون نکالتے ہوئے کسی کو فون کیا تھا جو کہ امجد ہی تھا اس کے چہرے پر یک دم سے سختی چھا گئی تھی دو تین بار کال جانے پر اس نے فون نہ اٹھایا جس پر زیڈ زی کو اب بے تحاشا غصّہ آ رہا تھا لیکن اس نے بھی ہمت نہ ہاری مسلسل فون کرتا رہا آخر کار چوتھی بار فون اٹھا لیا گیا

کہاں مر گئے تھے ؟؟؟ کب سے فون کر رہا ہوں تمہیں کوئی ہوش ہے بھی کہ نہیں ؟؟؟ اس کے فون اٹھاتے ساتھ ہی زیڈ زی غصّے سے پھٹ پڑا تھا

سر !!! آئی ایم سوری میں سو رہا تھا اس کے غصّے پر امجد نے ممنناتے ہو ئے کہا

میں نے تمہیں ایک کام دیا تھا امجد وہ ہوا یا نہیں ؟؟؟؟ اس نے غصے سے پوچھا

سر آپ اس وقت حویلی میں ہو ؟؟؟ یاواپس آ گئے ہیں!!! وہ بوکھلا کر ٹائم چیک کرتے ہوئے پوچھنے لگا گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی

امجد بکواس بند کرو اپنی جو سوال میں کر رہا ہوں اس کا جواب دو اس بات کا بس !!! زیڈ زی نے بے حد غصے سے کہا تھا اب اس کا پارہ بہت ہائی ہو رہا تھا

سر میں نے کبیر شاہ کا آفس پوری طرح سے چیک کر لیا ہے لیکن مجھے کسی بھی قسم کی پیپرز نہیں ملے

وہ جلدی سے بولا کہ کہیں اور بے عزتی ہی نہ ہو جائے

دوبارہ چیک کرو امجد کہیں سے بھی ڈھونڈ کے لاؤ مجھے وہ پیپرز چاہیے کیسی بھی حال میں وہ پیپر آج دوپہر میرے ٹیبل پر ہونے چاہیے میری بات سمجھ میں آ رہی ہے نا تمہیں ورنہ میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا تمہاری سوچ ہے !!!! زیڈ زی نے اسے دھمکاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا

جی سر !!! سمجھ گیا ہوں جتنا ہو سکتا تھا میں نے کیا کوئی ایسی جگہ نہیں چھوڑی ہر طرف دیکھ چکا ہو وہ پیپرز کہیں پر بھی نہیں ہیں شاید وہ پیپرز چوری ہو گئے ہیں یا پھر کبیر شاہ نے چھپا لئے ہیں مجھے شک ہے اس کے لاکر میں وہ

پیپرز ضرور ہوں گے!!! امجد اس کی دھمکی سے خوف زدہ ہو چکا تھا اسے اس بات کا اچھے سے اندازہ تھا کہ زیڈ زی صرف کہتا ہی نہیں بلکہ اپنے کہے پر عمل کرتا تھا اور اس کا ہر عمل ہی بھیانک ہوا کرتا تھا

وہ بہت ضروری پیپرز تھے امجد!!! مجھے ہر حال میں چاہیے اور وہ انہیں کون چوری کرے گا بھلا امل کی پریگنسی رپورٹ سے کسی کا کیا لینا دینا کون اسے چوری کر سکتا چھپا سکتا یہ صرف کبیر ہی کر سکتا ہے کیوں کہ یہ اس کا ہی گناہ ہے جس کو چھپانے کی وہ ہر ممکن کوشش ضرور کرے گا !!! وہ اب امجد کو سمجھاتے ہوئے بولا

لیکن سر ابارشن رپورٹس تو ابھی تک نہیں مل سکتیں !!! اس نے کچھ کہنا چاہا مطلب وہ جانتا تھا زیڈ زی کس لئے وہ اہم پیپرز ڈھونڈ رہا ہے

مجھے وہ نہیں اس سے پہلے والی چاہیے رپورٹ جو امل نے کبیر شاہ کو دکھائی ہے زیڈ زی نے پھر سے اپنی بات دہرائی !!!

اوکے سر سمجھ گیا ہوں !!! امجد نے کہا

اور ہاں ابارشن کی رپورٹس بھی کہیں جانے مت دینا وہ بھی ہمارے کام آ سکتی ہیں !!!! اس نے پھر سے اسے ایک نیا حکم دیا جس پر امجد ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرنے لگا کیوں کہ زیڈ زی کے سامنے اتنی بات کرنا بھی بڑی بات تھی اور امجد ہمیشہ ہی اس سے بات کرتے پھنس جایا کرتا تھا ------

سردی ضرورت سے زیادہ بڑھنے لگی تھی ہر دن کے ساتھ سردی کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور امرحہ تو سردی کو بہت ہی سر پر حاوی کر لیتی تھی اور کچھ اس کی طبیعت بھی آج کل ایسی تھی کہ کبھی گرمی لگنے لگ جاتی تو کبھی سردی زرغم اس کا بہت ہی خیال رکھتا تھا لیکن جب وہ پاس نہ ہوتا تو امرحہ اپنی من مانی پر اتر آتی تھی

اور آج بھی کچھ یوں ہی ہوا تھا زرغم آفس کے کام سے گھر سے صبح وقتی ہی نکل گیا تھا امرحہ کو ایک دم سے گرمی لگنے لگی تھی لیکن موسم تو بہت سرد تھا سردی بھی بے حد تھی کچھ دیر تو وہ اے سی لگا کر بڑے مزے سے بیڈ پر لیٹی رہی لیکن پھر بعد میں اس کو کپکپی لگنے لگی تھی ریموٹ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اے سی کی کولنگ کم نہیں کر پا رہی تھی ابھی وہ اٹھ کر بند کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ ایک دم سے لائٹ چلی گئی اور اے سی ایک دم سے بند ہوا تو پورے

کمرے میں سکون کی لہر دوڑ گئی اور پھر وہ بھی سکون محسوس کرتی واپس بیڈ پر لیٹ گئی اور پھر آہستہ آہستہ تھکاوٹ کی وجہ سے نیند اس کے حواس پر سوار ہونے لگی اور نہ جانے کب لائٹ آئی اور کب پھر سے اے سی چلنے لگا تھا اس کی ہمت اب جواب دے گئی تھی سردی کی وجہ سے اب وہ پوری کی پوری ٹھنڈی ہو گئی تھی اور کپکپانے لگی کسی پل بھی اسے سکون نہ آیا رنگت بھی اب اس کی نیلی ہونے شروع ہو گئی تھی وہ نیم بے ہوشی میں تھی

ہوش تو اسے تب آیا جب اس نے اپنے گرد کسی کے یخ ٹھنڈے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا اچانک کسی نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا وہ کٹی ہوئی ڈھال کی طرح اس کے سینے لگی تھی کوئی اس پر چلایا تھا اور اسے اپنے سینے میں ایک دم سے بھینچ گیا تھا

اور پھر اچانک ہی وہ اس کے کپکپاتے وجود پر وہ چھاتا جا رہا تھا روم میں اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پا رہی تھی اس کے لب اس کی گردن کو چھو رہے تھے اس کے وجود پر سنسنی سی طاری ہونے لگی اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنے کی کوشش کی طبیعت میں بھی ایک دم سے بوجھل پن اتر آیا تھا لیکن وہ اپنے جسم کو حرکت تک نہیں دے پا رہی تھی آنکھیں کھلنے سے انکاری تھیں لاکھ کوشش کرنے پر بھی وہ آنکھیں نہ کھول پائی

خان نہیں !!! امرحہ نے اسے روکنا چاہا لیکن ہمت ہوتی تو تب روکتی اس کے ہاتھ پیر سردی سے کانپ رہے تھے ایک تو موسم اتنا سرد تھا اوپر سے اس کی جنونیت عروج پر تھی نیم بے ہوشی میں بھی وہ اس کو پہچان گئی تھی وہ جانتی تھی اس کے علاوہ کوئی اور اس کے قریب نہیں آ سکتا امرحہ نے اس کی پکار

نہیں سنی تھی جو مسلسل اسے پکار رہا تھا بس اس نے اس کی خوشبو کو محسوس کر لیا تھا

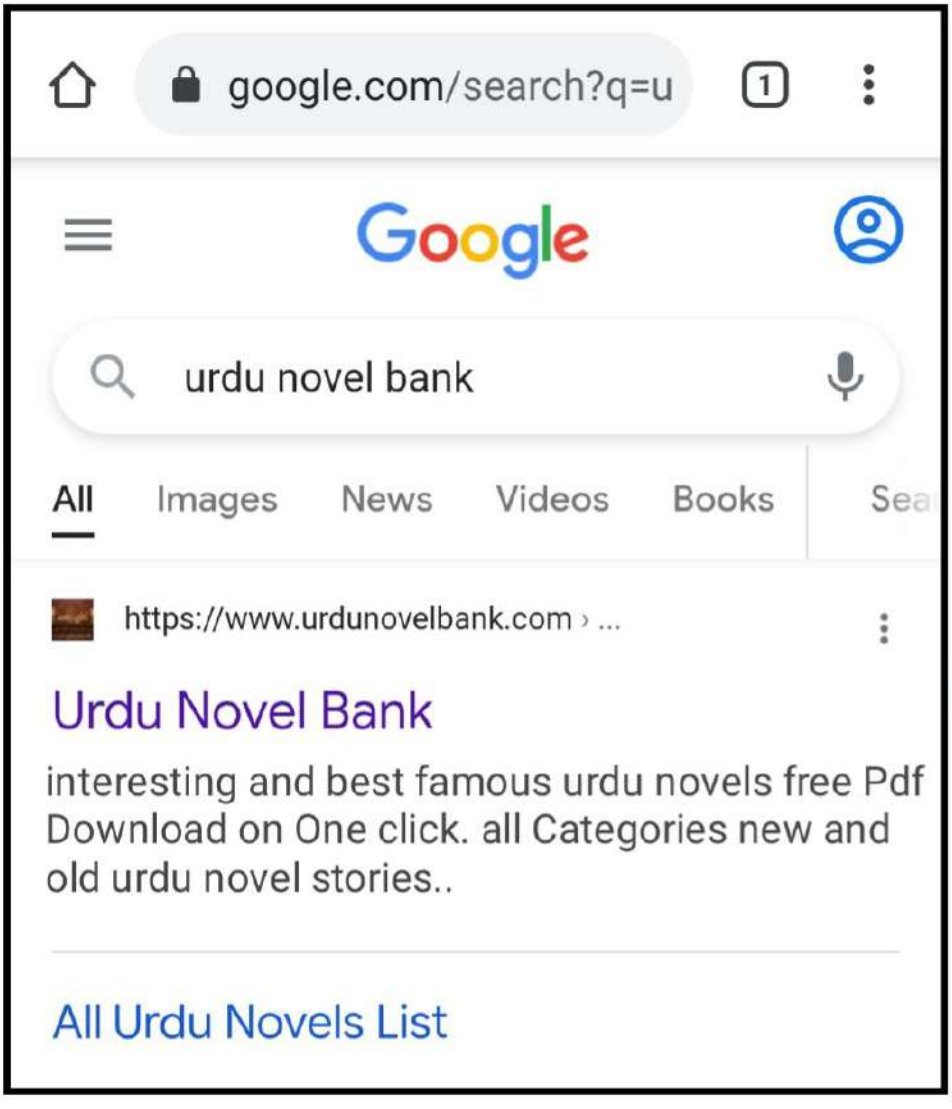
اگر میں نے ایسا نہیں کیا تو جانم تم مر جاؤ گی اور میں تمہیں اتنی آسانی سے مرنے نہیں دے سکتا میری دھڑکن ہو تم میری جان ہو میں کیسے تمہارے بغیر رہ سکتا ہوں !!! زرغم نے اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کھینچتا آہستہ آہستہ ساری حدیں پار کرنے لگا امرحہ کی مزاحمتیں دم توڑ گئیں تھی اسے اپنا آپ سپرد کر گئی تھی بہت کوشش کے بعد بھی وہ اسے روک نہیں پائی تھی لیکن اب وہ اس کے حصار میں پر سکون ہوتی جا رہی تھی

اگر اب تم نے مجھے روکا ہوتا تو میں تمہارے ساتھ بہت برا کرتا بہت ہی برا حشر ہی بگاڑ دیتا لیکن تم نے خودی ہار مان کر اچھا کیا جانم !!! وہ اسے دھمکی دے رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس پر فدا ہو رہا تھا

شکر تھا کہ وہ بروقت اس تک پہنچ گیا تھا اگر وہ وہاں نہ آتا تو اگے وہ ایسا کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا وہ زاور اور میراب سے مل کر جیسے ہی گھر آیا تو ملازمہ نے کہا کہ بی بی جی کافی دیر سے روم میں ہیں باہر نہیں آئیں یہ سن کر زرغم کو ٹینشن ہوئی اور اپنے روم کی طرف بھاگا امرحہ کے لئے اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ہی روم میں انٹر ہوا تو امرحہ کی حالت دیکھ کر وہ چیخا اور اے سی بند کر کے سیدھا اس کو اپنے حصار میں لے لیا اور پھر اس کو اپنے آپ سے دور نہ کر پایا

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے

اور اچھے معیاری ناول

تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے

ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں

مکمل ناول مفت میں

وانیہ کب سے زاور کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ تھا کہ آ ہی نہیں رہا تھا اب اسے غصّہ بھی آ رہا تھا ساتھ میں اس کال کی بھی الگ ہی پریشانی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے زاور کو بتانے کا سوچتی تو کال کرنے والے کی دھمکی اس کے کانوں میں گونجنے لگتی تھی جس پر چاہتے ہوئے بھی وہ زاور شاہ کو کچھ نہ بتا سکی ابھی وہ بیٹھی یہ ہی سوچ رہی تھی کہ اس کے موبائل کی میسج ٹون بجی وانیہ جلدی سے موبائل چیک کیا تو زاور کا میسج سکرین پر جگمگا رہا

" تم میرا انتظار مت کرنا میں لیٹ آؤں گا"

اس میسج نے وانیہ کا غصّہ اور بھی بڑھا دیا تھا لیکن اسے یہ فکر بھی کھائے جا رہی تھی کہ زاور کیوں نہیں ابھی تک آیا زاور شاہ سے الگ ہونا ہی اس کے لئے بہت اذیت بھرا اور تکلیف دہ عمل تھا جسے وہ نہیں کر سکتی تھی آنکھوں میں آنسو بھر بھر کے آ رہے تھے جنہیں وہ بار بار صاف کر رہی تھی زاور کے سامنے وہ خود کو روتا ہوا شو نہیں کرنا چاہتی تھی رات کے دو بج رہے تھے تب حویلی میں زاور شاہ کی گاڑی کا ہارن اسے سنائی دیا وہ ایک دم چوکنی ہو گئی تھی

جب کہ زاور نے گہرا سانس لیا اور گاڑی سے نکلا اسے اب وانیہ کا سامنا کرنا تھا کیوں کہ صبح سے اس نے اسے بہت اگنور کیا تھا وہ بھی جان بوجھ کر اب زاور یہ ہی سوچتا ہوا اپنے روم کی جانب بڑھا کہ اسے کیسے منایا جائے اور خوش کیا جائے

وہ روم میں انٹر ہوا تو وانیہ کو اپنے انتظار میں جاگتا ہوا پایا یعنی وہ اس کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی وانیہ کی اس پر نظر پڑی تو وہ جلدی سے اٹھی اور بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی جس پر زاور شاہ دلکش انداز میں مسکرایا

کیا ہوا جان !! آج کچھ خاص ہوا ہے کیا جو صبح سے اتنا فون کیا جا رہا اور روم میں آتے ساتھ ہی اتنا پیارا استقبال !! وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اپنے سامنے لاتے ہوئے بولا

نہیں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہوا بس یاد آ رہی تھی آپ کی !!!! وہ اس سے نظریں چرا کر بولی اور آنکھوں کی نمی کو با مشکل دور دھکیلا تھا جو کہ بہت ہی تکلیف دہ تھا

میں تو سمجھا تھا آج ہماری لڑائی ہو گی تم مجھ سے بہت لڑو گی کہ میں نے اتنا اگنور کیا لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے !!!! زاور نے اس کا ماتھا چوما اور اسے چھیڑ کر بولا جس پر وانیہ نے خفا ہو کر اسے دیکھا

اچھا میں فریش ہو کر آتا ہوں تم نے بھی ضرور کھانا نہیں کھایا ہو گا جاؤ کھانا لے کر آؤ !!! زاور نے واش روم جاتے جاتے اس سے کہا جس پر وہ سر کو ہلا کر رہ گئی ابھی وہ روم سے نکلنے ہی والی تھی کہ اسی انجان نمبر کی پھر سے کال آنے لگی وانیہ کا رنگ پل بھر میں اڑا تھا اب وہ خوف زدہ سی ہو گئی اور کال پک کر گئی

سنو لڑکی اگر اپنے شوہر کو بتایا تو ہم سے برا کوئی نہ ہو گا تم اپنے شوہر کی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گی ہمیں پتا ہے وہ حویلی آ چکا ہے یعنی ہم نے اس پر نظر رکھی

ہوئی ہے تمہاری ایک غلطی اس کی جان لے سکتی ہے میری بات یاد رکھنا ورنہ !!!!! --- اگے تم خود سمجھدار ہو

وانیہ کی سانس ہی جیسے سینے میں اٹک گئی تھی اس کی یہ سب باتیں سن کر

وانیہ کی سانس ہی جیسے سینے میں اٹک گئی تھی اس کی یہ سب باتیں سن کر وہ اپنے آپ کو بامشکل گرنے سے بچا پائی تھی اس کا سر اب گھوم رہا تھا روح میں اذیت سرایت کر گئی تھی اسے کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا کہ آیا وہ کرے تو کیا کرے اگر وہ زاور کو بتا دیتی تو اسے یقیناً جانی نقصان ضرور ہو جانا تھا وہ جو کوئی بھی تھا بہت خطر ناک تھا جو ان دونوں پر پل پل کی نظر رکھے ہوئے تھا وہ

یہ سب دل ہی دل میں سوچ کر پریشان ہوئے جا رہی تھی آنسوؤں کو بس موقع ہی چاہیے تھا آنکھوں کے رستے نکلنے کا اسی وقت زاور واش روم کس دروازہ کھول کر باہر آیا اور اسے یوں صوفے پر بیٹھا دیکھ کر ایک لمحے کے لئے حیران ہو گیا ٹاول سے اپنے بالوں کو رگڑتا ہوا وہ اس کے قریب آیا جو اس کی موجودگی کو فراموش کر گئی تھی ایسا بہت کم ہوا تھا بلکہ کبھی ہوا ہی نہ تھا اسی لئے زاور شاہ کا حیران ہونا بنتا بھی تھا

مجھے لگتا ہے کہ آج یوں ہی خالی پیٹ گزارہ کرنا پڑے گا شاید تم مجھے اگنور کرنے کی سزا دینا چاہتی ہوں یوں بھوکا رکھ کر !!!! زاور نے اس کا کندھا ہلا کر اسے ہوش دلایا جو ہڑبڑا کر کھڑی ہوئی

سو سوری مجھے یاد نہیں رہا !!! یہ کہہ کر وہ باہر جانے لگی ہی تھی کہ زاور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنے سامنے کیا

وانی کیا بات ہے آج کچھ عجیب سی لگ رہی ہو کیا ہوا ہے !!! وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا جیسے اس کے اندر کا راز جان ہی لے گا وہ اس کی بات پر سٹپٹا کر رہ گئی

نن نہیں تو بس ایسے ہی نیند آ رہی ہے تھک گئی ہوں میں !!! وانیہ اس سے نظریں چرا گئی تھی

!!! نہیں یہ بات نہیں ہے مجھے تو پریشان سی لگ رہی ہو ادھر دیکھو میری طرف ٹاول کو صوفے پر پھینک کر کے دونوں کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر سیریس انداز

میں بولا زاور بہت غور سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو نوٹ کرنے لگا وہ چاہ رہا تھا کہ جو بھی بات ہے وانیہ کھل کر اس سے شئیر کرے

بولا نہ ایسی کوئی بات نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے بس اور مجھے یہ بھی ڈر ہے کہ آپ مجھے چھوڑ ہی نہ جاؤ !!! وانیہ ہر حال میں اس کی بات کی جھٹلانا چاہتی تھی زاور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آن ٹھہری

وانی میری جان میں پہلے بھی بول چکا ہوں کہ میں تم سے الگ کسی قیمت پر بھی نہیں ہو سکتا ہاں اگر موت نے میرا ساتھ نہ دیا تو میں کچھ نہیں کر پاؤں گا ویسے تو میں تم کو کبھی چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا !!! زاور کی بات پر وانیہ نے خفا ہو کر اسے دیکھا تھا ساتھ میں اسے سینے پر مکا بھی مار گئی

اگر ایسی بات کرو گے تو میں پکا ناراض ہو جاؤں گی سچ بول رہی ہوں !!! منہ بنا کر بولتی آنکھوں میں نمی لے آئی تھی اور ایسے میں بولتے ہوئے اسے بہت کیوٹ لگی نے ساختہ ہی زاور اسے اپنے سینے بھینچ گیا

لو یو میری جان !!! ایسی فضول سوچیں ذہن سے نکال دو میں ہر پل تمہارے ساتھ ہوں ہر بات تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو کیوں کہ ہم زندگی بھر کے ساتھی ہیں ایک دوسرے کا لباس ہیں اور اب جب زندگی نارمل ہوئی ہے اور حسین بھی ہے تو اسے اپنے وہموں کے چکروں میں مت جھونکو بلکہ کھل کر مسکراؤ کھل کر جیو کیوں کہ میں تمہارا شوہر تمہارے ساتھ ہوں جب کسی عورت کا شوہر اس کے ساتھ ہوتا ہے نہ تو وہ عورت کبھی کمزور نہیں پڑتی بلکہ ڈٹ کر دشمنوں کی چالوں کا مقابلہ کرتی ہے !!! زاور اسے اپنے سینے لگائے آہستہ آہستہ جذبات سے بوجھل لہجے میں سمجھا رہا تھا تاکہ وہ کوئی بیوقوفی ہی نہ کر دے وانیہ اس کے حصار میں سچ میں خود کو مضبوط محسوس کر رہی تھی

لگتا ہے آج میری بیگم کو مجھ پر کچھ زیادہ ہی پیار آ رہا ہے !!! جب کافی دیر وہ اس سے الگ نہ ہوئی تو وہ اسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا وانیہ نے اس کی بات پر اس کے حصار سے نکلنا چاہا جو اپنی گرفت سخت کر گیا تھا

اب تو کھانے کا وقت گزر گیا جانِ من !!! وہ مسکرا کر بولا

لیکن مجھے بھوک لگی ہوئی ہے آپ کے انتظار میں نہیں کھایا !!! وہ منہ بسورتے ہوئے بولی

پاگل لڑکی میں نے میسج بھی کیا تھا کہ لیٹ آؤں گا خود تو کھا لیتی !!! اب جاؤ جلدی سے کھانا لے کر آؤ !!! وہ اب اسے آنکھیں دکھا کر اپنی گرفت سے آزاد کر گیا جو مسکرا کر روم سے کھانا لینے کے لئے نکل آئی زاور نے کچھ ہی پل کے لئے

اس کے ذہن سے پریشانی نکال پھینکی تھی اور اسے سمجھایا بھی تھا لیکن وہ اب بھی اندر سے پریشان تھی لاکھ خود کو مضبوط ظاہر کرتی لیکن تھی تو ایک لڑکی ہی جو بات بات پر ڈر جایا کرتی تھی تو اب کیسے ممکن نہ تھا کہ وہ اس دھمکی سے نہ ڈرتی -----

کھانے کے بعد زاور نے اسے جلد ہی سلانے کی تھی کیوں کہ وہ ذہنی کشمکش میں مبتلا تھی جسے زاور بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا کہ اسے کوئی نہ کوئی پریشانی ضرور ہے لیکن وہ اس کو بتا نہیں پا رہی اب وہ اس کے سینے لگی بڑے ہی سکون سے سو رہی تھی زاور اس کے پر سکون چہرے کو دیکھ کر مسکرایا

پاگل لڑکی !!! فضول میں پریشان ہوتی ہو ساتھ میں مجھے بھی کر دیتی ہو !!! زاور نے اس کے گال شدت سے چومتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی جس پر وانیہ کسمسا کر رہ گئی تھی زاور کچھ دیر تو سوچتا رہا کہ اب اگے کیا کرنا ہے لیکن سینے لگے وجود نے اسے کچھ اور سوچنے نہ دیا تھک ہار کر وہ اس کی گردن میں منہ چھپا گیا اور اسے محسوس کرتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگا۔

زاور شاہ صبح جب تیار ہو کر نیچے لاؤنج میں آیا تو وانیہ کو تلاشنے لگا جو کچن میں ناشتے کے لئے ضروری ہدایات دے رہی تھی ساتھ میں مہمل بھی اس کے ساتھ کام کر رہی تھی اسے دیکھ کر ہی اس کے وجود میں سکون کی لہر اٹھی تھی جو وہ بیان نہیں کر سکتا تھا

کس کو ڈھونڈ رہے ہو ؟؟ میراب نے اسے یوں یہاں وہاں دیکھتے ہوئے بولا تو زاور نے چونک کر صوفے کی جانب دیکھا جو بڑے مزے سے صوفے پر بیٹھا موبائل کے ساتھ لگا ہوا تھا

تم یہاں ہو ابھی تک گئے نہیں ؟؟ زاور بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا اور اس سے پوچھنے لگا رات دونوں ہی ایک ساتھ آئے تھے اور آتے ساتھ ہی دونوں تھکاوٹ کی وجہ سے اپنے اپنے روم چلے گئے تھے زاور سمجھا تھا کہ وہ آفس کے لئے چلا گیا ہو گا لیکن وہ تو ابھی تک یہیں پایا جا رہا تھا

ہاں یار موڈ نہیں فلحال جانے کا آرام سے نکلوں گا !!! میراب نے حسرت بھری نگاہ کچن میں کھڑی مہمل پر ڈالی وہ مسلسل مہمل کو نگاہوں میں فوکس کیے ہوئے تھا۔

کچھ ناراضگی چل رہی ہے کیا تم دونوں میں ؟؟ زاور شاہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا

نہیں یار ایسی بات نہیں ہے میں صرف ناراض نہیں بہت سخت اس سے ناراض تھا اب نہیں ہوں!!!! وہ تردید کرتے ہوئے بولا

تو بیٹا وہ تمہیں اگنور کیوں کر رہی ہے اور کس وجہ سے ؟؟؟ زاور شاہ نے ابرو اٹھا کر کہا وہ ایک لمحے کے لیے اس کے مشاہدے پر حیران رہ گیا یعنی وہ اس پر بھی نظر رکھے ہوئے تھا

ایسے حیران ہو کر کیوں دیکھ رہے ہو فیملی ممبر ہو تو میرا حق بنتا سب کی خیر خیریت دریافت کرنا !!! اب جلدی اپنے منہ سے پھوٹو جو میں پوچھ رہا ہوں !!! زاور نے اسے گھور کر کہا

یار مجھے یوں لگ رہا کہ تھوڑا سا بدلہ لینا چاہ رہی ہے شاید کی بات ہے یقین سے نہیں کہہ سکتا میں !!! وہ اس سے ہار مانتے ہوئے اسے اپنے دل کی بات کہنے لگا لیکن اس کی نظریں اب بھی مہمل پر تھیں

بدلہ----!!!! لیکن کس چیز کا بدلہ اور کیوں ؟؟؟ وہ حیرانی سے بولتا ہوا میراب کو دیکھنے لگا جسے مہمل کے علاوہ کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا

او ہیلو رومیو کی اولاد کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے !!! اب کی بار زاور نے اسے جھنجھوڑ دیا تھا اور ساتھ میں ایک اسے جھانپڑ بھی رسید کر دیا تھا میراب تو اس اچانک حملے پر بوکھلا سا گیا

کیا کر رہا ہے ذرا خیال تو کرو سامنے ہم دونوں کی زوجہ محترمائیں موجود ہیں کیا سوچیں گیں !! میراب نے معصوم سی شکل بنا کر اسے کہا تو زاور نے ایک اور مکا اسے مارا تھا اور اب کی بار اس کا نشانہ اس کا جبڑا تھا

آہ ظالم انسان !!! کیا کر رہا ہے تو !!! میراب نے اس سے دور ہوتے ہوئے کہا

تو بتا پھر نخرے نہ کر ؟؟؟ اب کی بار زاور نے مطمئن ہو کر کہا جیسے پتا ہو اب کی بار میراب سب بتا دے گا اور ہوا بھی یوں ہی تھا میراب کراہتے ہوئے اسے بتانے لگا

یار زاور !!! میں نے بھی تو اس کو بڑا اگنور کیا تھا نہ --- اب تھوڑا بہت حق تو اس کا بھی بنتا ہے ناں!!! بس وہی سلسلہ چل رہا ہے جو تجھے پہلے سے پتا ہے میراب نے مہمل کو بڑے ہی پیار سے آنکھوں میں رکھتے ہوئے کہا

مہمل کو اپنے اوپر نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو اس نے مڑ کر میراب کی جانب دیکھا جس پر میراب نے ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی تھی اور ساتھ میں اسے آنکھ بھی مار چکا تھا جس پر وہ گڑبڑا کر اپنی نگاہوں کا زاویہ ایک لمحے میں بدل گئی تھی زاور کا ایک دم سے قہقہہ چھوٹا تھا میراب نے خفا ہو کر اسے دیکھا

شرم تو تجھ میں ہے نہیں بھائی کے سامنے اس کی بہن کو چھیڑ رہا ہے !!!! زاور نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے مصنوعی غصّے سے اسے آنکھیں دکھائیں

چل اوئے اگر تیری وہ بہن ہے تو میری بیوی ہے !!! میراب نے بھی اب ذرا رعب سے کہا تھا لیکن اس کی گھورتی آنکھوں کو دیکھ کر فٹ ہی بھیگی بلی بن گیا زاور نے زیر لب مسکراہٹ کو روکا

بہت اچھی لڑکی ہے مہمل اس لئے نہیں کہ وہ میری بہن ہے اس لئے کہ وہ تمہیں پسند ہے اور تمہاری پسند کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتی میں سب سنبھال لوں گا شادی ہو کر رہے گی مجھے پتا ہے تم اس کے ساتھ بہت خوش ہو اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے آمین !!! زاور شاہ اسے دل سے دعا دیتے ہوئے بولا

میراب مسکرا دیا تھا اپنے دوست کے پیار پر جو کبھی بھی ان دونوں میں ختم نہیں ہو سکتا تھا

لیکن اگر تو نے میری بہن کو تکلیف پہنچائی تو تیری ہڈی پسلی ایک کر دوں گا

زاور نے پھر ایک مکا اسے لگایا اور دوسرا بھی ابھی مارنے لگا تھا ہی کہ فریحہ !!!! بیگم وہاں آ گئیں

یہ کیا کر رہے زاور بیٹا کیوں لڑ رہے ہو ؟؟؟ انہوں نے گھبرا کر کہا تو کچن میں موجود وانیہ اور مہمل کے کان کھڑے ہوئے دونوں ہی گھبرا کر باہر آئیں تھیں اور اب ان کو حیران پریشان نظروں سے دیکھ رہی تھیں

کچھ نہیں پھپھو !!! میں لڑ نہیں رہا بلکہ اس کی مرمت کر رہا تھا کہ کہیں سے کچھ ٹوٹ نہ گیا ہو !!! ہنستے ہوئے کہہ کر وہ میراب کو جلا گیا تھا میراب اس کی آنکھ ونک کرنے پر ہی تلملا گیا تھا

ابھی وہ اسے گھور ہی رہا تھا کہ لاؤنج میں صبیحہ بیگم اپنے شوہر دانیال شاہ کے ہمراہ گھر میں داخل ہوئیں تو زاور اور میراب نے اٹھ کر ان کا پرتپاک استقبال کیا تھا فرحہ بیگم جو وانیہ کے ساتھ کھڑیں تھیں ایک لمحے کے لیے ان سب کو دیکھ کر ٹھٹکی تھیں صبیحہ بیگم کو پہچاننے میں ایک لمحہ بھی نہ لگا تھا صبیحہ بیگمآج بھی ویسی کی ویسی تھیں اور بہت خوبصورت تھیں فریحہ بیگم کو لگا جیسے ان کا دل سینے سے باہر آنکلے گا اور پھر دھڑکنا بھول جائے گا

انہیں ان گزرے سالوں کا فاصلہ صدیوں پر محیط لگا تھا ماضی کے زخم پھر سے ادھڑنے لگے اور جن سے اذیت ہی مل سکتی تھی وانیہ جو ان سے بات کر رہی تھی اور صبیحہ کا ہی پوچھ رہی تھی کہ ایک دم سے ان کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی فریحہ بیگم کی رنگت ایک دم ہی سے متغیر ہو کر رہ گئی تھی جسم میں بھی جان باقی نہ تھی ان کو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی پل بھی زمین پر گر ہی نہ جائیں

امی آپ ٹھیک تو ہیں نا ؟؟؟ کیا ہوا ہے آپ کو ؟؟؟ وانیہ ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ان کو ایک دم سے اپنے حصار میں کر گئی تو فریحہ بیگم نے غائب دماغی سے اسے دیکھنے لگ گئیں اور سمجھنے کی کوشش کرنے لگیں کہ یہ سب حقیقت ہی ہے یا پھر وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھیں اپنے سامنے اپنی ہی بہن کو دیکھ رہی تھیں وہ بھی کئی سالوں بعد بے ساختہ ہی وہ اپنی جگہ سے صبیحہ بیگم کی جانب بڑھیں

صبیحہ بیگم جو مہمل کے گلے لگ کر اس سے بات کر رہی تھیں فریحہ بیگم کو ایک دم دیکھنے لگ گئیں اور اس چہرے کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکیں یعنی میراب ان سے سچ ہی بول رہا تھا جو وہ مذاق ہی سمجھ گئیں تھیں لیکن یہاں آ کر میراب کی بات درست لگی تھی کئی لمحوں تک وہ فریحہ بیگم کے چہرے کی طرف دیکھتی رہیں آنکھوں میں شناسائی کی چمک ابھری لیکن فریحہ سہی سلامت ان کے سامنے تھیں

کیونکہ اسے تو یہ بتایا گیا تھا کہ فریحہ مر چکی ہے۔

لیکن ان کا دل اس بات پر کبھی بھی ایمان لانے کو نہیں کرتا تھا پتا نہیں کس کی نظر ان کی حویلی کو لگ گئی تھی جو سب کچھ تباہ کر گیا تھا

گزرا ہوا وقت اپنی اذیتوں کے نشان چھوڑ کر جاتا ہے اور یہی اذیتوں کے نشان فریحہ اور صبیحہ بیگم کے چہروں پر موجود تھے فریحہ بیگم جو کہ صبیحہ بیگم سے چھوٹی تھیں لیکن زندگی کی تلخیوں نے ان کو بڑا کر دیا تھا اب اب وہ اپنی عمر سے زیادہ بڑی لگتیں تھیں لیکن صبیحہ بیگم نے اپنے آپ کو فٹ رکھا ہوا تھا اور وہ اس حالت میں بھی بلکل سوبر سی اور گریس فل لگتیں تھیں

صبیحہ میری بہن !!! یہ کہتے ہوئے فریحہ بیگم نے ان کو گلے سے لگا لیا تھا صبیحہ بیگم یہ آواز تو لاکھوں میں بھی پہچان سکتیں تھیں کیونکہ یہ آواز تو ان کی لاڈلی بہن فریحہ بیگم کی تھی وہ سب ان کا ملن دیکھ رہے تھے وانیہ تو اب تک حیران پریشان کھڑی یہ صورتحال سمجھنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن کچھ بھی خاص اس کے پلے نہ پڑا

فریحہ یہ تم ہو نا میری چھوٹی بہن میری فری ؟؟؟؟

ان کا لہجہ بالکل بھاری ہو کر رہ گیا تھا آنسوؤں کی وجہ سے صبیحہ بیگم نے ایک دم سے علیحدہ ہو کر ان کا چہرہ دیکھنے لگ گئیں جو اب کافی بدل چکا تھا جہاں جوانی ہوا کرتی تھی اب وہاں بڑھاپا تھا

ہاں یہ میں ہی ہوں میں فری ہوں تمہاری دوست تمہاری بہن!!! یہ کہہ کر انہوں نے صبیحہ بیگم کو سینے سے لگا لیا تھا کتنے ہی لمحوں تک وہ ایک دوسرے سے لپٹی زار و قطار روتی رہیں تھیں وانیہ بیچاری اپنی جگہ پر حیران کھڑی تھی زاور اور میراب خاموش کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے وانیہ کو اب یاد آ رہا تھا کہ جب وہ چھوٹی ہوا کرتی تھی تو فریحہ بیگم اس نام کا ذکر کیا کرتی تھیں لیکن پھر آہستہ

حالات ایسے ہو گئے کہ وہ اپنوں کا ذکر بھول چکی تھیں ان کو بس ایک ہی فکر تھی کہ جیسے تیسے ان کی وانیہ کا رشتہ ہو جائے اور اللہ کی کرنی ایسی ہوئی کہ زاور ہی کا نصیب بن گئی تھی جس کی ان کو بے تحاشا خوشی تھی

مہمل اور بی جان نے یہ منظر دیکھ کر اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے تھے بی جان بھی ان کی آوازوں سے باہر آ گئی تھیں جبکہ حشمت شاہ کو تو ساری حقیقت معلوم تھی اس لئے ان کو دونوں بہنوں کے ملنے پر بہت خوش ہوئی تھی چچی بیگم جو بازار سے ابھی حویلی میں انٹر ہوئیں تھیں اور یہاں کے منظر دیکھ کر پہلے تو حیران ہوئیں اور پھر ان دونوں بہنوں کو دیکھ کر تلملا گئیں تھیں شاہ ظل بھی ان کے ساتھ ہی آیا تھا اور اب حیران ہو کر ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اور پھر وہ مسکرا دیا تھا دونوں پھپھو کو ایک ساتھ دیکھ کر

تم زندہ ہو فری میری جان میری بہن !!! صبیحہ بیگم روتے ہوئے ان سے الگ ہوئیں اور کبھی ان کے ہاتھ چومنے لگ جاتیں تو کبھی ان کا چہرہ چومنے لگ جاتیں فریحہ بیگم اپنی بہن کے پیار پر بہت خوشی محسوس کر رہیں تھیں

صبی !! میں زندہ ہوں اور تمہارے سامنے موجود ہوں آؤ چل کر روم میں بیٹھتے ہیں یہاں کچھ لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں ان کی نظروں میں نہیں آنا چاہتی جو میری خوشیوں کی قاتل ہے !!! فریحہ بیگم ایک نظر چچی بیگم پر ڈال کر صبیحہ بیگم کو اپنے روم میں لے گئیں تھیں چچی بیگم کی نظروں نے بہت دور تک ان کا پیچھا کیا تھا ان کی ماضی میں کی گئی سازش کا خاتمہ ہو چکا تھا یہ ان کے لئے خطرے سے خالی نہ تھا وہ اپنی گندی سوچوں کے تانے بانے بننے لگیں تھیں اپنی جان اب ان کو خطرے میں نظر آنے لگی اب پھر سے وہ اپنے بھائی کبیر شاہ کا سہارا لینے لگی تھیں جو ان کی نظر میں بہت ہی مضبوط سہارا تھا لیکن وہ نہیں جانتی تھیں کہ ہر بار ہی ایک کھیل نہیں کھیلا جا سکتا وقت ایک جیسا نہیں

رہتا صبر کرنے والوں کا صبر رنگ لے آتا ہے اور وہ ہر اس محاذ پر سر خرو ہو جاتے ہیں جہاں جہاں ان کر انگلیاں اٹھائی گئیں تھیں بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں اور سچ کا بول بالا ہمیشہ رہے گا اور برائی کا خاتمہ ہو کر ہی رہتا ہے چاہے دیر ہی سہی -----

زاور شاہ نے وہیں سے میراب کو اشارہ کیا تھا اور پھر دونوں وہاں سے نکل آئے تھے کچھ کام ان کے ایسے تھے جن کا اب مکمل کرنے کا وقت آ گیا تھا ----

---

!!! آئم سوری امرحہ جانم

پلیز خان !! مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی !!! وہ اس کے ہاتھ بے رخی سے اپنی کمر سے ہٹانے لگی اور پھر اٹھ کر کچن چلی گئی زرغم کو پتا تھا وہ اپنے آپ کو اذیت دے گی اور خود کو جھلسائے گی وہ دانت پیستا ہوا اس کے پیچھے آیا جہاں وہ رو رہی تھی

!!! یار جان بوجھ کے نہیں کیا میں نے کچھ تمہاری حالت ہی بہت خراب تھی اور میں کیسے اپنی جان کو مشکل میں دیکھ اور ڈال سکتا ہوں ؟؟؟ جب کے اب ہمارا بے بی بھی آنے والا ہے !!!! زرغم نے اس کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا اور بڑے ہی پیار سے اسے سمجھانے لگا جو اب سوں سوں کر رہی تھی

یار بس کرو نا یہ رونا پلیز جانم !!! زرغم نے اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اس کی آنکھوں کو چوم کر بولا جس پر امرحہ نے اس کے سینے پر مکے مارنے شروع کر

دیے زرغم نے شکر کا سانس لیا تھا کہ وہ اب اس سے نارمل ہوئی تھی ورنہ وہ جیسے چڑچڑی ہو رہی تھی ان دنوں کوئی شک نہ تھا کہ یہ لڑائی ان کی بہت دنوں تک چلتی

کیا اب مجھ معصوم سے شوہر کو ناشتہ مل جائے گا ؟؟؟ زرغم نے معصوم سی شکل بنا کر کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی زرغم بے خودی میں اس کے چہرے پر جھکا لیکن امرحہ نے فٹ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کو دور دھکیلا

خبردار اب میرے قریب بھی بھٹکے !!! وہ غصّے سے کہہ کر ناشتہ بنانے لگی تھی لیکن زرغم نے اس کو پھر سے اپنی گرفت میں کیا اور اس کے گالوں کو شدت سے چومتا اسے بانہوں میں اٹھا کر روم میں لے جانے لگا

افففف خان میں گر جاؤں گی ۔۔۔۔۔ گر جاؤں نہیں کریں پلیز !!!! وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتی مسلسل چیخ رہی تھی تبھی زرغم نے اسے بیڈ پر لا کر بیٹھایا تب اس نے آنکھیں کھولیں اور دل پر ہاتھ رکھ گئی تھی جو تیز تیز دھڑک رہا تھا

کچھ ہو جاتا مجھے تو ؟؟؟ گر جاتی تو ؟؟؟ وہ زرغم کو خفگی سے دیکھنے لگی جو اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

تمہیں کیا میں ایسا لگتا ہوں کہ تمہیں گرا دوں ؟؟ ایسا مر کر بھی نہیں ہو سکتا میری جانم !!! وہ اس کے ماتھے پر پیار بھرا بوسہ دے کر اٹھا

آپ کہاں جا رہے ہو ؟؟ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے بولی

جانم تمہارے لئے ناشتہ بنانے جا رہا ہوں !!! زرغم نے اس کے ہاتھ پر تھپکی دے کر کہا

تو میں بناتی ہوں نا !!! وہ پھر سے بیڈ سے اترنے لگی تھی کہ زرغم نے دوبارہ اسے کندھوں سے پکڑ کر بیٹھایا

خبردار جو یہاں سے اٹھی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے اور محترمہ چلی ہیں ناشتہ بنانے !!! زرغم نے مصنوعی ناراضگی سے کہا تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی جب کے زرغم نے اسے یوں دیکھا تو قہقہہ لگا دیا جس پر وہ اب خفا سی اسے دیکھ رہی تھی

اوکے میں ابھی کے ابھی آتا ہوں !!! یہ کہہ وہ روم سے نکل کر کچن آ گیا اور جلدی جلدی امرحہ اور اپنے لئے ناشتہ بنانے لگا جب بنا کر فری ہوا تو روم میں

ناشتے کی ٹرے لے کر انٹر ہوا نظر جب بیڈ پر پڑی تو وہ مسکرائے بنا نہیں رہ سکا کیوں کہ وہ کمبل میں گھسی سو رہی تھی یعنی فل ناراضگی کا اظہار تھا

اٹھو جانم ناشتہ تیار ہے !!! زرغم نے ٹرے صوفے پر رکھ کر اسے آواز دی لیکن وہ پھر بھی نہ اٹھی دو تین آواز دینے پر بھی وہ نہ اٹھی تو زرغم اس کے پاس گیا اور کمبل اس کے اوپر سے ایک جھٹکے سے کھینچا جس پر وہ ہڑبڑا کر رہ گئی تھی اسے سامنے دیکھ کر اس کی بولتی بند ہو جاتی تھی لیکن آج پتا نہیں کیوں اسے اچھا لگ رہا تھا زرغم سے ضد کرنے کا اور اپنے نخرے اٹھوانے کا

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے !!! وہ اب غصّے سے بولی لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا

میں تمہارے ساتھ بہت کچھ کر سکتا ہوں سمجھی اب چپ چاپ اٹھ کر ناشتہ کرو جلدی شاباش!!! یہ کہہ کر زرغم نے اس کے اوپر سے کمبل کھینچا لیکن امرحہ نے جلدی سے دوبارہ کمبل اپنے اوپر لے لیا جس پر زرغم صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گیا

یعنی تم ایسے نہیں مانو گی ؟؟؟ زرغم نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا تو وہ منہ پھلا کر ناں میں سر ہلا کر رہ گئی

سوچ لو !!! زرغم نے اس وارن کیا

سوچ لیا ہے میں نے !!! امرحہ نے کمبل اپنے اوپر کھینچنا چاہا لیکن زرغم کی پکڑ سخت تھی

میں کہہ رہا ہوں کہ ایک بار سوچ لو یہ نہ ہو کہ تمہیں پچھتانا پڑے !!! زرغم نے اسے چیلنج کرتا ہوا بولا

جی نہیں میں نہیں پچھتاتی یہ آپ کی بھول ہے !! امرحہ نے چڑ کر کہا تو وہ مسکراہٹ دبا گیا اور اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا جس پر وہ بوکھلا کر نظریں چرا گئی وہ پھر بھی باز نہیں آیا تھا اسی طرح اسے دیکھتا رہا

آپ ایسے کیوں مجھے دیکھ رہے ہو ؟؟؟ وہ کنفیوز ہو کر بولی

میری مرضی جیسے چاہوں دیکھوں !!! زرغم نے اس کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے کہ امرحہ کو اس کی نیت ٹھیک نہ لگی تب ہی وہ جلدی سے بیڈ سے اتر گئی

مم مجھے بھوک لگی ہے میں ناشتہ کرنے لگی ہوں !!! یہ کہہ کر اسے دھکا دے کر ناشتے کی طرف بڑھی زرغم اپنے آئیڈیے پر خود کو داد دیے بنا نہ رہ سکا ----

---

زرغم امرحہ کا بے حد خیال رکھ رہا تھا کیوں کہ آج کل امرحہ کی طبیعت بہت ہی خراب رہنے لگی تھی جس کس وجہ سے زرغم کو سارا کا سارا وقت اسے دینا پڑ رہا تھا آفس کو بھی کچھ دنوں سے جانا چھوڑ دیا تھا جس کو میراب اچھے سے سنبھال رہا تھا اس لئے زرغم کو آفس کی فکر نہیں تھی بس امرحہ کی وجہ سے پریشان ہو جاتا تھا کیوں کہ امرحہ سے ہی اس کی زندگی تھی امرحہ اس کے اس قدر پیار اور خیال پر بہت خوش تھی لیکن طبیعت کی بیزاری اب عروج پر تھی زرغم بیچارے کو تو نچا کر رکھ دیا تھا اس نے ہر وقت کچھ نہ کچھ چاہیے ہوتا تھا جس کو زرغم پورا

کرنے میں اپنی طاقت سرف کر دیتا تھا لیکن امرحہ اب اس سے نخرے بھی اٹھوانے لگی تھی جو زرغم جیسے سخت گیر طبیعت کے مالک انسان کو اب پورے کرنے پر رہے تھے اب بھی وہ امرحہ کے کہنے پر دال چاول بنوا کر لایا تھا لیکن امرحہ نے ان کی طرف دیکھا تک نہیں

کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہی ہو ؟؟ کھانا بھی نہیں کھایا تم نے طبیعت تو ٹھیک ہے نہ ؟؟؟ زرغم فکر مندی سے بولتا اس کے پاس ہی بیٹھ گیا جو اب کھانے کو دیکھ کر برے برے منہ بنا رہی تھی

مجھے یہ نہیں کھانا !!! وہ نخرے کرتی ہوئی بولی

کیوں بھئی تمہارے کہنے پر ہی تو بنے ہیں اب تم ہی نہیں کھا رہی ؟؟؟ زرغم نے اسے گھورا تھا

ہاں تو کیا ہوا۔۔۔ اب میرا دل کچھ اور کھانے کو کر رہا !!!! منہ پھلا کر بولی تو زرغم نے اسے دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھری

اچھا بتاؤ کیا کھانا ہے ؟؟؟ زرغم نے اب ہار مان لی تھی اسے پتا تھا وہ کھانا نہیں کھائے گی جب تک اس کی ضد پوری نہ کی جائے

مجھے نہ تیز مرچوں والا چاٹ کھانا ہے بہت مزے والا !!! امرحہ نے چٹخارا لیتے ہوئے کہا تو زرغم نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا

کبھی کوئی ڈھنگ کی چیز بھی کھا لیا کرو ہر وقت فضول چیزیں کھاتی ہو !!!! اب کی بار زرغم نے غصّے سے کہا

ڈانٹ کیوں رہے ہو سیدھی طرح بولو آپ نے لا کر نہیں دینا کیوں کہ آپ کو میرا خیال ہی نہیں ہے تبھی میری بات کو اگنور کرتے ہو اب پیار بھی نہیں آپ کو ہے نا !!! وہ رو دینے والے انداز میں بولتی اسے ایموشنل کرنے لگی جس پر زرغم کا منہ کھلے کا کھلا ہی رہ گیا اس کی اس بات پر

کیا کہا میں پیار نہیں کرتا ؟؟؟ زرغم کو تو بہت بڑا شاک لگا تھا جو کم ہونے پر آ ہی نہیں رہا تھا

ہاں نا اگر پیار ہوتا تو میری بات مانتے !!! امرحہ اپنی ضد پر قائم تھی

جو روز رات کو کرتا ہوں تو وہ پیار نہیں ؟؟؟ زرغم نے حیران ہو کر پوچھا جس پر وہ گھور کر رہ گئی

میں اس والے پیار کی بات نہیں کر رہی !!!! وہ شرم سے سرخ پڑتی اس سے نظریں چرا گئی

کیوں جی اور کون سا پیار ہوتا ہے ؟؟؟ وہ اسے باتوں میں لگانے لگا لیکن امرحہ نے ضد پکڑ لی

!!!بس مجھے نہیں پتا !! مجھے چاٹ کھانا ہے تو کھانا ہے

افففف توبہ امرحہ جانم لے کر آتا ہوں !!! زرغم نے تنگ آ کر بائیک کی چابی اٹھائی اور اس کے لئے چاٹ لینے نکل گیا امرحہ دل کھول کر مسکرائی تھی اور اٹھ بیٹھی نظر سیدھی کھانے کی ٹرے پر پڑی تو بھوک سے اس کی آنکھیں چمکی تھیں اور پھر آہستہ سے خود کو سنبھال کر بیڈ سے اٹھی اور صوفے کی جانب گئی اور وہیں بیٹھ کر دال چاولوں سے انصاف کرنے لگی زرغم ہوتا تو اسے یوں بیٹھے دیکھ کر وہ ضرور اس پر ناراض ہوتا لیکن اب بڑے مزے سے وہ اسے بھیج کر کھا رہی تھی

اب اچھے سے پیٹ بھر کر اب وہ بیڈ پر چلی گئی اور زرغم کا انتظار کرنے لگی جو اب آنے ہی والا تھا بیس منٹ کے بعد وہ روم میں انٹر ہوا اور چاٹ کو لے کر امرحہ کے پاس آیا جو بیٹھے بیٹھے ہی نیند میں چلی گئی تھی

لو اب میں یہ لے کر آیا ہوں تو محترمہ خراٹے لینے لگ گئیں ہیں !!! زرغم خود سے بولتا ہوا صوفے کی طرف بڑھا تھا ہی کہ اسے رکنا پڑا خالی ٹرے اس کا منہ چڑا رہی تھی حیران ہو کر مڑا اور امرحہ کو حیرانگی سے دیکھنے لگا کھٹ پٹ سے امرحہ کی آنکھ کھل گئی تھی

لے آئیں ہیں آپ چاٹ ؟؟؟ امرحہ اٹھ بیٹھی تھی ایک دم سے

جی لے آیا ہوں کتنا کھانے لگ گئی ہو یار جانم !!!! زرغم نے اسے چاٹ کا پیالہ پکڑاایا اور اسے تنگ کرنے کی غرض سے بولا جس پر وہ جلدی سے چاٹ کھانے لگی ساتھ میں اسے خفگی سے دیکھ رہی تھی

آپ کو پتا بھی ہے پھر بھی تنگ کر رہے ہو مجھے !!! منہ پھلا کر بولی تو زرغم نے مسکرا کر اسے دیکھا جس کا اب سارا کا سارا دھیان چاٹ کھانے کی طرف تھا

افففف جانم آرام سے کھاؤ !! زرغم نے اسے ٹوکا لیکن وہ کہاں سننے والی تھی

کیسے کھا لیتی ہو اتنی مرچوں والی چیزیں حد ہے !!! زرغم کو عجیب سا لگ رہا تھا دیکھ کر ہی وہ بہت تیز مرچوں والا چاٹ تھا جسے وہ بڑے مزے سے اور چٹخارے لے لے کر کھا رہی تھی

آپ بھی کھاؤ بڑے مزے کا ہے !!! امرحہ نے ایک چمچ چاٹ کا بھر کر اس کی طرف بڑھایا

نہیں مجھے نہیں کھانا یہ !!! زرغم نے فٹ انکار کیا تھا

پلیز میری خاطر !!! اب امرحہ نے ہونٹ نکال کر کہا تو زرغم کو اس کی ماننی ہی پڑی تھی امرحہ کی کوئی بات بھی وہ رد نہیں کرتا تھا مان ضرور جاتا تھا لیکن پہلے اسے تنگ ضرور کرتا تھا زرغم نے چاٹ کا چمچ جیسے ہی منہ میں ڈالا اس کے تو کانوں سے بھی اسے دھواں نکلتا ہوا محسوس ہوا

افففف کتنی مرچ ہے امرحہ کیسے کھا رہی ہو تم ؟؟؟ بس اب اور نہیں کھانا یہ امرحہ حیرت سے منہ کھولے اس کو دیکھ رہی تھی جو اس پر اچھا خاصا برہم ہو !!! رہا تھا زرغم کا منہ جل چکا تھا صرف ایک چمچ کھا کر ہی اور اب اس سے چاٹ کا پیالہ لے کر کچن چلا گیا اور سارا کا سارا چاٹ ڈسٹ بین میں پھینک دیا

یہ کیا کیا آپ نے ؟؟؟ امرحہ اس کے پیچھے ہی آئی تھی اسے تو یہ صدمہ ہی نہیں بھول رہا تھا کہ وہ چاٹ نہ کھا سکی

جو مجھے بہت پہلے کر دینا چاہیے تھا !! زرغم نے غصّے سے کہا

پر خان !!! وہ بولنے ہی والی تھی کہ زرغم نے اس کی بات کاٹ کر اپنی کہی اور اس کی بولتی کو بریک لگایا

کچھ نہیں بولنا اب چلو اب میڈیسن کھلاؤں تمہیں اب میں نے تمہاری ایک نہیں سننی !!! اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ روم میں لے گیا اور وہ بھی مصلحتاً چپ چاپ اس کی مانتی گئی کیوں کہ اب زرغم غصّے میں آ چکا تھا اور امرحہ کو اس

کے غصّے سے ہمیشہ ہی ڈر لگتا تھا نکاح کے بعد زیادہ غصّہ وہ نہیں کرتا تھا لیکن اپنی ہی بیوقوفی کی وجہ سے اسے طیش دلا چکی تھی -----

---

زاور دیکھ رہا تھا کچھ دن سے کہ وانیہ کا رویہ بہت ہی عجیب اس کا ساتھ ہو گیا ہے اب وہ اس سے دور دور ہی رہنے لگی تھی اور کوشش کرتی تھی کہ رات بھی جب وہ سو جائے تب ہی وہ روم میں جائے زاور شاہ کو سمجھ نہ آئی کہ وہ ایسا کیوں کر رہی ہے لیکن اس کی عقابی نگاہیں اس پر فٹ تھیں اور وہ اس کی ایک ایک چیز نوٹ کر رہا تھا

کچھ دن زاور کو بھی بہت سے کام نمٹانے تھے جس کی وجہ سے وہ وانیہ کی خبر نہ لے سکا اب جب وہ رات کو لیٹ آیا تو فریحہ بیگم کو لاؤنج میں اپنے انتظار میں کھڑے پایا

کیا ہوا پھپھو آپ سوئی نہیں ؟؟ آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں ؟؟؟ خیریت تو ہے ؟؟؟ وہ حیران ہوتا ہوا وہیں ایک صوفے پر بیٹھ گیا

خیریت ہی تو ہے ہے زاور بیٹا میں وانیہ کی وجہ سے پریشان ہوں !! انہوں نے اداسی سے کہا

کیوں کیا ہوا ہے اسے ؟؟ مجھے بتائیں !!! وہ ان کے انداز سے اور وانیہ کے ذکر پر ہی چونک پڑا تھا

زاور بیٹا پتا نہیں وانیہ کو کیا ہو گیا ہے سارا دن اداس اداس رہتی کچھ پوچھوں تو کہتی طبیعت خراب ہے لیکن میں ماں ہوں اس کی وہ کوئی نہ کوئی بات چھپا رہی ہے اور اندر ہی اندر گھل رہی ہے میری بچی پتا نہیں اسے کیا پریشانی ہے ایسا کبھی بھی نہیں ہوا ہر بات وہ مجھ سے شئیر کرتی تھی چلو اب مجھ سے نہ سہی تم سے تو کچھ کہے لیکن میں دیکھ رہی ہوں وہ تم سے بھی اکھڑی اکھڑی سی ہے رنگت اس کی دن بہ دن پیلی پڑتی جا رہی ہے میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آخر وجہ کیا ہے تم اس کے شوہر ہو بیٹا اس سے معلوم کرو وہ کیوں خود کو اذیت دے رہی ہے ؟!! انہوں نے روتے ہوئے وانیہ کے بارے میں سب بتایا جو وہ نوٹ کر چکیں تھیں زاور نے ان کو اپنے گلے لگایا اور ان کے آنسو صاف کیے

آپ سے اس نے کوئی بات کی !!!! زاور نے تھوڑے توقف کے بعد پوچھا

نہیں یہ ہی تو پریشانی ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں بتا رہی !!! یہ کہہ کر وہ پھر سے رونے لگیں تھیں آخر ماں تھیں کیسے اپنی بیٹی کو یوں اذیت میں دیکھ سکتی تھیں

پھپھو آپ روئے مت میں ہوں نا سب دیکھ لوں گا پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں میں بھی جانتا ہوں کہ وہ کیوں ایسی ہو رہی ہے کیوں کہ اس نے مجھ سے ضد لگائی ہوئی ہے کہ میں اسے کہیں گھومانے لے کر جاؤں لیکن آفس کے کام کی وجہ سے میرا جانا نہیں ہو رہا اس لئے وہ مجھ سے ناراض ہے اور کوئی بات !!! نہیں آپ پریشان نہیں ہو انشاءاللہ سب خیر ہو گی

تم سچ کہہ رہے ہو نا ؟؟ انہوں نے حیرانگی سے اسے دیکھا

جی پھپھو آپ کیوں پریشان ہوتیں ہیں بھلا جھوٹ بول کر مجھے کیا ملے گا آپ بے فکر ہو کر جائیں اپنے روم میں اور آرام سے سو جائیں پریشانی والی کوئی بات ہی نہیں ہے !!!! زاور ان کو مطمئن کرتا روم بھیجوا کر خود اپنے روم میں آیا

جہاں وہ سونے کا ناٹک کر رہی تھی زاور نے اسے گہری نظر سے دیکھا اور واش روم کی طرف بڑھ گیا چینج کر کے وہ کمبل اپنے اوپر ٹھیک کرتے ہوئے لیٹ گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا وانیہ کو مکمل طور پر اس نے نظر انداز کر دیا تھا وانیہ جو رونے کو وجہ سے مسلسل ہل رہی تھی اس کا دل کیا کہ وہ زاور کو جھنجوڑ کر رکھ دے اور اسے کہے کہ اسے سمیٹ لے لیکن وہ اپنے اوپر ضبط کر کے لیٹی رہی اور زار و قطار روتی رہی

تھوڑی ہی دیر بعد اس کی آنکھ لگ گئی زاور شاہ نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا اور تھوڑا سا قریب ہو کر اسے اپنے حصار میں لیا کیونکہ اب اس کے لمس کے بغیر نیند اسے کہاں آتی تھی وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا یہ ہی وجہ تھی کہ تین دن سے وانیہ اس کو اگنور کر رہی تھی بلکہ بات بھی اب کم کرتی تھی لیکن وہ اس کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتا تھا تو یہ تین دن کیسے اس سے دور تھا وہی جانتا تھا

صبح نماز کے لیے وہ اٹھی تو خود کو زاور کے حصار میں پایا تھا جو اسے اپنی بانہوں میں زور سے بھینچے سو رہا تھا سوتے ہوئے وہ بہت ہی پیارا لگ رہا تھا تو ایک ہلکی سی مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی بے ساختہ ہی اس نے اس کی گرفت میں ہی تھوڑا اوپر ہو کر زاور شاہ کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے اور کتنے ہی لمحوں تک اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دل میں سموتی رہی کافی دیر اس کو دیوانی ہو کر دیکھتی رہی اور پھر تلخ مسکراہٹ اس کے لبوں پر آ گئی اس نے ایسا کب چاہا

تھا کہ زاور سے الگ ہونا پڑے گا اور یوں اپنے دل کی دنیا اپنے ہی ہاتھوں سے تباہ و برباد کرنی ہو گی جب سے اس کو دھمکی ملنے لگی تھیں وہ حواس باختہ ہوئی جا رہی تھی زاور سے دوری اس کے لئے بھی اذیت سے کم نہ تھی لیکن وہ مجبور تھی اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے زاور کو دیکھتی دیکھتی وہ اس پر جھکی اب اس کے گالوں کو چوم کر ہٹی لیکن بہت ضبط کے باوجود بھی اس کی آنکھ سے نکلا آنسو اس کے چہرے پر گر چکا تھا جس پر وہ نیند میں ہی کسمسایا لیکن اپنی آنکھیں نہ کھولیں اور پھر سے نیند میں چلا گیا

تیری باہوں کے ہی حصار میں

میری ساری زندگی مقید ہے

تیری پیشانی کا مہکتا لمس

میری روشن صبح کی نوید ہے

ایک دم سے ہوش کی دنیا میں آئی تھی اور اپنے آپ کو کوسنے لگ گئی کیونکہ زاور شاہ کو اتنی محویت سے دیکھتے دیکھتے اس کی نماز کا ٹائم نکل رہا تھا وہ بڑی احتیاط کے ساتھ اس کی گرفت سے خود کو آزاد کراتی بیڈ سے جلدی جلدی اٹھ کر وضو کرنے کے لئے چلی گئی

نماز سے فراغت کے بعد اس نے جوں ہی بیڈ کی جانب نظر کی وہاں زاور اب اٹھ چکا تھا اور پھر وہ بھی نماز ادا کرنے لگا وہ وہیں بیٹھی اسی کو دیکھے جا رہی تھی زاور نے نماز ادا کر کے اس کی جانب دیکھا اور ہمیشہ کی طرح اس پر قرآنی آیات پڑھ کر پھونک مارنے لگا وانیہ تو اس کے سحر میں جکڑی گئی تھی دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے جہاں ایک دوسرے کے عکس بلکل واضح تھے اسے دیکھتے ساتھ ہی وانیہ کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں جس کو زاور نے بھی بہت غور سے دیکھا تھا ایک دم ہی وہ ہوش کی دونیا میں آئی اور جھٹکے سے وہاں سے اٹھ

کھڑی ہوئی زاور بھی اٹھ گیا تھا وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا وائٹ کلر کا دوپٹہ اوڑھے وہ روشن صبح کا حصہ ہی لگ رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر بہت اداسی تھی جو زاور کے دل کو گھائل کر رہی تھی

زاور نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا اور دوپٹہ اس کے سر سے ہٹا کر سائیڈ پر رکھا اور جوڑے میں مقید اس کے بال کھولے جو کسی آبشار کی مانند اس کی کمر پر گر گئے تھے

وانیہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگ گئی کہ وہ کرنا کیا چاہ رہا ہے آنکھوں میں جذبات کی عجیب سی لپک تھی جو وہ محسوس کر گئی تھی جن سے وہ بے ساختہ ہی نظر چرا گئی

وانی میری جان !!! تمہاری میری زندگی میں بہت اہمیت ہے ----! تم سے تو زندگی زندگی لگنے لگی ہے---- نہیں تو تمہارے جانے کے بعد مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ میری زندگی اب بس ختم ہوکر رہ گئی ہے لیکن میں ایک اصول پرست انسان ہوں وانی اپنے اصولوں سے کبھی بھی نہیں ہٹتا جو چیز میری ہو اسے میرا ہونا پڑتا ہے جیسے تم میری ہو اور میری ہی رہو گی لیکن تم مجھے اپنے آپ سے دور کر رہی ہو پلیز ایسے مت کرو !!! وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بہت کرب سے بولا جس پر وانیہ نے اذیت سے اپنی آنکھیں میچی تھیں اور پھر اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹا کر اس سے دور ہٹ کر فاصلہ بنا گئی تھی زاور نے بہت ضبط سے یہ فاصلہ دیکھا اور پھر اس کو جو اب اپنے آنسو ضبط کر رہی تھی

وانی یوں دور کیوں ہو رہی ہو ؟؟ کوئی بات ہے تو شئیر کرو لیکن یوں دور جا کر تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو ؟؟؟ وہ اب سرد لہجے میں بولا

میں کچھ نہیں چاہتی پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں میں الگ ہونا چاہتی ہوں آپ سے آخر کار وہ پھٹ ہی پڑی تھی اور اذیت سے کہہ کر رونے لگ گئی تھی !!!!

کیا کہا ؟؟؟ ذرا پھر کہنا !!! زاور ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور اس کا جبڑا سختی سے پکڑ کر بولا

کیا کہہ رہا ہوں میں؟؟ بولو اب کیا چاہتی ہو ذرا کھل کر بتاؤ !!! تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے اصل میں میری محبّت کی ڈھیل نے یہ دن دکھائے ہیں مجھے تمہارے ساتھ سختی ہی کرنی چاہیے تھی کیوں کہ تمہیں اگلے بندے کا خلوص محبّت عشق کچھ بھی نظر نہیں آتا تمہیں اپنے آپ سے مطلب ہے لیکن میں ایسا ہونے نہیں دوں گا مجھ سے چھٹکارا تمہارا صرف خواب ہی رہ جائے گا !!!! اس کے منہ پر غراتا اسے جھٹکے سے چھوڑتا روم میں ٹہلنے لگا وانیہ تو اس کو جنونی طبیعت میں

دیکھ کر ہی ڈر چکی تھی اپنی بات پر اب وہ بہت بری طرح پھنسی تھی زاور کا غصّہ اب مزید بڑھ رہا تھا

تم نے یہ سوچا بھی کیسے آخر کیوں سوچا !!! ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی تمام چیزیں وہ زمین بوس کر چکا تھا اب شیشے میں خود کو غصّے سے دیکھ کر وہ خود پر کنٹرول کرنا چاہ رہا تھا لیکن اب وہ خود پر سے اختیار کھو چکا تھا شیشے میں مکا مارتا وہ اپنا ہاتھ بھی زخمی کر گیا وانیہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں اسے یوں وحشی ہوتا دیکھ کر اب کی بار زاور نے اسے سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھا اور اس کی جانب بڑھا وانیہ نے بے ساختہ ہی ڈر کی وجہ سے پیچھے کی طرف قدم بڑھانے شروع کر دیے زاور اس کے قریب ہونے لگا تھا جب کے وانیہ پیچھے ہوتے ہوتے اب دیوار سے جا لگی تھی ایک نظر دیوار کو دیکھ کر اس نے وحشی بنے زاور کی طرف دیکھا جو اب اس کے قریب پہنچ چکا تھا لال انگارہ ہوتی آنکھوں سے وہ اس کے چہرے کے

ایک ایک نقش کو دیکھنے لگا اس کے قریب آتے ہی وانیہ نے اپنا سانس روک لیا تھا

سانس لو !!! سرد لہجے میں کہتا اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا وانیہ نے جیسے ہی سانس خارج کیا تھا زاور نے اس کے ارد گرد اپنے ہاتھ رکھے اور اس کے ہونٹوں کو دیکھنے لگا دیکھتے دیکھتے ہی وہ ان پر جھکا اور ان ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی قید میں کر گیا وانیہ نے اس کے ایسا کرتے ہی اپنی آنکھیں سختی سے بند کر لیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زاور کی گرفت اور شدت میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا جو وانیہ کو بہت ہی برے طریقے سے بوکھلائی ہی جا رہا تھا زاور اپنا سارا غصّہ اس میں انڈیل دینا چاہتا تھا اس کا وحشی بن ایک دم جاگ چکا تھا جب اس کی سانس رکنے لگی تب جا کر زاور نے اس کو چھوڑا وہ ایک دم کھانس کر لمبے لمبے سانس لینے لگی تبھی ہی زاور نے پھر سے اسے اپنے قابو کیا اور اس پر جھک گیا

اسے اب بھی سکون چاہیے تھا جو وانیہ ہی پورا کر سکتی تھی لیکن پھر اس کی بات یاد آتے ہی اس سے دور ہو گیا اور اس کا جبڑا پکڑ کر اس پر دھاڑا

اپنے ذہن میں بیٹھا لو کہ تو میری ملکیت ہو اور مجھ سے جان چھڑانا اتنا آسان نہیں ہے سمجھی !!! وہ اس کے لمس سے آدھ موئی ہوئی جا رہی تھی کہ وہ پھر سے اس پر غصّہ کرنے لگا وانیہ کے لبوں کے کونے پر خون کی لکیر بہہ رہی تھی جسے زاور نے اپنے انگوٹھے سے صاف کیا اور اس سے دور ہٹ گیا وانیہ نے برستی آنکھوں سے اسے دیکھا جو اس سے رخ موڑے کھڑا تھا

زر !!! میری بات------

بس چپ ایک لفظ نہیں !!! وہ ایک دم سے پلٹ کر اس پر غرایا وہ اس کے یوں کہنے پر سہم گئی تھی تو زاور شاہ نے تاسف سے اسے دیکھا جو منہ پر ہاتھ رکھے رونے سے خود کو روک رہی تھی زاور کا دل مٹھی میں آ گیا تھا ایک جھٹکے میں اسے اپنے سینے لگا گیا تھا اور سختی سے اسے بھینچ چکا تھا وانیہ اس کا حصار پاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی زاور شاہ اب اس کی کمر سہلا رہا تھا اس کی آنکھیں بھی بھیگ چکی تھیں دونوں ہی ایک دوسرے میں سکون محسوس کر رہے تھے جس کے لئے اتنے دن سے بے چین تھے خوب رونے کے بعد وہ اس سے دور ہونا چاہتی تھی لیکن زاور نے اپنی گرفت سخت کر کے اسے بتایا کہ وہ اسے فلحال چھوڑنا نہیں چاہتا زاور نے اسے بیڈ پر لیٹایا اور خود بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا وہ اب بھی اس کے حصار میں تھی زاور کے ہاتھوں نے اب گستاخیاں کرنے شروع کر دی تھیں جس پر وانیہ نے کچھ کہنا چاہا تھا

ہش ایک لفظ بھی مت کہنا کچھ ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی !!!! وہ اسے دھمکاتا اب اس کے وجود پر اپنی چھاپ چھوڑنے لگا جس پر وانیہ نے اپنا آپ اسے سونپ دیا تھا وہ بھی اب خود سے لڑ لڑ کر تھک گئی تھی زاور کی قربت اسے ہوش ہی کہاں لینے دے رہی تھی زاور کی شدت میں بہت سختی تھی جو وانیہ اچھے سے محسوس کر رہی تھی زاور کا وحشی پن اسے تکلیف دے رہا تھا لیکن ساتھ میں اس کی سرگوشیاں اس کی جان نکال رہیں تھی اپنا آپ اسے سونپنے کے بعد وہ اب سکون سے اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی اسے دیوانوں کی طرح دیکھتے ساتھ ہی زاور نے لیٹے لیٹے ہی سگریٹ سلگایا اور وہیں پینے لگا سگریٹ کی بو سے وانیہ کی آنکھ کھل گئی جب نظر زاور پر پڑی تو ایک دم سے شرما گئی تھی اور اس سے نظریں چرا کر اٹھی اور جلدی سے واش روم بھاگ گئی جیسے ہی وہ فریش ہو کر نکلی زاور اٹھ کر اس کے پاس آیا وہ ڈر کر تھوڑا دور ہوئی زاور نے اس کی یہ حرکت ناگواری سے دیکھی

میرے لئے ناشتہ ریڈی کرو میں دس منٹ تک آتا ہوں!!!!! یہ کہہ کر وہ اپنے کپڑے لے کر واش روم میں گھس گیا اور وہ اپنے بال سمیٹ کر کچن کی طرف آ گئی اور خوشی خوشی اس کے لئے ناشتہ بنانے لگی اس کی سوچوں پر تو بس زاور کی حکمرانی تھی زاور شاہ اس کی سوچ سے بڑھ کر اپنی بات کا پکا انسان تھا جس بات پر ڈٹ جائے تو پھر اس بات سے کبھی مکرتا نہیں تھا جو کہتا تھا وہ کر کے دکھاتا تھا ابھی فلحال وہ اس کی قربت میں مہکتی بہت خوش تھی

جب کہ اپنے روم سے نکلتی چچی بیگم نے خونخوار نظروں سے اس کا چمکتا روپ دیکھا تھا صاف دکھ رہا تھا کہ وہ اپنے شوہر کے پاس سے اٹھ کر آئی ہے اس کی قربت اس کے چہرے پر عیاں تھی جو چچی بیگم کو بہت کھٹک رہی تھی وہ ایک حسد پسند عورت تھیں کسی کو بھی کسی بھی حال میں خوش نہیں دیکھ سکتی تھیں نہ خود سکوں سے رہتی تھیں بلکہ سب کا سکون برباد کرنے پر تلی رہتی تھیں

لگتا تمہارا تو بہت پکا کام کرنا پڑے گا ایسے تم قابو نہیں آؤ گی !!! خود سے بولتی ہوئی چچی بیگم نخوت سے سر جھٹکتیں وہاں سے چلی گئیں اتنے میں زاور شاہ کچن میں ہی آ گیا جہاں وہ اس کے لئے ناشتہ بنا چکی تھی اس کے روپ کو نظروں میں سمو کر وہ ناشتہ کرنے لگا جب کے چہرے کے تاثرات اب بھی سرد تھے وانیہ نے اسے چور نظروں سے دیکھا جو بلیک شلوار قمیض میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا وہ اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی زاور کو اپنے اوپر اس کی نظروں کی تپیش محسوس ہو رہی تھی لیکن اس نے وانیہ کو مکمل نظر انداز کیا جس پر وانیہ نے اسے خفا ہو کر دیکھا زاور شاہ اب پھر سے سخت ہو چکا تھا اب وانیہ لاکھ اسے مناتی وہ کہاں ماننے والا تھا اتنے میں زاور کا موبائل بجا زاور نے ناشتہ کرتے ہی کال اٹینڈ کر لی تھی

ہاں بولو خان !!! زاور نے چائے پیتے ہوئے کہا

زاور تمہارا شک ٹھیک تھا تمہاری بیوی کو کوئی دھمکا رہا ہے تم ذرا جلدی آؤ پھر یہاں بات ہوتی ہے ثبوت کے ساتھ !!! زرغم نے یہ کہہ کر کال کٹ کر دی جب کے زاور کی سرد نظریں اب وانیہ پر تھیں ----------

---

یعنی اس کا شک ٹھیک نکلا تھا وانیہ کو کوئی بلیک میل کر رہا تھا جس کی وجہ سے وہ اذیت میں تھی زاور شاہ کی سرد نگاہیں اس کے سراپے پر تھیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے پٹخ کے رکھ دے جو اس کے صبر کا امتحان لے رہی تھی وانیہ نے اس کو ڈرتے ڈرتے دیکھا جو اب اس سے نظریں ہٹا گیا تھا وہ گھبراتی ہوئی وہاں سے نکلتی ہوئی بیڈ روم کی طرف بڑھی ہی تھی کہ ساجدہ بیگم سامنے سے آ رہی تھیں اور پھر اس کو دیکھ کر صدقے واری جانے لگیں

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میری بہو کتنی سوہنی لگ رہی ہے !!! انہوں نے اس کا ماتھا چوم کر کہا تو وہ افسردہ سی مسکرا دی

کیا ہوا ہے بچے کیوں اداس ہو ؟؟؟ رنگ کیوں اتنا پیلا ہو رہا ؟؟؟ ساجدہ بیگم اس کی مسکراہٹ دیکھ کر ٹھٹھکی وانیہ ایک دم گڑبڑائی تھی

نہیں تو ایسا کچھ نہیں آنٹی !!! بس ویسے ہی طبیعت بوجھل ہے وہ ان کو تسلی دیتے ہوئے بولی

خیر سے طبیعت بوجھل ؟؟؟ اللہ پاک میری بہو کی گود ہری کرے آمین !!! وہ تو وانیہ کی نظر ہی اتاری جا رہی تھیں

لیکن آپ کی بہو ایسا نہیں چاہتی امی !!!! وہ نہ جانے کب سے پیچھے آ کر کھڑا یہ سب باتیں سن رہا تھا وانیہ نے اس کی آواز پر اسے زخمی نگاہوں سے دیکھا لیکن زاور کو پھر بھی کوئی فرق نہ پڑا

کیوں کیوں یہ کیا بات ہوئی --- وانیہ بیٹا کیا یہ سچ ہے ؟؟؟ ساجدہ بیگم مایوس ہوئی تھیں

نہیں آنٹی ایسا کچھ نہیں مذاق کر رہے ہیں زاور بس اور کچھ نہیں !!! وہ جلدی سے ان کے ہاتھ تھامتی ان کو اپنی وضاحت دینے لگی جس پر زاور نے سر جھٹکا تھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

وانیہ بیٹا کیا زاور تم سے ناراض ہے ؟؟؟ انہوں نے زاور کے سرد تیور دیکھ کر اب وانیہ سے پوچھا جو اب ساس کے ہاتھ بری پھنسی تھی

نن نہیں نہیں ناراض کیوں ہونا بس ذرا آفس کا کام زیادہ ہے تو اس لئے وقت نہیں دے پا رہے !!! وہ کہہ کر مسکرائی تھی لیکن ساجدہ بیگم اپنے بیٹے کو جانتی تھیں اچھے سے انہیں پتا تھا بات ضرور کچھ اور ہے لیکن وانیہ نے جس طرح کہا تھا وہ یقین کر گئیں تھیں وانیہ ان کو مطمئن کرتی باہر لان میں آ کر بیٹھ گئی تھی ابھی تک اس کے کانوں میں زاور کے الفاظ گونج رہے تھے کتنا بد گمان ہو گیا تھا وہ اس سے کہ اب اولاد بھی وہ نہیں چاہتی چاہتے ہوئے بھی وہ زاور کو کچھ نہیں بتا سکتی تھی

ابھی وہ یہ سب ہی سوچ رہی تھی کہ اس کے موبائل پر کال آنے لگی تھی وانیہ نے نمبر جب دیکھا تب اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی کچھ دیر تک وہ خالی خالی نظروں سے موبائل کو دیکھتی رہی اور وہ بج بج کر خاموش ہو گیا لیکن اگلا بندہ ڈھیٹ واقع ہوا تھا کال پھر سے آنے لگی تھی ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی وہ کال اٹینڈ کر گئی

بہت ہوشیار بنتی ہو تم وانیہ میڈم لیکن تمہاری بھول ہے کہ ہم زاور کو چھوڑ دیں گے وہ ہمارے نشانے پر ہیں پکس بھیج دی ہیں ذرا دیکھو تو سہی پھر تمہیں اندازہ ہو گا کہ ہم کیا نہیں کر سکتے !!!! یہ کہہ کر کال بند کر دی گئی تھی وانیہ کا جسم اب ہولے ہولے کانپ رہا تھا جیسے اب جسم میں جان باقی نہ رہی ہو وہ لرزتے ہاتھوں سے پکز کو اوپن کرنے لگی جیسے جیسے دیکھ رہی تھی اس کی جان نکل رہی تھی آنسو اب گالوں پر لڑھک آئے تھے چہرے پر اذیت رقم تھی کال پھر سے آرہی تھی وانیہ نے جلدی سے اٹھائی اور اس کی منتیں کرنے لگی

پلیز زاور کو کچھ نہ کرو مم میں وہ سب کروں گی جو تم بولو لیکن میرے زاور کو کچھ نہ کرو خدا کا واسطہ ہے پلیز !!!! وہ دل کے درد سے کرہائی تھی

ٹھیک ہے اگلی کال کا ویٹ کرو اور خبردار جو کوئی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو جان سے جائے گا زاور شاہ سمجھی !!! اس کو دھمکا کر کال بند ہو گئی تھی

وانیہ نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور اندر کی طرف بڑھ گئی وہ چاہتی تھی اس حال میں اسے کوئی بھی نہ دیکھے ورنہ وہ کیا جواب دیتی پھرے گی سب کو اسی لئے جلدی سے وہ اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھی لیکن فریحہ بیگم نے اس کو اجڑی حالت میں دیکھ لیا تھا اور وہ افسوس سے سر ہلا کر رہ گئیں وانیہ روم میں بامشکل خود کو سنبھالتی انٹر ہوئی تھی اور بیڈ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

اس کا ضبط اب جواب دے گیا تھا مسلسل روتے ہوئے ایک ہی لفظ اس کی زبان پر تھا اور وہ لفظ تھا زر ۔۔۔۔۔۔۔!!!

زاور شاہ غصّے میں آفس آیا تھا اور آفس میں آتے ساتھ ہی اپنے آپ کو بری طرح مصروف کر لیا فلحال وہ وانیہ کو سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا لیکن خیال بھٹک بھٹک کر اس کی طرف ہی جا رہا تھا اس کا ارادہ تھا کہ وہ فریحہ بیگم کو فون کر کے وانیہ کی طبیعت کے بارے میں پوچھ ہی لے کیوں کہ وہ کافی دن سے دیکھ رہا تھا کہ اس کی طبیعت گری گری سی تھی نہ سہی سے کھاتی تھی نہ پیتی تھی زاور کو بھی بہت تنگ کیا ہوا تھا ابھی وہ کال کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ فریحہ بیگم کی کال خود ہی آ گئی تھی

السلام علیکم پھپھو !!! زاور شاہ نے چئیر سے ٹیک لگا لی

وعلیکم السلام بیٹا !!! فریحہ بیگم نے پیار سے جواب دیا

خیریت تھی پھپھو آپ نے کال کی ؟؟؟ وانی کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ ؟؟؟
زاور نے اصل بات پوچھی تب وہ رنجیدہ سی ہو گئیں

زاور وہ ٹھیک نہیں ہے اس کے ساتھ ضرور کوئی نہ کوئی مسئلہ ہے میں نے اسے روتے ہوئے باہر لان سے روم میں جاتے ہوئے دیکھا ہے میرا دل پھٹ جائے گا اس کو یوں دیکھ دیکھ کر کچھ کرو زاور میری بیٹی کو پھر سے ہنستا مسکراتا

ہوا کر دو !!! وہ زاور سے اب اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھیں زاور کی پیشانی پر غصّے کی وجہ سے بل پڑنے شروع ہو گئے تھے

آپ رونا تو بند کریں پھپھو میں آتا ہوں گھر پھر وانیہ سے بات کرتا ہوں کچھ نہیں ہو گا خیر ہو گی انشاءاللہ !!! ان کو تسلی دے کر فون کاٹ گیا اور وہ ہاتھوں میں سر گرائے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگا اسی وقت زرغم اور میراب اس سے ملنے کے لئے اس کے آفس آئے تو وہ ان کو کافی پریشان لگا تھا میراب اور زرغم نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا کہ آخر اسے کیا ہوا ہے

کیا بات ہے زاور تم کچھ پریشان لگ رہے ہو!!!! وہ اس کو غور سے دیکھتے ہوئے میراب بولا

!!! نہیں یار بس کام کا برڈن زیادہ ہوگیا ہے آج کل تم دونوں سناؤ کیا پیو گے وہ اپنے سامنے پڑی ہوئی فائلیں ایک سائیڈ پر کرتے ہوئے بولا لیکن اس کا چہرہ اس کے الفاظوں کا ساتھ نہیں دے رہا تھا

!!! کچھ بھی نہیں بس تم سے ملنے کو دل کیا تو تمہارے آفس آگئے

بھابھی کا کیا حال ہے؟ زرغم نے اب کی بار پوچھا

ٹھیک ہے وہ بھی!!! تم سناؤ اپنا سناؤ میری بھابھی کا کیا حال ہے؟؟؟؟ وہ اب ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا اور اپنا سر سیٹ کی پچھلی پشت پر ٹکا گیا

وہ بھی ٹھیک ہے الحمداللہ !!!! زرغم نے مسکرا کر کہا میراب خاموش بیٹھا زاور کو ہی غور سے دیکھ رہا تھا

تمہیں کیا ہوا میرو ؟؟ ایسے چپ چپ بیٹھے ہو !!! زاور نے میراب سے پوچھا جو کسی گہری سوچ میں تھا

ایک بات پوچھنا چاہ رہا تھا تم سے---- پوچھ سکتا ہوں کیا ؟؟؟ میراب نے اب اپنے ذہن میں کلبلاتے سوال سے تنگ آ کر زاور سے اجازت طلب کرنے لگا زر غم نے بھی حیرانگی سے اسے دیکھا ایسا تو کبھی بھی نہ ہوا تھا کہ ان تینوں کو اس طرح اجازت کی ضرورت پڑی ہو

ہاں پوچھو اب تمہیں مجھ سے کچھ پوچھنے کے لئے اجازت درکار ہوگی کیا ؟؟؟ زاور نے مصنوعی غصّے سے اسے گھورا

نہیں یار بس سوال ہی ایسا ہے اور بھابھی کے متعلق ہے تو مجھے مناسب نہیں لگا کہ ایسے ہی بول دوں !!! میراب نے وضاحت دیتے ہوئے کہا

اچھا اب بول کیا پوچھنا !!! زاور شاہ وانیہ کے ذکر پر چوکس ہو کر بیٹھ گیا زرغم نے خاموشی اختیار کر لی تھی شاید اسے معلوم تھا کہ میراب کیا زاور شاہ سے پوچھنے والا تھا

مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ تم یوں لاتعلق سے کیوں ہو بھابھی سے ؟؟؟ جب کے اب تمہیں معلوم بھی ہو چکا ہے کہ اسے کو بلیک میل کر رہا ہے تو تم کیوں آرام و سکون سے بیٹھے ہو یہ معاملہ ختم ہی کیوں نہیں کر دیتے ؟؟؟ کبیر شاہ کو کیوں نہیں پکڑتے جب کے ہم سب کو ہی معلوم ہے کہ ان سب میں کبیر شاہ

کا ہاتھ ہے !!! میراب کو اب غصّہ بھی آ گیا تھا زاور کی بے حسی پر جو خود کو بہت لاپروہ ظاہر کر رہا تھا

!!!! میں کسی سے بھی لاتعلق نہیں ہوں میرو !!!! تم میری جنونیت جانتے ہو زاور نے اب پھر سے چیئر سے ٹیک لگا لی اور اپنی جلتی آنکھیں بند کر لیں جن سے شرارے نکل رہے تھے

تو یہ ہی تو میں چاہتا ہوں کہ اب تمہاری جنونیت کہاں جا سوئی ہے ؟؟ جس وقت اپنی جنونیت دکھانی چاہیے تب تم یوں آرام سے بیٹھے ہوئے ہو !!! میراب نے اسے اکسایا تھا زاور نے جھٹکے سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

تم کیا چاھتے ہو اب ؟؟ زاور نے سنجیدگی سے کہا

!!!! میں چاہتا ہوں کہ تم بھابھی کو فل سپورٹ کرو اسے چھوڑو مت

میں اسے نہیں چھوڑ سکتا میرو ----یہ تمہاری خام خیالی ہے کہ میں اپنی محبّت کو یوں چھوڑ سکتا ہوں مر کے بھی ایسا نہیں ہو سکتا !!!! زاور نے اپنے لبوں لہجے میں کہا تو میراب کو سکون مل گیا تھا اسے اس روپ میں دیکھ کر ڈھیروں طمانیت اس کے جسم میں سرایت کر گئی تھی

سر آپ کے لئے کورئیر آیا ہے مس وانیہ معارج کے نام سے !!!! سیکٹری مس ماہ رخ نے انٹر ہو کر کہا زاور تو زاور وہاں بیٹھے وہ دونوں بھی حیران ہوئے تھے اس کورئیر پر

اوکے لاؤ مجھے دو !!! زاور نے اسے کہا تو وہ ٹیبل پر رکھ کر آفس کے روم سے چلی گئی زاور شاہ نے اس کورئیر کو ہاتھ تک نہ لگایا تھا

کھولو اس کو یوں دیکھنے سے اپنے آپ تو کھلنے سے رہا !!! زرغم نے اس پر طنز کیا جو اس

کورئیر کو ہی دیکھے جا رہا تھا جہاں وانیہ زاور لکھنے کی بجائے وانیہ معارج لکھا ہوا تھا زرغم کے کہنے پر وہ ایک ٹھنڈی سانس ہوا کے سپرد کرتا کورئیر کو اٹھاتا کھولنے لگا جس میں کچھ کاغذات نکلے تھے جن کو دیکھ کر زاور کا چہرہ غصّے سے لال ہو چکا تھا

کیا ہوا ایسا کیا ہے اس میں ؟؟ میراب نے ہاتھ بڑھا کر اس سے وہ کاغذ لیا اور پڑھنے لگا اب میراب کو بھی چپ لگ گئی تھی زرغم نے بھی وہ کاغذ دیکھا اس کی حالت بھی میراب جیسی ہی تھی آفس کے روم میں کچھ دیر تو گہری سکونت چھا گئی تھی جس کو زاور کی بھاری آواز نے توڑا تھا

دیکھا !!! تم کہہ رہے تھے کہ میں اسے نہ چھوڑوں اب تو وہ خود مجھ سے الگ ہونا چاہتی ہے دیکھ لو اپنی آنکھوں سے !!!! زاور غصّے سے بولا تھا

مجھے اب بھی یقین نہیں ہے وہ ایسا نہیں کر سکتی !! میراب ماننے والا تھا ہی نہیں کہ یہ حرکت وانیہ کی ہو سکتی ہے

تو پھر ؟؟؟ زاور نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا

یار اس میں ہمت کہاں ہے جو وہ یہ سب کر سکے اس کے پیچھے بھی کسی کی چال ہے وانیہ نہیں کر سکتی ایسا میں جتنا اس کو جانتا ہوں وہ تم سے بہت پیار کرتی ہے تم اس سے بد گمان مت ہو !!! میراب نے اسے وانیہ کی طرف سے پر سکون کرنے کی تھوڑی سی کوشش ضرور کی تھی لیکن ان کاغذات نے زاور کو اندر سے جھلسا دیا تھا

واہ کیا ہی کہنے تمہارے میراب شاہ !!! زاور اس کی بات پر طنزیہ بولا

میں یہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہوں کہ وہ عقل نہیں رکھتی اگر رکھتی تو یہ سب نہ ہوتا بلکہ مجھ سے شئیر کرتی لیکن ایسا اس نے نہیں کیا بلکہ الٹا بلیک میل ہو کر مجھے بزدل سمجھا !!! یہ بات میرے لئے بہت دکھ کا باعث ہے میرو !!! آخر میں

وہ تھک کر بولا تو میراب نے اس سے نظریں چرائی کیوں کہ وہ بلکل درست بول رہا تھا اس کی کوئی بھی بات جھوٹی نہیں تھی یہاں آ کر وانیہ نے بیوقوفی کا ثبوت دیا تھا اب میراب اس کے حق کے لئے کتنا بول سکتا تھا صرف اور صرف اس کے لئے دعا ہی کر سکتا تھا زاور نے ایک نظر میراب کو دیکھ کر بات بدل دی تھی

خان اپنے لئے سیکیورٹی بڑھا لو کیوں کہ کچھ لوگ بہت ہی تمہارے پیچھے لگے ہوئے ہیں بھابھی کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے !!! زاور نے سنجیدگی سے اسے بتایا تو وہ اس کی بات پر حیران رہ گیا

تمہیں کیسے پتا یہ سب ؟؟ زرغم نے حیرانگی سے پوچھا

میں خود غرض نہیں ہوں یار !!! اپنی فیملی اور دوستوں کی زندگیوں سے با خبر رہتا ہوں کیوں کہ میں ان سب کو اپنا سمجھتا ہوں !!!! زاور نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں ان دونوں کو شرمندہ کیا تھا جو یہ سمجھے تھے کہ وہ بے حس ہے اور کچھ بھی نہیں جانتا جب کے وہ ان دونوں سے زیادہ حالات کی سنگینی کو سمجھتا تھا اور ان سے نبٹنے کا حل بھی اچھے سے جانتا تھا

میں بہت خوش قسمت ہوں جسے تمہارے جیسا دوست ملا ہے .جو ہمیشہ میری رہنمائی کرتا رہتا ہے آئی ایم سوری یار اگر میں نے تمہارا دل دکھایا ہو یا میری کوئی بھی بات تمہیں بری لگی ہو تو معاف کر دو یار !!!! زر غم خان اس سے شرمندہ نظر آ رہا تھا

افففف خان سوری کس بات کی کر رہے ہو میں تمہارا احسان مند ہوں کہ تم نے مجھے انفارم کیا کہ میری بیوی کو کوئی بلیک میل کر رہا ہے ورنہ میں تو بے خبری میں ہی مارا جاتا !!!! اس کی شرمندگی کم کرنے کے لئے زاور بولا

میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا زاور !!! اب اس بات کو زندگی میں کبھی بھی مت دہرانا کیوں کہ میں نہیں چاہتا کہ ہماری دوستی خراب ہو !!! زرغم خان نے اٹھتے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا

رات کو تیار رہنا تم لوگ ڈنر کے لئے نکلیں گے !!! زرغم نے ان دونوں کو کہا تو میراب نے سر ہلایا

اب جا یہاں سے کیونکہ مجھے بہت کام ہے اور تم پہلے ہی میرا بہت وقت لے چکے ہو فضول میں ہی !!! زاور نے اسے گھور کر کہا

بڑا ہی کمینہ ہے تو ٹھیک ہے میں بھی رات کو تیار رہوں گا!!! یہ کہہ کر وہ زاور کے آفس سے باہر نکل گیا میراب نے اپنی ہنسی ضبط کی جب کہ زاور شاہ سر جھٹک کر اپنے کام میں لگ گیا لیکن ذہن اس کا ان کاغذات میں ہی اٹکا ہوا تھا میراب نے بھی خاموشی سے اپنا کام کیا اور پھر رات کو زاور ان دونوں کے ساتھ ڈنر پر چلا گیا اس لیے رات کو کافی دیر سے وہ حویلی لوٹا تھا وہ گھر سے فرار چاہ رہا تھا وانیہ کا سامنا بھی نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے اپنے آپ سے ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں وہ وانیہ کو دیکھ کر اپنا ضبط ناکھو دے اور اس کے ساتھ کچھ غلط ہی نہ کر دے کیوں کہ وہ وانیہ پر بے تحاشا غصّہ تھا اور یہ غصّہ کب اترنا تھا وہ نہیں جانتا تھا -----

جنہیں ہم بے وفا کہتے ہیں

وہ مجبور ہوتے ہیں

لکھی تقدیر کے ہاتھوں

وہ ہم سے دور ہوتے ہیں

رات کو لیٹ ہی آیا تھا وہ وانیہ اس کا انتظار کر کر سو گئی تھی زاور شاہ ساری رات ہی اس کے چہرے کو دیکھتا رہا انیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی نماز کے بعد وہ صبح دیر تک وانیہ کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا وہ کافی دیر سے اٹھی تھی جب اٹھی تو زاور کو اپنی جانب دیکھتے ٹھٹھکی وہ فریش ہو کر نکلی تو زاور شاہ نے اس کا گہری نگاہوں سے جائزہ لیا جو بلیک کپڑوں میں اداس سی بہت ہی

پیاری لگ رہی تھی وانیہ کو بھی اپنے اوپر نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو اس نے شیشے میں ہی زاور کو دیکھا جو نہ جانے اس کے وجود میں کیا کھوج رہا تھا

وانی یہاں میرے پاس آؤ !!! زاور کے لہجے میں نرمی تھی اس کی آواز پر وانیہ کے دل کی دھڑکن ایک دم سے تیز ہوئی تھی وہ وہیں شیشے کے سامنے ہی تھم سی گئی تھی

مجھے لگتا ہے کہ آنکھوں کے ساتھ ساتھ اب تمہارے کان بھی بند رہنے لگ گئے ہیں کب سے اپنے پاس بلا رہا ہوں تمہیں سنائی نہیں دے رہا کیا ؟؟؟ زاور کا لہجہ برف کی طرح سرد تھا اور آنکھوں میں ہلکا سا غصہ بھی نظر آ رہا تھا وہ اس کے غصّے سے ڈر کر چپ چاپ چلتی ہوئی زاور کے پاس بیڈ پر آ بیٹھی تو زاور شاہ نے

اس کا سرد ہاتھ اپنے گرم ہاتھوں میں لیا اور سہلانے لگا ایک لمحے کے لئے وانیہ اس میں کھو سی گئی تھی

وانی کیا بات ہے کیوں ایسا کر رہی ہو ؟ کیا چھپا رہی ہو مجھ سے ؟؟ کیوں نہیں رہنا چاہتی میرے ساتھ ؟؟؟ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا تو وانیہ ایک لمحے کے لیے اس کے سوال پر گڑبڑا کر رہ گئی تھی

نن نہیں میں کیوں آپ سے کچھ چھپانے لگی!!! وہ نظریں چرا کر بولی

تو پھر مجھے چھوڑ کیوں رہی ہو ؟؟؟ زاور شاہ کا لہجہ بلکل برف کی طرح سرد تھا کسی بھی احساس سے عاری تھا کچھ لمحوں تک تو وہ بول ہی نہ سکی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد وہ سنبھل کر بولی

زر پلیز مجھے جانے دیں کچھ دنوں کے لیے بس اس جگہ کو دیکھنا چاہ رہی ہوں جدھر اتنا عرصہ گزارا ہے میرا بچپن گزرا ہے میں وہاں جانا چاہتی ہوں وہ اب اپنے لہجے کو بھیگنے سے بچاتے ہوئے بولی اور ایک دم سے زاور کے پاس سے اٹھ گئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے آنسو پھر سے نکلنا شروع ہو جائیں زاور نے ایک دم ہی اس کی کلائی پکڑ کر کھینچی تو وہ اس کی گود میں آ گری زاور نے نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا اور اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا وانیہ اس کی گرفت میں کسمسائی تھی لیکن زاور نے اسے نہیں چھوڑا تھا بلکہ اس پر اپنی گرفت سخت کر گیا

میں سچ سننا چاہ رہا ہوں وانی!!! بالکل سچ ذرا سا جھوٹ بھی مجھے برداشت نہیں ہے اگر تم نے کسی بھی قسم کی کوئی بات مجھ سے چھپائی تم مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا کیوں کہ اب میں کسی قسم کا کوئی لحاظ نہیں کروں گا !!!! زاور

کے دھمکی آمیز لہجے میں بولا وہ تو اس کی وحشت زدہ آنکھوں سے ہی اندر تک دہل کر رہ گئی تھی زاور نے اس کی آنکھوں میں ایک پل کے لئے خوف دیکھا تو ایک دم ساکت ہو گیا تھا

زر آخر میری بات سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے آپ !!! مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ بس مجھے جانے دیں خدا کا واسطہ مجھے جانے دیں میں یہاں نہیں رہ سکتی !!!! وہ اب چیختے ہوئے اٹھی اور اپنے بالوں کو زور سے پکڑ کر رونے لگی زاور نے اس کی یہ حالت دیکھی تو وہ بھی اپنے غصّے کو ضبط نہ کر سکا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر اس کے پاس آیا اور رکھ کر اسے تھپڑ مارا وہ اس کے تھپڑ پر بیڈ پر اوندھے منہ گری تھی زاور نے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا اور ایک اور تھپڑ اس کے گالوں کی نذر کیا وہ اپنے آپ میں نہیں تھا اسے بس یہ یاد تھا کہ وانیہ نے اس سے الگ ہونا چاہا تھا

مجھ سے الگ ہونا چاہتی ہو اب ہو کر دکھاؤ مجھ سے الگ بہت لحاظ کر لیا میں نے تمہارا لیکن تم نے میری محبّت میری نرمی کا نا جائز فائدہ اٹھایا میرا دل دکھایا جو اب میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا !!! زاور نے اس کے جبڑے کو زور سے پکڑتے ہوئے اس کے چہرے پر دھاڑا

اب ہو گی مجھ سے الگ ؟؟؟ وہ اس کے چہرے کو زور سے پکڑتے ہوئے بولا

بتاؤ اب ہو گی مجھ سے الگ ؟؟؟ وہ پھر سے اپنی بات پر زور دے کر غرایا تھا

نن نہیں !! پھنسی پھنسی آواز اس کے منہ سے نکلی تھی

شاباش بہت اچھی بات ہے سوچنا بھی مت اب اوکے !!! زاور اس کو جھٹکے سے چھوڑ کر واش روم چلا گیا تھا جب کہ وانیہ اب تک شاکڈ تھی کہ زاور اس کو لے کر اتنا پاگل تھا لیکن پھر اس کا اپنے ساتھ سلوک دیکھ کر دکھ سے ہچکیاں لینے لگی تھی زاور نہا کر نکلا تو اسے یوں روتے دیکھ کر ہونٹ بھینچ گیا

اٹھو مجھے کپڑے نکال کر دو !!! سخت لہجے میں بولتا اسے سہمنے پر مجبور کر گیا وہ جلدی سے آنسو صاف کرتی کبرڈ سے اس کے لئے کپڑے نکالنے لگی اس کی نظریں مسلسل وانیہ پر تھیں وانیہ اس کی نظروں سے بری طرح گھبرائی ہوئی تھی اس کے گال ابھی تک تھپڑوں کی وجہ سے دہک رہے تھے

یہ آپ کے کپڑے پڑے ہیں !!! وہ بیڈ پر کپڑے رکھ ہی رہی تھی کہ اس کے ہاتھ اس کی آواز پر تھم گئے

روم سے باہر تم ایک قدم بھی نہیں نکالو گی سمجھی ورنہ تم جانتی ہو میں تمہاری ٹانگیں توڑنے پر بھی باز نہیں آؤں گا !!! وہ کپڑے اٹھانے کے لئے آگے بڑھا تو وانیہ ڈر کر پیچھے ہوئی

واپس آؤ !!! زاور کی سخت آواز نے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کر دی تھی وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اس تک آئی اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی

سر اٹھاؤ !!!! اب پھر سے ایک نیا حکم آیا تھا وانیہ نے اسے سر اٹھا کر دیکھا تو اس کی آنکھوں میں ٹھاٹھے مارتے جذبات سے نظریں پھیر گئی

میرے قریب آؤ !! زاور نے اب کی بار زور دے کر اسے کہا وہ لرزتی ہوئی اس کے قریب گئی جس پر زاور نے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا اور اس کے سوجے ہوئے گالوں پر اپنے لب رکھیں جس پر وانیہ نے اس کا لمس محسوس کرتے سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں

ایسے کام نہ کیا کرو کہ جن پر مجھے اس طرح کا غصّہ آئے اور میں تمہارا حلیہ بگاڑ کر رکھ دوں !!! تم میری وحشت میری جنونیت سے ابھی تک واقف کہاں ہو جس دن ہوئی اس دن تم زندہ نہیں بچو گی !!! اس کے کان میں سرگوشی کرتا اب اس کی گردن میں منہ چھپا گیا وانیہ خوف سے اسے سنتی رہی لیکن اس کی اس حرکت پر وہ کانپ سی گئی تھی شادی کو اتنے مہینے ہو گئے تھے لیکن اس کی شرم ابھی تک ویسی کی ویسی ہی تھی جو زاور کو اور دیوانہ کرتی تھی

تم نے اچھا نہیں کیا وانی بلکل بھی اچھا نہیں کیا میرے ساتھ مجھ پر ذرا سا بھی تم نے اعتبار نہیں کیا یہ دکھ مجھے ہمیشہ رہے گا افسوس تم نے میری محبّت نہیں سمجھی وانی میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا یہ تم جانتی ہو میرا پاگل پن ہو تم میری سانس ہو تم میری روح میں بسی ہو تم میں چاہتا ہوں جنت میں بھی تمہارا ساتھ ہی ملے لیکن تم نے کیا کیا مجھے ہی چھوڑنے لگی تھی !!! زاور ایک دم اس سے الگ ہوا تھا اور اپنی بھیگی آنکھوں کو صاف کرتا اس سے رخ موڑ گیا تھا وانیہ نے اذیت سے اسے یوں رخ موڑتے دیکھا

زر !!! ہمت کرتے ہوئے اس کو آواز دے بیٹھی

کچھ مت کہنا اب۔۔۔۔ ایک لفظ بھی مت کہو مجھے اب تمہاری کوئی صفائی کوئی وضاحت نہیں چاہیے !!!! وہ اسے سرد لہجے میں وارن کر کے اپنے کپڑے اٹھا کر ڈریسنگ روم چلا گیا حسرت سے اسے دیکھتی وانیہ کے آنکھوں سے چند موتی نکلتے ہوئے اس کے گالوں کو بھگونے لگے ۔۔۔۔۔۔

تمہاری نگاہوں کا حصار ہے چار سو

محبت ، چاہت اورپیار ہے چار سُو

دھند کی طرح چھائے ہو میرے گرد

مہکتی گرم شال کا خُمار ہے چار سُو

تمہاری سنگت ہو جنوری چاہے جون

تم ساتھ "ہر موسم "بہار ہے چار سو

یار جانم اور کتنا ویٹ کرنا پڑے گا ؟؟؟ دوسری بار وہ روم میں انٹر ہوا تو امرحہ کو حجاب کرتے ہوئے پایا

افففف آپ کتنا تنگ کرتے ہو ابھی تو گئے تھے باہر آپ پھر آ گئے میرے ہاتھ پاؤں پھلانے !!! وہ اس سے رات سے ہی خفا تھی جب سے زرغم نے اسے بتایا تھا کہ وہ کچھ دنوں کے لئے فلیٹ شفٹ ہو رہا ہے تب سے امرحہ نے اس سے بول چال بند کی ہوئی تھی پوری رات دونوں کی زبردست قسم کی بحث کئی گھنٹوں تک چلی جس پر زرغم نے اپنی ہی بات منوائی تھی اور تب سے ہی امرحہ کا موڈ خراب تھا وہ یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی فلیٹ میں الگ قسم کا اسے ڈر رہتا تھا اور یہاں آ کر وہ بہت ریلیکس ہو گئی تھی اور ڈر بھی ختم ہو چکا تھا لیکن جب سے زرغم نے فلیٹ میں جانے کہا تھا تب سے اسے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی زرغم کے سامنے بیان بھی کر چکی تھی لیکن وہ ڈھیروں تسلیوں پر اسے راضی کر گیا تھا

ہو گئی تیار ؟؟؟ زرغم نے اس کی بات کو اگنور کرتے اپنی کہی تو امرحہ نے اسے گھورا

یار جانم اور کتنا ناراض ہو گی ؟؟؟ زرغم نے تنگ آ کر بے بسی سے کہا تو امرحہ نے کچھ نہ کہا بس اپنا بیگ اٹھاتی روم سے نکلنے لگی جس پر زرغم ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا

آرام سے یار اتنی بھی جلدی نہیں !!! وہ اس کے بھرے بھرے وجود کو بانہوں میں تھام کر بولا تو امرحہ کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ آ گئی تھی کیوں تیز چلنے پر وہ اٹک کر گرنے ہی لگی تھی لیکن زرغم نے بروقت ہی اسے تھام لیا تھا جو اس کے پیچھے پیچھے ہی سب ملازموں کو ہدایت دیتا آ رہا تھا

ہاں تبھی میرے پیچھے پڑے ہوئے ہو !!! امرحہ نے منہ بنایا جس پر زرغم نے مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھایا اور خود آ کر ڈرائیونگ سنبھال گیا

اب تو پیچھے پڑے ہی رہنا ہے ساری عمر --- کیا خیال ہے جانم ؟؟؟ اسے آنکھ مارتے مسکرا کر بولا تو امرحہ بھی مسکرا دی تھی

کیا تھا اگر میں گھر پر ہی رک جاتی اور آپ اپنا کام کر کے آ جاتے !!! امرحہ پھر اداس ہوئی تھی گھر کو ایک نظر دیکھ کر جہاں اس کا اچھا خاصا دل لگ چکا تھا

!!! رات والا ٹوپک دوبارہ شروع ہو جائے گا کوئی فائدہ نہیں اب اس بحث کا زرغم نے یہ کہہ کر جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی اور آگے بڑھا لے گیا کیوں کہ

وہ جانتا تھا وہ بہت اداس ہے گھر کو لے کر اور زرغم کسی بھی قسم کی اسے ٹینشن اسے نہیں دینا چاہتا تھا لیکن اگے آنے والے حالات سے وہ بے خبر تھا جو اس کے ساتھ اب پیش ہونے والے تھے وہ دونوں ہی کسی کی نگاہوں میں فکس تھے وہ جو کوئی بھی تھا ان کی گاڑی کو آگے بڑھتا دیکھ کر خود بھی ان کا پیچھا کرنے لگا امرحہ کے بھرے بھرے وجود نے اس شخص کو چونکنے پر مجبور کر گیا جس پر اس شخص کو بے انتہا غصّہ چڑھا ہوا تھا اس کے ہاتھ سے چڑیا نکل چکی تھی جس کا اس نے بھرپور فائدہ اٹھا کر اگے کسی کو پیش کرنا تھا لیکن اپنی ہی جلد بازی کے ہاتھوں وہ سب کچھ خراب کر گیا تھا اور امرحہ کسی اور کے نصیب میں آ گئی تھی جس کو سوچ سوچ کر وہ شخص پاگل ہوئے جا رہا تھا اب اس کی ضد تھی کسی بھی طرح امرحہ تک جایا جائے اور اس کو اپنے قبضے میں کیا جائے لیکن زرغم اس کے ساتھ سائے کی مانند رہتا تھا جس کی وجہ سے اسے کوئی موقع ہاتھ نہیں لگ رہا تھا جس کا وہ فائدہ اٹھا سکے نہ جانے کب سے وہ ان

دونوں پر نظر رکھے ہوئے تھا اب ان دونوں کو کہیں جاتے دیکھ کر پیچھا کرنے لگا

: ماضی

یہ بات تب کی ہے جب فریحہ بیگم کو پیار ہوا تھا لیکن کبھی بھی کوئی برا کام کیا تھا اور نہ ہی انہوں نے ایسا نہیں چاہا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کی عزت کو رسوا کرتیں لیکن بھلا ہو نازیہ بیگم کا جنہوں نے ایسی چال چلی کہ سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا جس پر پھر فریحہ بیگم کو حویلی سے نکال دیا گیا تھا نازیہ بیگم شاہ برادری سے تعلق رکھتی تھیں لیکن کبیر شاہ ان کا بھائی ہونے کے باوجود شاہ فیملی سے کوئی تعلق نہ تھا حشمت صاحب نے اپنے بھائی کی بیٹی کو اپنی بہو بنا لیا تھا تو تب وہ شاہ فیملی کا حصہ بن گئیں کبیر شاہ کو عصمت شاہ نے گود لیا تھا تو تب

سے وہ اس کو اپنا بیٹا مانتے تھے لیکن کبیر شاہ شروع سے ہی بہت بدتمیز اور بد اخلاق تھا عصمت شاہ نے کبیر شاہ کو بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ نہ سدھرا بلکہ جوانی چڑھنے کے بعد اور غلط کاموں میں ملوث ہو گیا تھا جس کا ظفر شاہ کو جیسے ہی علم ہوا انہوں نے عصمت شاہ کو بتا دیا تھا اور پھر کبیر شاہ کو عصمت شاہ سے بہت ڈانٹ سننے کو ملی تھی کبیر شاہ نے نازیہ بیگم کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیا تھا اور وہ اپنے بھائی سے بہت محبّت کرتی تھیں کبیر شاہ فریحہ بیگم کو پسند کرنے لگا تھا لیکن جب رشتے کی بات چلی تو فریحہ بیگم سے رضا مندی پوچھی گئی تو انہوں نے صاف منع کر دیا تھا انھیں اپنا یہ کزن بہت عجیب اور برا لگتا تھا اور نہ ہی کبھی ایسے سوچا تھا اسی لئے انہوں نے انکار کر دیا جس پر کبیر شاہ نے ضد باندھ لی تھی کہ وہ شادی کرے گا تو فریحہ بیگم سے ہی عصمت شاہ نے اپنی ساری جائیداد کبیر شاہ کے نام کر دی تھی جو کہ ان کی زندگی کی یہ بہت بڑی غلطی تھی جائیداد اس کے نام کر کے اپنے ہی پاؤں میں خود کلہاڑی ماری تھی نازیہ بیگم کو جیسے ہی فریحہ بیگم کے پیار کا پتا چلا انہوں نے بہت واویلا

مچایا اور جتنا ہو سکتا تھا فریحہ بیگم کو بدنام کرنے لگیں تھی اور حشمت شاہ کے دل میں فریحہ بیگم کے خلاف بدگمانی ڈال دی تھی جو بھیانک فیصلے کے روپ میں سامنے آیا تھا نازیہ بیگم کا کہنا تھا کہ فریحہ بیگم کسی لڑکے سے روز رات کو ملنے جاتی ہیں جب کے حقیقت اس کے برعکس تھی فریحہ بیگم نے کبھی بھی رات کو حویلی سے باہر قدم نہیں نکالا تھا لیکن نازیہ بیگم نے ان سے اچھی دشمنی نکالی تھی اور اپنے مقصد میں کامیاب ٹھہری تھیں ان کی بھی یہ ہی ضد تھی کہ اگر میرے بھائی کے ساتھ شادی نہیں ہو گی تو کہیں اور منہ دکھانے کے لائق بھی نہیں چھوڑے گی دونوں بہن بھائی نے مل کر ایسا پلان بنایا اور فریحہ بیگم کا جینا حرام کیا اور یوں حشمت شاہ نے بنا تحقیق کیے فریحہ بیگم کو سزا سنا ڈالی نازیہ بیگم اور کبیر شاہ کی سازش کامیاب ٹھہری تھی لیکن حشمت شاہ نے جو فیصلہ سنایا تھا اس نے ان دونوں کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا حشمت شاہ نے معارج صاحب کو بلوایا اور فریحہ بیگم کا نکاح کر کے ان کو حویلی سے نکال دیا یوں محبّت کی سزا فریحہ بیگم کو بھگتنی پڑی تھی لیکن آخر کار حشمت شاہ کو اپنی غلطی کا

احساس ہو گیا تھا اور اس غلطی پر اتنا پچھتائے کہ بیمار ہو گئے اور یوں وقت گزرتا گیا سب کے بچے ہو گئے فریحہ بیگم کو معارج صاحب نے کبھی تنگی نہیں ہونے دی تھی ان کا کوئی رشتے دار نہیں تھا ان کے ماں باپ ایک حادثے میں وفات پا گئے تھے خود بھی اکلوتی اولاد تھے بہت عرصہ ان کے گھر کوئی اولاد نہ ہوئی تو انہوں نے ایک یتیم خانے سے ایک بچا گود لے لیا جس کا نام انہوں نے خرم رکھا جس کو دونوں میاں بیوی نے بہت چاہت سے پالا خرم کے آنے کے بعد اللہ نے ان کی سن لی اور آٹھ سال بعد ان کے گھر ایک بیٹی ہوئی جس میں دونوں کی جان بستی تھی جب تک معارج صاحب حیات رہے تب تک سب کچھ ٹھیک ٹھاک چلتا رہا کوئی مشکل ان کو پیش نہ آئی بی جان اکثر چھپ کر زاور شاہ کے ساتھ ان سے ملنے آتیں تھی اور بعد میں حشمت شاہ کو بھی علم ہو گیا تھا کہ بی جان فریحہ بیگم سے ملنے جاتی ہیں لیکن وہ چپ سادھے رہے اور تب سے ہی زاور کا وانیہ سے لگاؤ ہو چکا تھا آٹھ سال کا تھا جب وہ پیدا ہوئی تھی تب سے ہی اس کی جان اس چھوٹی سی پری میں اٹکی رہتی تھی جب بھی بی جان شہر جانے

کی تیاری کرتیں تو زاور ضد کر کے ساتھ جایا کرتا تھا اور خوب وانیہ پر رعب جماتا تھا وہ اس سے بہت جلد ڈر بھی جاتی تھی یہ بات زاور شاہ کو بے حد پسند آتی تھی اور وہ جان جان کر اسے ستائے رکھتا تھا اور وہ روتے ہوئے توتلی زبان میں اس کا آدھا نام لیتی تھی جب بھی وہ زر بولتی تب تب زاور کا دل یوں دھڑکتا تھا کہ جیسے اسے سارے جہاں کی خوشیاں مل گئی ہوں معارج صاحب کے انتقال کے بعد فریحہ بیگم کو وہ شہر چھوڑنا پڑا تھا اور زندگی کے ایسے مسئلوں میں الجھیں کہ پھر کبھی بی جان سے مل نہ سکیں اور یوں زاور بھی وانیہ سے دور ہو گیا لیکن اس نے اپنی کوشش نہ چھوڑی اور انہیں تلاش کرتا رہا اور اس کی محنت رنگ لے آئی لیکن پھر بھی کبیر شاہ اور اس کی بہن نے ان کی زندگیوں میں زہر گھولنا بند نہیں کیا تھا جب سے فریحہ بیگم حویلیں آئیں تھیں تب سے ہی نازیہ بیگم کو آگ لگی ہوئی تھیں رہی سہی کسر وانیہ کے لئے زاور کے پیار و جنون نے پوری کر دی تھی نازیہ بیگم ایک حسد کرنے والی عورت تھیں نہ خوش رہتی تھیں اور نہ ہی دوسروں کو خوش دیکھ سکتیں تھیں اسی حسد کی وجہ سے وہ بہت کچھ کھونے

والی تھیں لیکن انھیں ابھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ و سب کی ہی نظروں گر میں گر جائے گیں کبیر شاہ پہلے تو فریحہ بیگم کے پیچھے پڑا تھا اس کے بعد وہ ایسا گندے کاموں میں غرق ہوا کہ پھر کبھی اسے اس بات کا احساس تک نہ ہوا وہ اپنے اس کام پر خوشی محسوس کرتا تھا جیسے اس نے بہت ہی اعلی چیز کر دی گئی ہو فریحہ بیگم پر پہلے ہی اس کی نظر خراب تھی بہت بار اس نے غلط کرنے کی کوشش بھی کی لیکن اللہ نے کسی نہ کسی طرح فریحہ بیگم کو اس کے برے ارادوں سے بچا لیا تھا اور اب کبیر شاہ ہاتھ دھو کر وانیہ کے پیچھے پڑا تھا اپنی عمر کا لحاظ کیے بغیر وہ چاہتا تھا کسی بھی طرح وانیہ کو حاصل کر لے لیکن زاور شاہ ہر بار ہی اس کے راستے میں رکاوٹ بن کر کھڑا ہو جاتا تھا جس پر وہ تلملا کر رہ جاتا اور خالی ہاتھ ہی ملتا رہ جاتا تھا -------

رات کے دو بج رہے تھے اور ابھی تک زاور شاہ کا کوئی پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے وانیہ صبح کے واقعہ پر بہت ہی ٹیشن میں تھی اور بلیک میل کرنے والوں نے الگ اس کا دماغ کھایا ہوا تھا جس پر وہ پورا دن ہی روئے جا رہی تھی زاور کے ڈر سے وہ روم سے بھی باہر نہ نکلی تھی زاور کو کال میسج کرتے ہوئے وہ بہت ہی غم زدہ تھی لیکن زاور شاہ نے اس کی ایک بھی کال اٹینڈ نہیں کی تھی جس پر وہ روئے جا رہی تھی مسلسل رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں جل رہی تھیں وہ اٹھی اور واش روم میں منہ دھونے چلی گئی جب وہ واش روم سے منہ دھو کر نکلی تو پورے روم میں اندھیرا چھایا ہوا تھا وہ ایک دم پریشان ہوئی کیوں کہ ایسا کم ہی ہوتا کہ لائٹ چلی جائے

لگتا لائٹ چلی گئی !!! وہ اپنے آپ سے بات کرتی بیڈ کی جانب بڑھی کہ اس کی نظر کھڑکی کی جانب گئی جہاں کھڑکی پوری کی پوری کھلی ہوئی تھی اور ہوائیں اندر کی اور داخل ہو رہیں تھیں جس سے کمرے میں اچھی خاصی خنکی ہو رہی تھی وہ

سردی سے کپکپاتی کھڑکی کی بند کرنے لگی جیسے ہی وہ بند کر کے مڑی تو دھک سے رہ گئی وہ سامنے کسی سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی اس کے پیچھے ہی وہ بلیک پینٹ شرٹ میں چہرے پر ماسک لگائے کھڑا تھا آج پھر وہ اس کر روم میں موجود تھا

تت تم ؟؟؟ وانیہ کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا تھا

ہاں میں !! اسی کے انداز میں جواب دیتا اپنی لال آنکھوں سے گھورنے لگا

کیوں آئے ہو یہاں ؟؟؟ وانیہ نے اب کی بار ذرا غصّے سے کہا لیکن اس کی آنکھوں میں خوف با آسانی نظر آ رہا تھا

تمہیں لینے آیا ہوں مائے کوئین !!! وہ اس کے گال پر انگلی پھیر کر بولا تو وانیہ اس کی بات پر ڈر کر اس سے دو قدم پیچھے ہوئی مقابل کی آنکھوں میں چنگاریاں سی نکلنے لگیں

مم میں نہیں جاؤں گی کہیں بھی زاور شاہ تم کو چھوڑے گا نہیں سمجھے !!! ڈر کر چیختی وہ پیچھے دیوار سے لگ گئی وہ اس کو غور سے دیکھتا ہوا قریب آنے لگا

دیکھو میرے پاس مت آؤ مجھے جانے دو !!! وانیہ کا رنگ فق ہوا اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر اس نے سائیڈ سے نکل جانا چاہا لیکن مقابل نے اسے ایسا کرنے نہ دیا اور اسے کھینچ کر واپس دیوار کے ساتھ لگا دیا اور خود جھٹکے سے قریب ہوا

اب جب تم اس سے طلاق لے رہی ہو تو میرا نہیں خیال کہ تمہیں کوئی مسئلہ ہو گا !!! سخت و سرد لہجے میں وہ بولتا ہوا اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ گیا

طلاق ؟؟؟؟ کس کی طلاق ؟؟؟ وانیہ کی مزاحمت دم توڑ گئی تھی جو زیڈ زی نے بہت جلدی محسوس کر لی تھی

تمہاری اور زاور کی !!! زیڈ زی نے سرد لہجے میں اسے بتایا

تت تم جھوٹ بول رہے ہو نہ زاور مجھے نہیں چھوڑ سکتے تمہارا وہم ہے وہ مجھ سے بہت پیار کرتے وہ کبھی مجھے خود سے الگ نہیں کر سکتے ---- دور رہو مجھ سے میں صرف زر کی ہوں اس کی رہوں گی !!! وانیہ بے یقینی سے اسے دیکھتی

کھوئے ہوئے لہجے میں بولتی زیڈ زی کا دل دھڑکا رہی تھی اور ساتھ ساتھ اسے حیران بھی کر رہی تھی

اب تم میرے ساتھ ہی جاؤ گی چاہے جو کچھ ہو جائے !!! زیڈ زی نے ایک دم اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا

چھوڑو مجھے --- مجھے نہیں جانا میں زاور کی ہوں پلیز چھوڑ دو مجھے !!! وانیہ روتے ہوئے بولی لیکن مقابل پر اس کے رونے کا کوئی اثر نہ ہوا رات کے اب تین بج رہے تھے اور پوری حویلی پر خاموشی کا راج تھا

دیکھنا زاور شاہ تمہیں قتل کر دے گا !!! وانیہ نے پھر سے اسے اپنے شوہر کی دھمکی دی لیکن وہ تو اس کی کوئی بات سن ہی نہیں رہ تھا زبردستی اسے اپنے

حصار میں لے کر وہ حویلی سے نکلا اور اسے گاڑی میں دھکا دے کر بیٹھانے لگا و مسلسل اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن زیڈ زی نے اس کی کوشش نا کام بنا دی

چپ چاپ بیٹھی رہو ورنہ تمہارے شوہر کو مارنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا سمجھی !!! اس کے منہ پر دھاڑ کر بولتا اسے سہما گیا

نن نہیں پلیز زر کو کچھ مت کرو !!! وانیہ منہ پر ہاتھ رکھتے روتے ہوئے بولی تو زیڈ زی نے ایک قہر بھری نظر اس پر ڈالی اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی سارے راستے اس کی سوں سوں گاڑی میں گونجتی رہی جس سے وہ ڈسٹرب ہونے لگا

اب اگر تمہاری آواز آئی تو قسم سے میں برا کر جاؤں گا جو تمہیں اچھا نہیں لگے گا
وہ ایک دم اسے غصّے سے بولا تو وہ ڈر کر اسے دیکھنے لگی اس کی یہ دھمکی !!!!
کارگر ثابت ہوئی تھی

ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ وانیہ کو ایک نامعلوم مقام پر لے آیا تھا یہ ایک
چھوٹا سا گھر تھا جہاں پر ایک ہارن پر چوکیدار نے گیٹ کھولا تو اس نے گاڑی اندر
پورچ میں کھڑی کی اور اسے اترنے کا اشارہ کرنے لگا لیکن وہ خوف زدہ نظروں
سے یہاں وہاں دیکھتی ٹس سے مس نہ ہوئی

اتر رہی ہو گاڑی سے یا میں اپنے طریقے سے اتاروں ؟؟؟ وہ اسے گھور کر بولا

یہ مجھے کہاں لے آئے ہو!!! وانیہ اسے سر اٹھا کر دیکھنے لگ گئی جس میں ڈر خوف سمایا ہوا تھا تو اس نے اسے جواب دینے کی بجائے گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کا بازو پکڑ کر اسے زبردستی باہر نکالا

میں یہ تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا سمجھی جو کہہ رہا ہوں بس وہ کرتی جاؤ!!! یہ کہہ کر اس نے گھر کا بیرونی دروازہ کھولا اور اسے لے کر اندر آیا جہاں کوئی بھی موجود نہ تھا پورے گھر میں اندھیرے کا راج تھا

دیکھو مجھے چھوڑ دو پلیز!!! وہ ڈرتے ہوئے بولی لیکن وہ اسے نظر انداز کر گیا

تم چاہتے کیا ہو آخر!!! کیوں مجھے یہاں لائے ہو میں بیوی ہوں کسی کی کچھ تو خیال کرو !!! وہ غصے سے چیختے ہوئے بولی

ایک دم چپ۔۔۔!!!! اب ایک لفظ بھی مت بولنا ورنہ جو کچھ میں کروں گا تمہارے ساتھ تو بہت برا ہو گا !!! یہ کہتے ہوئے وہ اس کا بازو سختی سے پکڑ کر اسے ایک کمرے میں لے آیا یہ ایک درمیانے سائز کا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک بیڈ پڑا ہوا تھا بیڈ کے سامنے ڈریسنگ ٹیبل تھا نیچے قیمتی قالین بچھی ہوئی تھی کارنر میں ایک چھوٹا سا صوفہ تھا ایک دیوار کے ساتھ کبرڈ بھی بنی ہوئی تھی لیکن وہاں ایک پر اسراریت تھی جو اسے خوف میں مبتلا کر رہی تھی

آخر تم طلاق لے ہی رہی ہو تو کیوں نہ ہم ایک ہو جائیں !!! وہ آخری پتا اس پر چلا کر بولا جس پر وانیہ اس کی سرد نظروں سے اپنی جگہ پر ہی کانپ سی گئی تھی

میں کوئی طلاق نہیں لے رہی یہ تمہاری غلط فہمی ہے مسٹر !!! وہ غصّہ ہو کر بولی ایک پل کو زیڈ زی حیران ہوا پھر اپنے تاثرات کو جلد قابو کر گیا

جھوٹ کیوں بول رہی ہو تم اگر ایسا نہیں تھا تو کیوں جا رہی تھی تم زاور کو چھوڑ کے !!!!! وہ اس کے بازوؤں کو تھامتے ہوئے اپنے مقابل کرتے ہوئے سرد لہجے میں بولا

کتنی دفعہ بتاؤں میں ؟؟ میں زاور شاہ کو مر کے بھی نہیں چھوڑ سکتی سمجھے میں اس کی ملکیت ہوں اور رہوں گی !!!! وہ اب اپنے لہجے کو سخت بناتے ہوئے بولی

لیکن مجھے اعتبار نہیں تم پر !!!!! میں سچ سننا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔صرف سچ اور تم سچ بتاؤ گی آج ہی اور ابھی ہی !!!! جھوٹ پر میں تمہارا منہ توڑ کے رکھ دوں گا یاد رکھنا !!! اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تقریبا غراتے ہوئے بولا جس پر وانیہ گڑبڑائی تھی

تم کون ہو جو مجھ پر حق جتا رہے ہو اور ہمیشہ اپنی ہی چلاتے ہو؟؟؟؟ کیوں لائے ہو مجھے یہاں پلیز مجھے جانے دو خدا کا واسطہ !!! وہ اس کے سوال پر اپنی کہے گئی اور اب بے بسی سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگ گئی

تم ٹھیک کہہ رہی ہو اب تو میں اپنی ہی چلاتا ہوں چلاؤں گا اور حق کی بات تم نہ ہی کرو تو اچھا میرا حق کیا ہے تمہیں ابھی پتا نہیں ہے جب جان جاؤ گی تب

تمہیں لگ پتا جائے گا کہ میں کون ہوں !!!! وہ اسے اپنی سخت گرفت میں لیتے ہوئے بولا تو وانیہ کو لگا کہ جیسے وہ اس کی ہڈیاں ہی توڑ دے گا

پلیز چھوڑو مجھے تم مجھے تکلیف دے رہے ہو !!!! وہ اس کی جنونی گرفت میں مچلتے ہوئے بولی کہاں زاور سے اتنے پیار سے چھوتا تھا اور اب کسی نا محرم کی سانس بند کرنے والی گرفت میں کئی آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پر بکھرے تھے جس پر زیڈ زی کے دل کو کچھ ہوا تھا اس نے وہ آنسو بڑی نرمی سے صاف کیے۔ اور اپنی گرفت بھی ڈھیلی کرتا اسے آزاد کر گیا جو آزادی پاتی ہی بدک کر اس سے دور ہوئی تھی

مائے کوئین میں نے تمہیں بولا تھا کہ اگر مجھ سے کچھ چھپاؤ گی اور جھوٹ بولو گی تو میں بہت بری طرح پیش آؤں گا مجھے سچ بتاؤ بس !!!! وہ اس کا چہرہ اپنے

ایک ہاتھ سے اونچا کرتے ہوئے بولا تو وہ کچھ نہ بولی بس اس کو غور سے دیکھنے لگی زیڈ زی نے اس کی خاموشی نوٹ کی تو ایک دم سے اسے چھوڑ دیا اور روم سے باہر جانے لگا لیکن اس کے سوال پر اس کے قدم رک سے گئے تھے

تم کون ؟؟ وہ اس کی پشت کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے آہستہ سے بولی

!!! میں تم کو بتانے کا پابند نہیں ہوں سمجھی

میں جا رہا ہوں۔۔۔۔! سچ بتانے کے لئے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کر لو اور مجھے اپنانے کے لئے بھی خود کو راضی کو اگر ایسا نہ ہوا تو میں تمہارا حشر کر دوں گا !!!! یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا تو وانیہ اس کی بات حیرانگی سے سنتی ہوئی بھاگتے ہوئے اس کے سامنے آئی

تم کون ہو آخر ؟؟؟؟ یہ ماسک کیوں لگایا ہوا ہے ؟؟؟؟ وہ اس کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھانے ہی لگی تھی کہ زیڈ زی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے غصّے سے گھورنے لگا

یہ غلطی دوبارہ مت کرنا ورنہ یہ ہاتھ توڑ دوں گا !!! اس کا ہاتھ جھٹک کر تیز لہجے میں بولا اور باہر کی جانب قدم بڑھانے لگا

مجھے یہاں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو ؟؟؟ وہ پھر سے اس کے آگے آئی اور اس کا راستہ روک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بے چینی سے بولی

میں نے کہا نا کہ میں تمہیں بتانے کا پابند نہیں ہوں !!! !!!! یہ کہہ کر اس نے ایک ہاتھ سے پیچھے ہٹایا لیکن وانیہ دروازے سے لگ کر کھڑی ہو گئی

پہلے بتاؤ تم کون ہو اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو !!!! وہ ضدی لہجے میں بولی تو زیڈ زی کے ہونٹ اس کی بات پر پر اسراریت سے مسکرائے تھے لیکن آنکھوں میں الگ ہی جنوں نظر آ رہا تھا جس کی وجہ سے وانیہ نے اس سے نظریں چرائی وہ بے ساختہ اس کی حرکت پر ہنسا

جان جاؤ گی کچھ ہی دیر میں کہ میں کون ہوں !!! اب ہٹ جاؤ میرے راستے سے !!!! وہ اب کی بار بیزاریت سے بولا تو وانیہ چپ چاپ اسے دیکھنے لگی

اگر میرا جائزہ مکمل ہو گیا ہو تو ہٹ جاؤ اب !!! اس کے یوں غور سے دیکھنے پر زیڈ زی نے طنز کرتے ہوئے کہا

مجھے کیوں ایسا لگ رہا کہ میں تم کو جانتی ہوں !!!!! وانیہ نے اس کے طنز کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا

ہاہاہا ہاہا !!! اچھا مذاق تھا میرے لئے !!! وہ اس کی بات پر ہنسنے لگا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا

تم مجھے نہیں جان سکتی کہ میں کون ہوں !!! اب وہ ایک دم سے سنجیدہ ہو گیا تھا اسے سائیڈ پر کر کے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھنے لگا

میں تمہیں کہیں بھی جانے نہیں دوں گی جب تک تم بتا نہ دو کہ کون ہو تم

وہ الجھن بھری کیفیت میں بولی اس کا دوپٹہ سر سے اتر چکا تھا لمبے !!! ریشمی بال بھی جوڑے سے نکل چکے تھے۔ غلافی آنکھوں میں خوف ہلکورے لے رہا تھا بلیک کلر کی خوبصورت شلوار قمیض میں وہ مقابل کے ہوش اڑا سکتی تھی اور اوپر سے زیڈ زی تو اس صورت کا ویسے ہی دیوانہ تھا

مائے کوئین سامنے سے ہٹو!!!!! ورنہ مشکل ہو جائے گی دونوں کے لئے !!! وہ اب اس سے نگاہیں چراتے ہوئے بولا تو وانیہ نے نفی میں سر ہلا دیا اور اسے امید بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

حویلی میں وانیہ کے گم ہونے کی خبر پھیل چکی تھی سب اس کے لئے بہت پریشان تھے کسی کو بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر وانیہ گئی تو کہاں گئی

زاور بھی اپنی ذہنی الجھنوں میں ہی الجھا ہوا تھا وہ اس چیز کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وانیہ کو دھمکیاں کہاں سے مل رہی تھیں اسے شک تو اپنے قریبی رشتے دار پر ہی تھا لیکن پھر بھی وہ ثبوت کے بغیر کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس سلسلے میں اس نے زرغم سے بھی ملاقات کی اور کھل کر اس بارے میں بات کی وانیہ کا فون اس کے پاس تھا گم ہونے کے بعد اس کا موبائل زاور کے قبضے میں آ چکا تھا جس نے اس میں سے ساری فون کالز کا ریکارڈ نکلوالیا تھا جس نمبر سے وانیہ کو دھمکیاں مل رہی تھیں وہ نمبر تو مسلسل بند جا رہا تھا۔ اس نے اپنے ایک دوست جو پولیس میں آفیسر تھا اس کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ اس چیز کا پتہ لگائے کہ یہ نمبر کہاں کا ہے اور سم کس کے نام پر ہے رات کو جب وہ حویلی آیا تو سب لوگ ہی وہاں پر موجود تھے

کچھ پتا چلا وانیہ کا ؟؟؟ فریحہ بیگم نے پریشانی سے کہا

نہیں پھپھو ابھی تک کچھ ایسا پتا نہیں چل سکا کہ وہ کہاں ہے !!!! وہ تھکے تھکے انداز میں ان کو بول کر اپنے روم میں آ گیا جو وانیہ کے بغیر تو اسے بالکل ویران ہی لگتا تھا سب کچھ خالی خالی سا لگ رہا تھا کسی چیز کو ہاتھ لگائے بغیر وہ بیڈ پر گر سا گیا

کسی نے بھی اس سے کچھ پوچھنے کی غلطی نہ کی تھی کیوں کہ وہ سختی سے منع کر چکا تھا وانیہ کے بارے میں کوئی بات نہ کی جائے سب اپنی اپنی جگہ بہت پریشان تھے اسے اپنے سب رشتے داروں کا پتا تھا کون کتنے پانی میں ہے

مہمل نے اسے یوں تھکے ہوئے دیکھا تو اس کے لئے کھانا گرم کر کے لے آئی جو بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا

بھائی ؟؟؟ اس نے کھانا سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا

ہمممم !!! وہ غنودگی میں تھا

کھانا کھا لیں آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا !!! وہ پریشان ہو کر بولی

یار مہمل مجھے نہیں کھانا کچھ لے جاؤ یہ سب !!!! وہ ویسے ہی لیٹے لیٹے بولا

بھائی میری خاطر پلیز !!! وہ اس کی منت کرنے لگی

اچھا لاؤ !!! وہ اٹھ بیٹھا تھا جب کے مہمل خوشی خوشی کھانے کی ٹرے اس کے پاس رکھنے لگی وہ چپ چاپ کھانا کھانے لگا کچھ دیر خاموشی رہی لیکن مہمل کی وانیہ کا جاننے کا تجسس بھی تھا تو زیادہ دیر چپ نہ رہ سکی

بھائی وانیہ کا کچھ پتا چلا ؟؟؟ وہ ڈر بھی رہی تھی کہ کہیں بھائی غصّہ ہی نہ کر جائے لیکن زاور نے کوئی جواب نہ دیا

کہاں تھے آپ صبح سے ؟؟ وہ زاور کی پیشانی پر بل پڑتے دیکھ چکی تھی

آفس میں تھا بہت کام تھا !!! مختصر سا جواب دے کر وہ کھانے میں مصروف تھا

دادو آپ کا پوچھ رہے تھے لیکن آپ تو سارا دن گھر آئے ہی نہیں ابھی سو گئے ہیں وہ ---! !!! وہ تفصیل سے کہنے لگی

بھائی آپ مجھے کافی کمزور لگ رہے ہو پہلے سے---! اپنی آنکھیں دیکھی ہیں؟؟ مہمل نے غور سے زاور شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا

کچھ بزنس کی الجھنوں میں الجھا ہوا ہوں ایسی تو کوئی بات نہیں !!! وہ اب زبردستی مسکراتے ہوئے بولا

مجھے تو یوں لگتا ہے کہ آپ کو بیوی کی جدائی نے کمزور کر دیا ہے مہمل اب مسکراتے ہوئے بات کو ہلکا پھلکا بنا کر بولی تو زاور شاہ اس کی بات پر مسکرا بھی نہ سکا

کیا بات ہے بھائی ؟؟؟

وہ اس کو دیکھ کر تشویش سے بولی

ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ تم مجھے ایک اچھی سی کافی بھیجوا دو میں ذرا فریش ہو لوں !!! یہ کہہ کر وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا مہمل نے بھائی کو دکھ سے دیکھا جو کچھ دن وانیہ کے ساتھ کتنا خوش تھا اس کی خوشی چہرے سے عیاں ہوتی تھی اور ایسی خوشی وہ بہت عرصے بعد دیکھ رہی تھی کہ پتا نہیں کس کی نظر اس کے

بھائی کے گھر کو لگ گئی اور سب کچھ تباہ کر کے لے گئی وہ وہاں سے بے دلی سے اٹھ کر نیچے آ گئی اور زاور شاہ کے لئے کافی بنانے لگی ----------

---

میں تمہیں کہیں بھی جانے نہیں دوں گی جب تک تم بتا نہ دو کہ تم کون ہو ؟؟؟ وہ بھی اب ضد لگا بیٹھی تھی اب اس کا ڈر خوف کہیں جا سویا تھا پتا نہیں وہ اس سے الجھ کیوں رہی تھی کچھ تو تھا جو اس سے چھپا ہوا تھا وہ بضد تھی کہ اس کا چہرہ دیکھے

کیوں دیکھنا چاہتی ہو مجھے ؟؟ وہ ابرو اچکا کر بولا

کیوں کہ مجھے جاننا ہے اس ماسک کے پیچھے کون ہے !!! وہ نظریں چرا کر بولی تو وہ ہنس دیا تھا اس کی مسکراتی آنکھوں کو دیکھتی وہ ساکت ہوئی تھی یہ آواز تو بہت جانی پہچانی تھی وہ بے چین سی ہو گئی

کیا ہوا تمہارے چہرے کا رنگ کیوں اڑ گیا ؟؟؟ زیڈ زی نے اسے جانچتی نظروں سے گھورا

نن نہیں تو !!! وہ گھبرا کر بولی

تو ہٹ جاؤ میرے راستے تھے مجھے دوغلی لوگوں کے منہ نہیں لگنا چاہتا !!! وہ اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے سے ہٹا کر بولا

نہیں کہیں نہیں جا سکتے تم !!!! وہ چیخ کر اس کر گریبان پکڑ کر بولی

روک رہی ہو تو نتیجہ تمہیں بھگتنا پڑے گا !!! یہ کہتے ہوئے وہ اسے اپنی بانہوں میں بھر کر بولا تو وانیہ کے اندر اس کا ذومعنی لہجے سے ہلچل سی مچ گئی تھی پتا نہیں اسے ایسا کیوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس گرفت کی عادی ہے لیکن پھر بھی اس کی گرفت میں کسمسائی

دور رہو مجھ سے !!!! وہ دور ہونے کی کوشش کرنے لگی لیکن اب کی بار زیڈ زی نے اپنی گرفت سخت کر لی تھی

کیوں چھوڑ دوں ؟؟؟ اب تو تم اپنے شوہر سے طلاق لے ہی رہی ہو تو میرا چانس تو بنتا ہے نہ اب تو تم میری ہی ہو گی !!! وہ اس کی کمر کو سختی سے پکڑتا غرا کر بولا جس پر وانیہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں

میں اپنے شوہر سے طلاق کیوں لوں گی ؟؟؟ وہ حیران ہو کر بولی جس پر زیڈ زی نے گہری نظروں سے اسے دیکھا اور پھر جھٹکے سے اس کو اپنے سینے لگا گیا

جو ان معصوم آنکھوں نے دیے تھے

وہ دھوکے آج تک میں کھا رہا ہوں

وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو وہ غصّے سے تلملائی

چھوڑو مجھے کمینے انسان میں نے تمہیں کوئی دھوکا نہیں دیا۔۔۔۔ زاور شاہ آتا ہو گا مجھے ڈھونڈنے تمہاری خیر نہیں ہو گی !!! وہ اپنی کیفیت پر قابو پانے میں کافی حد تک ناکام ہوئی تھی لیکن پھر بھی خود کو مضبوط ظاہر کرتی اسے اپنے شوہر کی دھمکی دینے لگی

ہاہاہا دھمکا ایسے رہی ہو جیسے اس کے ساتھ عمر بھر رہو گی طلاق لے رہی ہو اور مجھے اپنے شوہر کی دھمکی دیتی ہو واہ!!!! ویسے

اچھا ہے ۔۔۔! یہ دھوکہ تو میں بار بار کھانا چاہوں گا!!!! یہ کہتے ہوئے اس نے اس کی آنکھوں پر لب رکھے تھے تو وہ اس کے لمس پر لرز اٹھی تھی کیوں کہ زیڈ زی نے کبھی ایسی حرکت نہ کی تھی اور اب وہ الجھن میں مبتلا تھی

!!! میں نے کوئی طلاق نہیں لی اس سے اور نہ لوں گی تمہاری بھول ہے سمجھے
وہ پوری طاقت لگا کر اس سے الگ ہو کر بولی

اچھا تو تم اپنے شوہر سے طلاق نہیں لینا چاہتی ؟؟؟ وہ الجھ کر بولا وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا آخر وہ کیا چاہ رہا تھا

ہاں میں زاور شاہ سے کبھی الگ نہیں ہونا چاہتی اور نہ ہوں گی میں اپنے شوہر سے بہت پیار کرتی ہوں !!! وہ آج زاور شاہ سے محبّت کا اعتراف کر گئی جس پر زیڈ زی کچھ لمحوں کے لئے فریز ہو گیا تھا پھر کچھ دیر بعد ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور جھٹکے سے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھا اور کچھ کاغذات وہاں سے اٹھائے جس کو مظبوطی سے ہاتھ میں پکڑے کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا لیکن وانیہ کی طرف نہیں مڑا وہ حیران پریشان اس کی حرکات دیکھ رہی تھی

تم مجھے حویلی واپس چھوڑ کے آؤ پلیز !!! وہ اس کی منت کرنے لگی لیکن وہ پھر بھی کچھ نہ بولا اور چپ چاپ اپنا غصّہ ضبط کرنے لگا جو پیپرز دیکھ کر اسے آ رہا تھا

تم جواب کیوں نہیں دے رہے ؟؟؟ وہ اب پریشان ہوئی تھی

سنو ---!!! میں تم سے مخاطب ہوں !!!! وہ چند قدم آگے بڑھی لیکن اس کی خاموشی پر رک گئی تھی لیکن پھر کچھ سوچ کر اس تک آئی اور اس کا کندھا ہلا کر بولی

میں تم سے بول رہی ہوں مجھے زاور کے پاس چھوڑ کے آؤ پلیز !!! اس کا یہ کہنا تھا کہ زیڈ زی نے بڑے ہی ضبط سے مڑ کر اس کی طرف دیکھا وانیہ اس کی آنکھیں دیکھ کر شاکڈ میں تھی زیڈ زی نے اپنا ماسک اتارا

آآآپ ؟؟؟؟ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں

ہاں میں !!!! اپنی اصل آواز میں ایک لفظی جواب دے کر وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگا

آپ مجھے یوں تنگ کرتے رہے ؟؟؟ وہ خفا ہو کر بولی

ہاں کیا تنگ تمہیں لیکن تمہاری طرح تو میں نے تنگ نہیں کیا کہ اگلے بندے کی جان ہی نکال دو !!! وہ افسوس سے کہنے لگا جس پر وہ سر جھکا گئی تھی اور اب یہاں وہاں دیکھ رہی تھی

کیوں کیا تم نے ایسا وانی؟؟؟؟ وہ اسے دکھ سے دیکھ کر بولا

مم میں نے کچھ نہیں کیا !!!!! وہ اب بھی اس کے سامنے انکاری تھی

تو یہ کیا ہے پھر ؟؟؟ خلع کے پیپرز جو سائیڈ ٹیبل میں سے نکال کر تھام رکھے تھے اس نے ان کاغذات کو اس کے منہ پر دے مارے

اگر تم مجھ سے کچھ چھپا نہیں رہی تو یہ سب بکواس کیا ہے ؟؟ !!!!! وہ شادی کے بعد پہلی دفعہ اس پر یوں غضب ناک ہو کر دھاڑتے ہوئے بولا تو وانیہ اپنی جگہ جم کر رہ گئی تھی وہ کاغذات دیکھ کر ایسا تو اس کے وہم و گمان میں نہیں تھا

مم مجھے ان پیپرز کا نہیں پتا---! سچ کہہ رہی ہوں زر مجھے نہیں پتا یہ کیسے بنے کس نے بنوائے میں الگ نہیں ہو سکتی آپ سے ---! پلیز میرا یقین کریں یہ میں نے نہیں کیا !!!! یہ کہتے ساتھ ہی وہ روتے ہوئے وہ اس کے سینے لگ گئی اور اسے زور سے پکڑ گئی جیسے سچ مچ کوئی اسے اس سے جدا نہ کر دے وہ اذیت سے اپنے لب کاٹنے لگ گیا وانیہ کا یوں تڑپ تڑپ کر رونا کچھ اور ہی قصہ سنا رہا تھا لیکن یہ پیپرز کچھ اور کہہ رہے تھے

یعنی تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ یہ پیپر فرشتوں نے بنوائے ہیں--- !!! یا آسمان سے اتر آئے ہیں---- !!! ٹھیک ہے تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو تو میں تمہیں بالکل نہیں روکوں گا---- !!! تم بے فکر ہو کر جاؤ----!!! لیکن مجھے اس سب کی وضاحت چاہیے کس بنیاد پر تم ایسا کر رہی ہو اور کس نے کرنے کو بولا یہ کرنے کو کس نے کہا نام بتاؤ اس کا وہ پیپرز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

مجھ سے کوئی بھی کچھ نہیں کروا رہا تم سمجھ کیوں نہیں رہے ؟؟؟؟ یہ کہہ کر وہ واش روم کی طرف جانے لگی کیونکہ زاور شاہ کے کسی بھی سوال کا جواب اس کے پاس نہیں تھا

دیکھو وانی اب تم میرے ضبط کا امتحان لے رہی ہو یہ نہ ہو کہ میں کچھ برا کر جاؤں !!! وہ اسے اپنی طرف کھینچ کر بولا جو سیدھا اس کے سینے آ لگی تھی

زر---!!! مجھے ان پیپرز کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے!!!! وہ پریشانی سے بولی تو زاور کا دل کیا کہ وہ اپنا آپ ہی پیٹ لے زندگی میں عجیب صورتحال کا سامنا تھا وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتا ہوا اس کو اپنے سامنے سے ہٹا کر باہر جانے لگا وانیہ روتے ہوئے ایک دم ہوش میں آئی اور بھاگ کر اس کی پشت سے لگ گئی

پلیز مت جاؤ چھوڑ کر وہ مجھ سے تمہیں چھین لے گا وہ کہتا ہے میں تم سے الگ ہو جاؤں ورنہ وہ تمہیں مار دے گا !!!! وہ اب پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی جب کہ زاور نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں

وہ کہے گا تو تم مجھے چھوڑ دو گی ؟؟؟ زاور نے جھٹکے سے مڑ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما جس پر اس نے روتے ہوئے سر کو نفی میں ہلایا

تو پھر کیوں میری جان نکال رہی تھی کیوں ایسے کر رہی تھی ؟؟؟ کیا ذرا سا بھی مجھ پر اعتبار نہیں تھا ؟؟؟ وہ دل گرفتا ہو کر بولا تو وانیہ کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا

بولو کیوں چھوڑ رہی تھی مجھے ؟؟؟ وہ برف کی طرح سرد لہجے میں بولا

مم میں ڈر گئی تھی !!! یہ کہہ کر وہ آنکھوں کو سختی سے میچ گئی جس پر آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں کو بھگو رہے تھے

کیا میں تمہارے بغیر رہ لیتا ؟؟؟ وہ اس کے آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں سے چنتا ہوا بولا

نن نہیں !!!! وہ آہستہ سے نفی میں سر ہلا کر بولی

تو صرف اعتبار کر لیتی ایک بار مجھ پر لیکن تم نے نہ کیا !!! وہ اسے چھوڑ کر دور ہٹا وانیہ اس کے بدلتے روپ سے سہم گئی تھی

میں تم کو آزاد کر دوں گا جیسے تم چاہ رہی تھی ویسا ہی ہو گا !!!! یہ بولتا ہوا وہ اس کی جان نکال گیا

نن نہیں مجھے الگ نہیں ہونا !!! وہ آگے بڑھی تھی

وہیں ٹھہر جاؤ میرے پاس بھی مت آؤ تم یہ حق کھو چکی ہو تم نے میرا مان توڑا ہے جس کے لئے تم کو کبھی معاف نہیں کروں گا یاد رکھنا !!!! اسے اپنے الفاظوں سے جھلسا کر اپنی آنکھوں سے نمی صاف کرنے لگا جو اس بات کی گواہی تھی کہ زاور شاہ تکلیف میں تھا اور بے چین تھا

غلط کہتے ہیں لوگ کہ مرد روتا نہیں ----- مرد بھی انسان ہوتا ہے وہ بھی ایک عدد دل رکھتا ہے اسے بھی تکلیف ہوتی ہے جب اس کی تکلیف حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو مرد روتا ہے لیکن فرق صرف اتنا ہے مرد اپنے آنسو کسی کے سامنے نہیں بہاتا ----- زاور شاہ کے ساتھ بھی یہ ہی معاملہ تھا وہ مضبوط سے مضبوط

مرد رو پڑا تھا اس تکلیف سے جو وانیہ نے اسے دی تھی اس پر اعتبار نہ کر کے یہ چیز وہ بھلائے نہیں بھول پا رہا تھا

زر پلیز مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ !!!! وہ روتے روتے وہیں بیٹھ گئی تھی جس پر زاور نے اذیت سے اسے دیکھا اور گہرا سانس بھر کے رہ گیا اور پھر اس کے پاس چلتا ہوا آیا جو ہچکیوں سے رو رہی تھی

اٹھو یہاں سے !!! اس کو ہاتھ پکڑ کر کھڑا کرنے لگا جو اس کو امید بھری نظروں سے دیکھنے لگی

آپ نہیں جاؤ گے نہ ؟؟؟؟ وہ یقین سے بولی

کیوں روکنا چاہتی ہو ؟؟؟ وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر بولا

بس روکنا چاہتی ہوں ہر قیمت پر !!! وہ اس سے نظریں چرا کر بولی

روکنے کا انجام بہت برا ہو گا !!! وہ اسے ڈرا کر بولا لیکن وہ مسکرا دی تھی

انجام کی پروا نہیں مجھے !!! آہستہ سے کہتی وہ اس کے دل کے تار ہلا گئی جو اسے بھرپور نظر انداز کرنے کا پلان بنا رہا تھا لیکن اس کے یوں اعتراف کرنے پر خود کو روک نہ پایا

لفظوں کی جوت میں

ہے طاقت بہت

چمکا دو مجھے

کچھ پھول میری نذر کر دو

مہکا دو مجھے

سایہ ہوں بھٹکا ہوا

تنہا تاریک راتوں میں

اپنی بانہوں کی چاندنی میں

پناہ دو مجھے

زاور نے اسے اپنے قریب کیا اور بے ساختہ ہی اس کے ہونٹوں پر جھک گیا وانیہ کو اندازہ اور محسوس ہو رہا تھا کہ آج اس کے لمس میں پہلے جیسی نرمی

نہیں بلکہ سختی تھی اس نے اپنی شدتیں لٹا کر ثابت بھی کر دیا تھا کہ وہ غصّے میں ہے اور اپنی جنونییت بھری وحشت اس پر انڈیل دے گا جب کہ وانیہ اس کی جنوں خیزیوں کے آگے بے بس ہو کر رہ گئی تھی بلکہ اس نے اسے بھی اپنے ساتھ ہی باندھ لیا تھا وہ بھی کتنے دنوں بعد اس کے قریب آ کر سب کچھ بھول گئی تھی یاد تھا تو بس زاور شاہ جو آج اس کے قریب تھا اس تن من کا محرم تھا جس کو وہ بہت شدتوں سے چاہنے لگی تھی اب تو اس کا زاور شاہ کے بغیر ایک پل بھی گزرا نہیں تھا -----

---

جوں جوں امرحہ کی ڈلیوری کے دن قریب آرہے تھے وہ گھبرا رہی تھی اور ہر بات پر بگڑ بھی جاتی تھی جسے زرغم ہی سنبھال سکتا تھا زرغم خان اس کا بہت زیادہ

خیال رکھ رہا تھا وہ دونوں ہی اس خوشی کو دل سے محسوس کرنے لگے تھے اور اب ان کو بے صبری سے آنے والے بے بی کا انتظار تھا جو ان کی خوشیوں کو چار چار چاند لگانے آنے والا تھا اب تو دونوں میں کافی حد تک انڈرسٹینڈنگ ہو گئی تھی امرحہ کا ڈر زرغم نے اپنے مان اعتبار سے دور کیا تھا اب وہ کافی حد تک نارمل رہتی تھی

آج آفس میں بہت اہم میٹنگ تھی جسے زرغم خان کو اٹینڈ ہر حال میں ہی کرنا تھا اس لیے وہ تیار ہو رہا تھا

کیا کہنے آج کچھ اسپیشل ہی تیاری ہو رہی ہے!!! وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو بلیک پینٹ کوٹ میں کافی اچھا لگ رہا تھا اس کی نظریں اس پر واری صدقے جا رہی تھیں

یار امرحہ جانم میٹنگ امپورٹنڈ ہے اسی لئے تیاری بھی ویسی ہی !!!! وہ مسکراتے ہوئے ڈریسنگ کے شیشے میں اسے دیکھ کر بولا تو امرحہ کے چہرے پر ایک سایہ سا آ کر گزر گیا جو زرغم نے بخوبی محسوس کر لیا وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا

کیا ہوا یوں اداس کیوں ہو گئی ؟؟؟؟ وہ اس کا چہرہ تھام کر بولا

وہاں لڑکیاں بھی ہوں گی ؟؟؟اس کی سوئی میٹنگ میں ہی پھنسی ہوئی تھی زرغم نے اسے گھور کر دیکھا

اب تم یہ سوچ سوچ کر اپنی طبیعت خراب کر لو !! وہ تھوڑا خفا ہو کر بولا جس پر وہ منہ بنا گئی

افففف میری جان ایسا کچھ نہیں ہے !!! وہ اس کا ماتھا چوم کر بولا

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے امرحہ ریلیکس۔۔۔!!! زرغم خان صرف تمہارا ہی ہے!!!! اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولا تو امرحہ اس کے سینے سے آ لگی۔

بہت محبت کرتی ہوں میں آپ سے۔۔!!! وہ جذبات سے چور لہجے میں بولی تو زرغم خان کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی

محبت کرتی ہو تو پھر بھروسہ بھی کرو۔۔۔! جانم !!! میں تمہارا اور تم میری ہو صرف میری !!! وہ اس کے گال چومتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا

اب تو بہت اچھی باتیں کرنے لگے ہیں !!! امرحہ کچھ حد تک مطمئن ہو گئی تھی اس لیے بڑے آرام سے بولی۔

ہاں نا اتنی اچھی لڑکی کا ساتھ ہے تو کیوں نہ اچھی باتیں کی جائیں !!! . زرغم نے مسکرا کر کہا لیکن امرحہ نے پھر سے منہ بنا لیا

اب کیا ہوا ؟؟؟ زرغم نے ابرو اچکا کر کہا

آج آپ نہیں جاؤ نا !!!! وہ پریشانی سے بولی

کیوں کیا ہوا تم ٹھیک ہو نہ میری جان ؟؟؟ زرغم کو ایک دم ہی اس کی فکر ہوئی تھی

!!!جی میں ٹھیک ہوں بس دل گھبرا رہا جیسے کچھ ہو جائے گا !!! آپ پلیز نہ جاؤ وہ بے بس ہو کر بولی !!

کچھ نہیں ہوتا جانم سب ٹھیک ہے میں بس آدھے گھنٹے تک واپس آ جاؤں گا تب تک تو تھوڑا گزرا کر لو نا !!!! وہ اسے مناتے ہوئے بولا جس پر وہ مان کر بولی

آدھے گھنٹے سے اوپر نہیں ہونا چاہیے ورنہ میں بات نہیں کروں گی !!! وہ اسے وارن کرنے لگی

اوکے میری جانم جو حکم آپ کا !!! اچھا مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔! پریشان مت ہونا میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا!!!! وہ اس سے دور ہٹ کر کے اپنی گھڑی پہننے لگ گیا تو امرحہ ہلکا سا مسکرا دی دل تو زرغم کا بھی نہیں کر رہا تھا کہ وہ آفس جائے لیکن اہم میٹنگ کو وہ چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا

زرغم کو گئے پانچ منٹ ہوئے تھے کہ اسے گھر میں عجیب سی آوازیں آنے لگیں کچھ دیر تو وہ بیٹھی سنتی رہی پھر جب تجسس کچھ زیادہ بڑھا تو وہ بیڈ سے با مشکل اترتی روم کے دروازے کے پاس آئی اور آہستہ سے دروازہ کی فانک سے دیکھنے لگی اسے دو ہیولے نظر آئے جو یہاں وہاں کچھ تلاش کر رہے تھے اب وہ اس کے روم کی جانب بڑھے تو امرحہ نے جلدی سے روم کو لاک کر دیا اور تیزی سے موبائل پر زرغم کا نمبر ڈائل کرنے لگی اس کے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے اب دروازہ زور زور سے بجایا جانے لگا امرحہ کی جان حلق میں آ گئی تھی ڈر خوف کی وجہ سے اس کی رنگت پیلی پڑ رہی تھی پسینے سے چہرہ تر تھا

امرحہ کھولو دروازہ دیکھو میں کزن ہوں تمہارا یوں نہیں کرتے ڈئیر !!! جلدی کھولو ورنہ میں خود کھول کر آ جاؤں گا اندر !!!! اب اسے باہر سے اپنے نام کی آوازیں پڑنے لگی تھیں وہ ڈر کر دیوار سے جا لگی تھی اپنی چیخ کو اپنے اندر دباتی وہ روتے ہوئے زرغم کو کال کرنے لگی جو بار بار کال کاٹ رہا تھا مسلسل کال پر آخر کار اس نے کال اٹھا ہی لی

کیا ہوا جانم ؟؟؟ ابھی تو میں آفس پہنچا بھی نہیں ہوں راستے میں ہوں !!!! زرغم نے ڈرائیو کرتے ہوئے کہا

زرغم پلیز گھر آ جاؤ وہ گھر آ گیا ہے وہ روم میں آ جائے گا پلیز آپ آ جائیں !!!! وہ روتے ہوئے بولتی اس کی جان نکال گئی تھی

کون آیا ہے ؟؟؟ زرغم نے چیخ کر کہا

آپ جلدی آ جائیں پلیز وہ نقصان کر دے گا !!! امرحہ دروازے کو خوف زدہ ہو کر دیکھ کر بولی

میں آ رہا ہوں ابھی کے ابھی آ رہا ہوں تم دروازہ مت کھولنا کچھ بھی ہو جائے دروازہ مت کھولنا !!! اسے وارن کرتا خود کار کو گھر کے راستے پر ڈال گیا اور تیز ڈرائیو کرنے لگا ساتھ ہی اس نے زاور کو کال لگا لی تھی اسے خبر دے کر غصّے سے بھرا تیزی سے گاڑی چلانے لگا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر امرحہ کے پاس پہنچ جائے

امرحہ اپنے وجود میں درد برداشت کرتی وہیں بیٹھی کی بیٹھی رہی دروازے پر مسلسل دستک ہو رہی تھی جس کو سنتی وہ خوف میں مبتلا ہی ہوئے جا رہی تھی اب اس کا جسم بھی بے جان ہونے لگا تھا درد کی لہریں اس کے وجود میں سرایت کرنے لگی جس کو اب وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی اور پھر ایسے ہی ہوش سے بے گانہ ہو گئی اب اسے کچھ ہوش نہ تھا وہیں بیٹھی بیٹھی وہ درد سے بے ہوش ہو گئی تھی زاور کے آدمی بر وقت پہنچ چکے تھے اور ان بدمعاشوں کو پکڑ چکے تھے زرغم اس شخص کی جانب غصّے سے بڑھا اور ایک کرارا سا مکا اس کے چہرے پر دے مارا

!!! اگر میری جانم کو کچھ ہوا تو تمہارا حشر بگاڑ کے کتوں کے آگے ڈال دوں گا

زرغم ایک دم دھاڑا تھا وہ تو زرغم کو دیکھ کر ہی ڈر چکا تھا زرغم اس پر ایک قہر بھری نظر اس پر ڈال کر روم کی طرف بھاگا چابی سے دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اندر آیا نظریں بے تابی سے اسے ڈھونڈنے لگیں جو بیڈ کے پاس نیچے دیوار کے

ساتھ لگی بیٹھی بے ہوش تھی اسے اس حالت میں دیکھ کر زرغم کے پیروں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی تھی

امرحہ جانم !!! آنکھیں کھولو یار !!! اس کا سر اپنی گود میں رکھتا اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا لیکن اس کی پیلی رنگ دیکھ کر وہ اسے بانہوں میں لے کر ہوسپٹل بھاگا تیز ڈرائیو کر کے وہ ہوسپٹل پہنچا جہاں فوری طور پر اسے لیبر روم لے جایا گیا تھا ڈاکٹر نے کوئی تسلی بخش خبر نہیں دی تھی بس دعا کرنے کا کہ کر وہ امرحہ کو دیکھنے چلی گئی جب کے زرغم اس وقت خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا تھوڑی دیر تک میراب اور زاور شاہ اس کے پاس آ گئے تھے

کیسی ہے بھابی کی طبیعت ؟؟؟ زاور نے زرغم سے پوچھا جس کی حالت پاگلوں کی طرح ہونے والی تھی

یار سب تباہ ہو گیا مجھے اسے اکیلا چھوڑنا ہی نہیں چاہیے تھا !!!! وہ اس کے گلے لگ کر رونے لگ گیا تھا یہ خوف اسے چین سے بیٹھنے نہیں دے رہا تھا کہ اگر امرحہ کو کچھ ہو گیا تو وہ کیا کرے گا

!!! ایسے نہیں سوچتے اللہ کرم کرے گا پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا میراب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی لیکن وہ سب بھی اندر ہی اندر سے پریشان تھے کہ اب کیا بنے گا اتنے میں ڈاکٹر آتی دکھائی دی

پیشنٹ کے ہزبنڈ کون ہیں ؟؟؟

میں ہوں !!! زرغم نے آگے بڑھ کر کہا

آئم سوری پیشنٹ کی حالت بہت خراب ہے ان کو بی پوزیٹو بلڈ کی اشد ضرورت ہے !!! پیشہ وارانہ لہجے بولتی وہ اس کی جان اٹکا گئی

میری بیوی ٹھیک تو ہو جائے گی نا ؟؟؟ زرغم نے بے تابی سے کہا

دعا کریں سب ٹھیک ہو جائے ہم سے جو بن سکا ہم کر رہے ہیں ہماری کوشش ہے ماں اور بچے دونوں کی جان بچا لی جائے !!!

ڈاکٹر میرا بلڈ گروپ یہ ہی ہے !!! میراب نے جلدی سے کہا

اوکے تو آپ آ جائیں میرے ساتھ !!! ڈاکٹر اسے اپنے ساتھ آنے کا کہہ کر اندر چلی گئی میراب زرغم کو تسلی دیتا اس ڈاکٹر کے پیچھے چل پڑا جب کے زرغم اور زاور دونوں پریشان وہیں بنچ پر بیٹھ گئے

زاور تم نے جانا نہیں تھا ؟؟؟ زرغم نے ایک دم کچھ یاد آتے ہوئے کہا

جانا تھا لیکن یوں تمہیں پریشان چھوڑ کے تو نہیں جا سکتا نا !! وہ فکر مندی سے بولا

یار تو جا جو کام کرنا تھا اسے ختم کر اور دیر مت کر !!! زرغم نے اس سے کہا

ایسے کیسے چلا جاؤں ؟؟؟ تم بھی تو نہیں ہو گے !!! زاور شاہ نے اپنی کہی

میری چھوڑ میں آ جاؤں گا جیسے ہی امرحہ کی طبیعت سنبھلتی ہے میں آ جاؤں گا زرغم نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا !!!

اچھا چل ٹھیک ہے میراب آ جائے تو پھر کچھ کرتے ہیں !!! زاور نے ہار مانتے ہوئے کہا

ہاں یہ کام آج ہی ہو جانا چاہیے زاور ورنہ تو جانتا ہے ایسے لوگوں کو چھوڑ دینا بیوقوفی ہی ہو گی جو ہماری زندگی خراب کر رہے ہیں !!!! زرغم نے غصّے سے کہا اسے رہ رہ کر اس شخص پر غصّہ آ رہا تھا جس نے امرحہ کو اس حال میں پہنچایا تھا

ٹھیک کہہ رہے ہو اب بس ہو گیا اب ان سب کا خاتمہ ہو گا !!!! زاور نے پر عزم لہجے میں اس سے کہا جس پر وہ سر ہلا کر لیبر روم کی جانب دیکھنے لگا جہاں اس کی جان مشکل میں تھی اور وہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر پا رہا تھا

تم نے کب سے مجھے لارے لگایا ہوا ہے کب میں اس سے مزے لوں گا ؟؟؟ وہ شراب کے نشے میں بولتا ہوا امل کو اپنے پاس کھینچ کر بولا

بہت جلد صرف کچھ دن اس کے پاس وہ تمہارے پاس ہو گی جتنا مرضی اس انجوائے کرنا مجھے تو بس زاور مل جائے گا اور کیا چاہیے !!! یہ کہہ کر وہ اس کو مسکرا کر دیکھنے لگی جو اسے اب داد دینے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

واہ کیا بات ہے تمہاری ایک تیر سے دو شکار کر رہی ہو یعنی اپنا بھی فائدہ کیا کہنے تمہارے واہ !!! وہ پھر سے اس پر جھک گیا جس پر امل نے ایک نظر اسے دیکھا اور اس کا ساتھ دینے لگی لیکن اس بات سے بے خبر تھی کہ ان دونوں کی تمام باتیں ریکارڈ ہو چکی ہیں وہ دونوں آپس میں اتنے غرق تھے کہ لائٹ جانے پر ان کو ہوش آیا

یہ لائٹ کو ایک دم کیا ہو گیا ؟؟؟ امل نے اس کو دور کرتے ہوئے کہا

پتا نہیں میں دیکھتا ہوں !!! وہ بد مزہ ہو کر بولتا بیڈ سے اترا اور کمرے کا دروازہ کھول کر نکلنے لگا لیکن اس کے قدم وہیں جم گئے تھے اپنے سامنے موجود شخصیت کو دیکھ کر

زیڈ زی ؟؟؟ تم یہاں ؟؟؟ کبیر شاہ کی آواز میں واضح کپکپاہٹ موجود تھی اس کے چہرے پر خوف اب چھانے لگا تھا

کون ہے ڈارلنگ !!!! امل اس کے پیچھے پیچھے ہی آ گئی اور جھانک کر دیکھتی ہوئی بولی

تمہاری موت !!!! زیڈ زی کا جواب ان دونوں کے ہوش اڑا گیا تھا

کک کیا چاھتے ہو ہم سے ؟؟؟ کبیر شاہ نے ڈرتے ہوئے کہا وہ جو صرف بیٹھ کر لمبی لمبی باتیں چھوڑتا تھا وہ آج زیڈ زی کو سامنے پا کر بہت اچھے سے بوکھلایا ہوا تھا

تمہاری زندگی چاہیے مجھے !!!! زیڈ زی یہ کہہ کر اندر بڑھا امل نے جلد سے ہوشیاری کی اور وہاں سے نکلنے لگی لیکن زیڈ زی کے ایک تھپڑ نے اسے بے ہوش کر دیا تھا اب کبیر شاہ کو مکے لگا لگا کر اس کا حشر بگاڑ رہا تھا کبیر شاہ نے بہت شور مچایا لیکن کوئی بھی اس کی جان بچانے نہ آیا کوئی آتا بھی کیسے زاور شاہ بہت اہتمام کے ساتھ آیا تھا ایسے کیسے ممکن تھا کہ زاور بنا پلان کیے اپنا کام کرے

امجد لے جاؤ ان دونوں کو اور جب تک میں نہ کہوں تب تک ان کو کھانا مت دینا سمجھے !!! زاور شاہ ایک قہر بھری نظر دونوں پر ڈال کر امجد کو ہدایت دیتا وہاں سے نکل گیا جب کے امجد اب اپنے آدمیوں سے جلدی جلدی یہ سب کام کروانے لگا -----

جس طرح زاور شاہ نے اپنی جنونیت دکھائی تھی اس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس سے بہت خفا ہو ناراض ہے وانیہ اس کے بغیر مرجھائی مرجھائی اس چھوٹے سے گھر میں گھوم رہی تھی طبیعت میں عجیب بوجھل پن تھا جسے وہ کافی دنوں سے محسوس کر رہی تھی لیکن پھر اگنور کر گئی آج صبح سے پورا آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا ٹھنڈی ہوائیں بھی چل رہی تھیں کتنے دن گزر گئے تھے لیکن زاور شاہ اس سے ملنے نہیں آیا تھا جس پر وانیہ کانٹوں پر لوٹ رہی تھی اسے رہ رہ کر اپنی بیوقوفی پر غصّہ آ رہا تھا جس پر اب وہ پچھتا ہی سکتی تھی اچانک بارش شروع ہوئی جس نے پورے شہر میں جل تھل سی مچا دی تھی وانیہ ٹیرس پر کرسی پر بیٹھ کر کافی دیر تک بارش میں بھیگتی رہی اسے کوئی ہوش نہ تھا ملازمہ نے آکر ایک دو دفعہ منع کیا لیکن اس نے اندر جانے سے انکار کر دیا تو وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی

زاور شاہ بھی اپنے اوپر ضبط کے بندھن باندھتا رہا کیونکہ وہ وانیہ کو احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے بغیر کیسے رہ سکتی تھی تو چھوڑنے کا سوچا ہی کیوں جب وہ اس کے بغیر رہ ہی نہیں سکتی تھی دوپہر کو آرام کی غرض سے سونے کے لیے لیٹا تو بے چینی نے آن گھیرا دل چاہ رہا تھا کہ وہ دشمن جاں سامنے ہو اور وہ اسے اپنے آپ میں سمو لے اور اپنی ساری تھکن اتار لے جب دل کا درد حد سے بڑھا تو وہ گاڑی کی چابی اٹھا کر اپنی حویلی سے نکلا ایک گھنٹے کا سفر اس نے چالیس منٹ میں طے کر لیا وہ ادھر پہنچا تو شام کے چار بج چکے تھے چوکیدار نے زاور شاہ کو دیکھ کر فٹ گیٹ کھولا تو وہ گاڑی سے اتر کر بے چینی سے چلتا ہوا وانیہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا لیکن وہ کمرے میں کہیں بھی نہ تھی اسے تشویش ہوئی کچن میں ملازمہ سے اس کے بارے پوچھا تو وہ ادھر آیا تو وہ ابھی تک بارش میں بیٹھی ہوئی تھی زاور شاہ کا تو خون کھول اٹھا تھا اسے یوں بھیگتا دیکھ کر

اٹھو چلو اندر وانیہ !!!! وہ اس کا بازو پکڑ کر بولا

مجھے نہیں جانا کہیں بھی --!!! آپ اب کیوں آئے ہو یہ دیکھنے کے میں زندہ ہوں یا مر گئی ہوں ؟؟؟ وہ کپکپاتے ہوئے بولی تو زاور نے آگے بڑھ کر اسے بانہوں میں اٹھایا اور کمرے میں لے آیا اور کبرڈ سے اس کا ایک سوٹ نکالا

جلدی سے چینج کرو کوئی بکواس نہیں سننی مجھے !!!! یہ کہہ کر اس نے روم ہیٹر تیز کر دیا وہ بھی سارا بھیگ چکا تھا اس لیے اپنے کپڑے اٹھا کر چینج کرنے چلا گیا وہ واپس کمرے میں آیا تو ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی جس پر اسے غصّہ آنے لگا

وانیہ زاور شاہ ---!!! میرا دماغ مت خراب کرو جلدی سے یہ اپنے کپڑے چینج کرو !!! وہ اس کے پاس آکر غراتے ہوئے بولا

نہیں کروں گی بس جو کرنا کر لو !!!!! وہ بھی اب ضدی ہو کر بولی پورے ہفتے کا غصہ تھا جو کہ ختم نہیں ہو رہا تھا اسے دیکھ کر وہ اور ضد میں آ چکی تھی

ٹھیک ہے مت کرو چینج میں خود کروا دیتا ہوں !!! یہ کہہ کر وہ اس کی طرف بڑھا تو وہ غصے سے کپڑے اٹھا کر چینج کرنے چلی گئی جب وہ واپس آئی تو اس کا پورا جسم لرز رہا تھا فیروزی رنگ میں وہ چمک رہی تھی لیکن ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے زاور جلدی سے کچن کی طرف گیا اور اس کے لئے دودھ گرم کر کے لے آیا لیکن اس نے پینے سے انکار کر دیا اس کی ہر بات سے ہی وہ انکار کر رہی تھی جس پر وہ اچھا خاصا تنگ ہو گیا

آخر چاہتی کیا ہو۔۔؟؟؟؟ کیوں میرے ضبط کا امتحان لے رہی ہو وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا

مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں بس یہ چاہتی ہوں!!! وہ اسے دیکھتے ہوئے غائب دماغی سے بولی

چھوڑ کے ہی گیا تھا۔۔۔! لیکن شاید تم ایسی الٹی سیدھی حرکتیں کر کے مجھے اپنے پاس بلانا چاہ رہی تھی اور خود کی طبیعت خراب کرنا چاہتی تھی تا کہ مجھے سے بچ سکو لیکن ایسا نہیں ہونے والا یہ کہتے ہوئے وہ اس کی طرف بڑھا اور اسے پکڑ کر بیڈ پر کمبل کے اندر لٹایا اور خود بھی اس کے ساتھ آ لیٹا اور بے ساختہ ہی اسے اپنی گرفت میں لے لیا وانیہ نے ہلکی سی مزاحمت کی جو زاور شاہ نے نا کام بنا دی

بس اک شخص ہی کل کائنات ہو جیسے

نظر نہ آئے تو دن بھی رات ہو جیسے

میرے لبوں پر تبسم موجزن ہے اب تک

کہ دل کا ٹوٹنا چھوٹی سی بات ہو جیسے

شب فراق مجھے آج یوں ڈراتی ہے

تیرے بغیر پہلی رات ہو جیسے

اب یہ مزاحمت بے کار ہے مسز زاور شاہ ---!!!! وہ اس کے چہرے سے گیلے بالوں کو ہٹاتے ہوے بولا تووانیہ نے اسی کے سینے میں پناہ لی تھی کتنے دنوں بعد تو وہ آیا تھا اس کی قربت میں عجیب سا اسے سکون مل رہا تھا

لیکن اب موسم کی شدت کے ساتھ زاور شاہ کی محبت کی شدت بھی بڑھنے لگی تو وانیہ کے چہرے پر ایک آسودگی بھری مسکراہٹ ابھری جو زاور شاہ کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی وہ اس کے لبوں پر جھکا تو وہ اس کی اس حرکت پر کسمسائی

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی !!!! وہ ناراضگی سے بولی یہ سوچ کر کہ وہ پورے ہفتے بعد آیا ہے وانیہ کا غصہ پھر عود آیا

آجکل جھوٹ کچھ زیادہ ہی نہیں تمہاری زبان پر آ رہے یعنی دل میں کچھ اور زبان پہ کچھ اور !!!! وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو غصے سے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی

کوشش بھی مت کرنا یہ سب بے کار ہے میرا غصہ اترا نہیں ہے وانیہ صاحبہ جذبات کو ہوا دے کر اب پیچھے ہٹ رہی ہو ایسا تو اب میں کرنے نہیں !!!! دوں گا !!! وہ اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا تو وانیہ نے زور سے آنکھیں بند کر لیں جس پر زاور شاہ کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھری تھی اس کی تھکن وانیہ کے وجود کو بانہوں میں بھر کر ہی ختم ہو گئی تھی وانیہ سے وہ محبّت نہیں اب عشق کرنے لگا تھا اس کے بغیر کہاں اس کا گزرا تھا

بیسمنٹ میں وہ دونوں بندھے پڑے تھے اپنے کیے کی سزا بھگت رہے تھے مسلسل ٹارچر کرنے کی وجہ سے وہ نڈھال تھے پورے جسم پر زخم تھے جس سے خون رس رہا تھا یہ حال امل کا بھی تھا جس کو اپنی خوبصورتی پر بہت ناز تھا اب وہ کس حالوں میں تھی

وانیہ کو بہت جال میں پھنسانے کی کوشش کی تھی لیکن اللہ نے جس کی عزت رکھنی ہوتی ہے وہ رکھتا ہے بیشک عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے

یہ تب کی بات ہے جب زاور شاہ اپنی کوئین کی تلاش میں تھا اور امل کبیر شاہ کے لئے کام کرتی تھی لیکن وانیہ سے اس کی دوستی تھی تو اس کو ساتھ لئے ہر کام کرتی تھی جس کا وانیہ کو علم نہیں تھا اس دن بھی امل کبیر شاہ کے کہنے پر ڈرگز کی سپلائی کر رہی تھی کہ وہاں پر پولیس آنے کی خبر پہلی تو امل نے پولیس سے بچنے کے لئے تمام ڈرگز ایک گاڑی میں رکھ دی جو بدقسمتی سے وہ گاڑی زاور شاہ کی تھی امل کو کچھ نہ کچھ رکھتے وہ دور سے دیکھ چکا تھا

یہ کیا رکھا ہے اس میں ؟؟؟ اس کی آواز پر وہ بوکھلائی

میں نے نہیں رکھا اس نے رکھا ہے !!!! امل کو ڈھونڈتی ہوئی وانیہ وہاں آئی تو زاور اس میں کھو سا گیا تھا پھر ہوش میں آتے غصّے سے دھاڑا

تم نے رکھی یہ میری گاڑی میں !!! اس کا بازو زور سے پکڑتے ہوئے بولا وانیہ تو اس اچانک حملے پر لرز اٹھی تھی

میں نے کچھ نہیں کیا !!! وہ ہلکا سا مسمنائی امل کب کا ان دونوں کو چکر دے کر وہ ڈگز اٹھا کر نکل گئی پیچھے وہ دونوں الجھے ہوئے تھے پہلی نظر میں ہی وانیہ اس کا دل دھڑکا رہی تھی اسے شک سا تھا کہ وہ اس کی کوئین ہی ہے یہ تھی ان کی پہلی ملاقات جس پر وانیہ زاور کو جانتی تک نہ تھی اور ہر دفع اس سے ڈرتی تھی اس کا ڈرنا زاور شاہ کو مزہ دیتا تھا جس سے وہ انجان تھی

سر امل کے گھر والے آپ سے ملنا چاہتے ہیں !!! امجد نے اس کو آ کر اطلاع دی

اوکے بھیجو !!! وہ لیپ ٹاپ بند کرتا ہوا بولا امجد سر ہلا کر باہر چلا گیا کچھ دیر میں امل کے ماں باپ شرمندگی سے سر جھکائے اس کے سامنے بیٹھے تھے

کیا کہنا چاھتے تھے آپ لوگ ؟؟؟ وہ سنجیدگی سے بولا

ہم اپنی بیٹی کو لے جانے آئیں ہیں !!! امل کے باپ نے کہا

اوکے لے جائیں ساتھ میں یہ بھی لے جائیں !!! زاور شاہ نے وہ دونوں رپورٹ ان کے سامنے رکھی امل کے والدین حیرانگی سے دیکھنے لگے جب سمجھ آ ئی تو وہ اس کے سامنے سر بھی اٹھا نہیں پائے امل کی ماں اب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی باپ تو ایسے تھا جیسے ساری جسم کی جان نکل گئی ہو

اگر آپ لوگ امل پر تھوڑی سختی اور دھیان دیتے تو آج یہ آپ کو جھیلنا نہ پڑتا زاور شاہ نے دکھ سے ان دونوں کو دیکھ کر کہا !!!

ہم پیسا آنے پر اپنے آپ کو بہت ایڈوانس سمجھتے ہیں لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ بیٹی کی عزت تو پہلی جیسی ہی آبگینے کی طرح ہے اس پر ذرا سی بھی ٹھیس لگے گی تو وہ بکھر جائے گی یہ سب باتیں آج کل کی ماؤں کو سمجھنی چاہیے جو بچوں کو بہت بری طرح اگنور کر کے دوسروں کو وقت دیتی ہیں بیٹی کو اچھا برا سمجھا حلال حرام کی تمیز سکھانا یہ سب ماں کی ذمہ داری ہے تاکہ بیٹیاں اپنے آپ کو یوں کمزور نہ ہونے دے اور کوئی بھی ان کی عزتوں کے ساتھ نہ کھیل سکے آج کر جیسا دور چل رہا ہے وہاں انسان کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے امل کی بربادی میں آپ لوگوں کا بھی ہاتھ ہے زاور نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس وہ خاموش تھے

کیوں کہ آپ لوگوں نے اسے ڈھیل دی اس کی ہر ناجائز خواہش پوری کی جس سے وہ یہ سمجھ بیٹھی کہ جو وہ چاہے گی اسے مل جائے گا جو کہ اصل میں ایسا نہیں ہوتا !!!! آپ اب اسے لے جا سکتے ہیں امجد آپ کو اس تک پہنچا دے گا یہ کہہ کر وہ پھر سے اپنا ادھورا کام کرنے لگا !!!

کبیر شاہ کو تو وہ کبھی بھی معاف نہیں کر سکتا تھا اب ساری زندگی اس نے اس کی قید میں ہی گزارنی تھی اور وانیہ کا بھائی جو زاور کی قید میں تھا اس کو کبیر شاہ نے زہر دے کر مروا دیا تھا جس کا فریحہ بیگم کو بہت دکھ ہوا تھا اپنے ہاتھوں میں اسے پالا تھا تو پھر کیوں نہ وہ اس کے لئے اداس ہوتیں کبیر شاہ کا چیپٹر اب کلوز ہو چکا تھا جس نے اتنی بے حیائی پھیلائی ہوئی تھی -------

کا شکر ادا کرتا زرغم کو جب یہ معلوم ہوا کہ وہ بیٹے کا باپ بن گیا ہے تو وہ اللہ اندر کی طرف بھاگا اس کی خوشی کا کوئی ٹھیکانہ ہی نہ تھا جلدی سے امرحہ کے پاس پہنچا جو کافی تکلیف کے بعد اب سکون سے آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی ممتا کا روپ اس پر غضب کا چڑھا ہوا تھا زرغم نے دلکش مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا اور آگے بڑھا اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے یک دم ہی امرحہ نے اپنی آنکھیں کھول لی تھیں اب مسکرا کر اسے دیکھنے لگی

تھینک یو سو مچ جانم !!! وہ اس کے ہونٹ چوم کر ہٹا تو وہ شرما سی گئی آج بھی وہ ایسے ہی اس سے شرماتی تھی

کس لئے تھینک یو ؟؟؟؟ امرحہ حیران ہوئی

میری زندگی میں آنے کے لئے مجھے مکمل کرنے کے لئے اور اب مجھ دنیا کا سب سے قیمتی تحفہ دینے کے لئے !!!! زرغم نے اس کے ہاتھ پکڑ کر کہا

بیٹے کو بھی مل لیں !!! امرحہ نے اس کی طرف اشارہ کیا جو اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کھول کر دیکھ رہا تھا جس پر زرغم کھل کر مسکرایا اور اپنے بیٹے کو گود میں اٹھایا یہ احساس ہی کافی الگ ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے وجود کا حصہ اپنے دل کا ٹکرا اپنے ہاتھوں میں تھاما ہے

میرا شیر میرا کیوٹ بیٹا !!! زرغم نے اس کے گال چومے جس پر وہ منہ بنا کر رونے کی تیاری کرنے لگا

ارے ارے رونا نہیں !!!! زرغم نے اسے پیار سے جھلایا تو وہ چپ ہو گیا جس پر زرغم نے سکھ کا سانس لیا امرحہ اسے دیکھ کر ہنس پڑی اور زرغم اسے یوں ہنستا دیکھ کر ایک بار بھی اللہ کا شکر گزار ہوا تھا جس نے اسے اپنی نعمت سے نوازا تھا زاور اور میراب نے اسے مبارک باد دی تھی وہ آج بے انتہا خوش تھا بیشک ہر آزمائش کے بعد آسانی اور خوشی ضرور ملتی ہے -----

---

وہ اسے صبح صبح ہی حویلی لے آیا تھا جہاں سب لوگ اسے یوں سامنے دیکھ خوشی کا اظہار کر رہے تھے

کہاں تھی تم ؟؟؟ فریحہ بیگم نے اسے اپنے گلے لگایا

یہ میرے ساتھ تھی !!! زاور نے ایک دم اسے اپنی بانہوں میں لیا تو سب کی او نکل گئی سب ہی اب ان دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے ساجدہ بیگم تو اس کے واری صدقے ہوئے جا رہی تھیں

لیکن تم نے بتایا نہیں ایسا کرنے کی کیا وجہ تھی ؟؟؟ عمر شاہ نے الجھ کر پوچھا تو سب کو اس کا سوال ٹھیک لگا

بتاتا ہوں چاچو ذرا صبر تو کریں !!! زاور نے وانیہ کو صوفے پر بیٹھایا اور خود بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

بیٹا اب بتا بھی دو کیوں دل دھڑکا رہے ہو ؟؟؟ حشمت شاہ نے بے تابی سے کہا

بتانے لگا ہوں اب !!! چچی بیگم کو ایک نظر دیکھ کر وہ بولا تو انہوں نے گھبرا کر یہاں وہاں دیکھا اب کوئی راہ فرار ان کو نظر نہیں آ رہی تھی

کیوں چچی بتا دوں پھر ؟؟؟ زاور نے ان کی سانس ہی کھینچ لی تھی

ایسا کیا ہے زاور بتا بھی دو ؟؟؟ عمر شاہ نے کہا تو زاور شاہ سب کچھ بتاتا ہی چلا گیا کہ کیسے چچی بیگم نے ان کی زندگیوں سے کھیلا تھا اپنے بھائی کو ملا کر سب ہی ان کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے کہ اتنا سب کچھ وہ کر گئی تھیں اور کسی کو پتا بھی نہ چلا سب ہی افسوس کر رہے تھے ان کی اصلیت سب پر واضح ہو چکی تھی

تم اس حد تک گر جاؤ گی اور یوں سب کی نظروں میں دھول جھونکو گی میں نے نہیں سوچا تھا !!! عمر شاہ ایک دم آگ بگولہ ہو گئے تھے

عمر آرام سے بیٹا !! حشمت شاہ نے انہیں ٹھنڈا کرنا چاہا

کیا بابا جان کیا آرام سے میرا تو دل کر رہا اس کی جان لے لوں !!! عمر شاہ غصّے سے آگے بڑھے تو نازیہ بیگم چیخ کر ہٹی ان کو ساجدہ بیگم نے ایک دم اپنے پیچھے کر لیا جس پر عمر شاہ نے اسے گھورا

میں تمہیں طلاق ---- عمر شاہ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے بی جان نے اٹھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور ان کو پکڑ کر دوسرے روم میں لے گئیں ظفر شاہ بھی ان کے ساتھ ہی گئے اور ان کو ٹھنڈا کرنے تا کہ وہ کوئی ایسا قدم

نہ اٹھا لیں شاہ ظل نے افسوس سے اپنی ماں کو دیکھا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اس کا یوں جانا سب نے ہی نوٹ کیا تھا میراب جلدی سے اس کے پیچھے بھاگا کہیں وہ کچھ کر نہ لے اپنے ساتھ وہ سب سے چھوٹا تھا اور جذباتی بھی بہت تھا وانیہ کو اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے زاور نے اس کے ہاتھوں کو پکڑ کے دبایا اور اسے تسلی دی نازیہ بیگم کی اب آنکھیں کھل چکی تھیں جن کے لئے وہ کھڈے کھود رہی تھی وہ سب ان کے لئے کیسے ڈھال بن گئے تھے وہ رو رو کر سب سے معافی مانگنے لگی خاص کر فریحہ بیگم سے جس کے ساتھ بہت زیادتی کر چکی تھیں عمر شاہ کو ظفر شاہ اور بی جان نے ٹھنڈا کیا اور ان کو سمجھایا تب وہ باہر آ گئے تھے لیکن اب ان کو چپ لگ چکی تھی نازیہ بیگم نے سب سے ہی معافی مانگی تھی فریحہ بیگم نے کھلے دل کے ساتھ ان کو معاف کر دیا تھا جس پر نازیہ بیگم کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا ساجدہ بیگم ان کو وہاں سے لے گئیں تو سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے

!!! ایسے کیوں بیٹھے ہیں سب میری شادی کی ڈیٹ ہی فکس کر دیں پلیز

میراب شاہ ظل کو لے کر آیا اور اب معصومیت سے کہنے لگا جس پر سب ہی ہنس پڑے تھے مہمل نور نے حیران ہو کر اسے دیکھا تھا جس پر وہ اسے آنکھ مارتا اشارہ کرنے لگا وہ شرم سے سرخ پڑتی وہاں سے جانے لگی لیکن وانیہ کی طبیعت کی وجہ سے رک گئی جو زاور کو کچھ کہہ رہی تھی

زر مجھے چکر آ رہے ہیں !!! وانیہ نے سختی سے اس کا بازو تھام لیا اور اپنا سے اس کے کندھے پر رکھ لیا

کیا ہوا ؟؟ زیادہ طبیعت تو نہیں خراب ؟؟؟ زاور ایک دم فکر مند ہوا

نہیں پتا نہیں میرا سر بہت چکرا رہا ہے !!! وہ بے بسی سے بولی تو مہمل نے اسے اپنے ساتھ سہارا دے کر کھڑا کیا دوسری طرف زاور تھا اسے کمرے میں لے گئے ساجدہ بیگم بھاگم بھاگ اس تک پہنچی تھیں

کیا ہوا میری بچی کو ؟؟ وہ پریشانی سے بولیں اتنے میں زاور ڈاکٹر کو فون کر چکا تھا مہمل خود بھی ڈاکٹر تھی لیکن گائینا لوجسٹ نہیں تھی ورنہ وہ خود ہی چیک کر کے بتا دیتی ڈاکٹر آئی اور اچھے سے وانیہ کا چیک اپ کرنے کے بعد وہ مسکرائی

!!! مبارک ہو شی از پریگننٹ

پوری حویلی میں جشن کا سماں تھا ہر کوئی خوش تھا بی جان نے شکرانے کے نفل ادا کیے تھے کہ زاور کے گھر خوش خبری سننے کو ملی فریحہ بیگم اور ساجدہ بیگم

وانیہ کے صدقے واری ہوئے جا رہی تھیں زاور شاہ اسے پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا سب کے جانے کے بعد وہ اس کر پاس آیا اور اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا

آئی لو یو مائے کوئین !!! میری زندگی میں اتنی بہاریں لانے کے لئے میں شکر گزار ہوں تمہارا مجھے یہ خوش خبری سنائی جس کو سن کر میں بے انتہا خوش ہوں!!!! زاور نے اس کے گالوں کو شدت سے چومتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی زاور بھی مسکرا دیا تھا اور اس کے ماتھے پر پیار بھرا لمس چھوڑا ----

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سبسکرائب کریں۔

https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel